یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۸ نمبر ۲۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے یا بذریعہ ویلیو

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے

(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران " " [illegible]
عام خریداران سے " " [illegible]
" ششماہی " [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ایک پونڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ ڈاک و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مطبوعہ ۱۳۔ شعبان ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

قادیانی مشن (زلزلہ در گور مسیحا فگند) صفحہ ۱
تنقید تاریخ اہلحدیث ... ... " ۳
سوالات تفسیری کے جوابات ... ... " ۶
ہنجلی میں نماز کمیٹی کا جلسہ ... ... " ۹
مختصر کیفیت مناظرہ رنگپور ... ... " ۱۰
اشتہارات ... ... " ۱۱
... ... " ۱۲

قادیانی مشن

زلزلہ در گور مسیحا فگند

قادیان میں جلسہ کیا ہوا ۱۹۰۵ء کا پنجابی زلزلہ قادیان میں آگیا۔ قادیان کے جس اخبار کو دیکھو یہی رونا رو رہا ہے کہ غیر احمدیوں نے یہ کیا۔ خاصکر ثناء اللہ تو ورد زبان ہے۔ سچ ہے ؎

ثناء اللہ بود ورد زبانم

اتنا چیختے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ خدا معلوم انکو تکلیف کیا ہوئی۔ اس آفت مثل قیامت میں اون کے اقوال بھی عجیب مختلف جستہ سے نکل رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ چونکہ متبع مرزا ہیں اسلئے علماء کے قادیان پہونچنے پر انکو بھی ویسی گھبراہٹ ہونی لازمی تھی جیسی ۱۹۰۳ء میں مجھ اکیلے کے قادیان پہونچنے پر مرزا صاحب کو گھبراہٹ ہوئی تھی کہ مجلس اپنے سے بھی باہر نہ نکلے تھے۔ جبکہ اکیلے کے سامنے اون کی یہ کیفیت تھی پھر اتنی بڑی جمعیۃ علماء کے سامنے پیرو کے ورثے کیوں نہ گھبراتے۔ ہمارے خیال میں اونکی گھبراہٹ حق بجانب ہے۔ گذشتہ جنگ یورپ میں جب جرمنی نے پیرس پر حملہ کرنا چاہا۔ اور بیس پچیس میل کے فاصلہ پر آگیا تھا تو اوس وقت پیرس کی حکومت پر جو گھبراہٹ ہوئی تھی قادیانی گدی پر اوس سے زیادہ ہوئی۔ اور ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ جرمن پیرس سے کئی میل دور تھا مگر یہاں تو قادیان میں غنیم کا داخلہ ہو چکا تھا پھر کیوں قادیانی خلافت پریشان نہ ہوتی۔ اس پریشانی میں انھوں نے اپنے مسیح موعود کی قبر شریف بھی چھپالی۔ اسی پر کہا گیا

"زلزلہ در گور مسیحا فگند"

اسلئے انکی پریشانی اور [illegible] باتیں سب حق بجانب تھیں

گلزار احمدی ؎۳۳ ۔ معارج النبوۃ کا ترجمہ پنجابی نظم میں تین جلدوں میں دلچسپ اور دلپسند پیرایہ میں اطفال شیریں زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت اصلی للعہ رعایتی ؎ ۔ پتہ: حاجی غلام نبی جلد ساز دال بازار امرتسر

لال سلیم پریس انارکلی لاہور میں لالہ کرم چند صاحب بھل پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور مولانا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے امرتسر سے شائع کیا۔

مرتا کیا نہیں کرتا۔

اسکی بدحواسی کی کئی ایک مثالیں ہیں مگر سب سے واضح مثال جس سے ناظرین بلکہ با انصاف مرزائی بھی عبرت حاصل کریں۔ ہم پیش کرتے ہیں۔

قادیانی خلافت کے صیغہ داروں نے ایک اشتہار شائع کیا کہ مولوی ثناء اللہ قسم کھائے تو دو سو روپیہ انعام پائے۔ قسم کی بنا اور غرض وغایت کیا تھی؟ اوس اشتہار میں مرقوم ہے جو اخبار الفضل ۴ اپریل میں درج ہے لکھا ہے:۔

"دیکھو کتنی معمولی بات کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہی آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا۔ اس پر اسکو کہا جاتا ہے کہ اگر واقعی تیرا یہ ایمان ہے تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کرے اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے۔ مگر وہ اس پر قسم نہ کھائے تو اے عقلمند انسانو! خدا سے ڈر کر سچ کہو کہ اسکو کیا سمجھا جائیگا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ وہ اس عقیدے کے بیان کرنے میں منافق ہے۔ دل میں اسکے یہ ایمان اور یقین نہیں جب ہی تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے کانپتا ہے اور اسکا دل اسکو ملامت کرتا ہے پس اگر امرتسری فاضل اسپر قسم نہ کھائے تو خوب جان لو کہ وہ یقیناً اس عقیدہ کے زبان سے کہنے کا مدعی ہے اور دل سے منکر"

اہلحدیث پس مطلب صاف ہے کہ قسم اس مضمون پر مطلوب تھی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور بس۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو شیطانی خیال انہوں نے دل میں بیٹھا ہوا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا دل سے معتقد نہیں غلط ثابت ہو جائے۔ میں نے یہ اشتہار دیکھ کر اپنی تقریر میں کہا کہ یہ لوگ میری نسبت خیال رکھتے ہیں کہ میں حضرت عیسیٰ کی حیات کا دل سے قائل نہیں۔ صرف ظاہرداری سے ایسا کہتا ہوں۔ ان کے مقابلے میں میرا بھی حق ہے کہ میں انکی نسبت یہ خیال ظاہر کروں کہ یہ لوگ مرزا کو دل سے نہیں مانتے محض روٹیاں توڑنے کو جمع ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں نے قسم کھائی جس کے ثبوت میں مجھے دیوبند اور سیالکوٹ سے گواہ لانے کی ضرورت نہیں خود الفضل ہی شہادت میں پیش کئے دیتا ہوں۔ الفضل اپنی بے حیثی بلکہ ایمانداری کا اظہار ان لفظوں میں کرتا ہے

نوٹ دنیا احمقوں سے خالی نہیں بعض مجھ سے دریافت کیا کرتے ہیں کہ میں انکو حلفیہ بتاؤں کہ مرزا جھوٹا تھا چنانچہ قادیان میں کسی ٹھیکیدار نے مجھے اسی مضمون کا خط لکھا تھا۔ اس لئے میں نے جو قسم کھائی وہ ان دونوں موضوعوں کو مد نظر رکھکر کھائی تھی۔ پس اب الفضل کی شہادت سنئے۔ اڈیٹر الفضل لکھتا ہے:۔

"مولوی ابراہیم کی بار بار تحریک سے (ثناء اللہ نے) اپنے من گھڑت الفاظ میں حلف اٹھائی۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔" (الفضل ۴ اپریل سنہ ۲۱ء صفحہ ۵ کالم ۳)

میرے بعد مولانا ابراہیم نے بھی اسی مضمون کی حلف اٹھائی جزاہ اللہ۔ باوجود اس اعتراف کے الفضل کا راستگو راست رو حق پسند مسیح کا حواری اڈیٹر لکھتا ہے:۔

"مطابق حلف پورا کرنے سے انکار کیا"

اللہ رے! اے بے حیائی تیرا آسرا۔

احمدی ممبرو! میں جلسہ میں عموماً یہ کہتا رہا اور اب بھی کہتا ہوں کہ اوس خدائے ذوالجلال والاکرام ذوالانتقام سے ڈرو جسکے سامنے ہر ایک انسان کو حاضر ہونا ہے

کلکم آتیہ یوم القیامۃ فردا

جس صورت میں تم خود لکھتے ہو کہ اس حلف سے مقصد تمہارا صرف میرا عقیدہ معلوم کرنا تھا تو کیا میری یہ حلف تمہارے مدعا کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں جبکہ میں نے صاف لفظوں میں کہدیا جو تم نے خود نقل کیا۔

احمدی دوستو!

ام تامرکم احلامکم بہذا ام انتم قوم طاغون

کیا تم لوگ ساری دنیا کو اپنے جیسا انصاف سے خالی خیال کرتے ہو؟ (افسوس)

ہاں اڈیٹر الفضل مزے کی ایک بات کہتا ہے۔ اسکو سنکر ہمارے ناظرین کو بھی یقین ہو جائیگا کہ قادیانی جلسہ نے قادیانی گدی کے حواشی میں کیا کیا فتور پیدا کر دیا ہے لکھتا ہے:۔

"اس حلف میں اور اوس حلف میں جسکا مطالبہ کیا گیا تھا زمین و آسمان کا فرق ہے مولوی ثناء اللہ کا صرف اپنا عقیدہ ہی دریافت نہیں کیا گیا تھا بلکہ بتانا تو یہ تھا کہ مسیح ابن مریم کا زندہ بجسدہ العنصری اٹھایا جانا اور اب تک زندہ رہنا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے"

اہلحدیث او ضد اور تعصب تیرا ستیاناس! ہمارے نقل کردہ اقتباس ملاحظہ کرکے ناظرین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ قسم کی غرض وغایت جو قادیانی حواریوں نے خود بتائی ہے وہ ہماری حلف سے پوری ہوئی یا نہیں؟ باقی رہا یہ کہنا کہ خاموش ہو جانا یہ تو ہماری کیا جملہ انسانوں کی طاقت سے باہر ہے۔ آخری فیصلہ الہی ہوا انہوں نے نہ مانا۔ آسمانی نکاح فسخ ہوا نہ مانا۔ آخر قادیان پر حملہ ہوا نہ مانا۔

مذاقیہ علم کلام یوں تو قادیانی علم کلام سارے کا سارا ہی مذاقی ہے جس کے بانی مبانی بہت عرصہ ہوا اللہ کو پیارے مرحوم ہو چکے ہیں۔ خاصکر قادیانی جلسے نے تو انکو ایسا جواس کیا ہے کہ متانت کی جگہ بھی مذاق کرتے ہیں۔ اور اون کو خبر تک نہیں ہوتی کہ لوگ کیا کہینگے لکھتے ہیں کہ علماء نے قادیان میں آکر خود حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سچی کر دی جس میں مذکور ہے

یاتون من کل فج عمیق

(لوگ دور دور سے میرے پاس آئینگے)

علماء نے جو قادیان میں جلسہ کیا یہ بھی تو آخر قادیان میں آئے چاہے کسی نیت سے آئے لہذا پیشگوئی سچی ہوئی۔

کیا کہتے ہیں؟ اچھا صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں علماء آئے پیشگوئی بھی ہوئی مگر

اسلام اور قرآن [illegible] ۔ اس کتاب میں قرآن اسرار و روحانی برکات کا بیان ہے اور توحید اسلامی کی صدا اور شرک و بدعت کی [illegible] پنجابی نظم [illegible] قیمت [illegible]

تم لوگوں نے جو جلسہ کو بند کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا بلکہ کئی سالوں تک بند ہی رکھوایا تم نے یہ جرم اور خلاف منشا، مرزا کیوں کیا؟ کیا آئندہ کو اس سے توبہ کرو گے؟ خبردار! مخالفت کی تو ایمان مرزا سے نکل جاؤ گے۔

مجھ پر تو خاص نظر عنایت تھی اور ہونی بھی چاہیئے مگر دوسرے علماء کرام کو بھی نہیں چھوڑا۔ کیوں؟ اسلئے کہ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

آخر جس نبی کی اُمت ہیں انہوں نے جملہ علماء کرام کے حق میں دل کے پھپھولے پھوڑے تھے۔ جو یہ فرمایا تھا:

او بدذات فرقہ مولویاں!

(انجام آتھم صفحہ ۲۱)

اس لئے قادیانی اخبار باتباع مرزا ہر ایک مولوی کی نقل اتارتے ہیں مولنا انور شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند کی بابت لکھا ہے کہ اُنکی آواز ناک سے نکلتی تھی۔ مولوی عبدالسمیع صاحب کی ایسی نقل اتاری ہے کہ ملّا دوپیازے کی روح بھی مزے لیتی ہوگی۔ مولوی صاحب نے کہیں ایک آدھ دفعہ بطور تنبیہ کے کہدیا ہوگا "آپ خیال میں" اڈیٹر الفضل نے اسکو ایسی طرح بیان کیا کہ مولوی صاحب گویا تکیہ کلام کہتے ہی نہ تھے بلکہ مرزا صاحب آنجہانی کیطرح ہر وقت آسمانی نکاح کا ورد کرتے تھے۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی پر الزام لگایا کہ تقریر تو ٹھیٹھ پنجابی میں کرتے تھے مگر انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھکر یہ جتایا کہ میں انگریزی بھی جانتا ہوں۔ بھلا مولوی صاحب نے اگر انگریزی دانی کا اظہار کیا تو خیر علم کا اظہار کیا برا نہیں کیا لیکن مرزا صاحب نے جو براہین احمدیہ میں انگریزی الہام لکھکر لکھا کہ یہاں انگریزی دان کوئی نہیں اسلئے یہ الہام بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ایسا کرکے انگریزی سے جہالت کا اظہار کیوں کیا؟ کیا مزے کی بات ہے۔ الہام ہونے کے وقت سے کتاب کے چھپنے تک مترجم کوئی نہ ملا۔ قادیان میں نہیں تھا تو بٹالہ، امرتسر یا لاہور میں بھی کوئی نہ تھا؟ آہ! ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

چیلنج

مرزائیوں کی چالوں میں سے ایک چال یہ ہے کہ کوئی پوچھے نہ پوچھے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ مسیح کی حیات و وفات پر بحث کرنے کی دعوت دیا کرتے ہیں۔ آجتک تو ہم انکی چال کا جواب اور طرح دیتے رہے۔ مگر قادیانی جلسہ میں چونکہ منظور تھا کہ انکا کوئی عذر باقی نہ رکھا جائے۔ اس لئے مولنا ابراہیم سلمہ اللہ نے اپنی تقریر متعلقہ حیات مسیح کے بعد اعلان کرایا کہ اس مسئلہ میں ہم مرزائیوں سے بحث کرنے کو تیار ہیں۔ یہاں اگر افسران سرکاری اجازت نہ دیں تو بٹالہ میں چلیں۔ بٹالہ کے مولوی قاضی ظہور الحق صاحب نے اس مباحثہ کا انتظام مع قیام وطعام کے اہتمام کرنیکا ذمہ لیا مگر مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیئے بعد لاہور میں مباحثہ ہوگا۔

جواب یہ ہے کہ شروط اور طریق بحث تو وہی ہوگی جو مرزا صاحب آنجہانی اور پادری عبداللہ آتھم امرتسری کے درمیان مباحثہ امرتسر میں ہوئی تھیں۔ اور اس اتنے کام کیلئے کسی لمبی چوڑی تحریروں کی ضرورت نہیں اور بٹالہ ایک ایسا مقام ہے جہاں مرزا صاحب نے بھی مباحثہ کرنا منظور کیا ہوا ہے نیز لاہور میں قانون مجالس باغیانہ جاری ہے خطرہ ہے دوسری علمی اور اخلاقی جلسوں کیطرح یہ جلسہ بھی رک جائے نیز ایک بڑا خطرہ ہے کہ لاہور میں تمکو برسر مباحثہ دیکھکر تمہارے سگے بھائی لاہوری پارٹی کے ممبر بھی تمکو تنگ کریں۔ کہ ہم سے بھی مباحثہ کرو جن سے جان بچانا تمکو مشکل ہو۔ اس لئے ہم ان سب مشکلات پر نظر ڈالکر بٹالہ کو سب مقامات پر ترجیح دیتے ہیں جو قادیاں کے بہت قریب ہے۔

اطلاع

مرزائیوں کے بہکانے سے بعض ناواقف اور سیدھے سادے مسلمان بھی ہمکو حلف اٹھانے کی بابت لکھا کرتے تھے اسلئے ایسے لوگ بھی مطلع رہیں کہ یہ مرتبہ بھی قادیانی جلسے میں طے ہوگیا اب آئندہ کو نہ کسی حلف کی ضرورت ہے نہ کسی مباہلہ کی۔ ہاں الفضل کا اڈیٹر دبی زبان سے ہمکو اس حلف کے نتائج سے ڈراتا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس سے پہلے بڑے حضرت ڈراتے رہے لیکن اوپر سے یہی جواب ملتا رہا۔

اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ
لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ

تنقید تاریخ اہل حدیث

جب سے تاریخ اہل حدیث کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی وقت سے مولنا امرتسری مدظلہ اور خاکسار برابر کہہ رہے ہیں کہ اسپر تنقیدی نظر کی جائے۔ مدت تک تو علماء نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی لیکن جب بار بار تقاضا کیا گیا تو بعض اصحاب نے مہربانی فرمائی۔

(۱) ایک صاحب نے تو تنقید نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ "میاں ابراہیم (خاکسار) بزعم خود کسی کو عالم نہیں جانتا" (اہلحدیث ۱۰- دسمبر) اسکا جواب ۷- جنوری ۲۱ء میں دیا گیا۔ اب مجھے عرض ہے کہ کسی کو صرف عالم کیا معنے؟ خاکسار تو اکثر کو اپنے سے اعلم جانتا ہے وکفیٰ باللہ شہیدا۔ پس تنقید کی ضرورت ہے۔

(۲) دوسرے صاحب فرط محبت سے تحریر فرماتے ہیں کہ بعض (اہلحدیث علماء) تو وہ ہیں جو آپ دونوں صاحبوں (مولنا امرتسری صاحب مدظلہ اور خاکسار) سے عقیدت تامہ رکھتے ہیں لہٰذا تنقید نہیں کرتے۔" (اہلحدیث ۱۱- مارچ ۲۱ء)

(۳) معروض ہے کہ کسی امتی کی شخصیت اور اس سے عقیدت کے لحاظ سے اسکے اجتہاد و استنباط کو بغیر دلیل اور نظر کے تسلیم کر لینا تقلید ہے جو شانِ علماء سے عموماً اور طریق علمائے اہلحدیث سے

خصوصًا بعید ہے لہذا تنقید ضروری ہے۔

(۳) تیسرے مہربان محب صادق ارقام فرماتے ہیں کہ تاریخ اہلحدیث کا معنے یہ ہے کہ مشاہیر اہلحدیث کے حالات بیان کئے جائیں لیکن ہنوز تقدمِ مذہب اہلحدیث و تاخر تقلید کا مضمون بطور تمہید معلوم ہوتا ہے غالبًا اسی لئے علماء خاموش ہیں۔" (اہلحدیث ۱۵۔ مارچ سنہ ۴۰ء صفحہ)

جوابًا گذارش ہے کہ عنوان "تاریخ اہلحدیث" صرف اسی مفہوم میں محصور نہیں۔ بلکہ اسکا موضوع فرقہ اہلحدیث ہے۔ اور اس کتاب میں اس فرقہ کے عوارض ذاتیہ اور اون کے ضمن میں جملہ متعلقات ضروریہ بتقاضائے وقت مذکور ہونے ضروری ہیں۔ اور اس کتاب کو "تاریخ" کے نام سے موسوم کرنے کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے کہ "فرقہ اہلحدیث" کے ابتدا کا زمانہ بتا کر ثابت کیا جائے کہ ان کا مذہب اسلام میں فرقہ بندیاں شروع ہونے سے پہلے کا ہے۔ فتدبر۔

نیز تقدم مذہب اہلحدیث کا مضمون تو عرصہ سے مکمل ہوچکا ہے ابھی تک تمہید کیا؟ اور معلوم ہوتا ہے کیا؟

نیز یہی محب صادق فرماتے ہیں کہ مناظرانہ روش کی بجائے محدثانہ رنگ بھر دیا جائے یعنی روایات کی پوری تنقید کی جائے"

جوابًا عرض ہے کہ ذہنی طور پر تو یہ مشورہ بہت صحیح ہے لیکن تصنیف کے وقت اسپر عمل ہوسکے تو جانیں مولوی شبلی مرحوم زمانہ حال کے اول درجہ کے ماہر مصنفین میں سے تھے آپ نے سیرۃ النبی میں بہت کوشش کی ہے کہ صرف مورخانہ حیثیت سے لکھی جائے اور مناظرانہ رنگ نہ آنے پائے لیکن بہت جگہ مجبور ہوکر مناظر بننا پڑا۔ اور بتصریح لکھنا پڑا کہ مجھے اپنی حیثیت مورخانہ سے تجاوز کرکے مناظرانہ رنگ میں اترنا پڑا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ بہت سے امور ہیں جنہیں اختلاف چلا آتا ہے۔ ہر فریق نے اختلافی امر میں ایک خاص رائے ایسے طور پر اختیار کرلی ہے کہ وہ اس مذہب سے مخصوص ہوگئی ہے۔ اب اگر بغیر اختلاف کے ذکر کرنے کے صرف اپنے موافق قول کو بیان کردیا جائے تو فریق مخالف کے نزدیک وہ امر تحقیقًا ثابت شدہ قرار نہیں پاتا۔ اور اگر بغیر فیصلہ کے صرف مختلف اقوال نقل کردیئے جائیں تو ناظرین کی تشویش کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اپنی اختیار کردہ رائے کو با دلائل ثابت کیا جائے اور یہی مناظرانہ روش ہے۔ اور اسی سے کسی مصنف کو عادتی طور پر اپنی حیثیت سے الگ ہوکر مناظر بننا پڑتا ہے فافہم۔

دیگر یہ کہ محدثانہ "تنقید" جسکی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ بھی ایک صورت مناظرانہ روش کی ہے پھر مناظرانہ طرز سے پرہیز کی تاکید کے کیا معنی! اور تنقید روایات کی تاکید کے متعلق گذارش ہے کہ موقع ضرورت پر اسکا بھی خیال رہتا ہے۔ جیسا کہ حدیث "ستفترق امتی" میں لکھا گیا ہے۔ اور جہاں تنقید نہیں کیگئی وہاں یا تو تنقید کی گنجائش نہیں ہوگی یا اپنے خیال میں تنقید کی ضرورت نہیں سمجھی ہوگی۔ یا انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون کا تقاضا ہوگا۔ ایسی صورت میں فاذا نسیت فذکرونی پر عمل کرکے ثواب دارین حاصل کرلیا کریں اور اسی لئے بار بار تنقید کی تاکید کی جاتی ہے۔

نیز یہ کہ جب کتب متداولہ کا حوالہ دیدیا تو پھر ہر مقام پر زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں رہتی چنانچہ شیخ ولی الدینؒ خطبہ مشکوٰۃ میں بعض اکابر ائمہ حدیث مثل امام بخاریؒ وغیرہ کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں:

> وانی اذا نسبت الحدیث الیہم کانی اسندت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہم قد فرغوا منہ واغنونا عنہ (مشکوٰۃ ص)

جب میں کسی حدیث کو ان ائمہ کی طرف نسبت کردوں تو گویا میں نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔ کیونکہ یہ ائمہ حدیث اس (مرحلہ) سے فراغت پاچکے ہیں۔ اور ہمکو اس سے غنی کرگئے ہیں"

ہاں اگر کسی خاص روایت کے مقام احتجاج یا مقام شہادت میں لانے میں کسی کو کچھ کلام ہو۔ تو کتب اصول و اسماء الرجال کے رو سے میدان تحقیق کشادہ ہے۔ بیشک سوال کرسکتا ہے اور اسی لئے بار بار تنقید کی تاکید کیجاتی ہے۔

نیز یہی محب فرماتے ہیں کہ اگر حوالہ صفحہ کے ساتھ حوالہ کتاب یا باب یا فصل کا بھی لکھا جائے تو غالبًا زیادہ مفید ہوگا"

جوابًا عرض ہے کہ غالبًا کیا یقینًا زیادہ مفید ہے لیکن تحریر بھی تو زیادہ ہوجاتی ہے۔ اسپر بھی صحیح بخاری شریف کے حوالجات میں تو اس کا التزام کیا ہے۔ اور دیگر کتابوں میں عام طور پر اسکی ضرورت نہیں۔ اس فرق کو واقفکار اصحاب خوب جانتے ہیں۔

(۴) تیسرے ایک نادیدہ دوست نہایت اخلاص اور دردمندی سے تحریر فرماتے ہیں۔ اور انکی تحریر کا میرے دل پر اثر ہے۔ اور میں انکی تحریر سے سب سے زیادہ خوش ہوا ہوں اور دراصل اسی کا نام تنقید ہے کہ مصنف نے اپنے مقصود کے اثبات یا توضیح و تمثیل کے لئے جو دلیل یا حوالہ یا روایت تحریر کی ہو اُس پر نظر کریں کہ آیا اسے مقصود سے کچھ نسبت ہے؟ اور وہ اس سے ثابت ہوسکتا ہے؟ سو ان صاحب نے خدا انکو جزائے خیر دے ایسا ہی کیا ہے دوسرے اکابر سے بھی یہی التجا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔ اللھم الہمنی رشدی۔

خاکسار نے آیت فلا وربک لا یؤمنون (نساء پ ۵) کے ضمن میں لفظ "قضیت" کی تشریح میں آیت انا انزلنا الیک الکتب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ کو بیان کرکے قضیت اور بما اراک اللہ کو ملا کر دونوں آیتوں سے روایت السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ کی تصدیق ثابت کی تھی۔ اسپر ناقد صاحب نے دو جرحیں کی ہیں۔ اول یہ کہ لفظ السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ موہم تقدیم سنت بر قرآن ہے (گو قائل کا یہ منشا نہیں لیکن) اس سے بچنا ہی ضروری ہے۔

جوابًا گذارش ہے کہ کہنے والے کا یہ مطلب نہیں جیسا کہ جناب کو بھی مسلم ہے اور اگر کسی کو از خود وہم پڑے تو اس کا ذمہ دار کون؟ پھر تو آپ کے خیال کے مطابق یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ خدا تعالیٰ علیم و حکیم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ "قضیت" کیوں فرمایا جس سے عاجز

"ابراہیم" کو یہ وہم پڑا کہ اس میں روایت السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ کی تصدیق ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کے خطرات اور دماغ کے توہمات کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ایک ہی بات ہوتی ہے جس سے ایک کو ٹھکانے کی سوجھتی ہے اور دوسرے کو اسی سے ٹھوکر لگجاتی ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں مثلاً مکھی اور عنکبوت کی مثال سے کس لطافت سے توحید وشرک کا مسئلہ سمجھایا ہے لیکن منکرین کو اسی سے نفس قرآن کے متعلق شبہ پڑا کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک کے خیال ومذاق کے موافق وماتحت بات کرنا محالات سے ہے کیونکہ مذاق وطبائع مختلف ہیں اور امام احمد رحؒ کے قول کی بنا بھی اسی اختلافِ مذاق پر ہے دیکھنا یہ چاہیئے کہ متکلم نے جو بات کہی ہے وہ اپنے معنے ومحل میں درست ہے یا نہیں؟ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ امام یحیٰی کا قول بالکل درست ہے اور اسمیں ایک لطیف نکتہ ہے جو آگے آتا ہے۔

دوسری جرح یہ کی ہے :-

"باقی رہا آپ (خاکسار) کا آیت سے استدلال کرنا۔ وہ قضاء حدیث بر قرآن نہیں ہے۔ آیت میں قضیت بمعنی امر حق وحکمت ہے۔ اس میں قضیت علی الکتاب اللہ سمجھنے پر کوئی قرینہ ہونا چاہیئے"

تنقید کرنے والے مخلص دوست کے اس کلام سے میرا دل باغ باغ ہو گیا خدا انکو خوش رکھے۔ بس میں یہی چاہتا ہوں کہ علمائے زمانہ اسی طریق پر تنقید کیا کریں۔

جواباً مرقوم ہے کہ پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ امر حق وحکمت۔ بما ارٰئک اللہ کے ماتحت ہے۔ یا اسکے سوائے۔ بس اسی سے سارا عقدہ حل ہو جائیگا اور اسی لئے میں نے صاف لکھدیا تھا کہ دونوں مذکورہ بالا آیتوں کو ملا کر معلوم ہوا الخ پس آپ دونوں کو ملا کر سوچیں تو تصدیق کرینگے فارجع البصر اسکی توضیح اس طرح ہے کہ ایک ہوتا ہے حکم اور ایک ہوتا ہے اس حکم کا اجراء وامضاء یعنی حکم کو اس کے موقع مناسب پر جاری ونافذ کرنا۔ اسکو قضاء بھی کہتے ہیں اور اس شخص کو جو حکم کو جاری ونافذ کرے قاضی کہتے ہیں جیسا کہ "قضاء وقدر" کہ تقدیر تو کہتے ہیں علم الٰہی میں کسی چیز کے مقرر ہونے کو۔ اور قضا کہتے ہیں اس معلوم الٰہی کے عالم ظہور میں آنے کو"۔ چنانچہ لسان العرب میں ہے ومنہ القضاء المقرون بالقدر والمراد بالقدر التقدیر وبالقضاء الخلق (جلد بستم ص۴۴ زیر لفظ قضی) پس سمجھ لینا چاہیئے کہ قرآن شریف تو ہے "مجموعہ احکام الٰہی" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ان احکام کے قاضی اور انکو مراد الٰہی کے مطابق مناسب موقع پر جاری کرنے والے اور انکی محل ومصداق بتانے والے"

پس جب خدا تعالےٰ نے آپکو حکم بنایا۔ اور تمام لوگوں کو آپکی طرف رجوع کرنے کا تاکیدی اور وعیدی امر کیا۔ اور آپکو مطابق بما اراک اللہ اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ (قیٰمۃ پ ۲۹) فیصلہ اور طریق فیصلہ بھی سمجھایا۔ اور جب آپ اسکے مطابق کسی جھگڑے کا فیصلہ کر دیں تو اسے قضیت سے ذکر کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کے قاضی ہوئے۔ اور چونکہ آنحضرت صلعم کے وہ فیصلے اور قضایا حدیث وسنت کہلاتے ہیں اسلئے امام یحیٰی رحؒ نے سنتِ نبویہؐ کو قاضی علی کتاب اللہ کہا۔ جو اپنے معنے میں بالکل درست ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی حتی یحکموک (۱) کے بعد قضیت ہی فرمایا جو مشعر اس امر کا ہے کہ آنحضرت صلعم ایسے حکم ہیں جو قاضی بھی ہیں اور آپکی قضا ضرور نافذ ہو کر رہیگی۔ کسی کو اسمیں دم مارنے اور چون وچرا کرنے یا اپیل ونگرانی کی گنجائش نہیں۔ اسی کی تائید میں اس حدیث پر بھی نظر کریں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس زنا کا ایک مقدمہ آیا۔ تو آپنے فرمایا والذی نفسی بیدہ[1] لاقضین بینکما بکتاب اللہ جل ذکرہ (صحیح بخاری کتاب الحدود باب الاعتراف بالزنا جلد اخیر) "یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے قضا کرونگا"

اس لفظ کی تحقیق لغوی یوں ہے کہ اصل میں قضا کے معنے ہیں "قطع کرنا" چنانچہ لسان العرب میں ہے واصلہ القطع والفصل یقال قضٰی یقضی قضاءً فھو قاض اذا حکم وفصل وقضاء الشیء احکامہ وامضاؤہ" (جلد بستم ص۴۴)

نکتہ تقدیم وتاخیر کتاب وسنت کے مسئلہ میں بہت لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور اسکی آڑ میں حدیث نبوی کے انکار کی گنجائش نکالی ہے۔ ایک مقام پر اسکا حل بھی مناسب ہے۔ سو معلوم ہو کہ کتاب وسنت کے متعلق دو باتیں ہیں۔ (۱) ثبوت اور (۲) دلالت۔ سو ثبوت کے لحاظ سے تو قرآن مجید بہرحال مقدم ہے کیونکہ یہ لفظاً متواتر ہے لیکن دلالت۔ سو اس کے رو سے تقدیم وتاخیر قرآن وحدیث میں متردد ہے۔ کبھی یہ اور کبھی وہ۔ پس جیسا کہ چاروں اقسام (عبارۃ النص۔ اشارۃ النص۔ دلالۃ النص۔ اقتضاء النص) میں تقدیم وتاخیر کا لحاظ ہے۔ اسیطرح کتاب وسنت میں ان چاروں کی تقدیم وتاخیر ملحوظ ہوگی۔ مثلاً حدیث میں ایک امر بعبارت النص وارد ہے۔ اب کوئی شخص چاہے کہ قرآن شریف کی کسی اشارت سے اس حدیث کو رد کرے تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ اوس حدیث کی دلالت مقدم ہے اور اسے مقابلہ منطوق ومفہوم بھی کہتے ہیں اور منطوق بہرحال مقدم ہوتا ہے خواہ قرآن میں ہو خواہ حدیث صحیح میں۔ کما لا یخفٰی علے الماھر فی علم الاصول۔

باقی رہا ثبوت حلال وحرام سو اس میں قرآن وحدیث میں کوئی فرق نہیں جسطرح کوئی امر قرآن مجید میں وارد ہونے سے بحسب الحکم حلال یا حرام قرار پاتا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں وارد ہونے سے بحسب الحکم حلال یا حرام ہوگا چنانچہ قرآن کریم میں بعض قوموں سے جہاد کے حکم دینے میں اون قوموں کی صفت یوں فرمائی:-

---

[1] کذا بالاصل ولعلہ سہو الناسخ ۱۲ منہ

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (توبہ پ)

اور (ان) ان لوگوں سے بھی (لڑو جو) نہیں حرام جانتے اُسے جسے اللہ نے اور اُسکے رسول صلعم نے حرام کیا؟

وجہ استدلال یہ ہے کہ اسم جلالت پر رسولہ کا جو عطف ہے اسکے رو سے دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا اور رسول صلعم دونوں کسی حکم کے ثبوت میں متفق ہوں اور جبتک ہر دو کی مجموعی مُہر نہو تب تک کوئی شے حرام و حلال ثابت نہو اور نہ کوئی حکم واجب التعمیل جانا جائے۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ خدا کا فرمان کسی ضمیمہ کا محتاج نہیں۔

اگر کہا جائے کہ چونکہ خدا کا فرمان سوائے رسول کی زبان کے ظاہر نہیں ہوتا۔ اسلئے جہاں خدا کا حکم پایا جائیگا۔ وہاں لابد رسول کا حکم بھی پایا جائیگا پس خدا و رسول ہر دو کی مُہر سے حکم ثابت ہوا نہ کہ اکیلے خدا کے حکم سے۔ اور یہی اللہ و رسول کے حکم کے معنے ہیں۔ تو یہ درست نہیں کیونکہ اولاً تو رسولہ کے عطف کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ثانیاً یہ کہ یہ عذر خلاف مفروض ہے۔ کیونکہ فرض تو یہ کیا گیا ہے کہ رسول کے حکم کو خدا کے حکم کے ساتھ بقاعدۂ عطف مقام جمعیت میں دخل ہے۔ اور عذر مذکور میں صرف ثبوت وساطت ہے اور معلوم ہے کہ واسطہ کو مقام جمعیت میں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سفیر محض ہوتا ہے۔ لہذا یہ عذر باطل ہوا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قرآن و حدیث ہر دو میں سے علی الانفراد جس کسی سے حکم ثابت ہو اسے ثبوت شرع اور تحقیق حلال و حرام کے لئے کافی جانیں اور یہی درست ہے کیونکہ پھر اسم جلالۃ (یعنی اللہ) پر رسولہ کے عطف ڈالنے کے کچھ معنے باقی نہیں رہتے۔ اسی معنے میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الحدیث (مشکوٰۃ فصل ثانی باب الاعتصام ص۲۱)

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (لوگو!) یاد رکھو کہ مجھے قرآن بھی ملا ہے اور اسکے ساتھ ویسی ہی ایک اور شے بھی (ملی ہے)"

اسی حدیث میں منکرین حدیث نے یہ شبہ ذکر کیا ہے کہ قرآن بے مثل ہے تو حدیث کو اسکی مثل کسطرح کہا جائے۔ اس شبہ کا حل اسطرح ہے کہ اسی حدیث میں ذرہ آگے یہ الفاظ ہیں فَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ (حوالہ مذکورہ بالا) یعنی جو کچھ رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اسی طرح (ثابت) ہے جیسے کہ خدا نے حرام کیا۔"

پس حدیث کو حلال و حرام کے ثبوت اور اسکے احکام کے واجب التعمیل ہونے میں مثل قرآن کہا گیا ہے۔ نہ کہ قرآن کے خصوصیات اعجازیہ میں۔ اور یہ الفاظ حدیث آیت بالا کے مقتضا کے بالکل مطابق ہیں۔ فافہم ولا تکن من القاصرین

رجوع بمطلب اگر کہا جائے کہ قضاء بکتاب اللہ اور قضاء علے کتاب البشر میں بنا بر اختلاف صلات فرق ہے تو جواباً التماس ہے کہ اتنی باتیں اس ہیچمدان نے حل کیں۔ ایک تو آپ بھی کرلیں۔ ورنہ اطلاع ہونے پر حاضر ہوں۔

(خادم سنت ابراہیم میر سیالکوٹی)

سوالات تفسیری کے جوابات

الحمد للہ وسلام علے عبادہ الذین اصطفے اما بعد: ناظرین ۱۱ مارچ ۱۲ کے پرچہ اہلحدیث میں جو چند تفسیری سوالات شائع ہوئے ہیں انکا جواب ملاحظہ ہو:

س نمبر ۱ قرآن مجید میں خدا تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا الآیۃ (انعام بنی اسرائیل۔ کہف) ہم نے اون کے دلوں اور کانوں پر پردہ ڈالدیا ہے وہ قرآن کو سمجھ نہیں سکینگے۔ لیکن جب سلسلہ تبلیغ و اشاعت اسکے بعد متتابع جاری رہا تو مخالفوں نے اعتراض کیا کہ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (حم سجدہ) جب بموجب بیان قرآن ہمارے دلوں اور کانوں پر خدائی پردہ ہے تو پھر تم اپنے طور پر عمل کئے جاؤ تبلیغ و اشاعت کی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں مشقت میں پڑو۔ یہ ایک گہرا اور سنجیدہ اعتراض تھا جسکا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ انتہی بلفظہ۔

ج نمبر ۱ مسلم کی یہ شان نہیں کہ کہے قرآن مجید پر گہرا اور سنجیدہ اعتراض ہوا جسکا کوئی جواب نہیں دیا گیا جواب تو دیا گیا مگر تدبر چاہیئے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا الآیۃ۔

"کیا لوگ قرآن مجید میں غور نہیں کرتے یا اونکے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں"

اب غور سے جواب سنئے سائل نے جو ترتیب بیان کی ہے یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ پہلے مخالفوں نے کفر و بدعملی کی جس کی وجہ سے اون کے دلوں پر زنگ و پردہ پڑ گیا۔ دلیل یہ ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ الآیۃ (پ ع ۲)

کافروں بدکاروں کے دلوں پر انکی بداعمالی نے زنگ کردیا ہے بلکہ اللہ تعالے نے اونکے کفر کی وجہ اون کے دلوں پر مہر کردی ہے"

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا الآیۃ (کہف)

اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جسکو اللہ کی آیتوں سے سمجھایا گیا اور اس نے اُن سے منہ پھیر لیا اور اپنی کرتوت کو بھولگیا (تحقیق داسکی سزا میں) ہم نے سمجھنے سے انکے دلوں پر پردے ڈالدیئے

ہیں اور کانوں میں بوجھ"

اور خود سوال کی پہلی آئت کے ماقبل شروع رکوع میں ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمِیْنَ

یعنے یہ پردہ سزائے تکذیب ہے۔ یہ آیتیں صاف بتا رہی ہیں کہ اصلی باعث پردہ تو انکا فعل کفر و عمل بد ہے مگر اللہ تعالےٰ جو علت العلل ہے۔ اور تمام سلسلے اسی سے وابستہ ہیں اور وہی مسبب الاسباب ہے۔ لہذا جیسے فعل کی نسبت فاعل کی طرف جاتی ہے ایسے ہی علت العلل کیطرف بھی کیجا سکتی ہے۔ لہذا خدائی جبروت ظاہر کرنیکے کہا گیا۔ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ الآیۃ پس پردہ میں کسی قسم کا تخالف نہیں۔ اور اون کے باطل قول فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ کا جواب قرآن مجید نے یہ دیا ہے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ الآیۃ (اے نبی تم کہدو کہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ اور کچھ نہیں اور مجھے یہ قدرت نہیں کہ جبراً تم سے کچھ منواؤں۔ میرے تمہارے درمیان صرف وحی الٰہی کا امتیاز ہے جو میرے پاس آتی ہے تمہارے پاس نہیں آتی۔ سو بحکم يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ میرا فرض منصب تبلیغ ہے سو وہ میں کئے جاؤنگا جسے خدا نے توفیق دی وہ قبول کریگا ورنہ میں تو اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہو جاؤنگا۔

س نمبر۲ اسی طرح سَوَاۤءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (بقرہ پ۱) پر اعتراض کیا قَالُوْا سَوَاۤءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ (شعراء) جب بموجب بیان قرآن تمہارا انذار اور عدم انذار برابر ہے تو پھر وعظ فضول۔ انتہیٰ۔

ج نمبر۲ سائل نے اسمیں بھی تدبر نہیں کیا یہ قرآن پر اعتراض نہیں بلکہ قوم ہود کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے جو صدہا سال نزول قرآن سے پیشتر گذر چکے ہیں پھر قرآن پر اعتراض چہ معنے دارد؟

س نمبر۳ بنی اسرائیل میں تمام قرآن مجید کی مثل کا مطالبہ کیا گیا ہے اور سورہ ہود میں دس سورتوں کا معارضہ چاہا گیا ہے۔ اور سورہ بقرہ میں صرف ایک ہی سورۃ کی تحدی کیگئی ہے جسمیں چھوٹی بڑی کی بھی قید نہیں ان تمام دعاوی کا ایک وقت میں ظاہر ہونا علاوہ غیر معقول ہونے کے خود مسلمانوں کو مسلم نہیں اور کوئی خاص ترتیب ان کی متعین نہیں۔ اگر حسن ظنی کی بنا پر اس ترتیب کو ترجیح دیجائے جو سوال میں مذکور ہے تو بے شک قرآن مجید کی تحدی لاجواب ثابت ہوگی مگر مخالف اس ترتیب کا پابند نہیں کیونکہ اس کے عکس میں نتیجہ ان کے مفید مطلب ہے۔ کہ ایک سورت کے بعد تمام قرآن کا یا دس سورتوں کا مطالبہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ مخالفین کی طرف سے ایک سورت ضرور پیش ہوئی نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بوقت طلب معارضہ کوئی میعاد مقرر نہیں کیگئی جب پہلے دعوے کی کوئی میعاد نہیں تو دوسرے دعوے کی کیا ضرورت؟ اور میعاد کے اندر مخالفوں کو معارضہ سے عاجز کیسے سمجھ لیا گیا۔ انتہیٰ۔

ج نمبر۳ سائل نے یہاں بھی غور نہیں کیا ورنہ ایک سورت کے ضرور پیش ہونے کا جو دعوے کیا گیا ہے اسکی کیا دلیل ہے کچھ نہیں ورنہ بتاؤ وہ کونسی سورت ہے جو پیش ہوئی۔ باوجودیکہ لکھوکہا مخالف تھے۔ اور ابتک ہیں۔ واذلیس فلیس اور یہ تو ایک معمولی شخص بھی نہیں کرتا۔ کہ پہلے ایک سورت کی تحدی سے چنگولی کرے پھر ہار جانے پر ساری کتاب کا مطالبہ کرے چہ جائیکہ اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ جس سے مخالف بھی دم بخود ہوں۔ ایسا کلام کرے حاشا وکلا۔ غور سے سنئے! سورۃ بنی اسرائیل ان سورتوں میں سے ہے جو پیشتر نازل ہوئیں۔ صحیح بخاری میں ہے ابن مسعود رضہ کا قول ہے بنی اسرائیل والکھف ومریم ھن من العتاق الاول وھن من تلادی انتہیٰ۔ اور سورۃ ہود ان سورتوں میں سے ہے جو آخر میں نازل ہوئی ہیں۔ جامع ترمذی مستدرک حاکم طبرانی وغیرہ میں صحاح وحسان مرفوع حدیثیں ہیں۔ شیبتنی ھود (الحدیث) اور سورۃ بنی اسرائیل وہود دونوں مکی ہیں اور بقرہ مدنی ہے۔ جو دونوں سے پیچھے نازل ہوئی ہے پس اس بیان سے واضح ہو گیا۔ کہ سب سے پہلے تمام قرآن کی مثل کا مطالبہ کیا گیا۔ جب وہ اس سے لاجواب ہوئے تو پھر دس سورتوں کا مطالبہ کیا گیا۔ اور لاجواب ہونیکی دلیل یہ ہے کہ اس تحدی کی آئت کے بعد ہے کہ مخالفوں نے جواب تو کچھ نہیں دیا اور ادھر اودھر کے اور سوال کرنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا کہا نہیں مانینگے جبتک کہ تو زمین سے ہمارے لئے چشمہ نہ بہا دے یا تیرے لئے کھجور اور انگور کا باغ ہو پھر تو اوس کے بیچ میں نہر چلا دے یا جیسے تو کہتا ہے (آسمان درہم برہم ہو جاویگا) آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرا دے یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے روبرو لاؤ یا تیرے لئے سونے کا گھر ہو۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہم تیرے چڑھنے کو بھی نہیں مانینگے جبتک کہ تو ہمارے پاس کتاب نہ لائے اور ہم اسکو پڑھ نہ لیں۔ اے نبی تم کہہ دو سبحان اللہ میں اور کچھ نہیں مگر بشر ہوں اللہ کا بھیجا ہوا۔ یعنے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں۔" پھر جب دس سورتوں کا مطالبہ کیا گیا۔ تو اس سے بھی لاجواب ہوئے دلیل اسی آئت

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۤءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۤىِٕكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۤءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ۱۵ ع۹)

کے بعد ہے۔

فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ۱۲ ع ۲)

پھر اگر وہ تمہارے بزرگ جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہو اس معارضہ کی دعوت سے تمہیں جواب دیں اور لاجواب ہوں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

پھر جب تم پر حجت قائم ہوگئی تو اب بھی فرمانبردار ہوگے یا نہیں؟ پھر جب دس سورتوں کے لانے سے بھی عاجز ہوئے تو پھر ایک ہی سورت سے تحدی کیگئی۔ پھر جب اس سے بھی لاجواب اور عاجز آگئے۔ اور دلیل اون کے لاجواب ہونیکی یہ ہے کہ اسی آیت کے بعد ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا تو فرمایا کہ جب نہیں لاسکتے تو دوزخ کی آگ سے بچو یعنی فرمانبردار ہوجاؤ۔

اور سائل نے جو کہا ہے کہ بوقت معارضہ میعاد مقرر نہیں کیگئی یہ دعوے بلا دلیل ہے۔ دو حال سے خالی نہیں میعاد مقرر تھی یا نہ تھی۔ مقرر تھی تو جواب ظاہر ہے اور اگر مقرر نہیں تھی اور پھر تخفیف کردیگئی تو اون پر اور احسان ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔

س نمبر۴ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا الآیۃ (زمر)

کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ الآیۃ (ہود) تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ (یونس) وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ (یٰسین) پہلی آیت میں تمام قرآن کو متشابہ کیا گیا ہے۔ اور پچھلی تین آیتوں کا مضمون صریح اس کے خلاف ہے کہ ان میں تمام قرآن مجید کو محکم بیان کیا گیا ہے اور ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ (آل عمران) اور بھی موجب تشویش ہے۔ اسیطرح وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَھُمُ الْقَوْلَ الآیۃ (القصص) اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (طارق) کا عقدہ حل طلب ہے کہ ایک چیز میں فصل و دخل دو متضاد صفتوں کا اجتماع کیسے؟ انتہی۔"

ج نمبر۴ متشابہ کا ایک معنی مماثل ہے اس لحاظ سے سارا قرآن متشابہ ہے یعنی حق و صدق و اعجاز میں سارا قرآن یکساں ہے۔ ایسی ہی محکم جو احکام سے مشتق ہے اسکا ایک معنے اتقان ہے و عدم تطرق النقض والاختلاف ہے اس لحاظ سے سارا قرآن محکم ہے اور متشابہ بھی ہے اور دونوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرا معنے محکم کا ہے واضح الدلالۃ علے المعنے یا غیر محتمل التاویل الا وجہاً اور متشابہ اسکا خلاف ہے اس لحاظ سے بعض قرآن محکم ہے اور بعض متشابہ۔ پس اس میں کچھ بھی تشویش نہیں۔ اور وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَھُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن مجید ہم نے پے درپے متواتر اون کے لئے نازل کیا تاکہ وہ پند پذیر ہوں یعنے ایک مضمون کو بار بار اور کئی کئی طرح سمجھایا اور اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ قرآن حق و باطل میں فارق ہے سو اس میں کسی قسم کا بھی تضاد نہیں صرف سمجھ کا پھیر ہے بلکہ یہ پہلی آیت کے مضمون کی تائید ہے۔

س نمبر۵ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ الآیۃ (جمعہ) اس آیت پر عمل مشکل ہے کیونکہ عہد رسالت میں دستور تھا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بغرض خطبہ ممبر پہ بیٹھتے تو موذن اذان کہتا۔ اگر سب لوگ اس آیت پر عمل کرتے ہوئے پنجوقتہ اذان سنکر حاضر ہوں تو خطیب اکیلا ممبر پر بیٹھکر کیا کریگا اور ایسے موقع پر پہونچنے والے کا ثواب بھی دفتر ملائکہ میں نہیں لکھا جائیگا۔ اگر ندا سے مراد اذان ثالث ہے جو حضرت عثمان نے جاری کی تھی تو آیت بطور پیشگوئی ہوگی۔ جسکو صرف حضرت عثمان سمجھکر عمل کرگئے۔ اگر یہ درست ہے تو کیوں عہد رسالت میں اسپر عمل نہ ہوا۔ اور اب کیا روک ہے انتہی۔"

ج نمبر۵ قرآن پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں سائل کو حدیث میں شبہ ہوا ہے۔ جواب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں بہت سی حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ میں سویرے آنیکی ترغیب دلائی ہے اور صحابہؓ کا عمل درآمد بھی اسی پر تھا۔ کہ سویرے سے آبیٹھتے تھے۔ پہلے آنے سے اجر کثیر اونٹ گائے دنبہ وغیرہ کا ثواب ہے۔ اور اذان سنکر بیع و شرا وغیرہ کا ترک کرکے نماز کو آنا فرض ہے اس میں کچھ بھی اشکال نہیں۔ اور اذان سے مراد وہی ہے جو عہد نبوی میں تھی۔

س نمبر۶ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف) اس آیت کے مطابق حروف مقطعات کے معانی کیا کتب لغت عرب سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ان کے معانی سکھائے گئے تھے تو کیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس الآیۃ (نحل) کے مطابق آپ نے صحابہ کو ان کے معانی سکھا دیئے تھے۔ اگر خدا کی طرف سے رسول اللہ صلعم پر انکے معانی ظاہر نہیں ہوئے تھے تو اس آیت کے کیا معنے ہونگے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ (قیامۃ) انتہی۔"

ج نمبر۶ مقطعات کو اگر متشابہات میں داخل کیا جائے تو جو کچھ کہ اون سے مراد ہے وہ بغیر شارع کے بتانے کے معلوم نہیں ہوسکتی اور متشابہات کے معانی کے بیان کی امت کے لئے کوئی ضرورت نہیں۔ اسلئے کہ عمل کو ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ان کے تعقل کی ضرورت ہے۔ ابتلاء صرف عقیدہ اون کے متعلق ہے۔ کہ جو کچھ ان سے اللہ کی مراد ہے وہ حق ہے۔ قال اللہ تعالے

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (آل عمران) ثابت قدم لوگ علم والے کہتے ہیں ہم متشابہ پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ بلکہ انکے معانی کے درپے ہونے والوں کی مذمت آئی ہے اون کو کج دل فرمایا گیا ہے قال اللہ تعالےٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ الآیۃ (آل عمران) صحیح بخاری میں عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر فرمایا جو لوگ متشابہات کے تابع ہوتے ہیں اون سے بچو۔ اور جو کچھ کہ عمل کے متعلق تھا اور اس کے نقل کی ضرورت تھی وہ سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو سمجھا دیا اور وہ کتب لغت سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اور لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وغیرہ بھی قسم ثانی مراد ہے یعنی جسکے تعقل کی ضرورت تھی اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ کا مطلب بھی وہی ہے جہاں بیان کی ضرورت ہے اور اگر مقطعات کو اسماء سور گردانا جائے تو امر اور بھی واضح تر ہے کہ یہ اسماء اپنے اپنے مسمیات پر دال ہیں اور تعدد القاب واشتراک اسماء بدیہی امر ہے فافہم وتدبر۔

(الراقم ابوسعید محمد شرف الدین دہلی مٹیا محل
مدرس اول مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

ہانجلی میں نماز کمیٹی کا جلسہ

ہزار ہزار شکر ہے اوس ذات پاک کا کہ جس نے اس گئے گذرے زمانہ میں بھی اہل اسلام کے کچھ ایسے رہنما پیدا کئے ہوئے ہیں جو ہر وقت ہر آن اُس ذات ستودہ صفات جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی ترقی میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی ہمت میں اور اون کے علم میں برکت کرے اُن میں سے بالخصوص فخر قوم جناب حضرت مولنا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب مولوی کامل و مفسر امرتسری قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے اپنی عزیز عمر کا حصہ اسی نیک کام میں خرچ کیا اور کر رہے ہیں۔ چند یوم سے آپ نے ایک تحریک نماز کانفرنس کی قائم کی ہے۔ جو کہ روزانہ مسلم اخبارات میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس تحریک کو مسلمانوں نے لبیک لبیک کی آوازوں سے بدل وجان منظور کر لیا۔ چنانچہ ہم نے بھی اپنے گاؤں میں اس تحریک کو زور سے حرکت دینا پسند کیا تو خدا کے فضل سے نمازیوں کا اجتماع خاطر خواہ ہو گیا۔ ۱۰ مارچ سنہ ۲۱ء کو ہمارے دوست جناب حاجی الحرمین الشریفین چوہدری مولوی رحیم بخش صاحب ساکن ملکھا لوالہ بمعیت جناب مولوی غلام قادر واعظ ڈالوی تشریف فرما موضع مذکور میں ہوئے۔ رات کو بمشورہ اہل اسلام تجویز پاس ہوئی کہ جمعہ کے بعد ایک جلسہ کیا جائے اور تمام مسلمان مرد اور عورتیں مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔

الغرض ۱۱ مارچ کو جمعہ کا خطبہ حاجی صاحب موصوف نے پڑھا۔ اور آپنے چند آیات قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر سنائی۔ قد افلح من تزکی۔ واذکر اسم ربہ فصلے کی خوب تفسیر بیان کی اور چند اشعار حافظ لکھوی علیہ الرحمۃ کے مختلف کتابوں سے سنائے سامعین محظوظ ہوئے ایک طرف مستورات کے لئے پردہ تھا انہوں نے بھی وعظ سنکر دل میں نرمی اختیار کی۔ شرک و بدعت کا خوب استیصال کیا۔ اور نماز کے مفصل احکام سنائے بعد نماز جمعہ کے مولوی غلام قادر صاحب نے بھی نماز کے احکام اور تارک صلوٰۃ کے وعید سنائے۔ ۳ بجے کو مجلس برخاست ہوئی۔ خاکسار نے اعلان کر دیا کہ سب صاحبان عشاء کے بعد جو کہ کے متصل جلسہ گاہ میں حاضر ہو جاویں۔ رات کو بموجب ہدایت مولنا امرتسری نماز کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ سب نے بالاتفاق آنے کا اقرار کیا۔ چنانچہ یہ تحریک گاؤں میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ رات کو عشا کی نماز کے بعد بصدارت خاکسار راقم جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حنفیوں کے بھی تمام افراد سننے کے واسطے آ حاضر ہوئے چنانچہ ۲۵) اشخاص اور ۹۵ عورتیں مجلس میں وعظ سننے کے واسطے شوق سے حاضر ہوئیں۔ صدر کی تقریر جو کہ نماز کمیٹی کے متعلق تھی۔ سنا کر مولوی غلام قادر صاحب کو تقریر کی اجازت دی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی خوبیاں اور عذاب قبر کا بیان اور حشر نشر کا بھی ذکر کیا۔ اور عورتوں کے مذموم افعال کی تردید کی اور نماز کے پڑھنے پر مسلمانوں سے وعدے لئے گئے۔ آپ نے دو گھنٹہ تقریر کی آپکے بعد حاجی مولوی رحیم بخش صاحب نے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی الآیۃ کی تفسیر سنائی۔ آپکے شعر سونے پر سہاگہ کا کام دیتے تھے اور ماشاء اللہ آپ کی آواز بہت دور کی مسافت تک سنی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں آپنے اون بدبخت ملاؤں کا ذکر کیا جو کہ شریعت مصطفویہ کا بالکل لحاظ نہیں کرتے۔ بیوہ کا نکاح عدت کے اندر کر دیتے ہیں۔ اور ساس کے ساتھ نکاح کرا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس گاؤں کے متصل ایک موضع ڈگری ہے۔ وہاں ایک ارائیں نے اپنی ساس سے نکاح کیا ہوا ہے۔ اور مسجد کے امام نے پڑھ دیا ہوا ہے وہ ملا کہتا ہے کہ جائز ہے۔ اس لئے حاجی صاحب موصوف کو اپنی تقریر کا رُخ اُدھر کرنا پڑا۔ اور خوب ہی پرخچے اڑایا اور فرمایا کہ کوئی مسلمان اُن کے ساتھ اکل و شرب نہ کرے۔ وہ تمام گاؤں عذاب کا مستحق ہے کیونکہ نص قرآن کے منکر ہو گئے۔ وامہات نسائکم۔ فرمایا اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنی

بارشِ رحمت روک رکھی ہے۔ دنیا پر ظلم وستم فسق وفجور کثرت سے ہے۔ اے مسلمانو نماز قائم کرو۔ کوئی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی سوائے نماز کے مقبول نہ ہوگی۔

بالآخر آپ نے فرمایا۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس زمانے میں نہ ہوتے تو ملحدین اور بدعتیوں کا مقابلہ کوئی نہ کرتا۔ اور سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب جو اپنے فن میں یکتا ہیں۔ اور یہ امرتسری ہیں جو اپنے علم میں ممتاز ہیں۔ اللہ صاحب دونوں کی عمر میں برکت کرے آمین۔

آخر میں یہ رزولیوشن پاس ہوا۔ کہ ہم سب مسلمان نماز کو نہ چھوڑینگے۔ اور ہر ماہ کو ایک جلسہ نماز کمیٹی کا کیا کرینگے۔ اور بے نماز کے ساتھ خورد ونوش نہ کرینگے۔ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھینگے جیسا کہ موضع پنڈوریاں میں ہوا ہے۔ میری طرف سے یہی دعا ہے کہ اللہ تعالے مولٰینا موصوف کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین ؎

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

(خاکسار ابو رشید امام مسجد منجلی چک ۱۲۱ ضلع شیخوپورہ براستہ سانگلہ ہل)

مختصر کیفیت مناظرۂ رنگپور

مناظرہ کی وجہ ایک اہلحدیث حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے گیا۔ اس پر حنفیوں نے روکا اور حسب عادت برا بھلا کہا کچھ گفت وشنید کے بعد مناظرہ کی ٹھہری۔

حنفیوں کی زیادتی پھر حنفیوں نے ایک جلسہ کرکے اہلحدیثوں کو بہت برا بھلا کہا۔ تب اہلحدیثوں نے انجمن اہلحدیث کلکتہ کو خط لکھا۔ اس پر وہاں سے مولوی افاض الدین صاحب روانہ کئے گئے۔ یہاں ایک جلسہ قائم ہوا۔ جسمیں حنفی علماء بھی تشریف لائے اور گفتگو میں لاجواب ہوکر پھر دوسری تاریخ تک مہلت لی۔ دوسری تاریخ کو پھر فریقین جمع ہوئے۔ مگر بغیر کسی ظاہری سبب کے پولیس نے کہا کہ مناظرہ آج نہ ہو دوسری تاریخ کو ہو تاکہ پولیس بھی کافی تعداد میں موجود ہو جائے۔ پھر دوسری تاریخ مقرر ہوئی اور انجمن اہلحدیث کلکتہ نے مولوی ایوب صاحب اور مولوی بابر علی صاحب کو روانہ کیا۔ پھر اس تاریخ کو بکثرت لوگ جمع ہوئے اور پولیس کا بھی انتظام کافی تھا۔ حتی کہ رنگپور سے ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب بھی تشریف لیگئے۔ علمائے اہلحدیث اور عوام تو جلسہ گاہ میں تھے مگر علمائے احناف کا پتہ نہ تھا معلوم ہوا کہ یہ لوگ ڈپٹی صاحب سے کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈپٹی صاحب نے اپنی قیامگاہ میں علمائے اہلحدیث کو بھی بلایا۔ اور کہا کہ یہاں بلوہ کا خوف ہے۔ بہتر ہے کہ مناظرہ رنگپور میں ہو۔ اور عوام نہوں فقط چند آدمی فریقین کے ہوں۔ ادہر سے بہت عذر کیا گیا کہ بار بار حیلہ وبہانہ کرکے ہم لوگوں کو پریشان وزیر بار خرچ کیا جاتا ہے۔ اور آپ خود یہاں موجود ہیں اور پولیس کا بھی کافی انتظام ہے بلوہ کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر ڈپٹی صاحب کے اصرار کی وجہ سے منظور کرنا پڑا۔ تاریخ مقررہ پر فریقین حاضر ہوئے ادہر خلافت کمیٹی کا سخت اصرار کہ مناظرہ نہو آخر خلافت کمیٹی کے اصرار سے سال بھر کیلئے مناظرہ ملتوی ہوا اور ایک تحریر لکھی گئی جسکے الفاظ یہ ہیں :-

"ہم دونوں فریق اہلحدیث واہلفقہ بوجہ خواہش خلافت کمیٹی بنگال اس مناظرہ کو ایک سال کیلئے ضروریات زمانہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے موقوف کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کو ہر فریق دوسرے کو کسی جلسہ یا تحریر وتقریر میں کوئی عمل یا قول جو کہ موجب دلآزاری ودلخراشی کا ہو نہ کرینگے"۔

پھر خلافت کمیٹی کی طرف سے اخبار زمانہ کلکتہ میں رنگپور کی کارروائی شائع ہوئی مگر اسمیں ثالث کی وہ تقریر جسمیں انہوں نے بیان کیا تھا کہ "خبردار کوئی کسی کو مسجد سے نہ نکالے یہ بڑا گناہ ہے" فروگذاشت ہوگئی جس پر انہوں نے اس فروگذاشت کی تلافی یوں کی ہے کہ انجمن اہلحدیث کلکتہ کی جانب سے دفتر زمانہ میں اس مضمون کی ایک تحریر بھیجی گئی اور اسمیں خلافت کمیٹی کی توجہ مسجد سے نکالنے کے انسداد کی طرف بھی پھیری گئی۔ مگر افسوس کہ بار بار تقاضا کرنے پر بھی دفتر زمانہ نے ایسے ضروری مضمون کو شائع نہ کیا۔ والی اللہ المشتکٰی۔

(اراکین انجمن اہلحدیث کلکتہ)

العذر عند کرام الناس مقبول

مولٰنا اڈیٹر صاحب ۱۲ اپریل سے ریاست مالیر کوٹلہ میں مرزائیوں سے مباحثہ کے لئے تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک وہیں تشریف فرما ہیں۔ پہلے چار روز تک شرائط طے ہوئی ہیں۔ اب اتوار یعنے ۱۸ اپریل سے مباحثہ شروع ہے غالباً تین روز تک رہیگا۔ آپکی عدم موجودگی میں بجائے ۱۶ صفحے کے ۱۲ صفحہ کا اخبار حاضر خدمت ہے۔ امید کہ ناظرین اس معذرت کو مقبول

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکیلئے اکسیر ہے دو چار دنمیں دردِ موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہو گی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے پاؤ بھر سے مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات جناب عبدالحمید صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں:۔ بندہ نے ایکدفعہ مومیائی منگائی اور اس سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک مومیائی مجھکو روانہ کردیں۔ جناب مرزا شیر بیگ صاحب اکوٹ سے لکھتے ہیں:۔ میں نے آپکے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگائی تھی۔ اُس سے مجھکو فائدہ ہوا اکثر امراض کو مفید پڑی۔ براہ مہربانی اور ایکپاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ جناب عبدالحمید خاں صاحب بجہ سے لکھتے ہیں:۔ میں نے قبل اس کے مومیائی منگائی تھی۔ جس سے لوگوں کو حسب منشا۔ فائدہ ہوا اب ایک پاؤ اور بھیجدیں۔ جناب محمد فضل الرحمن صاحب فضل مئو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں۔ آپکی مومیائی کی تعریف عالمگیر ہو رہی ہے بعض دوستوں نے بھی مجھسے بہت تعریف کی اور مجرب بتایا از راہ کرم ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

پتہ:۔ مینجر دی میڈیسن ایجنسی۔ امرتسر

قابل دید کتب

قال اللہ جلد احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہے مؤلفہ نواب صدرالدین حسین خانصاحب ۵ر

قال الرسول} احادیث نبویہ کا لب لباب بڑی صحت وضاحت سے لکھا گیا ہے قیمت ۴ر

غنچۂ مراد اسلام} نواب صدرالدین حسین خانصاحب کی ترودہ مؤلف قال اللہ وغیرہ کی سبق آموز سوانحعمری۔ ۸ر

اسلام اور علمائے فرنگ} اسلام کی تائید میں یورپ اور امریکہ کے مشہور و معروف علما کی رائیں۔ ۶ر

پیغمبر عالم} حضور سرورِ کائنات ہادی برحق رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین کی مفصل سوانحعمری عہ

محبوب سبحانی} حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ ۲ر

پتہ:۔ خالد برادرس۔ امرتسر

اشتہار صحت آثار

مقوی بدن۔ یہ دوا اعضا اور جوڑوں کے لئے نہایت موثر ہے درد بلغمی اور ریاحی یا چوٹ کا درد خواہ کسی جگہ ہو اسکے استعمال سے دفع ہوجاتا ہے خواہ نیا ہو یا پرانا ہو قیمت فی تولہ عہ۔ **حلوائے اکسیری** تمام پٹھوں اور جوڑوں کے درد کے چھڑانے کیلئے نہایت نافع ثابت ہوا ہے مریض جلدی شفایاب ہوتا ہے قیمت فی سیر عہ پرانے مریض کیلئے ایک سیر کافی ہے۔ ورنہ اکثر تھوڑا سا کھا کر صحتیاب ہوگئے **نورالبصر** یہ دوا آنکھ کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے آنکھوں کی سرخی سوزش پانی بہنا آنکھیں دکھنا، ککرے درد ہے، آنکھوں سے میل نکلنا رہنا یہ سب علتیں چند روز کے استعمال سے دور ہوجاتی ہیں۔ اگر کوئی حفظ صحت چشم کیلئے استعمال کرتا ہے تو ان تمام علتوں سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں انشاء اللہ قیمت فی تولہ عمر

علاج آتشک۔ آتشک نیا ہو یا پرانا اسمیں دوا کھانے اور لگانے کی دیجاتی ہے جس سے مریض بالکل صحتیاب ہوجاتا ہے تجربہ ہے کہ مریض کو ایک ہفتہ کے اندر صحت ہوجاتی ہے پوری مقدار میں دوا دیجاتی ہے۔ خواہ دو چار دن میں اچھا ہوجائے دوا کل دس روز کی دیجاتی ہے اسکو پورا کرنا ہوگا اگر کچھ بقیہ مرض رہے تو پورا حال لکھنے پر اسکے موافق دوا دیجائیگی۔ اسکی قیمت نہ ہوگی۔ دس روز کی دوا کی قیمت صہ ۱۵ اور اگر مریض بالکل صحت سے انکار کرے تو آئندہ دوا نہ دیجائیگی۔ اور نہ کوئی جواب اور اگر مریض ہمارے پاس آکر علاج کرائے تو صحت نہ ہونے پر قیمت بھی واپس دیدینگے ورنہ جو کچھ مناسب ہوگا ادا کرنا ہوگا اور دیگر دوائیں مثل سوزاک خرابی خون جلدی امراض درد گٹھیا اور دیگر کمزوری نامردی کی حسب فرمائش عمدہ اور مفید پیش کی جائینگی تمام دوائیں مولنا حکیم عبیدالرحمن صاحب عمرپوری کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ دوا ارسال ہوگا۔

المشتہر:۔ **مولوی عبیداللہ۔ دارالشفاء رحمانی حسن گنج۔ دہلی۔**

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور مجرب تاثیر روغن ہے جسکے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثل فالج لقوہ گٹھیا رعشہ تشنج زکام نزلہ کھانسی ذبہ الطفال لرزہ درد سینہ درد کمر سوختگی آتش۔ طاعون گلٹی نیش عقرب درد شکم خارش درد دندان درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو طلب کرنے پر ملسکتا ہے۔

قیمت فی شیشی چھ اونس عہ آٹھ اونس عمہ ۱۲ اونس عاہ فی سیر للعہ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ
ڈاکخانہ مراد پور۔ ضلع پٹنہ۔

SAKHANI
GUJRAN

کارخانہ شمیم ہند قنوج

کی بہترین اور اصلی خوشبوئیں

عطر کیوڑہ فی تولہ عہ عار سے للعہ عطر گلاب فی تولہ عہ عار سے للعہ عطر موتیا فی تولہ عہ عار سے عطر حنا فی تولہ عہ عار سے للعہ مشک حنا فی تولہ عہ عار سے عہ عہ چنبا فی تولہ عہ عار سے نرگس فی تولہ سے للعہ عہ باڑے فی تولہ عار سے عہ چنبیلی عار سے عہ عہ مولسری فی تولہ عہ عار سے للعہ عطر اگر فی تولہ عہ عطر دان لکڑی کی جس پر خوشنما پیتل کے بیل بوٹے ہونگے مفت۔

روغن نفیس خوشبودار۔ چنبیلی للعہ عہ سے عہ فی تولہ بیلا للعہ عہ سے گلروغن للعہ عہ عہ صندل للعہ عہ سے مشتہر:

عبدالروف منیجر شمیم ہند پرفیومری قنوج

جواہر القرآن

حضرت امام غزالیؒ کی نادر کتاب کا ترجمہ جس میں بہت نکات قرآن مجید علوم اولین و آخرین کا سر چشمہ اور جواہر درود کا خزانہ ہے اس کتاب کے ذریعہ ہر مسلمان کو دینی سعادت اور ثواب آخرت حاصل کرنا چاہیئے صفحات ۲۶۴ قیمت عہ

حجاج بن یوسف

جس میں خلیفہ عبدالملک کی پالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم۔ حجاج اور عبداللہ بن زبیر کا معرکہ کعبہ کا محاصرہ عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت۔ خلافت کے مدعی اور ان کے جوڑ توڑ حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا صفحہ ۲۰۰۔ قیمت عہ

معشوقہ عرب

اہل عرب اور ترکوں کا طرز تمدن۔ سرزمین عرب کا سچا فوٹو قیمت عہ

حرم خانہ سلطانی

خلافت اکبری کے خفیہ حالات حرمخانہ سلطانی کے پر اسرار قصے۔ شاہزادہ جہانگیر کی عیش پسندی۔ شاہی خواتین کے حالات صفحہ ۲۰۴ قیمت عہ

عورتوں کے پردہ کی مکمل بحث

المعروف بہ نظر مرداں بحقوق نسواں عہ

قال اللہ ۳ر اصلاح البشر ۲ر

شارل و عبدالرحمٰن

اسلامی عروج کی داستان۔ عربوں و فرانسیسیوں کے معرکے جنگ کے خونریز مناظر صفحات ۳۲۴ قیمت عہ

ملنے کا پتہ: **منشی ظہور الحسن منیجر "الوقت" بجنور (یو۔پی)**

مختصر فہرست کتب دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

الخبر الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲ر

شہادۃ القرآن مرزا صاحب قادیانی کے دلائل متعلق وفات مسیح کی قابلدید تردید مصنفہ مولانا سیالکوٹی ۔ ۱۲ر

فیصلہ آسمانی (حصہ اول۔ دوم۔ سوم) مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث قابلدید قیمت ہر سہ حصہ عہ

اسلامی چیلنج مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو چیلنج ۲ر

[illegible] مرزائیوں کے رد میں قابلدید رسالہ۔ اسمیں علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ درج ہے کہ مرزائیوں سے ہر قسم کے تعلقات مثل نکاح۔ جنازہ وغیرہ کا انقطاع فرض ہے۔ قابل دید ۴ر

الفاروق جناب امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی بے نظیر سوانحعمری قیمت عار

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآنی کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو اردو دان حضرات کے لئے مفید عہ

مباحثہ نخورجہ مسلمان اور آریہ مناظروں کا دلچسپ مکالمہ اسلامی مناظر کی ظفرمندی ۔ ۲ر

مباحثہ گوشہ مضمون آریہ اور کی شکست [illegible] قابلدید کتاب۔

پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ALA

ریڈ آئل

یہ روغن اپنے خواص میں بے نظیر ہے بہت سے مریضوں پر اسکا تجربہ کیا جا چکا ہے یہ روغن کیا ہے؟ بس خدا کی قدرت ہی قدرت ہے اعلیٰ درجہ کا خوشرنگ اور خوشبودار ایسا کہ دماغ معطر ہو جاتا ہے یہ روغن فالج لقوہ اور ضعف اعصاب۔ ذات الجنب۔ ڈبہ الطفال۔ رعشہ کزاز (اکڑجانا) تشنج کھنچ جسم کے جوڑوں اور پٹھوں کے درد وغیرہ کیلئے از حد اکسیر ثابت ہوا ہے تھوڑی دیر مالش کرنے سے اسکا حیرت انگیز فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے اور معمولی دردیں صرف ایک یا دو بار کی مالش سے رفع ہو جاتی ہیں نزلہ زکام کی حالت میں اسکا استعمال یعنی سینہ پر مالش بہت مفید ثابت ہوئی ہے ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ فی شیشی خورد ۲ اونس ۱۲ر کلاں ۳۔ اونس عہ پتہ:

منیجر ریڈ آئل فارمیسی۔ غازیپور

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند بمحصولڈاک آنے پر واپس ہونگے
(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔
(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہل حدیث

[illegible]

جلد ۱۸ نمبر ۲۵

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ایک پونڈ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ ڈاک و ترسیل زر بنام مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

مباحثہ کوٹلہ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱
حدیث من سن سنۃ اور اہل ہوا کا زیغ قلب ۴
جلسہ نماز کمیٹی شولاپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۵
مختصر جلسہ اسلامیہ مرغہوا ضلع بستی ۶
تراجم علماء اہل حدیث ۔ ۔ ۔ ۷
تنقید تراجم ۔ ۔ ۔ ۔ ۹
فتاوے ۱۰
ملکی مطلع ۱۱
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵

....

مباحثہ کوٹلہ

پنجاب کے ضلع لدہانہ میں ایک اسلامی ریاست ہے جسکا نام ہے ملیر کوٹلہ۔ اس کے والی ریاست کے خاندان میں سے بعض لوگ زمیندار رئیس ہیں جنکو خوانین کہا جاتا ہے۔ ان خوانین میں بعض شیعہ ہیں بعض سنی، ایک رئیس میاں محمد علی خان ہیں۔ جو محمد ذوالفقار علی خان مقیم لاہور کے بڑے بھائی ہیں۔ آپنے قادیانی طریق اختیار کیا ہوا ہے اس اختیار میں یہانتک ترقی کر گئے ہیں کہ اپنے وطن ملیر کوٹلہ میں قیام چھوڑ کر قادیان میں اقامت اختیار کر لی ہے۔ مرزا صاحب کی دامادی کا بھی انکو فخر ہے۔ مرزا صاحب کی دوسری لڑکی اپنے ایک لڑکے سے بیاہی ہے اپنی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے (میر سوم) شریف احمد سے بیاہ دی ہے غرض علاوہ عقیدت کے رشتہ داری بھی سخت مضبوط ہے آپنے اشاعت مذہب کی ذیل میں اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو (جو مذہباً شیعہ ہیں) اور ان کے ذریعہ سے اور بیگمات کو بھی مرزائیت سے مستفیض ہونیکی طرح ڈالی۔ آپکی ہمشیرہ جو بُو صاحبہ کے لقب سے مشہور ہیں والی ریاست کی خالہ اور چچی ہیں۔ اس کے علاوہ خاندان میں بڑی ہونے کی وجہ سے خاص قابل عزت سمجھی جاتی ہیں۔ بُو صاحبہ نے جواب دیا کہ میں علماء کو بلا کر بعد مباحثہ کرنے کے صحیح رائے قائم کرونگی۔ چنانچہ بحکم

فرد فال بنام من دیوانہ زدند

ملیر کوٹلہ کے احباب میں سے بعض احباب مجھے لیجانے کیلئے تشریف لائے۔ ان صاحبوں کو مجھ سے تعلق محبت تھا۔ اس لئے میں بھی جانے پر مجبور ہوا۔ چنانچہ ۲۸ مارچ کو بُو صاحبہ کے سامنے پس پردہ مباحثہ ہوا۔ حاضرین میں چار پانچ

[illegible]

[illegible]

اہل علم ادہر تھے۔ اور اتنے ہی اودہر جن میں مرزا صاحب کا لڑکا (نمبر سوم) بھی تھا۔ اور مستورات میں مرزا صاحب قادیانی کی دختریں بھی اون صاحب کی ہمشیریں تھیں۔ مباحثہ کی کیفیت یہ تھی۔ کہ ادہر سے سوال آیا کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی کا ثبوت کیا ہے"؟ اس مسئلہ پر دو پہر تک بحث ہوتی رہی۔ اس کے بعد پوچھا کہ سچے ملہموں کی صداقت معلوم کرنے کے معیار کیا ہیں"؟ ادہر سے جواب دیا گیا کہ جنکی کوئی غیبی خبر (پیشگوئی) غلط نہ ہو۔ فریق ثانی نے متعدد معیار بتائے مثلاً (۱) وہ دعوے الہام سے پہلے بے عیب ہو (۲) علمی کمالات رکھتا ہو وغیرہ" ہمارے معیار کو بھی تسلیم کیا۔ اسکے بعد ان سب معیاروں پر دعوے مرزا کو جانچا گیا اور خوب بحث ہوئی جس میں بفضلہ تعالیٰ اہل حق کو کافی کامیابی ہوئی۔ خاتمہ گفتگو پر میاں محمد علی خان صاحب کے منہ سے نکل گیا کہ ہم پبلک مباحثہ کرنے پر تیار ہیں۔ ادہر سے اون کے بھتیجے میاں احسان علی خان صاحب جو (مذہباً شیعہ ہیں) نے کہا۔ پبلک مباحثہ کے انتظام کا میں ذمہ دار ہوتا ہوں۔ مجھ سے پوچھا گیا آپ کب وقت دے سکتے ہیں؟ میں نے کہا میری طرف سے کل ہی شروع کر لیجئے۔ فریق ثانی نے کہا ہمکو خلیفہ صاحب سے اجازت حاصل کرنی ہے اور آپ سے شرائط کا تصفیہ بھی کرنا ہے آخر میں نے اپنے اوقات کا لحاظ کر کے ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل کی تاریخیں بتا دیں جو مقرر ہو گئیں لیکن شرائط کے آنے میں بہت دن لگ گئے قریب تاریخ کے شروط آئیں جنمیں بحث اور شرائط میں بہت سی الجھن تھی۔

مبحث یوں تھے

(۱) حیات و وفات مسیح
(۲) صداقت مرزا صاحب علاوہ پیشگوئیوں کے باقی معیاروں کے لحاظ سے۔
(۳) پیشگوئیوں پر اصولی بحث۔
(۴) مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اصولی بحث کے لحاظ سے پوری ہوئیں یا نہیں۔
(۵) مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس کے علاوہ شرائط اور طریق بحث میں بہت سی الجھن تھی۔ میں نے جواب دیا کہ:-

مضمون زیر بحث یہ ہوگا" مرزا صاحب نبی تھے یا دجال" اور طریق بحث وہی ہوگا جو مباحثہ امرتسر میں خود مرزا صاحب اور پادری عبداللہ آتھم کے مابین تھا جس سے انکار کرنے کی فریق ثانی کے پاس کوئی وجہ نہیں۔

نوٹ امرتسر میں مباحثہ کی صورت یہ تھی کہ فریقین ایک ایک گھنٹہ بولتے۔ محرر لکھتے جاتے مگر فریق مرزائی نے باوجودیکہ اون کے نبی کی سنت تھی کسی خاص مصلحت سے عرصہ تک انکار ہی رکھا۔ آخر کار میں ۱۲۔ اپریل کو پہونچگیا اور ۱۳۔ کو بغرض تصفیہ شرائط مجلس ہوئی۔ چونکہ فریقین کے دو، دو ہی ممبر ہوتے تھے۔ باوجود ادہر سے اصرار کرنے کے کسی غیر مذہب کو پانچواں ممبر نہ مانا۔ اس لئے فیصلہ نہ ہو سکا۔ لطف یہ کہ دو شرطوں پر زیادہ جھگڑا رہا۔ حالانکہ دونوں یا تو علم مناظرہ میں یا مرزا صاحب کے فعل سے طے شدہ تھیں۔ شرط اول یہ تھی کہ مدعی اور سائل کے حقوق کیا کیا ہونگے۔ ہماری طرف سے کہا گیا بقاعدہ علم مناظرہ مدعی اور سائل (فریق ثانی) دونوں آزاد ہیں۔ مدعی اپنے اثبات دعوے میں جو کچھ اپنے دعوے میں مفید سمجھے پیش کر سکتا ہے سائل کے تینوں حقوق ہونگے۔ نقض۔ منع اور معارضہ۔ جواب ملتا رہا۔ کہ نہیں مدعی کی جانب تو وسعت ہے کیونکہ خود مدعی تھے۔ مگر سائل کو بندش کریں اور کس لطافت اور معشوقانہ انداز سے کریں۔ کہ ڈاکٹر جسطرح چاہے مریض اوس کے تابع چلے مریض اپنی مرضی استعمال نہیں کر سکتا۔ ہم چونکہ تم لوگوں کے معالج ہیں اسلئے جو دلیل ہم پیش کریں۔ اوسی پر سوال کریں۔ اپنی طرف سے کوئی دلیل (بصورت معارضہ) پیش کریں۔ اس ظلم بلکہ معشوقانہ بے انصافی پر یہ کہا جاتا کہ علماء محمدی شرائط طے نہیں کرتے اور میرے دل میں یہ شعر آیا۔ کہ ؎

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کیساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

ہر چند فن مناظرہ کی درسی کتاب "رشیدیہ" دکھائی گئی مگر بقول ؏

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

جب اپنے ضمیر کا ضعف محسوس ہو تو سنے کون؟ ادہر سے کہا گیا اچھا ہمکو سائل کی حیثیت میں اگر پورے حقوق نہیں دیتے ہو تو ہم بھی تکذیب مرزا کے مدعی بنینگے اور وسعت کے ساتھ بیان کرینگے مسیح موعود کے تعلیم یافتہ ماہرین قرآن جھٹ سے بولے کہ تکذیب کے کیسے مدعی؟ جواب دیا گیا جیسے قرآن مجید الوہیت مسیح کی تکذیب کا مدعی بنکر دلیل بلکہ دلائل پیش کرتا ہے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ الآیۃ مگر کون مانے۔ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا خدا خدا کر کے یہ بحث شرط چھٹے۔ وہ کہیں جا کر فیصلہ ہوئی اوس روز ممبر فریق ثانی حافظ روشن علی تھے۔ محمدی فریق سے خاکسار۔

دوسری شرط سخت متنازعہ حکم (منصف) کی تجویز تھی۔ اس تجویز پر ادہر سے مرزا صاحب کی تحریرات دکھائی گئیں۔ کہ انہوں نے خود آریوں کے مقابلے میں منصف مانے تھے۔ جواب ملا کہ اون دنوں وہ احد من الناس تھے مامور نہ تھے حالانکہ اونکا دعوے اون دنوں بھی مجددیت کا تھا۔

خیر یہ سلسلہ آخر تک رہا اور حکم کی تجویز فریق ثانی نے نامنظور رہی کی دلیل یہ بیان کی کہ مذہبی عقائد میں کسی کے فیصلے سے تبدیلی کرنی جائز نہیں۔ اس میں اللہ اور رسول ہی کا فیصلہ ہونا چاہئے أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا جواب دیا گیا کہ اگر اقرار نامہ میں یہ لکھا جائے کہ اس فیصلہ کا اثر عقیدے پر نہ ہوگا بلکہ محض پیش کردہ دلائل پر فیصلہ ہوگا اور منصف بھی یہ لکھدے کہ میرے فیصلے سے کسی کے عقیدے پر اثر نہونا چاہئے ایسے منصف

[illegible]

کے تقریر پر کیا اعتراض ؟ ۔ اسکو بھی اسی عذر سے نہ مانا کہ دلائل کے ضعف اور قوت پر فیصلہ ہونے کی بھی عقیدہ پر اثر پہونچیگا یا للعجب۔ بحث بجائے ایک کے حسب خواہش اون کے پانچ مقرر ہوئے

(۱) حیات مسیح ۔ مدعی ہم۔
(۲) معیار صداقت مامورین ۔ مدعی وہ۔
(۳) پیشگوئیوں پر اصولی بحث ۔ مدعی وہ۔
(۴) صداقت مرزا ۔ مدعی وہ۔
(۵) مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب کا آخری فیصلہ مدعی ہم۔

ان مباحث پر مفصل بحث ہوئی۔ فریق ثانی نے شرائط کے تصفیہ میں جو وقت لگایا تھا۔ افسوس عملی طور پر انہوں نے شرائط کو بالکل توڑ دیا۔

لطیفہ حیرت انگیز

مسئلہ حیات مسیح پر ان لوگوں کو بڑا ناز ہے مگر ناظرین حیرانی سے سنینگے کہ اس مسئلے پر میری پہلی تقریر بیس منٹ ہوئی جس میں میں نے آیت مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کی تاریخ بنی اسرائیل اور قرآنی علم بلاغت سے تشریح کرکے پورے بیس منٹ میں تقریر ختم کرکے قریبا ۱۵ منٹ میں مقابلہ کرا کر پرچہ دیا مگر فریق ثانی کے فاضل مقرر شیخ عبد الرحمن معروف مصری جو کھڑے ہوئے تو بیس منٹ میں جو لکھایا پونے تین گھنٹوں میں پرچوں کا مقابلہ و تصحیح ہوئی یہاں تک کہ لوگ تنگ آکر چلیگئے۔ دو تین دفعہ میں تو دکان اٹھانے کو بازار میں چل آیا۔ یہ ہے نمونہ فریق ثانی کی قوت بیان اور شروط کا ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

باقی بحثیں بھی ماشاء اللہ خوب رہے۔ سب سے آخری بحث تو فیصلہ کن تھا۔ اسلئے کہ اس کے تصفیہ کے لئے ہمارے سہ صدی دوست پرانے شکاری منشی قاسم علی پیش آئے بس پھر تو کیا تھا سارا لدھیانہ کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

قصہ مشہور ہے

کہ ایک گاؤں میں نکٹے لوگ رہتے تھے۔ وہاں کوئی سالم ناک والا جا پہنچے تو اون کے کہنے سے پہلے ہی وہ اسکو نکو کہنے لگجاتے۔ اسی طرح منشی صاحب نے از خود اپنی ابتدائی تقریر میں لدھیانہ کا ذکر کیا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ ہم نے تین سو روپیہ دیا تھا۔ اب ہم زیادہ دینے کو بھی تیار ہیں وغیرہ۔ اوس وقت مجھے شعر یاد آیا کہ ؎

عجب ہوشیاری کہ نادان بنکر
ہمیں سے ہمارا گلہ ہو رہا ہے

خیر یہ تو ہوئی اون کی ابتدائی بات مگر معلومات کے لحاظ سے کوئی نئی بات نہ کہی آخر مجھے کہنا پڑا کہ مجھے خیال تھا آپ نے فتح لدھیانہ کے بعد معلومات میں کچھ اضافہ کیا ہوگا مگر افسوس ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

تیسرا سوال تھا کہ مرزا صاحب جو ایسے رتبے کے مدعی تھے جو کہتے ہیں کہ ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ایسے مدعی مراتب عالیہ نے جوش سوز وگداز سے یہ دعا کی کہ:

"الہی مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں جھوٹا اور مفسد ہے اسکو سچے کی زندگی میں موت دے" یہ دعا مرزا صاحب کی قبول ہوئی یا نہیں؟

اس کے جواب میں منشی صاحب نے فرمایا ہم اون کے شکر گذار ہیں کہ صاف لفظوں میں تین دفعہ فرمایا۔

"قبول ہوئی۔ قبول ہوئی۔ قبول ہوئی"

چونکہ آپ سمجھے تھے کہ اس کی قبولیت کا نتیجہ بہت بے ڈھب ہے۔ یہی کہ ؎

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس لئے آپنے اسکی پیش بندی کی کہ حضرت صاحب نے تمکو مباہلہ کی دعوت دی تھی جسے تم نے نہیں مانا بلکہ تم نے یہ کہا کہ جھوٹے کو مہلت ملتی ہے اسلئے تمکو مہلت ملی لہذا تم جھوٹے۔ اسکے جواب میں میں نے اخبار بدر قادیان ۱۳۔ جون ۰۷ء سے دکھایا کہ مباہلے سے مایوسی کے بعد مرزا صاحب کے دل میں خدا نے اس دعا کی تحریک کی۔ ثابت ہوا کہ مباہلہ اور انکار کو اس دعا کی شرطیت میں کوئی دخل نہیں۔ الحمد للہ۔

چیلنج منظور

ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی نے بہت دفعہ کہا کہ ہم پھر اسی مسئلہ پر آپ سے انعامی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ہم بھی اونکی حسب خواہش اون کا یہ چیلنج منظور کرتے ہیں باین شرط کہ

(۱) وہ اپنے خلیفہ کو مقابلہ میں لاویں یا اون سے تحریری نیابت حاصل کرکے شائع کردیں۔

(۲) سابقہ مباحثہ ۱۲ء میں ہوا تھا اوس زمانہ کی نسبت آج سب چیزوں کا نرخ اوسطاً چارگنہ ہے۔ اسلئے انعامی رقم بھی ایکہزار ہونی چاہیئے۔

ان دو شرطوں کے علاوہ باقی شرطیں بدستور سابق ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کیطرح رنگ بدلنے والے

مخصوصات مباحثہ ہذا

مرزائی مباحثات تو اب روزمرہ کے محاورات ہو رہے ہیں اس لئے ناظرین اور سامعین کو خیال ہوگا کہ وہی دلائل پیش ہوئے ہونگے جو عموماً پیش ہوا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ بحث جب ایک ہی ہو تو دلائل بھی وہی ہونگی لیکن اس مباحثہ میں چند باتیں نئی بھی پیش آئیں۔ امید ہے ناظرین کو مفید ہونگی۔

فریق ثانی کا تو یہ عموماً دعوے ہوا کرتا ہے کہ معیار نبوت پر نبوت مرزا کو پرکھ لو۔ گو پرکھنے کے وقت وہ معیار نبوت کو اوسی طرح بگاڑا کرتے

جسطرح عیسائی توحید کے قائل ہو کر توحید خالص کو- لیکن اس مباحثہ میں بہت بے ڈھب پھنسے۔ معیارہاء صداقت کی بحث میں میں نے پوچھ لیا کہ نبوت محمدیہ کے جملہ معیار انکو منظور ہیں یا کوئی کوئی- جواب ملا جملہ۔ بہت خوب اس لئے نبوت محمدیہ کے معیاروں میں سے دو معیار مندرجہ ذیل پیش کئے۔

(۱) امی (ان پڑھ) ہونا۔ ثبوت :-

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ

(اے محمد رسول اللہ تم اس کتاب (قرآن) سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھا کرتے تھے اور نہ ہاتھ سے چھوتے تھے ورنہ بیہودہ لوگ تمہاری صداقت میں شک کرتے)

دوسرا معیار۔ شعر گوئی۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ

(ہم (خدا) نے نبی کو شعر گوئی نہیں سکھائی۔ نہ اسکو لائق ہے)

یہ دونوں آیات بتا رہی ہیں کہ جو شخص بروز اور ظل محمدی ہونے کا دعوے کرے جو مرزا صاحب کرتے تھے۔ اور نبوت محمدیہ سے اپنی نبوت کو حاصل کردہ جانتے ضرور ہے اوس میں بھی دونوں صفت (امی ہونا اور شعر بنانے کی ناقابلیت) ضرور ہوں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا صاحب امی (ناخواندہ) تھے؟ کیا مرزا صاحب شاعر نہ تھے؟ کیا درثمین اون کی نظموں کا مجموعہ نہیں ہے؟ یہ سوال الگ ہے کہ مرزا صاحب شاعر پورے تھے یا ادھورے بہر حال شاعر تھے۔ اور شاعری پر فخر کیا کرتے تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ بروز محمدی سے حصہ نہ رکھتے تھے۔

دوسری بات جو نئی شکل میں پیش آئی یہ تھی کہ فریق ثانی نے بجوش سے دعوے کر لیا کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔ باوجودیکہ حکومت کی طرف سے صاف صاف جواب مل چکے تھے تاہم بادشاہ نے دربار دہلی میں تقسیم بنگالہ منسوخ کر کے بنگالیوں کی دلجوئی کردی"

میں نے کہا میں تو اس پیشگوئی کا شاذ ذکر نہ کرتا مگر چونکہ فریق ثانی نے کیا ہے اس لئے مجھے بھی کچھ کہنا پڑتا ہے۔ میرا دعوے ہے کہ خدا نے شاہ جارج پنجم کو اس مخفی غرض سے بھیجا تھا۔ کہ ہندوستان میں جاکر اعلان کریں کہ مرزا کی پیشگوئی جھوٹی ہے۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر متوجہ ہوئے تو میں نے قادیاں کا ماہواری رسالہ ریویو بابت ۱۹۰۶ء سے نکالکر سنایا کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی مگر تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی لیکن بادشاہ جارج نے بذات خود دربار دہلی میں تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان فرمایا تو ثابت ہوا کہ بادشاہ کے آنے میں ملکی مصالح تو جو ہوں سو ہوں مگر خدائی مصلحت اس میں یہ تھی کہ مرزا صاحب کی تکذیب کسی بڑے عزت دار غیر جانبدار کے ہاتھ سے کرائیں۔ سو الحمدللہ پوری ہوگئی۔

تیسری خصوصیت اس مباحثہ میں یہ ہوئی کہ تصفیہ شرائط کے وقت میاں محمد علی خاں صاحب داماد مرزا نے کہا "حکم تو جائز نہیں حلف جائز ہے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی حلف منظور کرتے ہیں۔ کہ بعد مباحثہ وہ حلف اٹھا کر فیصلہ کردیں"

میں نے سنتے ہی فوراً ایک تحریر مجلس شورائے تصفیہ شرائط میں بھیجدی۔ جو یہ ہے:-

"اگر سال تک معینہ عذاب سے ہم محفوظ رہے تو جتنے ممبران احمدیہ اس بحث میں موجود ہیں سب کو میرے ہاتھ پر توبہ کرنی ہوگی"

بس یہ تحریر دیکھتے ہی خاموشی ہوگئی۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو تحقیق حق سے کوئی مطلب نہیں۔ دفع الوقتی یا برمحل بات بنالینی ایک فن ہے جس میں انکو کمال مشق ہے۔ سو جو شخص اس فن میں انکا واقف ہو اوس پر ان کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

اطلاع یہ مباحثہ مشترک شکل میں چھپنے کی بھی ایک شرط ہے چھپنے کی مدت دو ماہ تک ہے جو صاحب اس مباحثہ کی کاپی لینا چاہیں (جو غالباً مفت ہوگی) یا کچھ دریافت کرنا چاہیں وہ پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

(میاں احسان علی خاں صاحب رئیس مالیرکوٹلہ)

حدیث مَن سَنَّ سُنَّۃً

از مولوی اور مرزا خاں

اہل ہوا کا زیغ قلب

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ

اسلام کا وہ زمانہ بھی عجیب پر فتن تھا جبکہ ارباب جہل وفکر نے باتباع ہوائے نفس بغرض جاہ طلبی دین متین میں من مانی اختراعات و ایجادات گھڑلیں نئے نئے طریقے اختیار کئے۔ دلفریب و دلربا طریقے وادی اسلام میں ڈالی گئیں۔ اخذ و حصول مآکل کے لئے وہ وسائل پیدا کئے جو پرستاران گیتی کے لئے نہایت مرغوب خاطر ثابت ہوئے اجتہادات و استنباطات کے آئین تک وضع ہوئے اور مستقل مصنفات کی تاسیس شروع ہونے لگی۔ جس سے قال اللہ و قال الرسول کی بجائے قیاسات و آراء کی سیاہ و تاریک آندھیاں تمام دنیائے اسلام پر چھا گئیں۔

وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تفترق امتی علی بضع و سبعین

عوف بن مالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ میری امت ستر سے

لہ یعنی میں مع اہل و عیال کے"۔

فرقة اعظمها فتنة على امتى قوم يقيسون الامور برايهم فيحلون الحرام ويحرمون الحلال

کچھ زیادہ گروہ میں منقسم ہوجائیگی مگر اون فرقوں میں سب سے زیادہ فتنہ انگیز وہ گروہ ہوگا جسکا شعار مسائل میں قیاس ہوجائیگا۔ وہ لوگ اپنے قیاس سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دینگے"

احادیث نبویہ کی ضرورت وعدم ضرورت بلکہ وارکان اسلام کے لئے حدیث کی قوت اہلاک واہندام کا ڈھنڈورا پیٹانے کے بعد "فقہ مصطلحہ" کے خودساختہ مسائل کے دفاتر اس کثرت سے معرض تحریر میں لائے گئے اور انکی ضرورت و اہمیت اس حد تک دنیائے اسلام کو بتائی گئی وہاں جائے کہ عساکر حدیث نبوی کی یورش سے وہ متاع قیاس ورائے بایں قدر لٹ پٹ جانے پربھی کہ کوئی صحیح عقل کا مسلمان یا صرف مشکوٰۃ کا طالب علم بھی اسکی منزلت نہیں کرتا مگر اب بھی ہر جگہ وہ کتابیں بآسانی دستیاب ہوسکتی ہیں۔ اور اصحاب اہلحدیث ہند کی ہمت عالیہ و تعشق "فقہ مصطلحہ" قابل داد وتحسین ہے کہ انکی روشن خیالی جو کہ اونہیں صرف عمل بالحدیث سے نصیب ہوئی ہے۔ فقہ مصطلحہ کی ضرورت اور عدم ضرورت کو مساوی سمجھتی ہوئے بھی حدیث نبوی کے دوش بدوش اوسکا نصاب علے حسب الحال قائم ہے۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ اون کی یہ رعایت صرف اس لئے ہو کہ

آئے ہے بیکسی عشق پہ رونا غالب
کس کے گھر جائیگا سیلاب بلا میرے بعد

یا شاید اس لئے کہ مکاتب اہل حدیث میں فقہ مصطلحہ کے ذریعہ سے ہی نعمت "کلی" و "جزی" وغیرہ سے طلبا کے دماغ بہرہ اندوز ہوسکینگے حالانکہ وہ اصحاب جو مدارس اہلحدیث میں ایک جدید نصاب تعلیم کے مسودہ پر بحث ونظر کر رہے ہیں۔ مجھ ایسے ناخواندگان "فقہ مصطلحہ" سے بہتر جانتے ہیں کہ فن فقہ الحدیث میں ایسی کتب بھی موجود ہیں جن کے سامنے کتب "فقہ مصطلحہ" کی منزلت ایسی ہی ہے جیسی کہ استاد کے مقابلہ میں شاگرد کی۔ بلکہ ؎

خیل خوباں میں سے ایک میں بھی نہیں
آپ کے حسن لاجواب کا رنگ

دوسری طرف جب ہم مطابع ہند میں کتب احادیث کی تلاش کرتے ہیں۔ تو صرف صحاح ستہ اور دو ایک دیگر صحیفہ حدیث پاک ہی دستیاب ہوسکتے ہیں۔ جن میں کچھ تو مخدوم ملت بیضا مولانا لطف حسین صاحب مرحوم ساتھ لیگئے اور باقی کا خاتمہ دہلی کے مشہور تاجر کتب عربیہ خان بہادر عبدالاحد صاحب مرحوم کر گئے۔ آہ ؎

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
جو کرے تعزیت پہ رونا میرے بعد

غرض "فقہ مصطلحہ" کے دفاتر نے سب سے پہلی وہ پیچیدار راہ تجویز کی۔ جو قرآن وسنت کے فراخ وصراط مستقیم سے ہٹا کر تقلید جیسی خاردار راہ ومجہول بھیانک والی وحشتناک وادیوں میں لیجانے والی تھی۔ جس کے متعلق ایک حدیث ابن ماجہ میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچکر دو خط اسکی ایک طرف اور دو خط دوسری طرف کھینچ دئیے

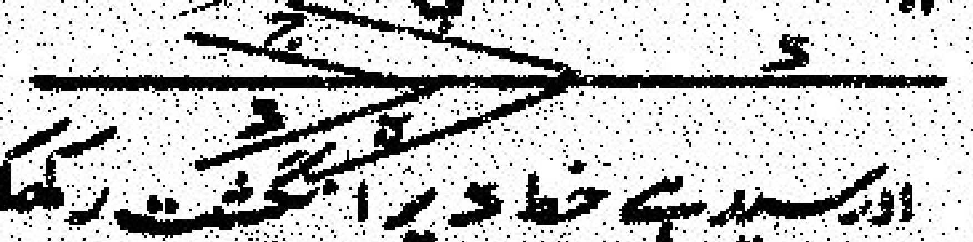

اور سیدھے خط پر انگشت رکھکر فرمایا ھذا صراطی مستقیما۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطان (اوکماقال) کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اور یہ چار راہیں شیطان کی ہیں۔ جن پر چلنے سے تم کو منع کرتا ہوں یعنی ب ج د ھ

پھر تقلید کی ضرورت خصوصا حضرت امام صاحب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو گویا آسمانی حکم بتایا گیا ہے جیسے کہ ان لوگوں نے امام صاحب کے مناقب میں حضرت رضی اللہ عنہ کے سبب سمرقندی اور مہدی آخرالزمان کی کتابوں کے تابوت خمیہ سفینہ والا قصہ گھڑ لیا واللہ ان ھذا افک افترٰہ واعانہ علیہ قوم آخرون فقد جاؤ ظلما وزورا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ وضع وتحدیث دیدہ ودانستہ کیگئی۔ اور دیدہ ودانستہ اسکو ترویج دیگئی۔ اللہ اللہ! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ جو شخص مجھ پر جھوٹی روائت بیان کرے وہ اپنا ٹھکانہ نار جہنم میں سمجھ لے۔ اور یہ لوگ [illegible] محض بربنائے حمیت الجاہلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا باندھنے سے نہ چوکیں۔

ویوم یعض الظالم علی یدیہ ویقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔

یاد کرو اوس دن (قیامت) کو جب ظالم (نافرمان رسول) فرط تاسف سے اپنے ہاتھوں کو کاٹیگا اور کہیگا کہ کاش میں دنیا میں رسول خدا کا اتباع کرتا۔

میں اسکو صرف حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سمجھتا ہوں کہ بعض خوش خیال حنفیہ فرسی حدیث پاک کی وجہ سے جن کے قلوب صدق وکذب کا انداز کرنے لگ گئے ہیں۔ اور جو بہت جلد انشاءاللہ فرط تعشق سے اتباع سنت وتکذیب تقلید کا عنقریب اعلان کرنے والے ہیں۔ ایسے مزخرفات سے جو کہ امام والاشان ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے شان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف توسیع حلقہ تقلید کے لئے منسوب کئے گئے تھے صاف انکار کر رہے ہیں جس سے ہمیں ان لوگوں کا مستقبل بہت کچھ خوش آئند نظر آتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔

جلسہ نماز کمیٹی شولاپور

بتاریخ یکم اپریل ۱۹۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء تعداد حاضرین ایک ہزار سے زائد۔ انجمن تاکید نماز احاطہ صدر بازار شولاپور زیر صدارت حضرت مولوی خطیب العلما محمد نذیر احمد صاحب خجندی سلمہ اللہ۔ مندرجہ ذیل امور کے قانون عام جلسہ میں بلا اختلاف رائے پاس کئے گئے۔

نمازنہ ، زنا ، سینڈھی شراب ، جوا ، داڑھی مُونڈنا سر میں انگریزی بال رکھنا ۔ جمیع ارکان اسلام و احکام الٰہیہ کی تبلیغ و اشاعت ۔ احترام اہتمام کرنا ۔

(۱) کم از کم دس برس کی عمر والا نماز نہ چھوڑے

(۲) جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو اور پورا قرآن مجید یا کم سے کم نماز ادا کرنے کے لئے چند سورتیں یاد نہ ہوں اوس کو بیٹا بیٹی نہ دیں ۔

(۳) بے نمازی کی دعوت نہ کھائیں اور نہ دعوت دیں ۔

(۴) مندرجہ بالا جرموں کے ارتکاب پر اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ دیں ۔

(۵) بے نمازی مرنے کے پہلے دو مسلمان متقی گواہوں کے سامنے توبہ نہ کرے اور باوجود اشد تاکید کے نماز نہ پڑھے تو مسلمان اپنے قبرستان میں دفن ہونے نہ دینگے کیونکہ وہ کافر ہے ۔

(۶) ان تمام قانون کی پابندی دس برس سے اوپر عمر والے مرد و عورت پر لازمی ہے ۔

(۷) نمازیوں کا رجسٹر ہر ایک محلہ کی مسجد میں رکھا جائے ۔

(۸) سینڈھی خانے ، شراب خانے ، تھیٹروں وغیرہ پر والنٹیر مقرر رہینگے ۔ تاکہ جو مسلمان نشہ پینے یا ناٹک دیکھنے کو وہاں آئے اسکا نام و پتہ لکھکر نماز کمیٹی کے دفتر میں پیش کرے

(۹) جو شخص مندرجہ بالا جرموں کا ارتکاب کریگا ۔ اسکا نام مع جرم شولاپور کی ۹۲ مسجدوں پر چسپاں کیا جائیگا ۔ تا ہر ایک محلہ والے اپنے محلہ میں ان قوانین کی پابندی کریں ۔

(۱۰) جس کسی مسلمان پر مندرجہ بالا جرموں کا شبہ ہو یا کوئی مسلمان رپورٹ کرے تو ہر ایک محلہ یا مسجد کی کمیٹی تحقیقات کے بعد اپنے ہفتہ واری مجلس میں بلاکر بازپرس کریگی ۔ اس پر بھی اگر نہ مانے تو صدر دفتر نماز کمیٹی میں اسکا فیصلہ ہو کر فی الفور قانون ۱۲ کی پابندی کی جائیگی ۔

(۱۱) اگر کوئی باہر کا مسافر کسی محلہ میں آجائے اور محلہ کی مسجد میں ایک ہفتہ کے اندر ایک نماز بھی نہ پڑھی ہو وہ بھی مندرجہ بالا قانون سے بازپرس کیا جائیگا ۔

(۱۲) ہر ایک جرم کا جرمانہ بعد ثبوت ڈھائی آنہ سے گیارہ روپے تک ہوگا ۔

(۱۳) یہ قانون صدر بازار کے قبرستان میں دفن ہونے والے مسلمانوں پر ۲۔ اپریل ۴۱ء شنبہ سے شروع کئے جائینگے ۔ صرف داڑھی مونڈنے اور انگریزی بال رکھنے والے پر ۸۔ اپریل ۴۱ء جمعہ سے عائد ہوگا ۔ تاکہ اوس وقت تک اونکا مونڈنا اور چھوڑ دینا معلوم ہوگا ۔

(الف) داڑھی مونڈنے والے اور سر میں انگریزی بال رکھنے والوں کو سلام نہ کریں ۔ اگر وہ خود کرے تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں

(۱۴) اس حدود کی ایک پنچایتی عدالت شرعیہ محمدیہ کے مطابق مقرر ہوگی ۔ جو ہفتہ میں دوبار کھلا رہیگا ۔ دو شنبہ اور جمعہ ۔

(الف) اس عدالت میں تمام مسلمانوں کے مقدمات چاہے وہ فوجداری ہوں یا دیوانی سب ازروئے قرآن و حدیث و فقہ حنفیہ طے پاتے رہینگے ۔

(ب) مدعی و مدعی علیہ دوادی و پرنوادی) اور گواہوں کو خدا کی قسم قرآن ہاتھ میں لیکر کھانی ہوگی ۔

(ج) اگر کوئی مقدمہ میں دینی مسئلہ حل نہ ہو سکے تو جمعیتہ العلماء ہند یا علماء دیوبند کا فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جائیگا ۔

(۱۵) جملہ رزولیوشن (قانون) طبع کرکے اس حدود کے مسلمانوں کو دیکر رسید کے دستخط لئے جائینگے ۔

نوٹ : نماز کمیٹی کا جلسہ ہر محلہ میں یا مسجد میں ہفتہ میں ایکبار ہوگا ۔ عام جلسہ سالانہ عیدگاہ میں ۔

(ناظم انجمن تاکید نماز العبد عبد الغفور صدر بازار شولاپور)

اڈیٹر یکم مئی ۴۱ء کو شہر جہلم (پنجاب) میں بعد جلسہ انجمن اہلحدیث نماز کانفرنس ہوگی ۔

مختصر کیفیت جلسہ اسلامیہ

مرغہوا ضلع بستی ڈاکخانہ اٹوا

قوم کا خادم یہ عاجز کمترین
شمس ہے پیش خدمت ناظرین

امابعد! ابھی مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ مرغہوا کا پہلا سالانہ جلسہ ہوا ہے جس کے لئے بہت دور دراز تک کے علماء تشریف لائے تھے یہانتک کہ پنجاب کے مولانا شیر پنجاب بھی تشریف فرما ہوئے تھے جنکی زیارت اس ضلع بستی و گونڈہ و دیگر اطراف کے لوگوں کو کبھی نصیب نہ ہوئی تھی ۔ کہ جنہوں نے اپنی جادو بھری تقریر بے نظیر سے مجمع کو ایسا گرما دیا تھا کہ نعرۂ سبحان اللہ و مرحبا و جزاک اللہ قدسیوں کی زبانی گنبد مینا تک (کیا عجب ہے) پہونچا ہو ۔ الحمد للہ کہ یہ جلسہ اہل اسلام میں گروہ اہل حق (اہلحدیث) کا جلسہ معقول اگر ہوا تو یہی ہوا ہے ۔ ماشاء اللہ اس کے جملہ اراکین و مہتممین اور منتظمین و واعظین سب کے سب دیندار و مخلص ہیں ۔ جو امور اسلامی جلسوں کے ضروری ہیں وہ اس جلسے میں پائے گئے ۔ بخلاف دیگر اسلامی جلسوں کے جنکے اراکین و منتظمین اور لکچرار وغیرہ اکثر غیر متشرع مشابہت کفار سے آراستہ و صنائع و اطوار شنیعہ سے پیراستہ ۔ مثلاً ریش کی صفائی ۔ لبوں کی بدنمائی ۔ نماز میں کاہلی ۔ ادائے حقوق غیر سے پہلوتہی ! ایسے امور

ناشائستہ و افعال نابایستہ کے مرتکب ہو کر جلسوں میں حاضر و شامل ہونے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور بڑی بے باکی سے دینی رائے دینے کو مستعد ہوتے ہیں۔ اس جلسہ میں اسکا پورا انتظام دیکھا کہ سب منتظمین و اراکین متشرع اور اہل آثار ہیں اور علم و فضل میں شہرہ آفاق مثل مولانا محدث عبدالرحمن صاحب مبارکپوری صدر جلسہ و سردار جلسہ مولوی لیاقت حسین صاحب مولوی سید جعفر علی صاحب مہتمم مدرسہ و جلسہ ہذا و مولوی دیانت اللہ صاحب و مولوی عبدالستار صاحب بسکوہری۔ اس جلسہ میں رونق ایسے ہی افراد ذی مرتبہ و اشخاص متبرکہ سے ہوئی۔ علاوہ سب خوبیوں کے اعلیٰ درجہ کی یہ خوبی مشاہدہ میں آئی۔ کہ نمازوں کا پورا اہتمام ہے۔ اول وقت اذان ہوتی ہے اور کارروائی جلسہ بند کی جاتی ہے۔ اور جملہ واعظین و سامعین نماز کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں۔ ماشاء اللہ حوض لبریز ہے۔ وضو سے فراغت حاصل کرتے ہیں اور جماعتیں قائم ہوتی ہیں اور شوکت اسلام کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔ اور اہل اللہ کا غلبہ جلوہ گر ہوتا ہے۔ عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا جسکی نظیر بڑے بڑے جلسوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہی ایک جلسہ مرغوبہ ہے جس کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ترقی اسلام اور اہل اسلام کا باعث کوئی جلسہ ہو تو ایسا ہو۔ جائے غور ہے کہ جب چار ہزار کی جماعت باقامت صلوٰۃ کھڑی ہو۔ اسمیں اسلامی رونق اور باعث ترقی اسلام کسقدر ہے۔ اور جملہ اراکین جلسہ خلق محمدی سے مزین پائے گئے۔ اور منتظمین ایسے خیرخواہ اسلام کہ اگر مربی کہیں تو بجا ہے۔ اور خادم کہیں تو بھی درست ہے۔ اور علاقہ کے مسلمانوں کی عجیب حالت دیکھنے میں آئی کہ گویا مہمانوں کے ملازم ہیں اور مسلمانوں کے خادم۔ کیوں نہ ہو جب ان کے منتظم عالموں کی یہ حالت ہو تو بیچارے عوام عالموں کے حکم کے منتظر ہیں۔ اس مدرسہ کے متعلمین اعلیٰ و ادنیٰ سب مخلص اور پابند شرع ہیں۔ اہل جلسہ کے متشرع اور اہل حق ہونے کی وجہ سے خداوند تعالےٰ سے قوی امید ہے کہ مدرسہ بخیر و خوبی انشاء اللہ الرحمن انجام پائیگا۔ مگر یہ مدرسہ قابل توجہ اہل اسلام اور لائق اعانت ہے۔

(حاجی عبدالشکور عفا عنہ الغفور، ساکن موضع اونرہوا۔ ڈاکخانہ چھپیڑوا ضلع گونڈہ)

تراجم علمائے اہل حدیث[1]

مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم

بن حکیم مولوی ارادت حسین صاحب مرحوم

(ساکن پٹنہ)

جناب حکیم صاحب کے چوتھے فرزند تھے اور غالباً پیدائش جناب کی سنہ ۱۲۷۰ھ میں ہوئی ہوگی نسباً صدیقی تھے۔ کامل نسب نامہ تذکرہ صادقہ صفحہ ۹۶ میں درج ہے سنہ ۱۲۸۰ھ میں جناب کے والد ماجد آپکو دہ سالہ چھوڑ کر عازم مکہ ہوئے اور آپکی تعلیم و تربیت آپکی والدہ ماجدہ کے سپرد ہوئی۔

بچپن زمانہ طفلی کی کوئی حرکت نازیبا یا چلبلاپن کی سنی نہیں گئی۔ ازبسکہ نیک تھے مکتب کے فاضل اوقات میں ماں کی خدمت میں حاضر رہتے یا بارشاد والدہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم یا مولوی محمد یقین صاحب مرحوم کی خدمات میں حاضر ہوتے۔ اور انکی معیت میں دور دور تک سیر کو جاتے اور نصائح کیمیا اثر سے فیضیاب ہوتے مگر جناب کو زیادہ صحبت مولوی محمد یقین صاحب کی رہی۔ اور انہیں کے رنگ میں رنگے (آپ بھی نہایت نیک اور حلیم شخص تھے) جناب کے تخیلات میں کبھی نرمی گی نہیں پیدا ہوئی یکساں پختگی تھی۔ خاص صادقپوری قدیم رنگ تھا۔

تعلیم جناب کی تعلیم کے لئے غالباً جید علم و شباب نہ ہو سکا جیسا کہ مولوی صاحب مرحوم کی گفتگو سے مترشح تھا۔ بہرکیف جناب نے مکان ہی پر زیر نگرانی والدہ ماجدہ تعلیم پائی۔ اور مختصرات سے فارغ ہو کر پھر بعض کتابیں مولوی محمد حسن صاحب مرحوم و نیز حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم سے شروع کیں کہ جناب سخت علیل ہو گئے اور بعد صحت آپکی والدہ ماجدہ نے اپنی جدی قرابت میں آپکی شادی کر دی اور انتظام زمینداری بعد تقسیم جائداد سپرد کر دیا۔ اس مصروفیت نے تکمیل درسیات و مشاغل علمی سے باز رکھا۔

عام زندگی زمانہ شباب میں بھی زہد و اتقا جناب میں ازبس تھا۔ نیک صحبتوں کا شوق تھا۔ تاہم ملبوسات اور رہائش میں قدرے طبیعت داری بھی تھی۔ چمن و اسپ سواری کا بھی برابر شوق تھا مگر حد اعتدال سے کبھی نہ گذرا۔ حقہ کا خاص اہتمام تھا۔ کچھ عرصہ اہل صادقپور کے نوجوانوں کے اخلاق ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ جائے اجتماع محلہ بھر میں صرف آپکا مکان تھا۔ تاہم جناب متاثر نہیں ہوئے۔ کبھی اسراف نہیں کیا۔ خانہ داری یا زمینداری اپنی والدہ اور نسبتی بھائی مولوی سید وحید الدین صاحب مرحوم کے مشورے سے کرتے سال میں تین چار ماہ مواضعات میں جاتے۔

اخلاق جناب کے مزاج میں شیخی۔ شان اور آثار نہ تھی۔ ہر کس و ناکس سے ملتے۔ اور ان کے یہاں جاتے۔ اسکی خوشی و غمی میں شریک ہوتے کبھی اپنی تعریف بڑائی نہیں چاہتے بلکہ بعض وقت ناراض ہوتے۔ اپنے بیگانوں کو قرض دیتے۔ اور اسکی وصولی نرمی سے کرتے یا معاف فرماتے۔ مہمان نوازی اپنے نانا شیخ ریاض الحق صاحب مرحوم سے ترکہ میں پائی تھی۔ اس کبر سنی میں بھی مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے اور انتظام

---

[1] مولوی مسلم مرحوم دانا پوری کے حالات کی بھی ضرورت ہے کوئی صاحب ترتیب فرما دیں۔ (ایڈیٹر)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۶ ریجر

سے تکلیف اٹھاتے لیکن اپنے لڑکوں پر بھی اس کام کو نہ چھوڑتے مگر کبھی کھانے میں تکلف کو راہ نہ دیتے۔ جناب کی ایسی مہمان نواز طبیعت کا شاید خاندان میں کوئی دوسرا ہو۔ دوسروں کے مہمان آپکے مہمان بنتے۔ بلاتعارض لوگ جناب کے مہمان ہوتے۔

عجیب واقعہ ایک اجنبی مہمان آپکے یہاں ہفتہ عشرہ مقیم ہوئے۔ وقت پر آپکے شامل کھانا کھاتے۔ شب کو آرام کرتے۔ اور دن بھر اپنی ضروریات سے باہر رہتے۔ دس روز کے بعد آپ نے مولوی حبیب اللہ و مولوی مولوی عبد السلام مدظلہ سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے کوئی مہمان ہیں کچھ تعارف ہے جواب نفی میں ملا۔ پھر بھی کشادہ پیشانی مہمان نوازی جاری رہی۔ اور دو ایک روز بعد بلاتعارف عجیب مہمان رخصت ہوئے۔

اقربا اور احباب کی ملاقات کا خاص اہتمام تھا تقریبات و عیادت کے علاوہ اکثر ہم تشریف لیجاتے اور تفصیل ملاقات فرماتے۔ جبتک ہر بچہ کو اپنی نظر سے نہ دیکھ لیتے تسکین نہ ہوتی۔ تقریبات عیادت۔ تعزیت کے لئے جناب قریبی اور دور دراز مقامات کا سفر کرتے۔ آپکے اخلاص مجسم محبت و پاکبازی کی وجہ سے لوگ اپنے عزیزوں کو آپ کے حضور رکھتے تھے۔ انکساری کا یہ حال تھا کہ ہر جگہ ماتحت رہنا۔ امامت سے احتراز رکھنا پسند رکھتے۔ چھوٹے سے بھی مراسم اخلاق قائم رکھتے۔ مسافرنوازی کے لئے آپکی ذات مخصوص تھی۔ آپکی دعوت بھاری ہوتی۔ خاص و عام یکسان ہوتے۔

اطاعت خلاف شرع یا غیر مفید امور میں آپ کسی کی نہیں سنتے۔ ورنہ اپنے ہر بزرگ کی فرمانبرداری اور ادب کرتے۔ اپنی بڑی بہنوں کا غایت ادب و لحاظ رکھتے اور لطف عتاب اٹھاتے۔ جناب کی والدہ کا مزاج سخت واقع ہوا تھا محض ادنیٰ امور پر سخت گرفت فرماتیں اور آپ دست بستہ ایک پاؤں گھنٹوں کھڑے رہتے جبتک کہ صفائی طبیعت کے متعلق کافی اطمینان نہ ہو لیتا۔ یہ واقعات پوشیدہ طور پر پیش نہ آتے تھے۔ بلکہ علانیہ یہ سلسلہ شرف تا ہوش والدہ ماجدہ مرحومہ قائم رہا۔ آپ صاحب اولاد کیا صاحب داماد ہو چکے تھے مگر جناب نے نہ کبھی اُف کیا اور نہ حرف شکایت زبان پر لائے۔

قرابت قرابت اور رشتہ کا لحاظ جناب کو از بس تھا۔ مہا امکن پورا پورا حق صلہ رحم ادا کرتے۔ اور قرابت کے ہر جوڑ و بند سے خوب واقفیت رکھتے تھے اور مردہ رشتہ سلسلوں کو جگاتے مگر کبھی کسی کے خانگی نزاع میں نہ پڑتے نہ کسی کی جانبداری کرتے نہ [illegible]۔

اخلاص و محبت آپ مجسم محبت تھے۔ آپ جس سے ملتے بے ریا اور بے غرض ملتے۔ نہایت فراخدلی اور اشتیاق سے ملتے۔ اس کے لئے سفر فرماتے۔ لطف برادری آپکی ذات سے قائم تھی۔ آج اس پیکر محبت کیلئے لوگوں کے دل چٹکیاں لے رہے ہیں۔ مریض کے لئے لطف عیادت غمگین کے لئے لطف تعزیت تقریبات کی رونق افزائی عنقا ہوگئی۔ معاوضہ اور بدلے کا مطلق خیال نہ تھا کسی کے متعلق حرف شکایت زبان پر نہ لاتے۔ اس لذت سے وہی نفوس واقف ہیں جو محظوظ ہو چکے ہیں

عفو آپ کسی سے زیادہ دیر تک رنج نہیں رہتے۔ اکثر فراموش فرماتے۔ التجا پر جلد معاف فرماتے۔ اگر گرہ سخت پڑ جاتی تو اللہ سے امید عفو کا زبان پر لانا دل کو بیتاب کر دینے اور صفائی قلب کے لئے اکسیر کا کام کرتا۔ ایک عزیز کے متعلق سب و شتم و بے عنوانیوں سے جناب کے دل میں ناسور پڑ گئے تھے آخرش مصائب نے اسکی اصلاح کی اور معافی کیلئے سفارشی بھیجا۔ لیکن جناب کی طبیعت نرم نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بھی مزاج سے واقف تھا۔ آخرش اوسکے یہ الفاظ "جناب حب اللہ کی مخلوق کے قصور کو دل سے بھولنا نہیں چاہتے تو اوس غفار سے اپنے متعلق کیونکر توقع رکھتے ہیں[1]" کہنا تھا۔ کہ خاص کیفیت طاری ہوئی۔ اور آنکھیں دیر تک اشکبار رہیں۔ پھر حرف شکایت زبان پر بھی نہ لائے۔

عبادت عبادت کا جناب کو بچپن سے شوق تھا۔ صلوٰۃ پنجگانہ باجماعت مسجد میں ادا فرماتے۔ نوافل تہجد جمعہ کی سختی سے پابندی کرتے۔ عرصہ علالت میں اسی کی حسرت تھی تنہائی میں فرمایا کرتے "شامت آئی کہ موتیا بند قدح کرائی۔ دیکھئے کتنے جمعہ ناغہ ہوتے ہیں" جماعت کی نماز چھوٹ گئی مسجد کی حاضری گئی حالانکہ جب کبھی صلاحیت پاتے سواری پر یا پیادہ پا جمعہ اور پنجگانہ میں مسجد حاضر ہوتے۔ اقربا احباب سب کے لئے نہایت لجاجت اور بے چینی سے اخیر شب میں دعا مانگا کرتے۔ حج کا جناب کو غایت شوق تھا۔ تین حج کر چکے تھے۔ لیکن کبھی سیری نہیں ہوئی۔ دیار یار کا ہر وقت تذکرہ کرتے شاید ہر بار شوق اور تازہ ہوتا تھا هو المسك ما کررته یتضوع۔ دعا حکیم ارادت حسین صاحب سے آپکے ترکہ میں آئی تھی پہلے حج کے بعد ہی آپکی کیفیت میں غایت تجلی آگئی ہر قسم کی طبیعت داری، لباس، چمن کی آرائش، تمباکو کا ذوق۔ دفعۃً رخصت ہو گئی۔ اب جتنا ذوق تھا اسمیں نفس کا حصہ کم تھا۔ آپکی غایت سادگی اور مخفی و پوشیدہ صدقات کے باعث اکثر احباب و اقربا آپ سے بیجا حسن ظنی و کفایت شعاری اور انتظام کی شکایت رکھتے تھے۔ مگر اس راز سے مخصوصین واقف تھے اور بعد رحلت تو یہ راز منکشف ہی ہوتا ہے۔

صدقات ادائے صدقات میں مراتب و منازل کا خاص لحاظ تھا اگرچہ جناب غایت اخفا رکھتے لیکن پھر بھی کوئی شعبہ جناب سے غالباً چھوٹنے نہیں پایا۔ ذوی القربےٰ۔ ابن السبیل۔ فی سبیل اللہ۔ مساجد مدارس وغیرہ

---

[1] الا تحبون ان یغفر اللہ لکم کا کیا اچھا مطلب ہے ۱۲ (اہلحدیث)

کا خاص خیال رکھتے۔ اخراجات سالانہ سے جو کچھ باقی بچتا وہ اللہ کی راہ میں دیتے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کی تحصیل کے درجہ کے ذوق میں بہترین معاش فروخت کردی۔ وقف کرنے کے سخت خلاف تھے فرماتے خیرات میں لوگوں کی نیتوں کو خراب کرنا اور بادینا دانشمندی کی بات نہیں اسلئے آپنے کسی امر کی وصیت نہ کی۔

حقوق میں مراتب کا لحاظ ازبس تھا۔ عدل و قسط کی پوری نگرانی رکھتی تھی! اولاد کی عافیت کا خیال تا دم مرگ رہا۔ اور برتاؤ ہر کے ساتھ مساوی رہا لین دین میں جزئیات پر نگاہ رکھتے۔ قدیم ملازمین کے ساتھ دل میں خاص الفت رکھتے۔ غرض آپکی خائف باللہ زندگی تھی۔ آپنے اپنی اہلیہ مرحومہ جنکی کیفیت آپسے غالباً کم نہ تھی کے انتقال سے چھ ماہ پیشتر اپنی کل جائیداد اولاد پر تقسیم کردی۔ اور کامل عدل کا لحاظ رکھا۔ بعد انتقال اپنی اہلیہ غفرلہا کے آپنے اپنی چھوٹی بھانجی کے (جنکو آپکی ہمشیرہ نے آپکے سپرد کیا تھا اور جو آپکی بہو بھی ہیں) کل انتظام سپرد فرمایا۔ بچوں کی مذہبی تعلیم کا ازبس خیال تھا اور اپنے حوصلہ اور مذاق کے مطابق کافی صرف فرماتے رہے اور بفضلہ آپکے منجھلے صاحبزادے مولوی حکیم عبدالوہاب سلمہ نے درسیات اختتام کو پہنچائی۔

اولاد و احفاد تین بیٹے۔ دس پوتے پوتیاں دو بیٹیاں۔ چودہ نواسے نواسیاں نواسیوں کی تین اولاد کل ۳۲۔ اولاد چھوڑکر رحلت کی۔ ماشاء اللہ و بارک اللہ فیہ بلکہ اسوقت ۳۳ ہیں

مرض و وفات جناب کی چشم راست میں نزول الماء کی شکایت تھی اُسکی اصلاح کے قبل جب قارورہ کا امتحان کیا گیا تو قارورہ غائت درجہ لالی تھا یعنی رطوبت ثانیہ (یا اصلیہ) جسے اصطلاح ڈاکٹری میں البومن کہتے ہیں مملو تھا۔ دس روز کے توقف کے بعد موتیابند کا قدح ہوا اور اوس میں خاصی کامیابی نظر آئی لیکن ایکماہ کے بعد عام صحت میں مدوجزر ہوا۔ قبض۔ غذا سے نفرت۔ اضمحلال اعضا شکنی کی تکلیف رہی۔ رحلت سے ایکہفتہ قبل اشتداد بین پیدا ہوا۔ ایڑی میں درد۔ بلغم لزج کیساتھ خون آنا۔ اعضا شکنی اور کرب۔ غذا و دوا سے نفور۔ چنانچہ بروز چہار شنبہ بوقت ۴ بجے صبح فرمایا آج پھر جسم خوب دبادو کل بآرام سوؤنگا۔ جو بوقت مغرب ظہور پذیر ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹہ افاقۃ الموت رہا۔ بعد استنجا نماز کا وقت دریافت کیا اور تیمم کیا۔ بیٹھکر ادائے صلوٰۃ سے معذوری ظاہر کی۔ لیٹ کر نماز کیلئے تحریمہ باندھکر کچھ پڑھنا شروع کیا کہ دو چار خفیف سی ہچکیاں آئیں اور روح قفس عنصری سے جدا ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہیو بیہ مقبرہ خاص نشیبی عربی زیبدار جنوبی حصہ میں جو تقریباً دو سال قبل مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم کیلئے کھودی گئی تھی مدفون ہوئے۔ وقت رحلت مغرب ۲۸- جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ مطابق ۹- مارچ ۱۹۲۱ء شب پنجشنبہ بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

ریمارک غایت صلح پسند۔ فتنہ سے دور رہنے والے۔ عابد۔ خائف باللہ۔ مخلص۔ پیکر محبت۔ وضع اور خیال کے پختہ۔ اللہ کی راہ میں انفاق کیلئے بے چین ہو جانیوالے۔ مہمان نواز۔ قرابت کا سمجھنے والا۔ عالم انساب خاندان۔ جناب مولنا عبدالرحیم صاحب مدظلہ نے خبر وفات سنکر بے ساختہ بصد حسرت فرمایا کہ آج ہمارے خاندان اور محلہ کا قطب فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(محمد عبدالغفار انصار چھپور پٹنہ)

تنقید تراجم

اخبار اہلحدیث مجریہ تاریخ ۲۹ صفر ۱۳۳۹ھ میں دو ترجمے مولوی سید احمد صاحب قنوجی نے لکھے ہیں دونوں نظرثانی اور تنقید ہی کے قابل نہیں بلکہ انمیں صریح غلطیاں ہیں۔

پہلا ترجمہ جناب نواب مولنا صدیق حسن خان رح کا ہے جناب نواب صاحب نے خود اپنا ترجمہ الحطہ میں اور اتحاف النبلاء میں تحریر فرمایا ہے نواب صاحب کے ترجمہ میں مولوی سید احمد صاحب فرماتے ہیں: "آپ نواب صاحب ۱۲۴۸ھ ۱۹ شوال وقت صبح صادق روز دوشنبہ کو پیدا ہوئے دس برس کی عمر میں قرآن مجید پڑھا" (اہلحدیث ملاحظہ) نواب صاحب فرماتے ہیں: "بالجملہ این ہیچمدان عاجز کس میرس نودے بود نوزدہم جمادی الاولی روز یکشنبہ سنہ ثمان و اربعین و مائتین و الف لباس ہستی پوشیدہ و از وسعت آباد عدم بہ تنگنائے وجود رسید" (اتحاف ۲۶۳)

دیکھو سنہ ولادت و ماہ اور یوم تینوں غلط لکھے ہیں اسطرح اور سنیں مولوی سید احمد صاحب قنوجی لکھتے ہیں:-

"دس برس کی عمر میں قرآن مجید پڑھا تیرہ سال کی عمر میں کتب درسیہ فارسی ابوالفضل سکندرنامہ و بدر چاچ تک ختم کرلیں۔ سولہ سال تک صرف و نحو عربی شافیہ و جاربردی و کافیہ شرح جامی تک پڑھ لیں۔ چھبیس برس کی عمر تک ملاحسن علم منطق میں اور مختصر المعانی و الفقہ المبین شرح وقایہ۔ درمختار۔ نیل الاوطار۔ ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف تک اپنے والد ماجد سے حاصل کیا"

آب نواب صاحب کو دیکھیں کیا تحریر فرماتے ہیں:-

"الحمد للہ علی کل حال بجمالہ دکہ پدر بزرگوار از سر گذشت و گرد یتیمی بر سر نشست سن مرا پانزدہ از در طفلان خبر کہ در طفل از سر یتیم بود۔ از بزرگان و مربیان جز مادر مہربان سرپرستی نداشت وے بمقتضائے شفقت در عمل کیفیہ ما اتفق بکنار عاطفت پرورد و غمگساریہا نمود و بمکتب نشاند حرفے چند از الا آبالا نہ از کریما و مانند آن خواندہ اوقات عمر عزیز در لاطائل گذرانید چوں زمان شعور آمد در خانہ ہیچ شئے از اسباب دنیا جز کتب چند دینی متروکہ والد مرحوم ندید دل بستگی خاطر در بست و کشادہ مختصر مسند اکبر درستمانا تے گشت آشنائی بعبارت و قدرت فہم خطاب بہم رسید و انتہا میلے بسوئے علم پیدا شد و المیل تقاضائے طلب کہ او اکثر مختصرات مثل میزان منشعب۔ تصریف زبدہ تہذیب المنطق و شرح آن و مختصر المعانی و غیرہ بر برادر کلان عیان خود بدفعات و اوقات مختلفہ قرأت کرد و ہدایۃ النحو شرح ملا و ایساغوجی و قطبی با میر بر دیگران بسیار رحلت جو اللہ و سالے چند در نواح وطن مثل کانپور و فرخ آباد و جز آں بنام طلب علم در لہو و لعب بسر برد۔ آخر جذبہ وطن بیک ناگاہ بصوب دارالعلوم دہلی کشید و اواخر سنہ تسع و ستین و مائتین و الف درود آنجا اتفاق افتاد و سعادت حضور حلقہ درس صدر الافاضل اعز الاماثل مفتی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصدور دہلی دریافت کتب دانشمندی را سبقاً سبقاً در عرض مدت یک سال و ہشت ماہ گذرانید و سند تحصیل کہ نقش در ترجمہ شامل گذشت حاصل نمود"

ترجمہ نویسوں کو چاہئے کہ تحقیق کرکے لکھا کریں!

(مرسلہ عبدالسلام مبارکپوری مدرس سراج العلوم بریاباغ)

فتاوے

س نمبر ۱۰۸ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے والا مسلمان کافر ہے؟ اگر کافر ہو سکتا ہے تو کس حالت میں؟ نیز ایک مسلمان مولوی بغیر سوچے سمجھے کسی متعدد وجہ بالا الفاظ کہنے والے کو کافر کہدے تو اس کیواسطے کیا حکم ہے؟ (شیخ امیر بخش صراجدین سوداگران وزیر آباد)

ج نمبر ۱۰۸ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے والے کی نیت پر حکم ہے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا ہے تو شرک لازم آئیگا۔ اور اگر بغیر حاضر و ناظر جاننے کے کہے تو شرک نہیں بدعت ہے۔ کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ تعلیم نہ تھی نہ عہد خلافت میں رواج تھا۔ لہٰذا بدعت ہے۔ بلا تحقیق کسی کو کافر کہنا مناسب نہیں۔ حدیث میں کفر کا فتوے دینے میں جلدی کرنے سے منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۰۹ جو کہ ختم گیارھویں شریف کا دلاتے ہیں اس میں شریک ہونا چاہیئے یا نہ؟ وہ روٹی کھانی چاہیئے یا نہ؟ کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یہ روٹی خدا واسطے کھلاتے ہیں۔ اور نیت بھی اپنی خدا واسطے ظاہر کرتے ہیں مگر یہ ختم گیارہ تاریخ کو دلاتے ہیں۔ ازروئے قرآن و حدیث جواب عنایت ہو۔ (مستری محمد علی خریدار اہلحدیث [illegible] از لاہور)

ج نمبر ۱۰۹ ختم گیارھویں کا رواج نہ زمانہ رسالت میں تھا نہ عہد خلافت میں۔ اس لئے بدعت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل عمل لیس علیہ امرنا فھو رد۔ یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جو کام ہم نے نہ بتایا ہو نہ کیا ہو وہ مردود ہے اسلئے ایسی بدعت کی مجلس میں شریک ہونا یا اس چیز کا کھانا گناہ ہے خدا کے واسطے دینا منع نہیں۔ لیکن گیارھویں وغیرہ کے نام سے کرنا شرک یا کم سے کم بدعت ہے ایسے افعال سے خود حضرت پیر صاحبؒ نے منع فرمایا ہوا ہے۔ (فتوح الغیب ملاحظہ ہو)

س نمبر ۱۱۰ مسجد میں جاکر آمین بالجہر پڑھی جاتی تو بھائی احناف بہت گھبراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا آہستہ آمین کہنے سے نماز نہیں ہوتی یا اونچا پڑھنے سے نماز بہت اچھی ہو جاتی ہے سو براہ مہربانی جواب دیں کہ نماز صحیح بطریق رسول اللہؐ کسطرح ہے؟ (ع ۔ ت)

ج نمبر ۱۱۰ آمین بالجہر کہنی سنت ہے نیت نیک ہر جگہ کہہ سکتا ہے حنفیوں کا چڑنا فضول ہے جبکہ خود حضرت پیران پیر صاحبؒ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ آہستہ کہنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے اونکو کہنا چاہیئے مسواک کرنے کے بغیر بھی نماز درست ہو جاتی ہے تو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ مسواک کرنی چھوڑ دیجائے؟ کیسی بات ہو۔ (۹۔ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۱ مردے کو تابوت میں بند کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا کر دفن کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ بحوالہ قرآن و حدیث (محمد عبداللہ محمد حبیب اللہ ازچیر کنڈا ضلع ہانجوم)

ج نمبر ۱۱۱ ترمذی میں حدیث ہے کہ حضرت عائشہؓ کا بھائی عبدالرحمٰن موضع حبشی میں فوت ہوا۔ وہاں سے مکہ معظمہ میں لایا گیا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ضرورت یا مصلحت سے میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا جائز ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۱۲ خاص اللہ کے نام پر منت کا ماننا ازروئے قرآن و حدیث جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً مریض اپنی بیماری سے صحت ہونے پر یا تجارت میں نفع ہونے پر شیرینی یا رقم طیبہ یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا وغیرہ اور کیا ایسی منت کی چیز شیرینی وغیرہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ (د ۔ ح)

ج نمبر ۱۱۲ حدیث میں آیا ہے ضرورت کیوقت یوں مقابلہ میں نذر (منت) نہ مانا کرو کہ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں یہ دونگا۔ اگر ایسا کہیگا تو ادا کرنا ضرور فرض ہوگا۔ اس نذر میں نیت اگر یہ ہے کہ فقرا مساکین کو کھلاؤنگا تو اسکا کھانا غیر فقرا کو جائز نہیں۔ اگر نیت یہ ہے کہ دوستوں کی دعوت کرونگا۔ تو اس صورت میں اسکا کھانا جائز ہے۔ اللہ اعلم۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۳ ایک شخص کے پاس دو مرغیاں ہیں۔ مرغ کہیں گم ہو گیا۔ مرغیوں کو آٹا دانہ کھلاتا رہتا ہے۔ اس کو شوق ہے کہ مرغیاں انڈے دیں اور بچے نکلوائیں ہفتہ تک انکو خوراک کھلانے کے بعد جب کبھی ایک یا دو دفعہ ان کے پاس سے گذرتا ہے تو وہ بیٹھ جاتی ہیں۔ جب اونکو مرغ کی طرح کرتا ہے یعنی ایک ہاتھ اون کی پیٹھ پر رکھتا ہے اور ایک ہاتھ سے اون کی چوٹی پکڑ کر کھینچتا ہے تو وہ مرغی بیٹھ جاتی ہیں۔ اسی طرح دو تین دن سے کرتا ہے۔ ایک مرغی ایسا کرنے سے پہلے تین انڈے دیتی تھی اور دوسری تیار ہے۔ کیا ایسا کرنیوالا گنہگار ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیسا؟ (یکے از خریداران اہلحدیث)

ج نمبر ۱۱۳ اگر یہ کسی مطلب کے لئے حیلہ نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب وہی ہے جو صاف لفظوں سے مفہوم ہے تو ایسا کرنے والے پر گناہ نہیں معلوم ہوتا ہے مرغی اپنی مستی کی وجہ سے محض ہاتھ رکھنے ہی سے فراغت پا جاتی ہے اور وہی انڈا بنجاتا ہے۔ یہ قدرت کا ایک فعل ہے اس میں کسی کو گناہ نہیں۔ (۱ ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع ہر ایک صاحب فتووں کی غلطی سے اطلاع دے سکتے ہیں

(مفتی)

اہلحدیث کا مذہب ۔ مذہب اہلحدیث (موحدین) کے سو مسائل کا بیان ۔ ۵ [illegible]

ملکی مطلع

زمانہ برسرِ جنگ ست و یا خدا مددے

یہ کسی مصیبت زدہ کا قول ہے جس پر چاروں طرف سے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ یہی کیفیت آج ساری دنیا کی ہے۔ بظاہر لوگوں کی نگاہ میں جنگ بند ہے مگر واقعات کہہ رہے ہیں کہ گزشتہ جنگ عظیم سے زیادہ سخت جنگ دنیا میں جاری ہے۔ کہیں بالشویکوں کی ریشہ دوانیاں ہیں۔ کہیں یونانیوں اور ترکوں میں جنگ جاری ہے۔ کہیں ایران کی کایا پلٹ ہو رہی ہے کہیں افغانستان کے معشوقانہ تیور بدلے ہوئے ہیں۔ ادہر روسیوں (بالشویکوں) اور ترکوں سے افغان سمجھوتہ کر چکے ہیں مگر انگریزی وفد جنوری کا گیا ہوا آجتک واپس نہ آیا۔ ادہر سرحدی پہاڑیوں نے سر اٹھا رکھا ہے۔ ہندوستان بیچارہ اس حال میں پریشان نہ ہو تو کیا کرے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابکی دفعہ اگر جنگ شروع ہوئی تو ہمارے حریف جرمنی وغیرہ نے جو پہلے تجربہ حاصل کیا ہے اُس کی بنا پر وہ بجائے فرانس کے ہندوستان کو محاذ جنگ بناوینگے۔ یہاں ہی اُن کا سارا زور خرچ ہوگا اسلئے ہندوستان بھی بزبان حال کہتا ہے ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لینگے تو ہم لینگے
بلا یہ کون لیگا جان پر لینگے تو ہم لینگے

ہندوستان کی اندرونی حالت

یہ ہو رہی ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی چال سیدھی نہیں پڑتی۔ پریس ایکٹ ہی ہندوستان کو نالاں کرنے کیلئے کافی تھا کہ اوس پر رولٹ ایکٹ بنایا گیا۔ بعد ازاں مسئلہ خلافت میں بے پروائی برتی گئی۔ اب اخیر میں اور کوئی کام نہ تھا تو سکھوں کے گوردواروں کی متعلق قانون بنانے کی تجویز پیش کر دی حالانکہ بقول حامیان گورنمنٹ یہ قانون کوئی نیا نہیں بلکہ ضابطہ فوجداری میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ پھر اسکو کونسل کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

اب لگے ہاتھوں پشاور شہر میں گرفتاریاں شروع کر دیں۔ اچھے اچھے ذی عزت اور پبلک کے مقبول اشخاص کو ضمانت کا حکم دیا۔ اُنہوں نے کہا ہم چور نہیں ڈاکو نہیں پھر ضمانت کیوں دیں۔ حکم ہوا کہ تین تین سال (جیل میں) سرکاری مہمان رہو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پشاور اور گردو نواح پشاور میں عام بے آرامی پیدا ہو گئی۔

ادہر امرتسر۔ لاہور۔ شیخوپورہ میں چھ ماہ کے لئے قانون مجالس باغیانہ کا جاری تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ سیاسی غرض سے کوئی جلسہ نہ ہو چھ ماہ کی مدت ختم ہونیوالی تھی۔ گورنمنٹ نے اعلان کر دیا کہ ان ضلعوں میں باوجود بندش جلسوں کے شورش کم نہیں ہوئی اسلئے چھ ماہ کیلئے اس قانون کو اور وسیع کیا جاتا ہے۔

بہت خوب لیکن سوال یہ ہے کہ پچھلے قانون نے جب کوئی اثر پیدا نہیں کیا تو آئندہ کے لئے کیا ضمانت کہ یہ قانون مفید ہوگا۔ کیا یہ حکیمانہ اصول غلط ہے؟

"مَن جرب المجرب حلت بہ الندامت"

تجربہ کئے پر تجربہ کرنے سے شرمندگی حاصل ہوتی کیا گورنمنٹ کے نزدیک صحیح نہیں۔

ہمارے خیال میں گورنمنٹ سارے مشیروں کے مشورے کو چھوڑ کر صرف شیخ سعدی مرحوم کے مشورے پر عمل کرے۔ اُنکا مشورہ دیکھنا ہو تو گلستان بوستان کا مطالعہ کرے جس کا ایک شعر ہم بھی نقل کرتے ہیں ؎

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

دنیا کا امن پھر خطرہ میں آگیا

اخبار امریکہ نے کھلم کھلا کہدیا کہ یورپ کی نام نہاد مجلس اقوام ہے وہ ہر طرح بری ہے۔ امریکہ کی پارلیمنٹ میں مسئلہ صلح پر بحث کرتے ہوئے دو ایک روز کے اندر اعلان ہونیوالا ہے کہ دنیا کا امن پھر خطرہ میں آگیا۔ اس اعلان کی نوعیت اور اسکا مضمون گوناگوں وحشت اور دہشتوں سے بھرا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ء کے ابتدائی حصوں میں مغربی اور مشرقی اقوام کی اغراض باہم متصادم ہو رہی تھیں اور جسطرح اسوقت ایک عالمگیر اور ہلاکت انگیز جنگ کیلئے دنیا کی زبردست طاقتیں تیاری کر رہی تھیں۔ مدبران امریکہ کی رائے میں مستقبل قریب میں پھر اقوام عالم کو اسکا سامنا کرنا پڑیگا یہ اعلان کہاں تک صحیح ہے ہم ہندوستانیوں کے لئے جو اصل حالات سے ہمیشہ ناواقف رکھے جاتے ہیں اسکا فیصلہ کرنا ناممکن ہے مگر قرائن و علامات سے اسقدر قیاس کرنا غلط نہ ہوگا کہ گو اسوقت دنیا اکثر محاذ جنگ سے توپوں کی گرج نہیں سنی جا رہی ہے تاہم ہر سو اُس کی تیاری ہو رہی ہے اور حسب دستور فوجی افسروں کی تلواروں سے پیشتر سیاسی مدبرین کے نکتہ سنج دماغ اور دوربین آنکھیں انتہائی احتیاط کے ساتھ صف بندیوں کی فکر میں مستغرق ہیں چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ کا مریض نیم جان بھی اس وقت اپنی پوری طاقت کے ساتھ مصروف سعی ہو رہا ہے ادہر دو روز کی خبروں سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ ترک ایک طرف جاپان سے مصالحت کر رہے ہیں۔

دوسری طرف اٹلی سے انکی خاص صلح ہو رہی ہے جس میں یہ شرط بھی لکھی جا رہی ہے کہ حکومت اطالیہ صلحنامہ سیورس کی ترمیم میں ترکوں کا ساتھ دیگی علی الخصوص یونان کے ہاتھوں سے سمرنا اور تھریس واپس لینے میں وہ ترکوں کو مدد دیگی۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ دریائے اباسین کے کنارے سے لیکر سواحل باسفورس تک تمام اسلامی حکومتیں اور قومیں کس چستی کے ساتھ موجودہ بربادیوں کی تلافی کیلئے باہم متفق و متحد

ہوتی جا رہی ہیں۔ دراصل مسٹر لائڈ جارج کو بہت جلد محسوس ہو جائیگا کہ ۴۰ کروڑ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے جذبات مذہبی کے ساتھ بے اعتنائی برت کر دنیا میں نہ امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ باقی رہ سکتا ہے ہند کی سرحد اور افغانستان غرض ہر اسلامی خطہ کی بےچینی کا اصل سبب مسئلہ خلافت اسلامیہ اور مقامات مقدسہ ہے۔ اگر ایشیا میں آگ سُلگ رہی ہے اور اگر روسی اس کو بھڑکا سکتے ہیں، تو صرف مسلمانوں کی وجہ اور ان کی وساطت سے۔ پس قیام امن کی واحد صورت یہی ہو سکتی ہے کہ برطانیہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی عزت اور اپنے مواعید و مواثیق کا پاس کرے۔

یہ معلوم ہے کہ یورپین حکومتوں میں سب سے زیادہ بالشویکوں کا غم و غصہ برطانیہ پر ہے اسلئے تمام روسی اس فکر میں ہمیشہ غلطاں و پیچاں رہتے ہیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے برطانیہ پر ایک مرتبہ زبردست وار کرنا چاہیئے۔ برطانیہ پر حملہ کرنے کیلئے روسیوں کا راستہ ایران، افغانستان اور بلوچستان ہے۔ اگر ان مقاموں کے مسلمان برطانیہ کے طرفدار رہتے تو روس کیلئے ہندوستان کا رُخ کرنا غیر ممکن تھا مگر برطانیہ کی روش سے ان ممالک کے مسلمان بھی آج اُن سے ناراض ہوگئے۔ بدقسمتی سے گورنمنٹ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتی اور اسی لئے جنگ طرابلس سے لیکر گذشتہ لندن کانفرنس کے اجلاس تک اسکی ہر حرکت اور جنبش سے مسلمانوں کے مذکورہ بالا خیالات کی توثیق اور تقویت ہوتی گئی اسلئے روس کے سفاکوں اور بالشویک غارتگروں کو موقعہ ملگیا ہے اور اب وہ ایرانی۔ افغانی۔ ترکستانی۔ تاتاری وغیرہ مسلمانوں سے مصالحت کرکے ہندوستان پر حملہ کرنیکی کوشش کر رہے یہ کوئی خیالی ہوا یا موہوم خطرہ نہیں ہے بلکہ واقعات و مشاہدات سے اس کا بیّن ثبوت مل رہا ہے کہ روسی اپنی خوفناک کوششوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں اسوقت اگر پناہ بخدا یہ تصادم شروع ہوگیا تو روس تو اس میں برائے نام ہوگا بلکہ درحقیقت اس فوج کا بڑا حصہ صرف غازیان اسلام کے سرفروشوں سے معمور ہوگا یعنی اگر لڑائی میں ایک طرف برٹش گورنمنٹ ہوگی اور دوسری طرف کسی حکومت خاص کی نہیں بلکہ بیرون ہند کی ملت اسلامیہ کی فوج جرار ہوگی اور ہندوستان پر یہ محشر خیز معرکہ برپا ہوگا۔ قوم اور گورنمنٹ کو جنگ کی ہلاکت انگیز مصائب سے محفوظ رکھنے کیلئے مسلمان آج تین سال سے فریاد کرتے کرتے تھک گئے مگر گورنمنٹ نے اُن کی ایک بھی نہیں سنی گو موقعہ بہت ہی نازک ہوگیا ہے تاہم اس کی تلافی ابھی ممکن ہے۔ مگر برطانیہ کی طرف سے مسلمانوں کو اب مایوسی ہوچکی ہے وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللہ۔ (زمانہ)

عازمان حجاز کیلئے جہاز و کرایہ

ٹرنر ماریسن کمپنی جس کو منجانب گورنمنٹ ہند عازمان حجاز کو لیجانے اور واپس لانے کا کام سپرد کیا گیا ہے اُس کی طرف سے ابتدائی جہازوں کے حاجیوں کو لیکر بمبئی سے روانہ ہونیکے متعلق حسب ذیل تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے۔

(۱) جدہ ۱۵ مئی کے قریب روانہ ہوگا (۲) کویت ۲۵ مئی کے قریب۔

ان جہازوں میں جانے والے عازمان حجاز کو ٹکٹ بشرح ذیل ملینگے۔

واپسی ٹکٹ معہ	اوّل بلا خوراک	۵۵۰
” ”	دوم ”	[illegible]
” ”	سلون فلور ”	۳۲۵
” ”	عرشہ ”	[illegible]

پرشین گلف اسٹیم نیویگیشن کمپنی (مغل لائن) نے خسرو نامی ایک جہاز عازمان حجاز کیلئے ۱۰ اپریل کو یا اس کے بعد بمبئی سے براہ کراچی روانہ کیا ہوگا

اس جہاز میں شرح ٹکٹ حسب ذیل تھی

واپسی ٹکٹ	درجہ اوّل بلا خوراک	۳۲۵
” ”	دوم ”	۲۷۵
” ”	سیلون فلور ”	۲۰۰
” ”	عرشہ ”	۱۵۰

امید ہے کہ یہ کمپنی کچھ اور جہاز بھی عازمان حجاز کیلئے ایسی ہی کم شرح کرایہ پر مہیا کریگی۔ اور بمبئی کے بعض دوسرے ہندوستانی مالکان جہاز بھی سابقہ سال کی طرح اپنے بعض جہاز اس مفید کام میں لگا دینگے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ارزاں شرح کرایہ پر جہاز چھوڑنے والی کمپنیوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائے۔

شوقِ حج

مجھے حج کا بہت شوق ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھے ساتھ لیجائیں۔ میں اُنکی خدمت کیا کرونگا اور حج بھی کر آؤنگا۔

(عبد اللہ نومسلم مسجد اہلحدیث دینانگر ضلع گورداسپور)

انجمن اہلحدیث ہوشیارپور کا جلسہ

بخیر و خوبی ۸-۹-۱۰ اپریل کو ہوا مولوی محمد علی صاحب لکھوی اور مولوی محمد یعقوب بھانبڑی وغیرہ نے وعظ فرمائے یہ جلسہ بڑے امن و امان سے ختم ہوا۔ الحمد للہ

(غلام اللہ نائب ناظم انجمن مذکور)

زبان بند

خبر ملی ہے کہ بدایوں کے نوجوان محمد ادریس خاں سوداگر کی دو ماہ کیلئے تقریر کرنے سے زبان بند کر دیگئی۔ ہم ادریس خاں صاحب کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں

نماز کانفرنس

انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ پر یکم مئی کو بوقت شب نماز کانفرنس ہوگی جس میں اشاعت نماز کے متعلق تقریریں اور تجویزیں ہونگی انشاء اللہ۔

رائے بریلی میں اہلحدیثوں پر سختی

اس زمانہ میں جبکہ اپنے بیگانے سب مل رہے ہیں رائے بریلی میں حنفی برادران کی طرف سے اہلحدیث پر سختی کیجاتی ہے۔ اس کے متعلق ہم اہلحدیثوں کو تو یہی مشورہ دینگے کہ وہ ذرا صبر کریں اور خلافت کمیٹی کے ممبران کو متوجہ کرینگے کہ وہ اس فساد کو بند کرائیں۔

انجمن تاکید نماز

الحمد للہ کہ [illegible] تاکید نماز کی کمیٹی قائم ہوگئی ہے نیز خلاف شرع کاموں سے لوگوں کو نفرت ہو رہی ہے وضع خلاف شرع بھی چھوڑتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(شیخ حمید علی سردار از جکھر [illegible])

متفرقات

رسالہ تقلید شخصی و سلفی پر اظہار رائے

مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس مدرسہ اہلحدیث میرٹھ لکھتے ہیں :-

"مولانا المحترم دیدت حسناتکم جناب کا رسالہ قدر دار تقلید شخصی و سلفی خاکسار کے پاس پہونچا تھوڑا تھوڑا کرکے بالاستیعاب دیکھ لیا تو ناقص رائے کا اظہار مناسب معلوم ہوا اسیے خیال میں رسالہ موصوفہ مبتدی اور منتہی ہر دو طبقہ کے لئے ازبس مفید ہے اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو خصم کو سوائے سکوت کے اب محل گفتگو باقی نہیں رہا"

آمین یا اللہ و اقبل جدہٗ
واکتب لہ النجات مع نعمائہا

مسجد اہلحدیث لاہور

اس مسجد کی بابت بارہا لکھا گیا کہ اسلامیہ کالج کے متصل ہے۔ زمین خریدی گئی ہے۔ عمارت کے لئے روپے کی ضرورت ہے جن جن صاحبوں نے اس میں چندہ بھیجا ہے اُن کا ذکر گذشتہ پرچوں میں کیا گیا ہے۔ اور صاحب بھی توجہ کریں۔ ہنوز دلی دور است

غربا فنڈ

میں از فتوی فنڈ للعہ- از مولوی عبد الکریم صاحب جنڈیالہ ۱۲ از مولوی فتح محمد صاحب گوجرانوالہ (رسائل) عا- عبد الرؤف دہلی (رسائل) عا- ایم شاہ از جپور ضلع سیالکوٹ (رسائل) عا- از عبد السلام عا- محمد سلیمان عا جملہ للعہ ۵ ار بقایا سابقہ للعہ میزانکل للعہ ۵ اخبار بنام مذکورین جاری کرکے باقی سہ- نمبر سائلین (۳۱)

یادرفتگان

جناب والد حاجی عمر دراز خاں صاحب انتقال فرما گئے انا للہ (رحمن عزیز از جبلپور) (ایضاً) مولوی عبد اللہ سوداگر الہ آباد ریاست بہاولپور فوت ہو گئے انا للہ (جمال الدین از الہ آباد مذکور) (ایضاً) میرا دو سالہ عزیز عبد اللہ المنان انتقال کر گیا۔ انا للہ (اصلح الدین احمد بہول ضلع دیناجپور) (ایضاً) حاجی عطاء اللہ کا انتقال ہو گیا۔ حاکم علی برادر زادہ چودہری ابراہیم نمبردار بھی فوت ہو گیا۔ انا للہ (خلیفہ نظام الدین امام مسجد بوٹیوالہ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑہیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

دعاء صحت

مولوی عبد الرحمن صاحب عرصہ سے اسہال کبدی میں مبتلا ہیں ناظرین دعا کریں خدا اُنکو صحت کاملہ عطا فرمائے کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ معلوم ہو تو عنایت کریں (ابو الفضل محمد رحمانی از موضع اسحٰق پور پڑوکہ ڈاکخانہ استھانواں ضلع پٹنہ)

جواب محمد سعید

از سید ابو الحسن صاحب دہلوی پھاٹک حبش خاں

۱۶ رجب کو جلسہ ختم قرآن مجید تھا اوس میں سورہ فاتحہ اور اس کے فضائل کا بیان اور اُسکی فرضیت خلف الامام اور اُس کے جو دلائل فرضیت کے لکھے تھے بیان کئے گئے اور اس کے ضمن میں جو مذاہب مختلفہ تھے۔ فرضیت اور غیر فرضیت اور راجح اور مرجوح جو کتاب تفسیر خازن میں تھے نقلاً ذکر کر دئے۔ محض ضمناً نقل کر دینا قابل سوال نہیں واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

تلاش ملازمت

میں اردو۔ ہندی۔ فارسی اور قدرے انگریزی بھی جانتا ہوں۔ بہی خواہان قوم و ملت سے درخواست ہے کہ میری خدمت کی ضرورت ہو تو یاد فرما دیں۔ آنریری سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین ایٹورہ ڈاکخانہ عابدہ چک ضلع پٹنہ۔

درخواست اخبار

ہمارے گاؤں میں اخبار اہلحدیث کی سخت ضرورت ہے۔ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے کوئی صاحب فی سبیل اللہ اس گاؤں میں اخبار جاری کرا دیں (عبد المجید موضع بیر سنگھ ڈاکخانہ نکھے پور ضلع گیا)

درخواست تفسیر

مجھکو تفسیر احسن التفاسیر مصنفہ مولانا سید احمد حسن مرحوم دہلوی کی سخت ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھکو دے دیں۔ (عبد الرحیم امام مسجد قصبہ سانبہ ضلع جموں)

تلاش رسائل

رسالہ معارف اعظم گڈھ جلد سوم کے چار نمبر ۴- ۵- ۶- ۷) درکار ہیں کسی صاحب کے پاس زائد ہوں اور مناسب قیمت پر دینا چاہیں تو خاکسار کو اطلاع دیں (امام خاں مقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

جمعیۃ العلماء بریلی

کی روئداد میں رضائی جماعت کی موافقت کا ذکر جو اخباروں میں مشہور کیا گیا ہے۔ اڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ مولوی سلیمان اشرف صاحب کی چٹھی مندرجہ علیگڈھ گزٹ مورخہ ۲۰۔ اپریل ۲۱ء کے حوالہ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس امر کا اعلان کیا جائے کہ وہ روئداد غلط ہے بلکہ ناظم جمعیۃ اور صدر کی باضابطہ رپورٹ کی انتظار ہے۔

جمعیۃ العلماء مرادآباد

کا اجلاس ۱۰- ۱۱- ۱۲- اپریل کو منعقد ہو کر بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔ کئی ایک تجویزات پاس ہوئیں ایک بہت ضروری یہ پاس ہوئی کہ ہندو مسلم اتحاد کو حدود شرعیہ کے اندر رہ کر ترقی دینا چاہیئے یعنی جو امور خلاف شرع ہیں اُن میں نہ ملا جائے۔ اور جو شعائر اسلام ہیں اُن کو ترک نہ کیا جائے۔ جزاہم اللہ

ادبی سوال

من استوی یوماہ فھو مغبون یہ عبارت صحیح ہے یا کیا؟

جواب

یہ عبارت عربی قاعدے سے صحیح ہے مگر میرے ناقص علم میں حدیث نہیں مطلب اسکا اصول ارتقا کی بنا پر یوں ہے کہ جو اپنی ترقی میں دو روز بھی ٹھہر جاوے تو اس کے نقصان کا زمانہ سمجھو کہ آگیا۔ یوماہ کی جگہ

یوماً ہو تو بہت اچھا ہو اسکے معنی ایک دن کے ہو گئے یعنی جو ایک روز بھی اپنی ترقی میں ٹھہر گیا تو اسکا زوال قریب آگیا یہی معنی ہیں اس شعر کے
کسی کی ایک طرح بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

اطلاع - ۱۰ مئی میں جن صاحبوں کی قیمت ختم ہے وہ مہربانی کرکے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں (مینجر)

بقیہ متفرقات

دریافت کتب

صحیح بخاری مترجم اردو ترجمہ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب پارہ اول تا پارہ ہفتم و قران مجید معہ ترجمہ حدیث التفاسیر ترجمہ حاشیہ مولانا مولوی حمید اللہ صاحب جن صاحب کے پاس ہو وہ بذریعہ کارڈ معہ قیمت کے خاکسار کو مطلع فرماویں (محمد فرزند علی موضع سوٹھ گاؤں ڈاکخانہ ہرلاکھی ضلع دربھنگہ)

ایک دوا کی تلاش

خراطین دینی یعنی وہ کینچوے جو کہ آدمیوں کے منہ سے خارج ہوتے ہیں انکی ضرورت ہے کسی صاحب کے پاس ہوں یا جہاں کہیں ملتے ہوں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں - عین عنایت ہوگی - (احمد مدرسہ دار الکتاب صدر بازار دہلی)

تصحیح مقام

۸ - اپریل کے اہلحدیث میں صد ۲ پر مضمون قادیانی چرتر میں موضع بھاؤلے لکھا گیا ہے - صحیح لنبا نوالی ہے - (محمد اصغر علی ادھیڑیال)

ضرورت نکاح

اپنے ایک جوان دوست مولوی واعظ کو نیک سیرت خوبصورت - موحدہ تعلیمیافتہ جوان عورت سے نکاح کرنے کی ضرورت ہے باقی مراتب پتہ ذیل سے خط و کتابت کرکے طے ہو سکتے ہیں پتہ مولوی عبد الغنی چک رجادی ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

عجیب پر دار چوپایہ

جنگل بھابھر دامن کوہ جالہ ضلع گونڈہ میں ایک عجیب و غریب جانور دیکھنے میں آیا ہے - اس جانور کے پیر چار اور منہ اور دم مصر نگ مثل نیولے اور اسکے گرد و پر اور آواز مثل کتے کے خونخوار - چار پیروں سے زمین پر چلتا اور دو پیروں سے ہوا میں اڑتا عجیب کیفیت طاری کرتا تھا - اس جانور کے مشاہدہ سے قران کریم کی آیت وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کا مطالعہ دل کو مثل گلاب کے کھلا دیتا ہے - لاریب انسان کی عقل خدا وند رب العزت کی عجائبات مخلوق کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتی (خاکسار نصیبدار خاں مدرس مدرسہ ہوا نگر گونڈہ)

انتخاب الاخبار

ہندی وفد خلافت کی درخواست وزیر اعظم سے

مسٹر چھوٹانی اور مسٹر حسین قدوائی نے مسٹر مانٹیگو کی خدمت میں ایک درخواست تحریر کی ہے جس میں وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فلسطین کی آئندہ طرز حکومت کے متعلق ہندی وفد خلافت کے مشورہ کو قبول کریں - انہوں نے جزیرہ العرب سے برطانوی افواج کے ہٹا لینے کی بھی درخواست کی ہے - نیز یہ مطالبہ کیا گیا ہے - کہ ہندوستانی افواج کو ہندوستان سے باہر نہ بھیجا جائے - باسفورس اور دردانیال کو بھی سوائے ٹرکی کے اور تمام حکومتوں کیلئے بند کر دینے کی بھی استدعا کی ہے - (مشکر ہے)

روئی کی کانفرنس

۱۳ سے ۲۲ جون تک تمام دنیا کی روئی کی ایک کانفرنس لورپول یا منچسٹر میں منعقد ہوگی لارڈ ایموٹ کرسی صدارت کو زینت بخشینگے - کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں روئی کی تجارت کے جتنے شعبے ہیں، تمام شعبوں کے نمائندے یکجا جمع کئے جائیں - سوائے ان لوگوں کے جو پہلے دشمن تھے (یعنی جرمنی اور اسکے حلفاء) حکومت برطانیہ اور دیگر ممالک کے اندر روئی کی کاشت کی ترقی کے متعلق گفت و شنید ہوگی - امریکی روئی کو یورپ کے مصارف میں لانے کی ترکیب اور لنکاشائر وغیرہ کے متعلق بھی بحث مباحثہ ہوگا -

فرانس میں ایک اہم جلسہ

۱۵ - اپریل کی صبح کو الیزی میں ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی - ایم ملارینڈ نے صدارت کی - ایم برائنٹ اور وزراء جنگ اقتصادیات اور تعمیر نیز مارشل فاش بین اور ویگنڈ و دیگر اصحاب شریک جلسہ تھے - اخبارات کے مطابق اس کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت یہ تھی کہ اس پر غور کیا جائے کہ آئندہ یکم مئی کو حالات کی نوعیت کیا ہوگی جبکہ جرمنی کو متواتر صلحنامہ ورسلز کے شرائط کے اجرا میں ناکامی ہو رہی ہے - نیز یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ رہر خطہ میں فوجی نقل و حرکت اور ہمبرگ کے محصور کرنے اور نیز جرمنی کے تمام دیگر اقتصادی امور پر بھی غور و فکر کئے گئے ہیں -

بریلوی فتویٰ

۱۲ - اپریل کو مولوی احمد رضا خاں کی طرف سے ایک اشتہار نہایت کثرت کے ساتھ شائع کیا گیا کہ جو مسلمان ۱۳ تاریخ کو اپنی دوکان بند کریگا اس کی بیوی نکاح سے خارج ہو جائیگی اور اسے از سر نو کلمہ پڑھکر مسلمان ہونا لازم ہوگا مگر باوجود اس تہدید شدید کے عام مسلمانوں نے دوکانیں بند رکھیں - صرف پندرہ بیس میدان خاص سے دوکانیں کھولیں ۵ خو سے لاچار تھے کچھ [illegible]

رضائی جمعیۃ العلما

چونکہ بریلی میں جمعیۃ العلما صوبہ متحدہ کا اجلاس پچھلے دنوں منعقد کیا گیا جس سے فرقہ رضائیہ کا اثر و اقتدار بریلی میں بہت متزلزل ہو گیا - سنا جاتا ہے کہ مولوی احمد رضا خانصاحب کے رفقاء اپنی ایک جداگانہ جمعیۃ العلماء قائم کرتے ہیں اور بریلی میں اسکا پہلا اجلاس کرنیوالے ہیں -

عراق عرب کا تخت شاہی

اخبار مارننگ پوسٹ کو قاہرہ سے اطلاع ملی ہے کہ امیر فیصل نے ایک ملاقات میں بیان کیا کہ وہ مکہ معظمہ جا رہے ہیں جہاں ان کے اہالین خاندان کا ایک خاص جلسہ مشورت ہونیوالا ہے - انہوں نے کہا کہ غیر سرکاری طور پر انہیں عراق عرب کی گدی پیش کی گئی ہے لیکن وہ اہل حجاز میں اپنے اہل خاندان کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے

دہلی میں آتشزدگی

۱۷ - اپریل کو [illegible] کی منڈی قطب روڈ میں آگ لگی اور بارہ دوکانیں جل گئیں - ایک موٹروں کی مرمت کا کارخانہ بھی تھا - فائر انجن فوراً موقعہ پر پہنچ گیا لیکن پانی نہ ہونیکی وجہ سے کچھ نہ کرسکا آگ خود ہی جلکر ختم ہو گئی - ایک لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ کیا گیا یہ غیر بیمہ شدہ تھا - [illegible]

وقت گذشتہ سال بھی یہاں آگ لگی تھی - [illegible]

[illegible]

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور بڈھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۳ روپے۔ پاؤ بھر ۶ روپے معہ محصول۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ

جناب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے

تحریر فرماتے ہیں:۔ مکرم بندہ زاد الطافہ۔ تسلیم۔ اس سے پہلے بھی پاؤ بھر مومیائی آپ کے کارخانہ سے ایک مریض کے لیے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا، منگوائی گئی تھی جس سے اسکو **پورا فائدہ** ہوا۔ چونکہ اب ویسا ہی ایک اور مریض اپنے زیر علاج ہے اسلئے براہ مہربانی پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرماکر مشکور و ممنون فرمائیں یکم اپریل

پتہ:۔ مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

علمدوست اصحاب کیلئے نادر تحفے

تاریخ بیت اللہ شریف

خانہ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل۔ لکھائی نہایت خوبصورت۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱۲ر

بابل

قرآن مجید کی آیت ببابل ھاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکا مفصل و مکمل تذکرہ اُسکے عجائبات و باقیات کا بیان۔ آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات و تہذیب کا فوٹو۔ موجودہ تحقیقات کا نچوڑ۔ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۸ر

شداد اور اسکا بہشت

شداد اور اسکے بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب قیمت ۳ر

انجام دنیا

اس دنیا کا انجام کیا ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی۔ علما سائنس کا کیا خیال ہے۔ قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے۔ مزیدار کتاب ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۳ر

تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار

پتہ:۔ خالد برادرس امرتسر

اشتہار صحت آثار

مقوی بدن یہ دوا اعضا اور جوڑوں کیلئے نہایت موثر ہے درد بلغمی اور ریاحی یا جوڑ کا درد خواہ کسی جگہ ہو اسکے استعمال سے دفع ہو جاتا ہے خواہ نیا ہو یا پرانا ہو قیمت فی تولہ عا

جلوی اکسیری۔ تمام پٹھوں اور جوڑوں کے درد نے سپانے کیلئے نہایت نافع ثابت ہوا ہے۔ مریض جلدی شفایاب ہوتا ہے قیمت فی سیر عہ پرانے مریض کیلئے ایک سیر کافی ہے ورنہ اکثر تھوڑا سا کھا کر صحتیاب ہوگئے

نور البصر یہ دوا آنکھ کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں کی سرخی سوزش۔ پانی بہنا۔ آنکھیں دکھنا ککرے رہنا۔ آنکھوں سے میل نکلتی رہنا یہ سب علتیں چند روز کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں اگر کوئی حفظ صحت چشم کیلئے استعمال کرتا ہے تو ان تمام علتوں سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں انشاءاللہ قیمت فی تولہ عہ

علاج آتشک۔ آتشک نیا ہو یا پرانا اسمیں دوا کھانے اور لگانے کی دیجاتی ہے جس سے مریض بالکل صحتیاب ہو جاتا ہے تجربہ ہے کہ مریض کو ایک ہفتہ کے اندر صحت ہو جاتی ہے۔ پوری مقدار میں دوا دیجاتی ہے خواہ دو چار دن میں اچھا ہو جائے دوا کل دس روز کی دیجاتی ہے اُس کو پورا کرنا ہوگا۔ اگر کچھ بقیہ مرض رہے تو پورا حال لکھنے پر اسی کے موافق دوا بھیجی جائیگی اسکی قیمت نہوگی دس روز کی دوا کی قیمت ۱۵ روپے اور اگر مریض بالکل صحت سے انکار کرے تو آئندہ دوا نہ دیجائیگی اور نہ کوئی جواب اور اگر مریض ہمارے پاس آکر علاج کرائے تو صحت نہونے پر قیمت بھی واپس دیدینگے۔ ورنہ جو کچھ مناسب ہوگا ادا کرنا ہوگا اور دیگر دوائیں مثل سوزاک۔ خرابی خون۔ جلدی امراض درد گنٹھیا درد کمر۔ کمزوری نامردی کی حسب فرمائش عمدہ اور مفید پیش کی جائینگی۔ تمام دوائیں مولانا حکیم عبیدالرحمن صاحب عمرپوری کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں۔ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ دوا ارسال ہوگا

المشتہر مولوی عبیداللہ دار الشفا رحمانی حسن گنج۔ دہلی۔

اکسیر احمر

یہ ایک سُرخ رنگ کا خوشبودار اور پُرتاثیر روغن ہے جس کے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثل فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ ڈبہ اطفال۔ لرزہ۔ درد سینہ۔ درد کمر۔ سوختگی آتش۔ طاعونی گلٹی۔ نیش عقرب۔ جدری ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی چھ اونس عہ۔ آٹھ اونس عمر۔ ۱۲ اونس ۲ روپے۔ فی سیر ۶ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ
ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

اہلحدیث امرتسر
[illegible]

کارخانہ شمیم ہند قنوج

کی بہترین اور اصلی خوشبوئیں

[illegible]

للعہ صر عطر موتیا فی تولہ عہ عا سے عہ صر عطر حنا فی تولہ عہ عا
سے عہ صر مشک حنا فی تولہ عہ عا سے صر معہ عطر چمپا فی تولہ عہ عا
سے خس فی تولہ عہ للعہ صر پانچ فی تولہ عا سے صر -
چنبیلی عا سے صر عہ مولسری فی تولہ عہ عا سے للعہ
عطر اگر فی تولہ صر عطر دانی لکڑی کی جس پر خوشنما پیتل کے بیل بوٹے ہونگے مفت

روغن نفیس خوشبودار چنبیلی للعہ صر سے عہ
فی سیر بیلا للعہ صر سے گلروغن للعہ صر سے
مصالحہ للعہ صر سے

مشتہر
عبد الرؤف منیجر شمیم ہند پرفیومری قنوج

مختصر فہرست کتب

دفتر اہلحدیث امرتسر

الخبر الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲/

شہادۃ القرآن مرزا صاحب قادیانی کے دلائل متعلق وفات مسیح کی قابل دید تردید مصنفہ مولانا سیالکوٹی ۱۲/

فیصلہ آسمانی (حصہ اول۔ دوم۔ سوم) مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث قابل دید قیمت ہر سہ حصص ۱۲/

اسلامی چیلنج مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو چیلنج ۲/

فسخ نکاح مرزائیوں کے رد میں قابل دید رسالہ۔ اس میں علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ درج ہے کہ مرزائیوں سے مسلم کے تعلقات مثل نکاح، جنازہ وغیرہ کا انقطاع فرض ہے۔ قابل دید ۲/

الفاروق جناب امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی کی بے نظیر سوانح عمری قیمت ۳/

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآنی کے

پھر یہ کتابیں نہ ملینگی جلد منگوائیے

فہرست کتب اردو فروختنی موجودہ کتب خانہ سعیدیہ شہر بنارس (یو۔ پی)

رعایت صرف دو ماہ تک { چوتھائی قیمت کی تخفیف } ماہ رمضان و شوال یاد رکھیے
محصول علاوہ

ثبوت تحریری مقدمہ آرہ۔ اس میں اہلحدیث کا اہل سنت والجماعت ہونا، مسجد کا خدا کی ملک ہونا، ہر مسلمان کا نماز ادا کرسکنا، ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا، آمین بالجہر، رفع یدین، تردید تقلید شخصی۔ اہلحدیث کے مذہب کا قدیمی ہونا قرآن و حدیث و فقہ سے عربی۔ اردو انگریزی میں خوب لکھا ہے قیمت ۱۲/

قرۃ العیون اسمیں نبی صلعم کی ہجرت اور غزوات کا پورا واقعہ بڑی تفصیل سے مندرج ہے۔ قیمت ۸/

مجموعہ السکین۔ آمین بالجہر کا لاجواب ثبوت، حنفیہ کا مدلل جواب اس میں پائیے گا۔ قیمت ۶/

الامر المبرم۔ صحیح بخاری کے ۱۷۵ راویوں پر شنوی اعتراضات کے جوابات۔ صحیح بخاری کی اسماء الرجال ہے قیمت ۱۲/

حل مشکلات بخاری حصہ اول دوم سوم۔ صحیح بخاری پر آجکل کے کل اعتراضات کے مکمل جوابات، مجموعہ عمر

تنقید المعیار۔ بدعتیوں کے اعتراضات جو مولانا شہید رشید [illegible] مرحومین پر اور ان کا معقول دفعیہ قیمت ۴/

عید الاضحی۔ احکام قربانی اور حدیثوں کے ساتھ احناف [illegible] قربانی گاؤ کے ترک و عدم ترک پر فاضلانہ بحث ۱/

تعلیم الاسلام۔ اسلام کی حقانیت۔ قرآن کی صداقت اور معترضین اسلام کے تحقیقی و الزامی جواب ۱/

رسالہ عربی۔ زبان عربی سیکھنے اور تمام قواعد پر حاوی ہو جانے کا آسان نسخہ قیمت ۲/

تشریح مائۃ عامل۔ عربی کے سو عاملوں کی اردو میں تشریح جو ہر ایک عربی خوان کیلئے قابل حفظ ہے قیمت ۱/

رسالہ تذکیر و تانیث۔ اسمیں کئی ہزار اسماء کی تذکیر و تانیث مع اشعار اساتذہ درج ہیں قیمت ۳/

مختصر شعب الایمان۔ یہ رسالہ عربی میں ہے امام بیہقی کی شعب الایمان کا اختصار علامہ قزوینی نے کیا ہے علماء طلباء زہاد صوفیہ اور واعظین کے لئے یہ بہت ہی کار آمد ہے قیمت ۸/

اصلاح الہدایہ۔ یہ بھی عربی میں مولوی وحید الزمان مرحوم کی تصانیف سے ہے۔ علماء و طلباء کو مفت دیجاتی ہے۔ تھوڑے نسخے اور رہگئے ہیں۔ محصول کے لئے صرف ۱/ کے ٹکٹ بھیج دیجئے ۱/

اعلان { آجکل ہر ویلیو پیکٹ کو ۳/ دیکر رجسٹری کرنا ضروری ہے، فیس منی آرڈر بھی بڑھ گئی ہے یعنی ۴/ سے دس روپیہ تک کیلئے ۲/ فیس ہوگی اور محصول علاوہ۔ پس تھوڑی قیمت کی کتابیں [illegible] پیشگی بھیجنا [illegible] کی بچت کفایت ہوگی ورنہ ۴/ کی کتاب ۹/ میں جا پڑیگی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر سعید المطابع پریس۔ محلہ دارانگر۔ بنارس سٹی (یو۔ پی)

[illegible] مختصر قواعد صرف و نحو۔ اردو دان حضرات کیلئے مفید ہے
پتہ:- منیجر ا[illegible]

SAKHANA
GUJRANWA
[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ

(۱) اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن (۲) پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

جلد ۱۸ نمبر ۲۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے یا بذریعہ ویلیو (۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔ (۳) مضامین مسودہ بشرط پسند درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے۔ (۴) بیرنگ ڈاک واپس ہوگی۔ (۵) جس سلسلہ سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ایک پونڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ
ڈاک و ترسیل زر بنام مولانا ابو الوفا
ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)
مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث
امرتسر
ہو

امرتسر مطبوعہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ مطابق ۶ مئی ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

خطبۂ رمضان (معزز مہمان کی آمد) ۔ صفحہ ۱
قادیانی مشن ۔ ۔ ۲
ایک مرزائی سے دوستانہ گفتگو ۔ ۳
انعام دینے کو تیار ہوں ۔ ۔ ۴
واضرب لہم مثلا اصحاب القریہ ۔ ۔ ۴
ایک زبردست عالمانہ مناظرہ ۔ ۔ ۶
کلمہ طیبہ اور اہلحدیث ۔ ۔ ۔ ۸
فی کل ارض آدم کادمکم ۔ ۔ ۹
یادداشتی ۔ ۔ ۔ ۹
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۱۰
ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ ۱۱
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۱۴
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۱۵
۔ ۔ ۔ ۱۶

خطبۂ رمضان

معزز مہمان کی آمد

انگلیاں سر و اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں!
شوق سے گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

حضرت سلمان فارسی خطبۂ رمضان کے راوی ہیں۔ اسلئے خطبہ سے پہلے ناظرین کو ان سے تعارف کرانا ضروری ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ملک فارس کے موضع رامہرمز کے رہنے والے تھے۔ دین کے شوق میں وطن سے نکلے۔ اسی شوق میں عیسائیوں سے ملے تو دین عیسوی اختیار کر لیا انکی کتابیں پڑھیں تکلیفیں جھیلیں۔ اس کے بعد کسی موقع پر عرب کے بت پرستوں نے انکو کسی لڑائی میں پکڑ کر یہودیوں کے پاس بیچ دیا۔ پھر یہودیوں نے انکو مکاتب کیا یعنی یہ کہدیا کہ اگر تم اتنی دینار مقدار کی رقم ادا کردو تو تم آزاد ہوگے۔ اس رقم کے ادا کرنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی مدد کی پھر آپ مسلمان ہوئے اور دربار رسالت میں بہت ہی مقرب ہوئے۔ یہانتک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان فارسی ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ آپ نے بہت بڑی عمر پائی۔ یہانتک کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ آپ اڑہائی سو سال کی عمر میں فوت ہوئے زہد کا یہ حال تھا کہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاتے اور صدقہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے انکی بہت تعریف فرمائی ہے ۳۵ھ میں بمقام مدائن فوت ہوئے حضرت ابو ہریرہ اور انس جیسے محدث صحابہ نے بھی ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضاہم (الکمال)

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه رزق المومن من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیر ان ینتقص من اجره شیء قلنا یا رسول الله لیس کلنا یجد ما یفطر به الصائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظما حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوکه فیه غفر الله له واعتقه من النار

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی اچھی ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا، جو کوئی اس مہینے میں کوئی نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھجاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اسکی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینے میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات، اور اسکو روزے دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزے دار کے اجر سے کسی قسم کی کمی ہو (ہم نے سمجھا کہ روزے دار کی افطاری کیلئے بہت کچھ سامان چاہئے اسلئے ہم (صحابہؓ) نے عرض کی حضور! ہم میں سے ایک اتنی مقدرت نہیں رکھتا کہ روزے دار کی افطار کراسکے حضور نے فرمایا اللہ تعالے یہ ثواب اسکو بھی دیگا جو روزے دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا خالی پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا برف دار شربت یا دودھ پیٹ بھر کر پلا دے خدا اسکو میرے حوض کوثر سے شربت پلا دیگا جسکی وجہ سے وہ سارے میدان محشر میں جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اسکا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینے میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام کرائے خدا اسکو بخشدیگا اور اسکو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

اہلحدیث

انجمنہائے اہلحدیث کو چاہئے کہ اس مضمون کو بطور اشتہار کے شائع کردیں۔

اطلاع

رمضان شریف میں دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ بھی آیا ہے اسلئے مسلمانوں کو دعا میں بہت کوشش کرنی چاہئے خصوصاً سحری کے وقت اپنے حق میں دعا کیساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں خصوصاً مظلوم اور مقہور مسلمانوں کو بھی شریک رکھیں۔ انکی فتح اور نصرت اور بقاء عزت اور اقبال کے لئے بہت بہت دعائیں کریں۔ اور ناامیدی کو کسی طرح بھی دل میں نہ آنے دیں۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا اسلام میں کفر کے برابر ہے لا تقنطوا من رحمة الله اس لئے ہر ایک مسلمان اپنے گناہوں کو یاد کرکے سامنے رکھکر شرمندہ ہو اور اسی شرمندگی میں اپنے لئے اور دنیا کے مسلمانوں کے لئے بہتری کی دعا مانگیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اعلان

بحکم حدیث شریف رمضان بھر میں اخبار اہلحدیث بجائے ۱۶ صفحوں کے ۱۲ صفحات پر نکلتا رہیگا۔ امید ہے ناظرین کرام اس خادم کی خدمت میں اتنی تخفیف منظور فرما دینگے۔

قادیانی مشن!

ہمارے پوربی بنگالی وغیرہ دوست کہتے ہیں ہمارے ہاں تو مرزائی جنبش کرنے کو بھی نہیں ملتا۔ پھر ایسے مضامین سے ہمکو کیا فائدہ؟ ایسے احباب کو واضح ہے کہ پنجاب اور بعض دیگر علاقوں میں اس شورش کی اتنی ترقی ہے اور اتنے مضامین آتے ہیں کہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے ماہوار رسالہ مرقع قادیانی جاری کیا جائے مگر میں اپنی عدیم الفرصتی سے مجبور ہوں۔ ایک طرف دفتری مشاغل ہیں۔ احباب کے خطوط اور استفتاء کے جواب دوسری طرف جلسوں اور مباحثوں کی بھرمار اوپر سے مرقع قادیانی کو مستزاد کروں تو مشکل نظر آتی ہے مگر ضرورت ضرور محسوس ہو رہی ہے ان جس علاقے میں یہ لوگ نہیں وہ حضرات خدا کا شکر کریں کہ بئس القرین سے محفوظ ہیں۔ ایسے مضامین سے لطف حاصل نہ ہو تو وہ یہ سمجھا کریں کہ ہماری شرکت سے دوسرے حصہ ملک میں ہدایت پہنچی تو ہم بھی شریک ثواب ہونگے۔

ایک عجیب نظیر

مالیرکوٹلہ کے مباحثہ میں ایک ذی علم دوست نے کہا کہ آجتک تو ہم کو قادیانی مشن سے دلچسپی نہ تھی اسلئے دیکھا نہ کرتے تھے مگر اب جو حالات خود دیکھے

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۔ دونوں مضمون پنجابی نظم میں بے نظیر کتاب ۔ توحید اسلامی کی صداقت اور شرک بدعت کی بطالت ۔ قیمت عـہ رینجر

اور سُنے تو شوق ہوا ہے کہ اب ضرور دیکھا کرینگے ایک موجد مذہب ہے جو نہ صرف چپکے بیٹھا ہے۔ بلکہ دوسروں کو چھیڑتا ہے۔ ایسے مذہب سے ناواقف رہنا کارِ خردمندانہ نیست۔

نوٹ کذباتِ مرزا

کے سلسلہ پر لاہوری مرزائی اخبار نے قلم اٹھایا ہے وہ دل کے ارمان نکال لے آئندہ انشاء اللہ اسکا جواب دیا جائیگا۔ آجتک تو جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ایسا پھنسا ہے کہ جانیگا۔ (اڈیٹر)

ایک مرزائی سے دوستانہ گفتگو

ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں ایک ایسا مسئلہ قادیانی امت کا پیش کرتا ہوں جو غالباً بعض دوستوں نے نہ سنا ہوگا۔ برادران! خاکسار کی ایک مرزائی سے ملاقات اتفاقیہ ہوئی۔ اس نے مجھکو عجیب پالیسی کے ساتھ کوشش کر کے کہا کہ تم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود احمد) کی بیعت کرلو۔ کیونکہ مسیح موعود کی سچائی کے لاکھ در لاکھ ظاہری ثبوت ہیں بیعت نہ کرنیوالا جاہلیت کی موت مرگیا۔ الغرض اس نے آدھ گھنٹے کے قریب وقت ضائع کیا۔ اور میں خاموش ہوکر سنتا رہا۔ اخیر پر میں نے کہا کہ مولوی صاحب آپنے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کے لاکھ در لاکھ سچائی کے ثبوت ہیں سو میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ واقعی مرزا صاحب کے معیار صداقت کیلئے سب الہامات سے آخری فیصلہ والا اشتہار کافی ہے۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ مرزا صاحب انجہانی کا اشتہار آخری فیصلہ والا معیار صداقت کے واسطے کافی ہے۔ آپ ہم کو خواہ سمجھاویں یا نہ سمجھاویں ہم آخری فیصلہ والے اشتہار کو سچا سمجھتے ہیں اور اسی طرز سے مرزا صاحب کے ہم مدح خواں ہیں۔ انہوں نے سنتے ہی ہم کو لمبے لمبے جھگڑوں سے بری کردیا۔ تو مرزائی صاحب نے یہ جواب دیا کہ تم کو ایک یہ بات اللہ لگ گئی ہے۔ میں نے کہا اچھا ہم زیادہ نہیں بولتے آپ تقریر کرتے جاویں۔ خیر پھر اس نے اسطرف سے پلٹا کھا کر اور تقریر شروع کی کہ ہمارے حضرت صاحب کو الہام ہوا تھا کہ یہاں پر بہشتی جگہ ہے جو آدمی یہاں مدفون ہوگا جنت میں داخل ہوگا ایسا الہام پیشتر ان سے کسی کو ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ کہ ان سے پہلے اگر کوئی دوسرا شخص کذب میں ان سے اعلےٰ ہوتا تو بے شک ایسا الہام شائع کرتا۔ جب اول نمبر پر یہ ہیں تو ایسا الہام دیگران کو کیسا۔ مجھکو معلوم ہے کہ قادیانی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی مطابقت کی ہے کہ آپنے فرمایا تھا۔ کہ یہاں پر (درمیان ممبر و حجرہ آپ کے) جگہ بہشتی ہے۔ تو اس حدیث کو دیکھکر قادیانی کی بھی رال ٹپکی۔ اور یہ الہام شائع کیا پھر میں نے پوچھا کہ سب لوگ قادیانی امت کے اسی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوسکتے ہیں یا کیونکر؟ تو اس نے جواب دیا کہ جو پرہیزگار ہو اور اپنی جائداد سے تین حصہ سے دس حصہ تک بیت المال مرزا میں داخل کرے وہ وہاں مدفون ہوسکتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص یا کئی شخص اپنی جائداد سے حصہ دیتے رہے یا دیدیا تو وہ اپنے صیغہ ملازمت کی وجہ سے کسی ایسی دور دراز ملک میں چلے گئے اور وہیں ملک الموت نے جان قبض کرلی اور وہاں ہی دفن کئے گئے تو انکا بہشت کے قبرستان میں داخل ہونا متروک ہوگیا اور اپنا مال بھی کمایا ہوا مفت کسی دوسرے کے قبضہ میں چلا گیا اور مقبرہ بہشتی میں بھی داخل نہ ہوئے۔ تو مرزائی صاحب نے یہ جواب دیا کہ جو آدمی ایسے دور دراز ملک میں فوت ہوجاوے اور قادیان میں نہ پہونچ سکے یا دریا میں ڈوب کر مرجاوے یا آگ میں جلکر راکھ ہوجاوے تو اس کے متعلق حضرت صاحب نے فیصلہ کردیا ہوا ہے کہ ایسے آدمی کی مقبرہ بہشتی میں مصنوعی قبر تیار کی جاوے اور اسکے سرہانے پر کتبہ نام و تاریخ موت و سکونت وغیرہ لکھی جاوے تو گویا وہ آدمی مقبرہ بہشتی ہی میں مدفون ہوگا۔ پھر میں نے پوچھا کہ مقبرہ بہشتی کی حدود آجکل مقرر ہیں یا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ حدود مقرر ہیں مقبرہ بہشتی دو حصوں پر تقسیم ہے یعنی بیچ سے سڑک گذرتی ہے اور چار طرف باغیچہ لگا ہوا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اگر مقبرہ بہشتی قبروں سے بھرپور ہوجاوے اور اپنی جائداد سے حصے دینے والے بعض آدمی زندہ ہوں اور قبرستان میں خالی جگہ نہ ہو تو پھر ان بیچاروں کی آرزو دل ہی میں رہے تو کیا اس صورت میں قادیانی نبی کا جانشین مال وصول شدہ واپس دیدیگا یا ان غریبوں کو پہلی ہی قبروں میں داخل کرتا جاویگا، تو جواباً یہ کہا کہ ایسے معاملات کیلئے خلیفہ موجودہ کو اختیار ہوگا۔ کہ زمین خالی مقبرہ کیساتھ اور شامل کرے تو گویا وہ بھی بہشتی مقبرہ میں داخل ہوگی۔ تو میں نے کہا کہ بہشتی جگہ تو مسیح موعود کو الہاماً بتائی گئی تھی جو احاطہ کے اندر رکھی گئی تو بعد میں اور جگہ اس قبرستان میں شامل کرلینا قیاس و عقل سلیم سے بعید ہے۔ میں نے کہا ساتھ والی زمین شامل کرنیکی بجائے جو برساتی نالہ مقبرہ کے پاس سے گذرتا ہے بہتر ہے کہ باقی ماندہ لوگ اس نالہ میں پھینک کر دفن کئے جایا کریں۔ کیونکہ وہ بھی تو قبرستان کے ساتھ شامل جگہ ہے۔ اس پر مرزائی صاحب ذرا خفگی میں آگئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ ثناء اللہ کی سنت پر عمل کرتے ہو کہ وہ بھی استہزا میں اپنی ہر کلام کو ختم کرتا ہے اور اسکے تابع بھی تمسخر سے نہیں ڈرتے۔ میں نے ہنسکر کہا کہ مولوی صاحب! ہم نے تو مولینا ثناء اللہ صاحب سے استہزا لیا لیکن آپنے اپنے نبی قادیانی سے کذب اور ہٹ دھرمی اور جماعت انبیاء پر بہتان باندھنا حاصل کیا۔ میرا یہ کہنا تھا کہ مرزائی صاحب کہنے لگے ہم تمہارے ساتھ بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا بہت بہتر یہ سنتے ہی بغیر لاحول سننے کے

سلہ مقام پاک پٹن (پنجاب) میں تو بہت عرصہ سے بہشتی دروازہ بنا ہوا ہے ۱۲ (اہلحدیث)

چلتے بنے

سو میرے عزیز برادران! اب میں پہلی بات پر آتا ہوں۔ کہ قادیانی نبی کا ایک عجیب مسئلہ ہے؛ سو آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ وہ یہ مسئلہ ہے کہ آجتک یہ نہیں سنا تھا کہ کسی نبی نے اپنی امت کو کہا ہو کہ جو میری امت کا فرد مخلص باہر دور دراز جگہ فوت ہو جاوے تو اسکی مصنوعی قبر بہشتی قبرستان میں بنا دویں۔ دوسرا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کتبہ وغیرہ لگانا منع کیا ہوا ہے حالانکہ سنئے پنجابی نبی نے مصنوعی قبر بنانا اور اپنے دیگر قبروں پر کتبہ لکھکر لگانا اور اپنے قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ رکھنا۔ اور اسکے اندر مدفون ہونے والے کے لئے اسکی جائداد سے حصہ مقررہ وصول کرنا وغیرہ۔ یہ اسکی نئی شریعت کے مسئلے نہیں تو اور کیا ہے؟ کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب نبی باشریعت نہیں ہیں۔ اگر اب بھی ایسے واضح مسائل کے ہوتے ہوئے بھی مرزا صاحب کو باشریعت نبی نہ مانا گیا تو غضب ہوگا۔

آخر میں میں قادیان کے خاص و گرد و نواح کے مسلمانوں کو عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر قادیان میں جلسہ کا انتظام نہ کیا کریں اور نہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جلسہ پر مدعو فرما کر مرزا کی قبر کو شرمندہ کیا کریں[1] کیونکہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں مولانا امرتسری کو اعجاز احمدی کے ذریعہ دعوت مباحثہ دیکر بلایا گیا۔ جب مولینا صاحب قادیان میں پہنچے تو مرزا صاحب نے مکان سے باہر آنے کا نام نہ لیا۔ تو اب مولینا صاحب کو قادیان میں بلا کر مرزا صاحب کو قبر کے اندر شرم کیوں دلاتے ہو۔ مرزا صاحب کے دار الخلافہ میں اور اس پاس رہکر مرزا صاحب کا کچھ تو لحاظ کیا کریں۔ خداوند کریم قادیانی شر سے ہر ایک مسلمان بھائی کو بچائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ والسلام خیر الختام۔

نوٹ:۔ اگر کوئی مرزائی اخبار اس مرزائی شخص کا نام دریافت کرے جسکے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی ہے تو میں بتلانے کو تیار ہوں۔

(خاکسار آثم نور محمد میانوی جہلمی)

انعام دینے کو تیار ہوں

ایک شخص ملا نظام دین وزیر آباد میں ہے جو اہلحدیث سے بالعموم اور خاکسار سے بالخصوص ایک خاص نسبت ناگفتہ بہ رکھتا ہے۔ اس نے اخباروں میں اشتہار دیا ہے۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور میں میں نے دیکھا ہے کہ "میں امرتسر میں آپ (ثناء اللہ) سے مباحثہ کرنیکو تیار ہوں اس مضمون پر کہ اخبار اہل حدیث سے دادی کا نکاح پوتے کے ساتھ جائز ثابت کر دوں تو انعام دو ہزار لونگا"۔

جواب یہ ہے کہ اتنے کام کیلئے آپکو امرتسر میں آنیکی ضرورت کیا ہے۔ یہ کام تو آپ وزیر آباد ہی میں کر سکتے ہیں۔ آپ وزیر آباد میں منشی اسعد اللہ صاحب کو دکھا کر اون کی تسلی کر دیں حسب حیثیت خود انعام لے سکتے ہیں۔ میں بھی آپکو اہلحدیث کا ایک حوالہ بتا دوں جو اس بحث میں کام آئیگا۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ اس پرچہ میں آپکے دعوے کی کافی تردید ملیگی۔ انشاء اللہ۔

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اسکی چھ جلدیں چھپی تھیں اور جن میں سے صرف جلد ۲-۵-۶ موجود ہیں قیمت رعایتی بالترتیب عہ/ عہ/ ر روپیہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ

رسولانِ عیسیٰ تھے یا رسولانِ خدا

مجھے ایک مرزائی نے ایک مجموعہ رسائل از تصنیف امت مرزائیہ دیا۔ چونکہ یہ لوگ ہر طرح سے نبوت مرزا کی تبلیغ میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ منجملہ ان تبلیغی وسائل کے ایک قسم رسائل بھی ہے۔ مرزائی مذکور الصدر کڑی افغاناں ضلع گورداسپور کا ہے۔ مجھے ان مسائل پر اکثر گفتگو کرنے کا اتفاق پڑا۔ جو کچھ اس ہیچمدان سے ہوسکا جواب دیا۔ مگر تفصیلی طور پر چند ایک مسائل کا جواب جناب مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب نصیر آبادی سے دریافت کرنے پر جو ملا۔ ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کے لئے یکے بعد دیگرے درج کئے جائینگے منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ مرزائیوں کی طرف سے سوال ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ غیر تشریعی کیوں بند ہے[2] حالانکہ القریہ والوں کی طرف سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تین شخص بھیجے تھے وہ نبی غیر تشریعی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اخوۃ علات لیس بینی وبینہ نبی اس سے مراد تشریعی نبی ہے یعنے حضرت عیسے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان تشریعی نبی نہ ہوگا۔ اسی طرح جن احادیث کا نبی بعدی آیا ہے اون سے بھی تشریعی نبی کا انکار ہے۔ تفسیر کبیر میں زیر آیت علے فترۃ من الرسل لکھا ہے کہ عیسی علیہ السلام کے زمانہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک چار نبی آئے ہیں۔ تین بنی اسرائیل سے ایک عرب سے جسکا نام حنظلہ بن صفوان ہے۔ خالد بن سنان آپکی خدمت میں آیا تھا آپنے فرمایا اسکا باپ نبی تھا۔ مطلب یہ کہ غیر تشر

---

[1] مرزا صاحب کی قبر سے گویا آواز آتی تھی ؎
کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ یہ دیکھو تمہارے بنانے سے ہو کیا
مگر قادیانی خلیفہ نے قبر پہ پہرہ لگا کر زائرین کو زیارت سے محروم رکھا ۱۲ (اہلحدیث)

[2] یہ سوال مخصوص کر کے ہم مسلمانوں پر کیوں ہے کیا مرزائی نہیں مانتے کہ بعد نبوۃ محمدیہ کے نبوۃ تشریعی بند ہے؟ یقیناً۔ علاوہ اسکے اس سوال کو اس عقیدہ سے کیا تعلق؟ نبوت تشریعی بعد نبوت محمدیہ کے بند ہو اور اوس سے بعد جاری ہو تو کیا اعتراض؟ (اہلحدیث)

نبی کا انکار نہیں بلکہ تشریعی کا ہے۔

الجواب هو الموفق للسداد والصواب یاحی یاقیوم برحمتك استغیث صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ خالد بن سنان صحابہ میں کوئی نہیں۔ لہذا تفسیروں میں ایسے قصوں کا بے سند بیان کرنا جو کہ صاف صاف کلام مجید کے خلاف ہیں۔ کوئی دلیل شرعی نہیں اور نہ عقلمند ایسی بے سند باتوں کے پیچھے لگتا ہے چہ جائیکہ دین کے مقتدمین کار آمد ہوں اسلئے علماء محققین نے اسکے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اُنْذِرَ آبَاءُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ۔ یہ آیت صاف ہے کہ عرب میں کوئی نبی نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ اسکا انکار نہ کرتا۔ اگر یہ خالد یا باپ اسکا نبی ہوتا تو اللہ تعالےٰ انکو بے خبر نہ بتلاتا وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ وَلَوْلَا اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یہ آیت صاف ہے اور نذیر کا انکار نا اسکا جواب یہی ہے کہ نذیر آیا مگر تم نے قبول نہ کیا۔ حالانکہ نذیر کا انکار صاف ہے وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى یہ آیت شریف بھی صاف ہے کہ عرب کی طرف سے کوئی نبی یا رسول پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب زمانہ میں نہیں آیا۔ اگر خالد بن سنان یا باپ اسکا نبی ہوتے تو کفار اسپر اعتراض کرتے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی کلام میں سچا ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ۔ یہ آیت شریف بھی صاف ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی یا رسول اُن کے پاس نہیں آیا۔ ورنہ کلام الٰہی میں کذب لازم آتا ہے۔ اگر ان بے سند قصوں سے نبوت ثابت کی جاوے وَمَا اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَا اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ اس آیت شریف میں بھی صاف فرمادیا کہ ہم نے نہ آپ سے پہلے اونکو کتاب دی اور نہ کوئی اون کے پاس ڈرانے والا آیا ہے پھر بے سند قصوں سے صاف صاف آیتوں کا خلاف کرنا مسلمان کی ذات سے بعید ہے۔ چونکہ قصہ بے سند ہے اسی واسطے فتح الباری میں کہا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک اصحاب القریہ کی واردات پہلے عیسےٰ علیہ السلام کے ہے اور قتادہ کا بھی پہلے کے بارے میں قول ہے کہ یہ واردات رسولوں کی جو کہ اصحاب القریہ ہیں پہلے مسیح علیہ السلام سے ہے۔ وعن قتادة کانوا رسلا من قبل المسیح الخ (فتح الباری) خالد بن سنان کوئی صحابی نہیں لہذا وہ قصہ بے اصل ہے اور اصحاب القریہ کو مرسل کہا ہے اور رسول اور نبی کا قرآن میں انکار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریب نہ کوئی رسول آیا نہ نبی آیا۔ اور یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صاف ہی کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں تو صحیح حدیث کو بے سند قصوں سے ہٹانا ایماندار ایسا کبھی نہیں کرتا۔ اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ انطاکیہ والے سب سے پہلے عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں پر ایمان لائی سب سے اول شہروں کا ہے جو عیسائی مذہب اوس میں قائم ہوا۔ اور کلام مجید میں صاف یہ ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول تھے نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے انا ارسلنا الیھم صاف ہے۔ اگرچہ تفسیر کبیر یا دوسری تفسیر میں کیوں نہ ہو جبتک اس کی سند صحیح نہ ہو تب تک لائق تسلیم کے نہیں چہ جائیکہ حدیث کے خلاف ہو اگر بے سند قصوں کو مان لیا جائے تو تمام قرآن منسوخ ہو جائیگا۔ اور بے سند قصے اسلام کے دار و مدار بن جائینگے تو یہ مذہب اہلحدیث کا نہیں۔ مذہب اہلحدیث کا صحیح حدیث ہے اور ورقہ بن نوفل کی حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح اوس نے اپنی علمیت کے لحاظ سے مذہب عیسائی قبول کیا تھا نہ کسی نبی اور رسول کے بتلانے سے اور حدیث زید بن عمرو بن نفیل کی مشہور ہے کہ وہ ہادی کو تلاش کرتا تھا مگر اسکو کوئی ہادی نہ ملا اپنی عقل سے بت پرستی کو ترک کر دیا۔ اگر حنظلہ اور خالد اوسوقت میں نبی ہوتے تو اسکو اس قدر مشقت کیوں ہوتی۔ اور جگہ جگہ کیوں دین ایمان تلاش کرتا پھرتا (حدیث زید بن عمرو بسبب طوالت کے نہیں لکھی گئی۔ بخاری شریف جزو پندرہ میں موجود ہے) اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ عرب میں کوئی نبی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوتا تو یہ لوگ غیر ملکوں میں جا کر کیوں دین تلاش کرتے حنظلہ اور خالد یا اوس کے باپ کی نبوت کا پتہ نہ مشرکین عرب کو تھا نہ یہودیوں کو تھا نہ عیسائیوں کا تھا۔ باوجودیکہ سچا دین تلاش کرنیوالے جگہ بجگہ رہتے تھے۔ اور تفاحل کرتے پھرتے تھے۔ مگر قصہ بیان کرنیوالوں کو قصہ بنانے کے واسطے پتہ لگ گیا یہ تمام باتیں گھڑت ہیں۔ ایک قصہ کی بھی سند نہیں بے سند قصوں سے قرآن اور حدیث کو ہٹانا یہ طریقہ اہل اسلام کا نہیں ہے فقط بالآخر جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے درمیان کوئی نبی تشریعی یا غیر تشریعی نہیں ہوا ٹھیک اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہیں ہوگا مگر افسوس آج تیرہ سو سال کے بعد ہمارے پنجاب کے قطعہ بیاڑ کی میں مدعی نبوت کھڑا ہو گیا گو اس سے پہلے بھی کئی ایک نے دعویٰ کیا مگر اس نے تو عجیب پیرایہ میں لوگوں کو مغالطہ میں ڈالدیا مگر اس کا اثر اون لوگوں پر ہوا جو ناواقف ہیں یا جبلہ دار شوربا کھانے کے لئے چوکڑی جمائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ

ہدائت دے :

(ابو سعید محمد شریف جھنیاں ضلع گورداسپور)

ایک زبردست عالمانہ مناظرہ

مناظرہ بذاتہ ذریعہ ترقی علم کا ہے. مناظرہ میں فن مناظرہ کے قواعد ملحوظ رہیں تو بڑا شریف فن ہے مگر اسکے کرنیوالے جب اس کے قواعد کو ملحوظ نہ رکھیں تو قصور کس کا؟

مناظرہ کیا ہے؟ فریقین کا اپنے اپنے معلومات کو پیش کرکے نہائت ہی راستی اور سچائی سے صحیح نتیجہ پر پہونچنا. حکماء، فلاسفر کے ہاں یہ خیال تھا جو نتیجے کے لحاظ سے بہت مفید تھا. کہ ہر انسان اور اس کے معلومات عالم بالا میں متشکل ہوتی ہیں جب انسان کے معلومات غلط ہوتے ہیں انکو عالم بالا کے لوگ دیکھتے ہیں تو انکی نسبت بری رائے رکھتے ہیں. اس عقیدے کا نتیجہ فلاسفروں میں یہ تھا کہ اپنے خیالات کی اصلاح کرنے کی فکر میں رہتے تھے کہ مبادا غلط ہوں تو عالم بالا میں ہم ذلیل ہوں. مناظرہ ایسی اصلاح کیلئے مقرر ہوا ہے.

مسلمانوں کو ناز ہے اور انکا ناز بجا ہے کہ انہوں نے علوم عقلیہ کی پوری خدمت کی اور انکو ایسا مانجھے ہیں ڈالا کہ اوس سے اچھا کوئی ڈال نہیں سکتا. میں اپنے ناقص علم کے مطابق علوم عقلیہ اور انکی اصلاح کی مثال دینا چاہتا ہوں جو مسلمانوں نے اونکی کی.

خربوزہ کھیت سے لیا جائے اس میں سب کچھ ہے مگر کسی نفیس طبع انسان کے کھانے کے لائق نہیں. اوس کے اوپر کی مٹی صاف کرکے اس کو چیرا جائے. اوس کے بیج الگ کر دیئے جائیں اس کی کاشیں کاٹکر چھلکوں سے صاف کرکے سنہری رکابی میں رکھکر کسی نفاست پسند طبع کے سامنے رکھا جائے. پیٹ بھرا بھی ہوگا تو دو کاشیں کھا لیگا. یہی مثال ہے علوم عقلیہ کی. منطق اور فلسفہ کے قواعد کو الگ الگ صاف کرکے انکو علم مناظرہ کی رکابی میں باقاعدہ لگا یا گیا. مگر افسوس کہ آجکل یہ فن شریف (علم مناظرہ) اپنے ہی حاملین کے ہاتھوں بدنام ہے جہاں کہیں سنا جاتا ہے کہ مناظرہ ہونیوالا ہے بس فیصلہ کر لیا جاتا ہے کہ فساد ضرور ہوگا. فساد نہ ہوگا تو کشمکش اور نفاق تو ضرور ہوگا. بس پھر کیا ہے بیچارے خلافت کمیٹیوں کے ممبر ہاتھ پیر باندھنے کو دوڑتے ہیں. کہ خدا کے لئے مناظرہ بند کرو. سچ ہے ؎

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است
بلکہ خود مے شود از صحبت ناداں بدنام

آج جس مناظرہ پر ہم یہ نوٹ لکھ رہے ہیں اسکا ایک طرفہ اذن القیل جتنا اشتہار ہمارے پاس پہونچا ہے یہ مناظرہ موضع رائیوالا ضلع فیروزپور (پنجاب) میں ہوا ہے اسمیں فریقین اہلحدیث اور احناف تھے مسئلہ متنازعہ استواء علی العرش تھا. اشتہار مذکور میں احناف کی فتح عظیم لکھی ہے (چشم ماروشن) مگر کیفیت مناظرہ قابل دید و شنید ہے چند سطریں ہم نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں.

" پہلے وفد اہلحدیث کیطرف سے مولوی عبدالحق پسر مولوی عبد اللہ مکانیت باریتعالی فوق العرش کا دعوے لیکر مناظر کھڑے ہوئے اور احناف کی طرف سے مولوی عبدالجبار صاحب دہلوی تنزیہہ باریتعالی عن المکان کے اعتقاد کے حامی ہوکر مقابل ہوئے. تقریر فریقین اپنے اپنے ناموں سے خیال فرمائیں.

(مولوی عبدالجبار صاحب | جناب مولوی عبدالحق صاحب! آپکا یہ دعوے ہے کہ اللہ تعالے کے لئے عرش مکان ہے اس کا ثبوت بیان فرمائیں.

مولوی عبدالحق صاحب | میرا دعوے فوق العرش بلاکیف کا ہے.

مولوی عبدالجبار صاحب | جناب مولوی صاحب! آپ ہمیشہ دعوے مکانیت کا کرتے رہتے ہیں آج مبہم لفظ کیوں بولتے ہیں. آپ اپنا اعتقادی دعوی پیش کریں.

مولوی عبدالحق صاحب | میرا دعوے فوق العرش بلاکیف کا ہے دیکھو میرا دعوے میرے پاس میرا قلمی لکھا ہوا ہے اب میں ڈگری کرتا ہوں.

مولوی عبدالجبار صاحب | اچھا اگر آپکا دعوے مکانیت عرش کا نہیں تو لکھدو کہ میں اللہ تعالی کو لامکان جانتا ہوں.

مولوی عبدالحق صاحب | میرا دعوے فوق العرش بلاکیف کا ہے

مولوی عبدالجبار صاحب | معلوم ہوا کہ آپ اپنا اعتقادی دعوے چھوڑ گئے. اچھا اب بھی آپ فرمایئے چونکہ آپ مدعی ہیں اور بندہ سائل ہے یعنی حسب قانون فن مناظرہ اپنے دعوے کے اجزا کی تعریف بیان فرماویں کہ فوق کی کیا تعریف ہے اور عرش کی کیا تعریف ہے اور باریتعالی کی کیا تنزیہ اور بلاکیف لغوی اور اصطلاحی سے کیا مراد ہے فقط.

مولوی عبدالحق صاحب | میرا دعوی فوق العرش بلاکیف ہے فقط

مولوی عبدالجبار صاحب | (علماء حاضرین اور لوگوں کیطرف متوجہ ہوکر) فرمایا کہ حضرت مولوی عبدالحق صاحب نے اول تو اپنا اعتقادی مکانیت کو چھوڑ کر فوق العرش کا کیا تھا. اوس کے متعلق بندہ نے حسب قانون مناظرہ سوالات کئے جنکا جواب دینے سے مولوی عبدالحق صاحب عاری ہیں فقط (اسپر دونوں فریق کے علما نے کھڑے ہوکر بند کردیا)"

اہلحدیث | مسئلہ اثبات کا اور مناظرہ خلاف قواعد. کسقدر رنجیدہ بات ہے

ہمیں اسوقت مسئلہ کی حیثیت سے بحث نہیں بلکہ طریق مناظرہ کی حیثیت سے ہے. قاعدہ

علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی اپنا دعوے خود بیان کرے یا سائل اوس سے اسکا دعوے بیان کرنے کی درخواست کرے۔ یہ نہیں کہ سائل از خود مدعی کو دعوے کی تلقین کرے۔ اور جو دعوے وہ مجلس میں پیش کرے اسکو خلاف دعوے کہکر اسپر الزام لگائے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اوسی دعوے کو تسلیم کر کے اوس پر بحث کرے۔ مولوی عبدالجبار حنفی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ فن مناظرہ سے واقف ہیں مگر عمل میں پھر غلطی کرتے ہیں کہ ایسے امور سے سوال کرتے ہیں جو یقیناً انکو معلوم ہونگے۔ یا کم سے کم وہ اختلافی نہیں۔ مثلاً فوق کیا ہے؟ عرش کیا ہے؟ اور بلا کیف کیا ہے؟ وغیرہ۔ امور معلومہ کے دریافت کرنے میں وقت لگانا ضائع کرنا ہے۔

ایسا ہی مولوی عبدالحق نے بھی عجیب بات کہدی (اگر کہی ہے) کہ اب میں ڈگری کرتا ہوں ڈگری کرنا حاکم یا منصف کا کام ہے فریقین کا نہیں۔ یہ کلام بھی بے محل ہے۔

کیا اچھا ہوتا کہ مسئلہ استوار علی العرش میں دونوں صاحب "کتاب الاسماء والصفات للبیہقی" وغیرہ ملاحظہ کر لیتے تو غالباً اس مناظرہ کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

اس مسئلہ کے علاوہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام بھی اس مناظرہ میں تھا۔ اوس میں بھی بہت سی غلط کاریاں ہوئیں۔ اس مناظرہ میں فتح احناف کے متعلق احناف کی طرف سے تو مذکورہ اشتہار نکلا۔ اہلحدیث کی طرف سے ایک طویل مضمون پہونچا جسکا خلاصہ بالاختصار یہ ہے:-

موضع رانیوالا تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور مابین علماء اہلحدیث و احناف ایک مناظرہ متعلق مسائل ذیل: تقلید شخصی۔ وجوب جمعہ فی القریٰ۔ استوے علی العرش۔ فاتحہ خلف الامام" منعقد ہوا جسکی پوری کیفیت تحریر کر کے امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اخبار گوہر بار کے کسی صفحہ پر جگہ دیکر شائع کرینگے۔

فریقین کے علماء بلائے گئے۔ اہلحدیث کے علماء یہ تھے۔ مولوی محمد علی صاحب و مولوی عطاء اللہ صاحب موضع لکھو کے اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ البنیا سلامیہ بستی الہ آباد تحصیل زیرہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب موضع کھیا نوالہ تحصیل کتھ مولوی عبدالحق صاحب موہوی اور مولوی محمد زکریا بن مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم غزنوی۔ اور علماء احناف یہ تھے۔ مولوی خیر محمد صاحب مدرس مدرسہ احیاء العلوم بہولیوالہ مولوی محمد امین صاحب و مولوی روشن الدین صاحب منچن آبادی مولوی احمد بخش صاحب ساکن بھینیاں تحصیل نکودر۔ یہ ہر چہار صاحب حنفی قدیم یعنے دیوبندی تھے۔ اور مولوی عبدالجبار صاحب دربی والا اور مولوی خیرالدین صاحب سرسوی اور مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن سرائے بودلہ اور مولوی عبدالفتاح صاحب قرالوی حنفی جدید تھے۔ پہلے مولوی محمد اسمٰعیل و مولوی محمد علی صاحب نے بتوسط مولوی قطب الدین علماء احناف کو مخاطب کر کے کہا کہ ہمارے اور آپکے درمیان حد فاصل صرف مسئلہ تقلید شخصی ہے۔ بہتر ہے کہ پہلے اوس پر دلائل بیان کر کے تبادلہ خیالات کیا جائے۔ مگر علماء احناف میں سے کسی نے بھی تسلیم نہ کیا۔ پھر مسئلہ وجوب جمعہ فی القرٰے پیش کیا گیا۔ مگر اسے تسلیم نہ کیا اور کہا ہم پہلے استوار علے العرش مع تعیین مناظرین کر چکے ہیں پہلے اسکا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ پھر فاتحہ خلف الامام پر بحث کرینگے۔ اسواسطے پہلے مسئلہ استوار پر مولوی عبدالحق اہلحدیث و مولوی عبدالجبار حنفی نے مناظرہ شروع کیا۔

اہلحدیث میرا دعوے ہے کہ اللہ تعالے عرش پر بلا کیف ہے۔

حنفی آپ عرش کے معنے لغتہً و شرعاً بیان کر کے فرما دیں کہ عرش اللہ کا مکان ہے یا نہیں؟

اہلحدیث آپ اپنا دعوی بھی بیان کر دیں پھر میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

اسی اپچ پچ میں ۲ بج گئے اور مناظرین کو روکا گیا۔ بعد نماز ظہر و عصر تقریباً ۴ بجے پھر مسئلہ تقلید شخصی و وجوب جمعہ فی القریٰ کی دعوت دیگئی مگر نا منظور ہوئی۔ آخر الامر فاتحہ خلف الامام کے متعلق مناظرہ قرار پا کر شروع ہوا۔ مناظرین مولوی محمد اسمعیل اہلحدیث اور مولوی روشن الدین مقرر ہوئے اور مولوی محمد علی صاحب لکھوی و مولوی خیرالدین صاحب سرسوی منصفین مقرر ہوئے۔

حنفی فاتحہ خلف الامام کے متعلق آپکا کیا اعتقاد ہے؟

اہلحدیث میں قرأۃ فاتحہ مقتدی کیلئے واجب جانتا ہوں۔ کیونکہ بخاری میں حدیث بروایت عبادہ لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب اور مسلم میں بام القرآن آیا ہے۔

حنفی حدیث میں اجمال ہے کہ آیا سکتات امام میں واجب ہے یا غیر سکتات میں۔ اور قرأت سے مراد قرأۃ حقیقی ہے یا حکمی بلکہ میں کہتا ہوں کہ قرأت حکمی ہے جسکی شاہد حدیث من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ اور آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا الآیہ ہے بلکہ آیت سے حرمت قرأت ثابت ہے۔

اہلحدیث سکتات و غیر سکتات ہر صورت میں واجب ہے جبکہ مسلم میں حضرت ابوہریرہ نے ایک شخص کے جواب میں ہر صورت میں قرأۃ فاتحہ کی تاکید فرمائی تھی۔ اور قرأۃ سے مراد قرأت حقیقی ہے جیسا کہ اسی عبادہ کی حدیث میں بالتفصیل لا تفعلوا الا بام القرآن آیا ہے اور حدیث من کان لہ امام الخ اولاً بالاتفاق محدثین ضعیف ہے۔ و ثانیاً فقرأۃ الامام لہ قرأت میں لہ کا مرجع امام ہے نہ من و ثالثاً بصورت تسلیم صرف کفایت ثابت ہوتی ہے نہ حرمت و ممانعت۔ اور آیت اولاً آپ احناف کے ہاں بوجہ تعارض غیر قابل الاحتجاج ہے جیسا کہ نور الانوار میں ہے ثانیاً اس کے

شان نزول میں اختلاف ہے۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کامل ہوئی۔

ہر دو مناظروں کی تقریریں سنکر اسی وقت ادب سے احناف نے اٹھ کر کہا کہ آج ہمکو یقیناً معلوم ہوگیا کہ ہم نے پچھلی نمازیں ضائع کیں اور آئندہ کبھی فاتحہ خلف الامام نہ چھوڑینگے۔ اہلحدیث کی فتح کے اشتہار جسپر مسترشدین احناف کے دستخط ہونگے انشاء اللہ شائع کرینگے۔

جس پرچہ میں یہ مضمون شائع ہو اس پرچہ کو وی پی کرکے بنام بندہ ایک سال کے لئے اخبار جاری کریں اس اخبار کا شوق خریداری مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ اہلیہ بستی الہ آباد ضلع فیروزپور کی ترغیب سے ہوا جزاہم اللہ۔ اس کے بعد پھر بھی تقلید شخصی کے متعلق سوال کیا گیا مگر جواب نفی میں آیا۔ انا للہ۔

راقم خاکسار قطب الدین انصاری ڈاکخانہ فاضلکا ضلع فیروزپور

اڈیٹر اس قسم کے مباحثات بڑی محبت اور اخلاق سے ہونے چاہئیں جن سے سر پھٹولی تک نوبت نہ پہونچ جایا کرے جو حرام ہے۔

کلمہ طیبہ اور اہلحدیث

دہلی کے واقعہ نے بعض متعصبین کے دل میں عجیب گدگدی پیدا کردی ہے۔ کہ وہ کھلے بندوں جماعت اہلحدیث پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ امرتسر کا اخبار الفقیہ لکھتا ہے۔ کہ "غیر مقلدین کا یہ (لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے) عقیدہ ہے۔ مگر وہ چھپاتے اور تقیہ کرتے ہیں (الی) کل فرقہ غیر مقلدین اس عقیدہ سے ازروئے تقیہ انکار بھی کریں" (۵۔ اپریل ۲۶ء)

اب قابل غور یہ ہے کہ غیر مقلدین بھی فرقہ روافض سے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر ان پر تقیہ کا الزام کیسا؟ کیا اڈیٹر الفقیہ کا کسی اہلحدیث کی مسجد میں کبھی گذر نہیں ہوا کہ وہ ان کی اذان، اقامت دیکھتا اور سنتا۔ کہ یہ اپنی مسجدوں میں اپنی خاص جماعت میں اشہد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے ہیں یا نہیں؟ کہ مذہب اہلحدیث کی نماز کے رسالے دیکھتے کہ تشہد میں التحیات پڑھتے ہوئے اہلحدیث کے یہاں اشہد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہے اور واقع میں ہے تو پھر تقیہ کا الزام کسقدر غلط اور کیا افترا محض نہیں ہے؟ عرصہ ہوا یہی سوال الفقہ مرحوم میں بھی اٹھا تھا۔ میں نے اوسی وقت اڈیٹر صاحب کے پاس ایک عریضہ روانہ کیا تھا۔ جسکو انہوں نے مہربانی فرماکر شائع بھی فرمادیا تھا جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

"پرچہ الفقہ ۷ جولائی ۱۹ء میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ملا کر پڑھنے سے مشرک ہونیکا الزام آپنے ناحق جماعت اہلحدیث پر تھوپا ہے حالانکہ وہ اس سے بالکل بری ہیں۔ میں آپکے پاس اپنا رسالہ رمی الجمرتین ہدیۃً روانہ کرتا ہوں جس میں بے شمار حدیثوں سے اس پورے کلمہ کا ثبوت میں نے جمع کردیا ہے آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں اور جماعت اہلحدیث کو اس الزام شرک ہی سے بری سمجھیں" (الفقہ ۱۴ اگست ۱۹ء) اڈیٹر صاحب نے اس خط کو چھاپ کر لکھا تھا۔

"رسالہ رمی الجمرتین واقعی قابل قدر رسالہ ہے جسمیں دلائل بینہ سے کلمہ طیبہ کے ہر دو اجزا کو ملا کر پڑھنے کا ثبوت دیا گیا ہے ناظرین اس کو ضرور پڑھیں"

پس میں تو آج سے پندرہ سال پیشتر اس مسئلہ پر ایک مبسوط رسالہ لکھکر جماعت اہلحدیث سے اس غلط الزام کو دفع کرچکا ہوں۔ شائد میری تصنیف اڈیٹر الفقیہ کی نگاہ سے نہیں گذری ورنہ وہ تقیہ کا الزام ہرگز[1] نہ لگاتے (یہ رسالہ اب ختم ہوچکا ہے)

آج دوبارہ مجھے جو اس بحث میں خامہ فرسائی کرنی پڑی اسکی وجہ یہ ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس اعتراض کی جو بنا ہے اسکو واضح کردوں جس سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا کہ معترضین کسقدر غلط بحث کرتے ہیں اور دو مختلف موقعوں میں فرق نہیں کرتے۔ بات یہ ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے دو موقع ہیں۔ ایک تو بطور اقرار و شہادت کے۔ دوسرے بطور ذکر و عبادت کے۔ موقع اول میں تو دونوں جز کو ملا کر پڑھنا ضروری ہے کیونکہ بغیر ان دونوں جزو کے شہادت ہی نہ ہوگی اسی لئے فرمایا گیا الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ (متفق علیہ) لیکن موقع ذکر و عبادت میں فقط لا الہ الا اللہ ہی ہے کیونکہ عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم تو عبد ہیں نہ معبود۔ جیسا کہ عبدہ و رسولہ کے لفظ سے ظاہر ہے اور حدیثوں میں بھی ایسے مقام پر صرف لا الہ الا اللہ ہی آیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں۔ لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ (مسلم) من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (ابوداؤد) افضل الذکر لا الہ الا اللہ (ترمذی۔ ابن ماجہ) یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ واترکوا اللات والعزی۔ ماقال عبد لا الہ الا اللہ الا فتحت لہ ابواب السماء (ترمذی) قل لا الہ الا اللہ (شرح السنۃ و مشکوۃ)

ان اور ان جیسی احادیث میں "محمد رسول اللہ" کا لفظ نہیں ہے غالباً اسی لئے صوفیاء کے نزدیک بھی ذکر عبادت میں صرف لا الہ الا اللہ ہی ہے اور اس کے پڑھنے کے خاص طریقے مقرر ہیں لہذا اہلحدیث باتفاق صوفیاء کرام یہ کہتے ہیں کہ ذکر و عبادت کے موقع پر تو صرف لا الہ الا اللہ ہی ہے جیسا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور اسپر صوفیہ کا عمل ہے۔ ہاں اقرار شہادت کے وقت محمد رسول اللہ کہنا ضروری ہے ورنہ بغیر اس کے ایمان ہی مقبول نہ ہوگا۔ اور اس میں

---

[1] الفقیہ سے بارہا لوگوں نے دریافت کیا کہ اڈیٹر کون ہے؟ اوس نے کبھی اثبات میں جواب نہیں دیا ہاں جہانتک شہری شہادت سے معلوم ہوا ہے وہی اڈیٹر ہے جو الفقہ کا تھا جو کسی مصلحت سے مکشوف سے مستور بن رہا ہے (اہلحدیث)

کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے۔ فافترقا۔

(عاجز محمد ابوالقاسم سیف محمدی بنارسی)

فی کل ارض آدم کآدمکم

اخبار محمدی نمبر ۱ جلد ۹ مجریہ ۳ جمادی الثانی ۳۹ سنہ میں مولوی ابوالحسنات انصاری نے ذیل کی حدیث کی نسبت ایک سوال شائع کیا ہے۔ اور دو مفتیوں کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف دکھلایا ہے۔

پس واضح ہو کہ بقاعدہ محدثین حدیث مذکور کے حکماً مرفوع ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری جز ۶ صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ انصاری میں حدیث مذکور زمین کے طبقات کے ثبوت میں بایں الفاظ نقل کی ہے اور اسپر کوئی جرح نہیں کی بلکہ بعض طرق کی تصحیح بھی کی ہے۔ وروی ابن جریر من طریق شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی الضحی عن ابن عباس فی هذه الآیة ومن الارض مثلهن قال فی کل ارض مثل ابراهیم ونحو ما علی الارض من الخلق هکذا اخرجه مختصرا واسناده صحیح واخرجه الحاکم والبیهقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واوله ای سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراهیم کابراهیمکم وعیسی کعیسی ونبی کنبیکم قال البیهقی اسناده صحیح الا انه شاذ بمرة۔

دیکھو حافظ صاحب نے کوئی جرح نہیں کی بلکہ مختصر الفاظ کی تصحیح کی ہے۔ پس جو اصول انہوں نے فتح الباری میں منقول کردہ حدیثوں کی نسبت لکھا ہے اسکی رو سے یہ حدیث قابل استدلال ہے۔ البتہ یہ بحث پیش ہوسکتی ہے کہ نبی کنبیکم کا لفظ آیہ کریمہ خاتم النبیین کے خلاف ہے۔ لیکن بعض اہل العلم نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ آپکا خاتم النبیین ہونا باعتبار انبیاء اس زمین کے ہے۔ پس کوئی تعارض نہیں رہا۔

دوسری بحث یہ پیش ہوسکتی ہے کہ یہ مسئلہ من باب العقائد ہے جس کے لئے قطعی دلیل کی ضرورت ہے اور یہ حدیث اولاً تو کتب طبقہ رابعہ کی یا اس سے نیچے کی ہے ثانیاً موقوف ہے ثالثاً ابن عباس اسرائیلیات سے روایت کیا کرتے ہیں پس اسکا حکماً مرفوع ہونا راجح نہیں۔ رابعاً ہوسکتا ہے کہ ابن عباس نے لفظ ومن الارض مثلهن سے قیاس کر کے یہ نکالا ہو کہ مثلیت کامل اسی طریقہ پر ہوگی۔ کہ تمام انبیاء ہر زمین میں ہوں۔ خامساً بیہقی نے خود اسے شاذ بمرة کہا ہے اور حافظ نے جن مختصر الفاظ کی تصحیح کی ہے اسی میں اسکی پوری تفصیل نہیں ہے۔ پس میری ناقص رائے میں جناب مولانا نواب صدیق حسن خاں مرحوم کا قول اس باب میں صحیح ہے اگرچہ اس بحث میں فاضل لکھنوی مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم نے ایک مستقل رسالہ بنام دافع الوسواس عن اثر ابن عباس غالباً نواب صاحب ہی کی اس تحریر کے جواب میں لکھا ہے لیکن اس بحث کو کون اٹھا سکتا ہے کہ عقائد کی باتوں کے ثبوت کیلئے ایسے ایسے آثار جن پر اسرائیلیات سے لینے کا قوی شبہ ہو جو شاذ بمرة ہو جو کتب طبقہ رابعہ سے بھی نیچے کی کتابوں سے منقول ہو جس میں قیاس سے بولنے کا احتمال ہو کسطرح کام چل سکتا ہے واللہ اعلم بحقیقة الحال۔ (عبدالسلام مبارکپوری)

یادِ ماضی

(از مولوی اکبر شاہ خاں صاحب)

جو کل کرنا ہے اب کر لو کہ مہلت پھر نہیں باقی

بہت دنیا میں غافل اور ہم نے بے خبر دیکھے
نہ ایسے بے خبر غافل کہیں ہم نے مگر دیکھے!
تمہیں اپنی محو حیرت دیکھکر سب دیکھنے والے
کوئی دیکھے تو کیا دیکھے کسے دیکھے کدھر دیکھے
مسلمانوں کے اک اک گرز سے البرز لرزاں تھا
پدر وہ تھے سحاب کوئی یہ ان کے پسر دیکھے!
نشاں کچھ بھی ملیگا قرن اول کی شجاعت کا!
کوئی ہسپانیہ جائے کھلی جبر الٹر دیکھے
بہا کرتا تھا شیخین جنکی تلواروں کے سایہ میں
مراقش میں کھلی انکا فنا حال نمبر دیکھے
گئے وہ دن کہ رازی تم میں اور کوئی غزالی تھا
تمہارا مرتبہ گردون گرداں سے بھی عالی تھا
تمہارے نام سے لرزاں کبھی فغفور و قیصر تھے
تمہیں وہ ہو کہ خالد اور تم میں ابن ازور تھے
حکومت گورے کالوں پر تمہیں کرتے تھے بےکھٹکے
تمہیں وہ ہو کہ قبضہ میں تمہارے بحر اور بر تھے
تمہارے ہی جہازوں نے کھنگالا بحر کاہل کو
تمہاری حکمرانی میں کبھی ساتوں سمندر تھے
پلٹ جاتی تھی صف کی صف تمہاری اک اشارے میں
تمہاری سحر گفتاری کے چرچے کیسے گھر گھر تھے
تمہیں کچھ شرم آنی چاہئے اس اپنی حالت پر
نظر ڈالو جھکا کر سر کو اپنے عقد ہمت پر
دلوں میں زندگی ہی اور نہ وہ سوز نہانی ہے
تعجب ہے تاسف ہے کہ یہ کیا زندگانی ہے
زوائل سے نہیں بچتے گرے جاتے ہیں پستی میں
ذرا معلوم تو ہو دل میں کیا اب تم نے ٹھانی ہے
زباں سے بات وہ کہنی کہ فتنے جس سے برپا ہوں
لگا دو تم نہ جس میں آگ وہ بھی کوئی پانی ہے
جو بیٹھے تو رہے بیٹھے جو اٹھے تو خفا اٹھے
کمالات نہانی کی تمہارے یہ نشانی ہے
دلوں پر کیا اثر ہوگا بھلا ان سننے والوں کے
ہمارا درد دل جنکے لئے قصہ کہانی ہے
کہے دیتے ہیں ہم سب سے جسے سننا ہو وہ سن لے
حباب آب کی مانند یہ عہد جوانی ہے
جو کل کرنا ہے اب کر لو کہ مہلت پھر نہیں باقی
نہ کل یہ آسماں ہوگا نہ ہوگی یہ زمیں باقی
تمہاری سب کی غفلت سے ہی یہ سب ذلت و خواری
جہالت سے تمہاری کرکری شیخی ہوئی ساری
شجاعت مومنوں کی سی تو اب تم میں نہیں باقی
مگر اک چیز ہے یعنی درندوں کی سی خونخواری
خداوند دو عالم کی عبادت میں تو کاہل ہو۔
مگر شام و سحر ہے مال و دولت کی پرستاری
پیاسا ہے برادر تم میں اب خون برادر کا
نظر آتی نہیں احباب میں رسم وفاداری
نہیں عہد وفا کی قدر و قیمت تم میں اب باقی
نہ یادوں میں رہی یاری نہ غمخوار و نہیں غمخواری
مسلمانوں کو دعوی ہے بہت ہم بھی ذرا دیکھیں۔۔۔
۔۔۔کہاں ہے پایۂ اسلامی کہاں ہے شان دینداری ÷ نہ دیجے طول اکبر شاہ خاں! اب قصۂ غم کو ÷ سنینگے پھر اگر فرصت میسر ہوگئی ہمکو ÷

(المرسل محمد فرزند علی از موضع سملا گاؤں ضلع دربھنگہ)

فتاویٰ

س نمبر ۱۱۴ قبر کی زیارت کو کسطرح جانا چاہیئے اور پھول چادر وغیرہ باجہ بجا کر لیجانی جائز ہے یا نہیں اور وہاں عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ (عبد الحفیظ کبوتر فروش مسکر بنگلور)

ج نمبر ۱۱۴ قبر کی زیارت کو اسطرح جانا چاہیئے کہ نیت یہ کہ وہاں جاکر موت یاد کرکے عبرت حاصل کریں۔ چادریں چڑھانا، باجہ بجانا یہ سب خرافات ہیں اصل غرض کے بالکل مخالف۔ عورتوں کا قبروں میں جانا حدیث شریف میں منع آیا ہے۔ اللہ اعلم۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۵ زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور زید کی منکوحہ کی ایک حقیقی ہمشیر ہے۔ زید اپنے لڑکے کا نکاح اس کیساتھ کروانا چاہتا ہے۔ آیا اس لڑکے کا نکاح اس عورت کیساتھ ہو سکتا ہے؟ جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔ (محمد سلطان اول مدرس مدرسہ گوڈر پنجگرائیں ضلع فیروزپور)

ج نمبر ۱۱۵ صورت مرقومہ میں نکاح جائز ہے أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ۔

س نمبر ۱۱۶ امام مسجد کی عدم موجودگی میں یا موجودگی میں تیرہ یا چودہ سال کا خواندہ لڑکا امامت کرا سکتا ہے یا نہیں؟ جواب حدیث شریف اور فقہ حنفیہ سے دیویں (ر ر)

ج نمبر ۱۱۶ امام کی موجودگی میں اوسکی اجازت بغیر کوئی بھی پڑھائے جائز نہیں اجازت دے تو صورت مذکورہ میں محدثین کے نزدیک جائز ہے حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ لڑکا نابالغ ہے اللہ اعلم (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۷ زید مسجد میں داخل ہوتا ہے بلند آواز سے السلام علیکم کہدیتا ہے مگر مصافحہ کے لئے دو ہی شخصوں کو مخصوص کر رکھا ہے۔ اور مسجد سے جاتے وقت بھی ان دو ہی سے مصافحہ کرکے چلا جاتا ہے کسی نے زید سے پوچھا کیا تم ان دو ہی سے مصافحہ کرتے ہو دوسرے اتنے لوگ بوڑھے جوان نمازی بیٹھے ہیں ان سے کیوں مصافحہ نہیں کرتے۔ جواب میں زید کہتا ہے کہ مجھے ان دو سے محبت ہے۔ سوال یہ ہے بھرے جلسے میں دو ہی شخصوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے یا کیا؟ (محمد اعظم ٹھیکیدار محلہ پرمبور بارکس مدراس)

ج نمبر ۱۱۷ مصافحہ سلام کا تتمہ ہے سلام جب سب پر ہے۔ تو مصافحہ میں بھی سب کا حصہ ہونا چاہیئے۔ ان دو دوستوں کے علاوہ بھی بلا تعین مصافحہ کر لیا جائے تو جائز ہو جائیگا۔

س نمبر ۱۱۸ کوئی شخص وضو کرنے کے بعد بیڑی سگرٹ پیتا ہے نماز کا وقت آگیا تو کلی کرکے نماز کو کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایک شخص ہے جو مغرب پڑھکر عشا کی انتظار میں رہتا ہے۔ اسی اثنا میں نالی[لہ] کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو نالی بھی لیتا ہے اور اسی وضو سے عشا کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ آیا تجدید وضو چاہیئے یا کہ؟ بیڑی کا کیا حکم ہے اور نالی کا کیا حکم ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۱۸ گو سگرٹ یا حقہ پینا برا ہے مگر وضو ان سے ٹوٹنے کا ثبوت شرع میں نہیں ملتا۔ اللہ اعلم (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۹ کافر اگر غیر خدا کی پرستش (دیوتاؤں وغیرہ کی پوجا) کرنیکو مالی یا زبانی امداد طلب کریں تو مسلمانوں کو ایسی امداد دینا از روئے شرع جائز ہے یا کیا؟ (محمد عبد اللہ محمد حبیب اللہ از چیر کنڈا ضلع مانبھوم)

ج نمبر ۱۱۹ قرآن شریف میں عام حکم ہے جو کام ناجائز ہے اوس میں مدد کرنی حرام ہے۔

س نمبر ۱۲۰ ایک بستی میں چند مسلمانوں کی جمعیت ہے اور ہر ایک شخص کا مکان ایک دوسرے کے مکان سے دس پندرہ قدم کے فاصلہ پر آمنے سامنے ہے اور ہر ایک شخص اپنے اپنے مکان میں نماز گذارتا ہے جب صبح و مغرب یا عشا کی اول دو رکعتوں میں جہری آواز سے سورہ الحمد اور دیگر سورت پڑھتے ہیں تو ہر ایک شخص کی آواز ایک دوسرے کے مکان میں گونجتی ہے کیا ایسے طریقہ سے مسلمانوں کو نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور اسطرح نماز فرض ادا ہوتی ہے یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۰ سب کو ملکر ایک جا جماعت کرانی چاہیئے۔ یہی شرع کا حکم ہے۔

س نمبر ۱۲۱ جو شخص ناپاک رہتا ہو اس کے ہاتھ کا جانور یا پرندہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ از روئے قرآن و حدیث جواب دیں۔ (ر)

ج نمبر ۱۲۱ اسلام کا قائل ہے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو ذبیحہ اسکا جائز ہے۔

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۲ زید نے ہندہ کا دودھ پیا۔ ہندہ کی لڑکی زید کی رضاعی بہن ہوئی رضاعی بہن کی لڑکی بھی زید پر حرام ہوئی یا نہ؟ ہندہ کی بڑی لڑکی کی بیٹی یعنی ہندہ کی نواسی کا زید سے نکاح درست ہے یا نہ؟

ج نمبر ۱۲۲ ہندہ زید کی ہمشیرہ ہوئی تو اسکی لڑکی بنات الاخت میں داخل اور نواسی بھی مثل نواسی ہمشیرہ کے حرام ہے حدیث یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

س نمبر ۱۲۳ عمرو نے زینب کا دودھ پیا۔ عمرو زینب کی پوتری کو نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۳ زینب عمرو کی مثل ماں کے ہوئی ماں کی پوتری عمرو کی بھتیجی ہوئی اسلئے بحکم بنات الاخ نکاح مذکور جائز نہیں اللہ اعلم۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

ہر صاحب نمبروں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

[لہ] نالی سے مراد غالباً حقہ ہے۔ (مفتی)

ملکی مطلع

دنیا کا نشیب و فراز

اگر شاہ روز را گوید شب ست ایں ؎
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

عرصہ سے اہل ہند کا اس پر عمل رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ جو حکام کے منہ سے نکلا وہ بجا اور درست ہے۔ جس کام کو حکام کریں یا پسند کریں وہ ہر طرح پسند اور ہر طرح محمود ہے یہاں تک کہ یہ مصرعہ مشہور ہو گیا ع

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

کسی سرکاری جلسہ میں کسی شہری کا مدعو ہو جانا اس کے لئے کمال فخر تھا پھر اگر اوس کو تقریر کا موقع بھی ملجائے۔ خاصکر اوس کی تقریر موثر بھی ہو پھر تو کچھ پوچھئے نہیں کہ وہ آسمان پر رہتا تھا یا زمین پر۔

اب کیا حال ہے؟ ؎

وہ دن گئے کہ وردِ زباں جی حضور تھا

لکھنؤ کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے ۲۵ اپریل کے لئے ایک جلسہ کا اعلان کیا جس میں خصوصاً اون لوگوں کو بلایا جو موجودہ تحریکات عدم تعاون وغیرہ کے مخالف تھے۔ مگر دوسروں کو بھی بندش نہ تھی۔ ممبران کونسل۔ وزیر وغیرہ بھی آنے والے تھے لیکن دنیا کا ہیر و پھیر ملاحظہ ہو۔ کہ صاحب لوگوں کے آنے سے پہلے ہی "کسان سبھا" "خلافت کمیٹی" "کانگرس کمیٹی" وغیرہ کے ممبران جا پہونچے۔ اور جلسہ گاہ (مکان رفاہ عام جو بہت بڑا وسیع ہے) سب بھر دیا۔ گاندھی کی جے شوکت علی کی جے کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے صدارت کی تحریک ہوئی۔ چنانچہ حسب ضابطہ تحریک اور تائید سے شیخ شوکت علی صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی لکھنؤ صدر جلسہ بنائے گئے اور تقریریں شروع ہوئیں۔ اتنے میں صاحب ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان وغیرہ آئے دیکھتے ہیں کہ رنگ ہی اور ہے۔ مسلح پولیس کو مقرر کر کے واپس تشریف لے گئے۔ جلسہ اتنا لمبا ہوا کہ بعد عصر سے رات کے ۹ بجے تک جاری رہا اس جلسہ میں خوش قسمتی سے ایک ممبر کونسل مسلمان اور ایک وزیر صوبہ ہندو بھی شریک ہوئے جو اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کھڑے تو ہوئے مگر پبلک سے انکی قبولیت ویسی ہوئی جو ایسے موقع پر ہوا کرتی ہے۔ چاروں طرف سے شرم شرم کے نعرے کہے جا رہے تھے۔ سوراج کی آوازیں آرہی تھیں "ممبری چھوڑ دو" "وزارت چھوڑ دو" پکارا جاتا تھا۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی تھا۔ جلسہ نماز مغرب کے لئے برخواست ہوا تو مسلمانوں نے مسلمان ممبر کو گھیر لیا اور مجبور کیا کہ آپ عدم تعاون کے ماتحت ممبری کونسل چھوڑ دیں جس کے جواب میں مسلمان ممبر (شیخ شاہد حسین) کو عوام سے بظاہر موافقت اور نرمی کئے بغیر نہ سوجھی اور بلطائف الحیل اون سے جان چھڑائی۔ اور آخر میں یہ کہنا پڑا کہ جو کیفیت جوش و خروش کی ہم نے جلسہ میں ملاحظہ کی ہے حکام تک اسکو پہونچا دینگے۔ ظاہراً یہ کام سے قوم پر احسان ظاہر کرنے کا اظہار کیا کہ ہم آپکی ترجمانی کرینگے جسکو بھولی بھالی قوم نے احسان سمجھا حالانکہ اونکا فرض منصبی اور سرکاری خدمت تھی۔ کیونکہ جب وہ جلسہ میں مدعو ہو کر آئے اور شریک بھی رہے تو ضرور حکام اون سے واقعات پوچھینگے اور انکو بتانے ہونگے۔ اس میں قوم پر کیا احسان؟ یہ تو اپنی موجب ترقی درجات ہے بہرحال جلسہ بڑی خیر و خوبی سے ختم ہوا۔

قابل غور

بات یہ ہے کہ یہ کچھ انقلاب ہے یا نہیں؟ ہم جانتے ہیں جبکی سے حکام غصے میں کسی قسم کا مواخذہ بھی کریں جو کر سکتے ہیں لیکن یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایسا کیا انہوں نے یہ جان بوجھکر کیا اور یہ سوچ لیا ہوگا کہ اس کی سزا بھگتنے کو تیار رہنا چاہیے۔ انکی ایسی جرأت کسی بے خبری یا بے علمی پر مبنی نہیں ہوگی۔ بلکہ علی وجہ البصیرت ہوگی۔ اسلئے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ جو حکومت کے لئے قابل غور ہے کہ اس انقلاب کی تہ کیا ہے؟ ہم بارہا بتا چکے ہیں اور خود یہ انقلاب کرنے والے کھول کھول کر کہہ چکے ہیں۔ کہ انگریزی گورنمنٹ کی خلافت عثمانیہ سے غفلت اور مظالم پنجاب سے بے پروائی بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچگئی ہے کہ اب کھلے لفظوں میں کہا جاتا ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

پنجاب کی سرحد پر کیا ہونیوالا ہے

وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ
اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ
فِی الْاَرْضِ اَمْ
اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ
رَشَدًا۔

یہ مقولہ قرآن میں اوس واقعہ کے متعلق ہے جو دنیا میں ایک بڑے انقلاب پر جنوں نے کہا تھا۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اس انقلاب کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا کے لوگوں کے لئے کچھ مفید ہوگا یا مضر۔

سرحد پنجاب کی بابت خبریں آچکی ہیں کہ سرحدی قبائل نے ملا سید اکبر کو اپنا سردار بنا لیا ہے۔ اور سید صاحب موصوف نے اعلان جہاد کر دیا اور انگریزی افسروں کو کہہ دیا ہے کہ خیبر میں جو ریل بنائے گئے ہو اس کو اٹھا لو ورنہ ہماری طرف سے اعلان جنگ

چنانچہ عمل بھی شروع ہوگیا۔ کہ انگریزی فوج کی ایک کمپنی پوری قتل ہوگئی۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کابل نے سرحدی قبائل کو مشورہ دیا ہے کہ انگریزی وفد واپس جانے تک ٹھیر جاؤ۔ یہ بھی خبر آچکی ہے کہ ترکی افسر جمال پاشا بھی اپنے کام میں چست ہیں۔ یہ بھی خبر آچکی ہے کہ انگورا سے اور ترکی افسر طلب ہوئے ہیں ادہر یہ بھی خبر آچکی ہے کہ عراق عرب کے لئے ترکوں نے شیخ سنوسی کو بادشاہ بنانا تجویز کیا ہے بلکہ وہ موصل تک آبھی گئے ہیں۔ خدا جانے یہ خبریں خواب میں ہم سنتے ہیں یا بیداری میں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان متوحش خبروں کا کیا انجام ہوگا۔ اور پنجاب پر کیا کیا مصائب آئینگے ؏

خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد

کوئی آواز بیکار نہیں جاتی

حکما، فلاسفر کہا کرتے ہیں کہ آواز مثل ایک دانہ کے ہے جو پہلے مٹی میں چھپ جاتا ہے یہانتک کہ ظاہر بین نگاہ میں وہ مٹی میں ملکر شائد فنا ہوگیا ہے۔ لیکن آخرکار وہ اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے اور ایسا ثبوت دیتا ہے کہ اپنے جیسے کئی دانے پیدا کرتا ہے۔ یہی حال آواز کا ہے۔ جب کبھی کوئی اصلاحی آواز اٹھتی ہے وہ اوس وقت معمولی ہوتی ہے آواز اٹھانے والے اگر سست نہ ہوں۔ تو وہ آواز اس دانے کی طرح بڑھتی ہے جو زمین میں ڈالا جاتا ہے۔

امرتسر میں ایک انجمن بنی جسکا نام ہوا "ٹمپرنس سوسائٹی" یعنے نشہ آور چیزوں سے روکنے والی مجلس۔ اس کے سکرٹری بابو نندلال جی جب کبھی مجھ سے ملتے شراب کے متعلق کچھ خیالات ظاہر کرتے۔ میں انکی ہاں میں ہاں تو ملاتا اور ان کے کہنے پر جلسوں میں مذمت شراب وغیرہ کے لیکچر دے آتا مگر دل میں سمجھتا کہ انگریزی راج میں شراب کی بندش کرنا دیوانے کی بڑ ہے۔ لیکن وہ اپنی دھن کے پکے۔ ارادہ کے مضبوط اپنے کام میں لگے رہے۔ یہانتک کہ اوس سوسائٹی نے امرتسر میں خوب ترقی کی۔ بڑھتے بڑھتے اوس آواز کا یہ اثر ہوا۔ کہ آج ہندوستان کے گوشے گوشے سے ترک منشیات کی خبریں آرہی ہیں۔ جن ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ وہ نشہ چھوڑیں مثلاً پوربیئے جاٹیں۔ چوڑھے، مہتر، وغیرہ۔ یہ لوگ شراب اور نشہ آور چیزوں کو ایسا چھوڑ رہے ہیں کہ پینے والے کی سزا برادریوں میں بڑی سخت تجویز کرتے ہیں۔

مسلمانوں کا فرض

گو سب مذاہب میں نشہ آور چیزوں کے استعمال کرنے سے کم و بیش منع ہے۔ لیکن اسلام میں جسقدر منع ہے اتنا کسی میں نہیں۔ شراب کو (ام الخبائث) مجموعہ خرابیہا قرار دیا ہے تو کیا ایسے وقت میں جبکہ دوسری قومیں خصوصاً وہ قومیں جنکے حق میں ارشاد قرآنی ہے

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ

(وہ آخرت کی زندگی سے غافل ہیں)

وہ تو اس بری چیز کو قومی شکل میں ترک کردیں لیکن مسلمان جو قرآن مجید کو مانیں خدا کو مانیں۔ آخرت کی جزا و سزا کو مانیں وہ ایسی بری چیز کو نہ چھوڑیں تو یہ شعر کس کے حق میں ہوگا۔ ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبیگی گر کل نہ ڈوبی

برطانیہ کی غیر جانبداری کی حقیقت

لندن میں معاملات

ترکی کے متعلق جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اسکے بعد سے قوم پرست ترکوں اور یونانیوں کے درمیان زیادہ سرگرمی سے جنگ شروع ہوگئی ہے اس جنگ کے سلسلہ میں برطانیہ پر یونان کی حمایت کا الزام لگایا جاتا ہے یہ الزام اس سے پیشتر کئی دفعہ لگایا جا چکا ہے اور شاید اتنی ہی دفعہ گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے اس الزام کی تردید بھی کیجا چکی ہے آج کا ایک تار مظہر ہے کہ برطانیہ پر پھر یہی الزام لگایا گیا ہے۔ اب کی مرتبہ الزام یہ ہے کہ ایشیائے کوچک میں برٹش افسروں نے یونانیوں کی نقل و حرکت میں حصہ لیا برٹش کمانڈر انچیف افواج مقیم قسطنطنیہ نے اس الزام کی تردید کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اگر واقعی برطانیہ قوم پرست ترکوں اور یونانیوں کی موجودہ جنگ میں غیر جانبدار ہے تو اسپر بار بار جانبداری کا الزام کیوں لگایا جاتا ہے جب ایکدفعہ برطانیہ کی طرف سے اس الزام کی تردید کیگئی تو الزام لگانیوالوں کو تسلی ہوجانی چاہئے تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہندوستان والوں کی واقفیت اس بارے میں بہت ناقص ہے۔ اور ہمارے لئے یہ جاننا مشکل ہے کہ بار بار ایک ہی قسم کا الزام کیوں لگایا جاتا ہے۔ ۲۲ اپریل کو ہوس آف لارڈز میں گورنمنٹ کی طرف سے اس غیر جانبداری کے بارے میں بیان کیا گیا "اتحادی گورنمنٹیں ترکوں اور یونانیوں کی جنگ میں کامل طور پر غیر جانبدار رہینگی۔ برطانیہ اسلحہ اور گولہ بارود حاصل کرنے کیلئے نہ تو یونانیوں کو مدد دے رہا ہے اور نہ ترکوں کو۔ اتحادیوں کے فوجی حکام نے جو قسطنطنیہ میں ہیں اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ ایشیائے کوچک میں ریلوے کے متعلق جو آسانیاں ہیں وہ فریقین میں سے کسی کو مہیا نہ کیجائیں کیونکہ یہ ریلوے اتحادیوں کی زیر نگرانی ہے۔ جنرل ہیرنگٹن نے جزیرہ نمائے اسمد میں

یونانی فوج کی کمان چھوڑ دی ہے۔ یونانی فوجوں کے ساتھ جو برٹش افسر ہیں انکو ہدایت کردیگئی ہے کہ وہ یونانیوں کو کسی قسم کا مشورہ نہ دیں اور نہ اور کسی طرح انکی نقل و حرکت میں دخل دیں اسکے ساتھ ہی اس بارے میں بھی کاروائی جاری ہے کہ فریقین جنگ میں سے کوئی قسطنطنیہ کو فوجی فرودگاہ کے طور پر استعمال نہ کرسکے۔ مالی امداد کے متعلق بھی یہی رویہ اختیار کیا گیا ہے" اس بیان کو پڑھنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتحادیوں نے اس سے پیشتر یونان کو کمزور نہیں کر رکھا تھا؟ اور ترکوں کے مختلف علاقوں پر قبضہ دلاکر یونانیوں کی طاقت کو بڑھا نہیں دیا تھا؟ اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو برطانیہ کا غیرجانبدار رہنا بھی درحقیقت یونان کی طرفداری کرنا ہے اگر دو آدمی باہم لڑ رہے ہوں اور ایک تیسرا آدمی آکر ایک کو گرادے اور دوسرے کا غلبہ اسپر کرادے اور پھر یہ کہے کہ اب تم لڑتے جاؤ میں غیرجانبدار رہونگا۔ تو اسکی یہ غیرجانبداری کہاں تک واقعیت پر مبنی ہوگی۔ پھر یونانی فوج کے متعلق برٹش افسروں کو جو ہدایت کیگئی ہے اسکی تعمیل ہونیکا یقین آنا ذرا مشکل ہے کیونکہ ان افسروں کے دل میں ترکوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کا جوش ہے اور گورنمنٹ برطانیہ نے غیرجانبداری کا فیصلہ محض دنیا کو دکھانے کیلئے کیا ہے اور یونانی فوج کے برٹش افسر اس غیرجانبداری کی حقیقت سے ضرور آگاہ ہونگے مزید براں اگر یہ افسر عملی طور پر ترکوں کے خلاف شریک جنگ ہوں تو اسکا پتہ بھی لگ سکتا ہے لیکن اگر وہ اپنی امداد محض مشورہ دینے تک محدود رکھیں تو اس کا ثبوت مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ اور مشورہ دینا بھی ایک بہت بڑی بات ہے۔ سلطان ترکی کو قسطنطنیہ میں یونانیوں کو کامیاب بنا کر فوج بھیجنے کی مناہی کرنا یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ قسطنطنیہ پر سلطان ترکی کا کسی حقیقی معنے میں قبضہ نہیں ہے (بندے ماترم لاہور)

متفرقات

حسابِ دوستاں در دل

جن صاحبوں کی قیمتیں ۱۵ مئی تک ختم ہیں وہ مہربانی کرکے بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمادیں نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔

۶۹ - ۸۷ - ۲۹۰ - ۷۵۷ - ۱۱۵۹ - ۱۶۵۵ -
۱۶۶۳ - ۱۹۳۷ - ۱۹۵۴ - ۲۳۳۵ - ۲۳۳۵ -
۲۴۸۲ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۹ - ۲۷۸۲ - ۲۷۸۵ -
۲۷۹۸ - ۲۹۹۵ - ۳۰۰۸ - ۳۲۲۲ - ۳۲۲۳ -
۳۲۲۸ - ۳۲۳۵ - ۳۴۰۷ - ۳۴۸۱ - ۳۸۵۵
۳۹۴۸ - ۳۹۷۷ - ۴۱۱۱ - ۴۱۷۴ - ۴۶۷۹
۴۶۸۱ - ۴۷۰۲ - ۴۷۰۵ - ۴۷۰۸ - ۴۷۸۶
۴۸۱۸ - ۴۸۷۵ - ۵۰۵۴ - ۵۰۵۷ - ۵۰۶۰ -
۵۰۶۴ - ۵۰۷۴ - ۵۰۹۴ - ۵۱۱۲ - ۵۱۴۰ -
۵۱۸۹ - ۵۲۶۶ - ۵۲۸۶ - ۵۴۳۶ - ۵۴۵۸ -
۵۵۰۲ - ۵۵۰۳ - ۵۵۰۵ - ۵۵۰۷ - ۵۵۰۸ -
۵۵۱۱ - ۵۵۱۲ - ۵۵۱۵ - ۵۵۱۶ - ۵۵۱۸ -
۵۵۱۹ - ۵۷۲۵ - ۵۷۳۳ - ۶۰۰۶ - ۶۰۰۷ -
۶۰۰۸ - ۶۰۰۹ - ۶۰۱۰ - ۶۰۱۱ - ۶۰۱۲ - ۶۰۱۳ -
۶۰۱۴ - ۶۰۱۵ - ۶۰۱۶ - ۶۰۱۷ - ۶۰۱۸ - ۶۰۲۱ -
۶۰۲۴ - ۶۰۲۵ - ۶۰۲۶ - ۶۰۲۷ - ۶۰۲۹ -
۶۰۳۰ - ۶۰۳۱ - ۶۰۳۴ - ۶۰۳۳ - ۶۰۳۴ -
۶۰۳۶ - ۶۰۳۸ - ۶۰۳۹ - ۶۰۴۰ - ۶۰۴۷ - ۶۰۴۸
۶۰۵۱ - ۶۰۵۲ - ۶۰۵۶ - ۶۰۵۷ - ۶۰۷۸ -
۶۱۱۴ - ۶۱۴۲ - ۶۱۵۵ - ۶۲۴۶ - ۶۲۵۴
۶۲۵۳ - ۶۲۵۴ - ۶۲۹۱ - ۶۲۹۳ - ۶۲۹۴ -
۶۲۷۰ - ۶۲۸۵ - ۶۳۰۱ - ۶۳۵۰ - ۶۳۵۲ -
۶۳۵۵ - ۶۳۷۴ - ۶۳۷۷ ۔

نوٹ ڈاکخانہ کے نئے قانون کی وجہ سے ۲/ خرچ رجسٹری دینا پڑتا ہے جو قیمت بڑھائیں تو خریدار کو سوا پانچ روپے دینے پڑیں واپسی پر آنیکی صورت میں بہت نقصان ہوتا ہے اسلئے قیمت ختم ہوتے ہی بذریعہ منی آرڈر۔

بھیجدیا کریں۔

رسالہ "تقلید شخصی اور سلفی" پر رائے

تقلید شخصی اور سلفی دیکھا ماشاء اللہ جیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور اس مضمون کو جس ڈھنگ سے ادا کیا ہے واقعی قابل آفرین ہے۔ مسئلہ تقلید کے متعلق اگرچہ اہلحدیثوں کی طرف سے بہتیری کتابیں تصنیف ہوکر شائع ہوچکی ہیں مگر تقلید شخصی اور سلفی ان سب سے علیحدہ ہے عموماً کل اہلحدیثوں کو اور خصوصاً معلم و متعلم اہلحدیثوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا ضروری ہے اور ذی ثروت اہلحدیثوں کو چاہیے کہ اس رسالہ کو غریب طلبا اہلحدیث میں مفت تقسیم کریں تاکہ کثرت اشاعت ہو اور عنداللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ اس رسالہ کی تعریف میں یہی ایک شعر کافی و وافی سمجھتا ہوں ؎

جہاں میں تھی زلیخا مشتری تھا جن مضامیں کا
تماشا ہے وہ یوسف بن کے پھر بازار میں آئے

(الداعی ابو المنصور محمد عبدالباری خلف مولینا شریعت اللہ صاحب ضلع رنگپور ڈاکخانہ کالیہ ہر کہاٹ موضع مونچہ بنگال)

مسجد اہلحدیثان لاہور

اس مسجد کے چندے کی تحریک عرصہ سے جاری ہے کچھ رقم آئی ہے مگر بہت کم ہے امید ہے احباب کرام توجہ فرمائینگے

ہندوؤں کی درخواست

ہمارے ہاں کے ہندو لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ گوکشی چھوڑ دو۔ کوئی اور کام کرو اسمیں ہم تمہاری مدد کرینگے اور خلافت کے کام میں تمہارا ساتھ دینگے۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ (مولا بخش از [illegible] کوڑی ضلع [illegible])

جواب

جمعیۃ العلماء کا متفقہ فتوٰی ہے کہ ہندو مسلم اتفاق اپنی اپنی حد میں رہکر ہونا چاہیے اس قسم کی ہندوؤں کی خواہشات ایسی ہیں کہ ہندوؤں کو بھی یہ درخواست نہ کرنی چاہیے۔ اور نہ مسلمانوں کو تسلیم کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔

ضرورت ترجمہ قرآن

مولوی حمید الٰہی صاحب مرحوم کا ترجمہ قرآن کی ضرورت ہے کسی صاحب کے پاس ہو یا انکو معلوم ہو تو اطلاع دیں قیمتاً خرید لیا جائیگا (خریدار ۶۲۸۰)

کیا حج کو جائیں؟

عرض ہے کہ امسال حج کو جانا مناسب ہے یا نہیں؟ (محمد اثیر الدین موضع جانچند ضلع مرشد آباد)

جواب ضرور جائیے کوئی مانع نہیں۔

حیوۃ طیبہ

مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم کی سوانحعمری جسکی ضرورت مخالف و موافق دونوں کو تھی۔ ابتدائی عمر سے شہادت پانے تک کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۳؎ پتہ منیجر مطبع فاروقی بلیماران دہلی

یادرفتگان

مولوی واحد اللہ صاحب مالک کوٹھی انتقال کر گئے۔ انا للہ (احسان اللہ سالک کوڑی۔ دیناجپور بنگال)

ایضاً حکیم عبد احمد امرتسر کے ایک پرانے طبیب تھے قومی کاموں میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ فالج سے فوت ہوگئے انا للہ۔

ایضاً میرے بھائی مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب فوت ہوگئے انا للہ (محمد عبد اللہ اسحاق پوری بہاری)

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

دعاء صحت

میرے والد کا ہاتھ مفلوج ہو گیا ہے ناظرین دعاء صحت فرماویں۔ (محمد عبد اللہ اسحاق پوری)

ضرورت چاہ کی اطلاع دیجئے

اہلیہ مرحومہ کے نام پر کنواں کسی مسجد میں لگوانے کا خیال ہے کسی صاحب کو کسی ضرورت کی جگہ کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ (محی الدین خاں معرفت ڈاکٹر سید عبد القادر جیلانی صاحب شریٹ سینٹ تھامس مونٹ۔ مدراس۔

رسالہ

"خون حرمین" اس رسالہ میں عرب اور شریف عرب کے دلچسپ و دلفگار واقعات صحیح صحیح معتبر بزرگ کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں اس رسالہ میں بڑی سربستہ راز معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دینی ملک عرب میں۔ ہمارا بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں سے صادر ہوئے دیکھنے والا کیسا ہی سنگدل ہو بغیر روئے کے نہیں رہ سکتا۔ اصل قیمت ۸؎ پتہ سکرٹری خلافت کمیٹی حریت مقام گیا

انتخاب الاخبار

قوم پسند ترکوں کی مدد تمام اسلامی دنیا کیلئے فرض ہے

ٹائمز کا قسطنطنیوی نامہ نگار مظہر ہے کہ اخبارات اناطولیہ کے سابق افغان سفارتی مشن کے رئیس سلطان احمد خاں جو حال ہی میں انگورا پہونچا ہے وہ انگریزوں کے خلاف تقریریں کر رہا ہے اور طرابزون کے ایک اخبار کے نمائندے سے دوران مکالمہ میں کہا ہے کہ تمام اسلامی دنیا کا یہ فرض ہے کہ قوم پسند ترکوں کی مدد کرے۔

تخت عراق کیلئے شیخ سنوسی کی نامزدگی

احرار اسلام کے ذرائع سے یہ بھی خبر ہے کہ مجلس انگورا نے عراق عرب کے تخت کیلئے سابق شیخ السنوسی کو نامزد کیا ہے چنانچہ وہ موصل کو جا رہے ہیں۔

احرار اسلام نے ترکی ٹوپی کا بائیکاٹ کر دیا

انگورا کی قومی مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ ترک بجائے فیض (ترکی ٹوپی) کے سیاہ کپڑے کی کلپاک بطور قومی لباس پہنا کریں۔ اس تبدیلی کا سبب یہ ہے کہ کلپاک فیض کے مقابلہ میں جو آسٹریا میں بنتی ہے بہت ہی کم قیمت پر ترکی میں تیار ہو سکتی ہے۔

ترکوں اور یونانیوں میں جنگ

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونانی فوج نے ۱۰ اپریل سے محاذ بروصہ پر جارحانہ حملہ شروع کیا تھا لیکن ترکوں کی عظیم فوجیں ۱۴ اپریل سے محاذ اشک پر یونانیوں پر حملہ کر رہی ہیں۔ اسوقت تک یونانی موخر الذکر محاذ پر اپنے پاؤں جمائے ہوئے ہیں۔

بالشویک وزیر جنگ افغانستان کی جانب

مارننگ پوسٹ کو ماسکو سے معلوم ہوا ہے کہ ٹراٹسکی جنرل بوڈینی کے ہمراہ ایک نامعلوم مشن پر افغان سرحد کی طرف آ رہے ہیں۔

البانیوں کا سرحد یونان پر اجتماع

۵ ہزار البانی جن میں ترکی افسر بھی شامل ہیں ایپیرس کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں اور چوکیوں کی قلعبندیاں کر رہے ہیں

یونانیوں کا نیا حملہ

اوشک کے محاذ پر ۲۰ اپریل سے یونانیوں نے تازہ حملہ شروع کیا ہے

انگلستان

میں کوئلہ کی ہڑتال تین ہفتہ سے جاری ہے مصیبت روز افزوں بڑھ رہی ہے۔ پھر لیڈروں نے کانوں کے مالکوں کے فاقہ کش بیوی بچوں کی طرف سے ملک سے اپیل کی ہے۔

سرحد پر جنگ

۱۰ اپریل کو حیدری کچ کے قریب جو جنگ ہوئی تھی۔ اس میں نمبر ۲/۴ پنجابی کی ایک کمپنی نے حیدری کچ اور شکان تنگی کے درمیان ایک بدرقہ کی مخالفت کی۔ ۵ دن تک طوفان خیز آندھی چلائی۔ بدرقہ کے ۲ میل آگے جانے سے پہلے ہی وادی کی دونوں طرف سے ایک طوفان آتشیں آیا جس نے اگلے گارڈ کا صفایا کر دیا۔ ۱۲۰ آدمیوں کی ایک جماعت نے دو رائفل بم فائر کئے۔ ان کا نقصان جان ہوا۔ کمپنی کا برطانی افسر ہلاک ہوا۔

افغانوں کے حکومت ہند سے مطالبات

اس گفتگو سے جو برطانی مشن مقیم کابل اور ہز مجسٹی تاجدار افغانستان کے درمیان ہوئی ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ افغانوں کے حسب ذیل پانچ مطالبات ہیں:-

امیر حبیب اللہ مرحوم کے زمانہ سے جو وظیفہ جمع ہے وہ ادا کیا جائے۔ بغیر محصول ہتھیاروں کی برآمد کی اجازت دیجائے۔ وزیرستان کا علاقہ افغانوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ قندھار، غزنی اور جلال آباد میں غیر ملکی قنصلوں کے نمائندگان کو داخلہ کی اجازت دینے کا حق عطا کیا جائے۔ افغانستان کو ایک بندرگاہ ملنی چاہئے۔ ان کے علاوہ یہ بھی

بیان کیا گیا ہے کہ افغانوں نے برطانی حکام کو صاف صاف ظاہر کر دیا ہے کہ بین اقوامی تعلقات کا استحکام و ضمانت اس امر کا مقتضی ہے کہ برطانیہ معاہدہ کی ترمیم میں اپنی مخالفت سے محترز رہے۔

سرحدیوں کا اعلان جنگ

ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ سرحدیوں نے ایک اعلان جنگ انگریز پولیٹیکل افسر کے نام بھیجا ہے جس پر مختلف جماعتوں کے تقریباً تیس نمائندوں نے دستخط کئے۔ اور مہریں ثبت فرمائیں اعلان جنگ کا خلاصہ یہ ہے:-

"ہم تمام قبائل آفریدی نے آکا خیل کے ملا صاحب کو اپنا امیر قرار دیا ہے۔ امیر ممدوح نے ہم سب کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ہم آپکو مطلع کر دیں کہ آپ خیبر ریلوے کا کام فی الفور بند کر دیں ورنہ وہی ہوگا جو ناگزیر ہے ہم نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ آپکی جو دوست دار جماعتیں ابتک برابر سرکار کا یہ کام کر رہی ہیں انکے گھر جلا دیئے جائینگے اور انکی نعشیں پھینک دیجائینگی۔ اس خط کا جواب جلد بھیجو تاکہ معلوم ہو تمہارا ارادہ کیا ہے کیا ہمارے مطالبات پورے کر دوگے یا وہ ناپسند کروگے"

حبشیوں کے مطالبات

امریکہ کے حبشیوں نے امریکہ کے نئے پریزیڈنٹ ہارڈنگ سے استدعا کی ہے کہ لنچ کی سزا کو موقوف کیا جائے۔ طوق غلامی ان کے گلے سے اتارا جائے۔ بیگار سے انہیں معاف کیا جائے اور جنوبی امریکہ کے حبشیوں کو حق رائے دہندگی دیا جائے۔ حبشیوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ اس بات کے ثبوت میں کہ امریکی جدید حکومت نسلی امتیازات کے مٹانے اور حبشیوں کیساتھ انصاف کرنے کیلئے تیار ہے حکومت کو چاہیئے کہ وہ زراعت اور مزدوری کے محکموں میں حبشیوں کو اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کرے۔

* * *

اشتہار صحت آثار

مقوی بدن یہ دوا اعصاب اور جوڑوں کیلئے نہایت مؤثر ہے درد پٹھوں اور ریاحی پاچو کا درد ہو خواہ کسی جگہ پر ہو اسکے استعمال سے دفع ہو جاتا ہے خواہ نیا ہو یا پرانا۔ قیمت فی تولہ عا

حلوی اکسیری تمام پٹھوں اور جوڑوں کے درد نئے پرانے کیلئے نہایت نافع ہے مریض جلد ہی شفایاب ہوتا ہے فی سیر عنے پرانے مریض کیلئے ایک سیر کافی ہے ہزارہا اشخاص اسکو کھا کے صحتیاب ہوگئے۔

نور البصر یہ دوا آنکھ کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں کی سرخی۔ سوزش پانی بہنا۔ آنکھیں دکھنا لگکے (درد ہے) آنکھوں سے میل نکلتی رہنا یہ سب علتیں چند روز کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں اگر کوئی حفظ صحت چشم کیلئے استعمال کرتا ہے تو ان تمام علتوں سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں۔ انشاءاللہ۔ قیمت فی تولہ عہ

علاج آتشک آتشک نیا ہو یا پرانا اسمیں دوا کھانے اور لگانے کی دیجاتی ہے خواہ دو چار دن میں اچھا ہو جائے دوا کل ۱۰ روز کی دیجاتی ہے اسکو پورا کرنا ہوگا۔ اگر کچھ بقیہ مرض رہے تو پورا حال لکھنے پر اسی کے موافق دوا دیجائیگی۔ اسکی قیمت نہ ہوگی۔ دس روز کی دوا کی قیمت صعہ ہے اور اگر مریض بالکل صحت سے انکار کرے تو آئندہ دوا نہ دیجائیگی اور نہ کوئی جواب اور اگر مریض ہمارے پاس آکر علاج کرائے تو صحت نہ ہونے پر قیمت بھی واپس دیدینگے۔ ورنہ جو کچھ مناسب ہوگا ادا کرنا ہوگا۔ اور دیگر دوائیں مثل سوزاک۔ خرابی خون۔ جلدی امراض۔ درد گنٹھیہ اور درد کمر۔ کمزوری۔ نامردی کی حسب فرمائش عمدہ اور مفید پیش کی جاوینگی۔

تمام دوائیں مولینا حکیم عبید الرحمٰن صاحب عمر پوری کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں۔ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ دوا ارسال ہوگا؛

المشتہر:-

مولوی عبید اللہ دار الشفائی رحمانی
حسن گنج۔ دھلی

صحبت صالح

شمیم ہند پرفیومری کی نفیس اور بہترین خوشبوئیں

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑہ	عہ و عا۔ ہے۔ للعہ و عشر تک
عطر گلاب	عہ عا ہے۔ للعہ صہ عنہ تک
عطر موتیا	عہ عا ہے للعہ عنے تک
عطر حنا شک	عا ہے صہ تک
روح خس	ہے صہ تک
روح گلاب	سو روپیہ تولہ خالص
عطر چمبیلی	عا ہے للعہ صہ عنے تک
؍ نرگس	عا صہ
؍ مولسری	عا ہے
؍ چمپا	عا ہے

نام روغن	قیمت فی سیر وزن پختہ (۸۰ سیر)
چمبیلی	تین روپیہ عشر اور عنہ
بیلہ	تین روپیہ عشر اور عنہ
موگرہ	تین روپیہ صہ اور عنے
کیوڑہ	عشر تک

پتہ شیخ عبد الرؤف شمیم ہند پرفیومری قنوج

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور زود اثر روغن ہے جس کے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثل فالج لقوہ۔ گنٹھیہ رعشہ تشنج زکام نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال لرزہ۔ درد سینہ۔ ورد سینہ سوختگی آتش۔ طاعونی گلٹی۔ نیش عقرب وغیرہ ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱ اونس ۸ آٹھ آونس ۱۲ ۔ ۱۲ اونس عا فی سیر للعہ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:-

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ
ڈاکخانہ مراد پور۔ ضلع پٹنہ

[illegible]

مومیائی

خون بیا کرتی اور ضعف باہی ہو ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش نکر دردی سینہ وغیرہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

جناب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے

تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ زاد الطافہ تسلیم! اس سے پہلے بھی پاؤ بھر مومیائی آپکے کارخانہ سے ایک مریض کیلئے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا منگوائی گئی جس سے اسکو پورا فائدہ ہوا۔ چونکہ اب ویسا ہی ایک اور مریض اپنے زیر علاج ہے اسلئے برائے مہربانی پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں (یکم اپریل [illegible])

پتہ:- **منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

علم دوست احباب کے لئے نادر تحفے

تاریخ بیت اللہ شریف

خانہ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل۔ لکھائی نہایت خوبصورت۔ چھپائی عمدہ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱۲

بابل

قرآن شریف کی آیت ببابل ھاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل و مکمل حالات اور اسکے عجائبات و باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات و تہذیب کا فوٹو۔ موجودہ تحقیقات کا نچوڑ۔ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۱۲

شداد اور اسکا بہشت

شداد اور اس کی بہشت کے مفصل و صحیح اور دلچسپ حالات۔ سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب قیمت ۳

انجام دنیا

اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے۔ قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے مزیدار کتاب لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ۔ قیمت ۳ (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

پتہ:- **خالد برادرس۔ امرتسر**

عید قریب آگئی ہے

اسلئے ہم نے شائقین کے لئے نہایت عمدہ اور

فینسی عید کارڈ

چھپوا کر چھوڑے ہیں۔ جو کفایت اور سستے نرخ پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ قیمتیں بحساب ذیل ملاحظہ ہوں

۱۰۰ عدد کارڈ ۳ جیک مکس ایک کالی جسمیں ۲۵ عدد

۵۰ ... ۱ ...

۲۵ ... ۱۵ ایک درجن جیک قیمت ۲

۱۲ ... ۸ ...

نوٹ:- خریدار کو فرمائش کے ہمراہ کل قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنی لازم ہے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ المشتہر:-

ایم عطاء اللہ کٹڑہ بھائی امرتسر

مختصر فہرست کتب دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

الخبر الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی قیمت ۲

شہادۃ القرآن مرزا صاحب قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کی قابلدید تردید مصنفہ مولانا سیالکوٹی عہ

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث قابلدید ہر سہ حصص

اسلامی چیلنج مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو چیلنج ۲

فسخ نکاح مرزائیوں کے رد میں قابلدید رسالہ۔ اسمیں علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ درج ہے کہ مرزائیوں سے ہر قسم کے تعلقات مثل نکاح جنازہ۔ نماز وغیرہ کا انقطاع ضروری ہے ۲

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کے حالات زندگی از ابتدا تا انتہا۔ قابل دید۔ نہایت محنت سے تیار کیگئی ہے ۱۰

نکاح مرزا مرزا کے نکاح آسمانی والی پیشگوئی پر مفصل بحث اسکی تردید اور حسرت آفرین نتیجہ قابل دید ۳

فاتح قادیان مرزائی مناظر کی شکست اور اسلامی مناظر کی فتحیابی ۲

پتہ:- منیجر [illegible] امرتسر

SAKHANA GUJRANWALA

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

پیش خدمت ... مصطفیٰ ...

جلد ۱۸ نمبر ۲۷

امرتسر مطبوعہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج اور ناپسند مضامین ٹکٹ آنے پر واپس ہونگے

(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی

(۵) جس اسامی سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ مبلغ ہے

عام خریداران سے سالانہ ۔ صہ ششماہی ۲ع

ممالک غیر سے سالانہ ایک پونڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیے

جملہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام
مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل)
مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر
ہوں

فہرست مضامین

مولانا عبدالباری کے خطبہ صدارت میں تقلید کی بحث ... صفحہ ۱
نماز کانفرنس جہلم میں ... ۳
قادیانی مشن، کذبات مرزائیہ ... ۴
رد تعاقب بر قبولیت ولی وختر ... ۵
جواب سوال ایڈیشن ... ۶
فتاوے ... ۷
علمی مطالع ... ۸
متفرقات ... ۹
انتخاب الاخبار ... ۱۰
اشتہارات ... ۱۱
... ۱۲

مولینا عبدالباری کے خطبہ صدارت میں تقلید کی بحث

پھر بہار آئی امیر زخم دل آلے ہوئے

ہمارا تو یہ اصول ہے جس پر ہم بڑی مضبوطی سے قائم ہیں کہ اسلامی فرقے سب حق رکھتے ہیں کہ اپنے خیالات خصوصیہ کی اشاعت کریں۔ اور ان کو ایسا کرنے سے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ ہاں علم معقول (منطق) کا اصول ہمیشہ نظر رہنا چاہیے کہ جہاں فرد واحد یا افراد متفقۃ الحقیقۃ سے سوال ہو وہاں نوع سے جواب دیا جاوے لیکن مختلف الحقیقت افراد ہوں تو نوع سے جواب دینا عقل اور معقول دونوں کے خلاف ہے۔ نتیجہ اس منطقی اصول کا ہم نے تو یہ سمجھا ہے کہ جہاں ایک مذہب کا جلسہ ہو وہاں تو اس مذہب کی خصوصیات کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن جہاں مختلف مذاہب کے لوگوں کا مشترکہ جلسہ ہو وہاں اپنے مخصوص مذہب کا ذکر کرنا خصوصاً ان امور کا جو مذاہب میں حد فاصل کا حکم رکھتے ہوں کسی طرح درست اور جائز نہیں ہو سکتا۔

مولنا عبدالباری لکھنوی کے خطبہ صدارت پر آج ہم اسی اصول سے بحث کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایک ایسے جلسہ میں جو تمام علماء امت کا مشترکہ تھا۔ اپنے مخصوص مسائل کا ذکر کیا جسکی تفصیل یہ ہے۔

صوبہ مدراس کی مجلس العلماء کا تیسرا جلسہ بمقام ایروڈ ضلع کوئمبتور اخیر مارچ کے تھا اس کے صدر جناب ممدوح قرار پائے تھے۔ آپ نے اپنے

خطبہ صدارت میں جہاں مسائل حاضرہ کا ذکر کیا مسئلہ تقلید شخصی کا ذکر بھی چھیڑ دیا جسکے متعلق آپکے الفاظ یہ ہیں :-

"ہمارے فقہیات میں بھی چار حصے جداگانہ ہو گئے حنفیہ۔ مالکیہ۔ شافعیہ۔ حنابلہ۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے ایک وسیع راستے پہ چلنے والے نے ایک کنارہ اختیار کر لیا کسی نے دوسرا کنارہ اختیار کر لیا۔ کوئی بیچ کے بازو پر ہو گیا کوئی دوسرے کے بازو پر ہو گیا۔ جانب راست اگر حنفیہ ہیں تو ان کے ساتھ حنابلہ قدم فرسا ہیں۔ جانب چپ اگر مالکیہ ہیں تو اون کے دوش بدوش شافعیہ ہیں۔ یہ سب ایک ہی راستہ پر ہیں۔ تفاوت صرف جہالت کا ہے۔ اس راہ سے اگر کوئی باہر ہو گیا تو وہ سیدھا نہیں چل سکتا جسقدر اس نے اس راہ کو دور چھوڑا اتنا ہی اسکو منزل مقصود سے پہونچی ہگی۔ یہی ہماری تقلید اور وہی سیدھی راہ ہے۔ ہم کو اس گذارش سے صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ ہم اس تعلیم کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جو صراط مستقیم ہے۔ اور جو اسلام حقیقی ہے۔ مجلس العلماء ترجمان حق بجانب ہے کہ وہ اپنے اغراض میں تصریح کرے اور ظاہر کر دے کہ اہل سنت وجماعت یعنی مذہب حنفی شافعی مالکی وحنبلی کے مطابق اسلامی عقائد عوام میں مشتہر کرانا اسکو عملی ثبوت میں لانا"

(خطبہ صـ۲)

اس عبارت پر ہمکو کئی وجہ سے نظر ہے اول یہ کہ اس بحث کی جگہ یہ جلسہ نہ تھا۔ دوم یہ کہ اہل سنت کے چار ہی فرقے شمار میں لائے گئے اور اہلحدیث کو نظر انداز کیا گیا۔ جو قدیم الایام سے اہل سنت کا فرقہ مشہور چلا آیا ہے۔ اگر کسی کو اس فرقہ کے اہل سنت ہونے میں شک ہو تو وہ اہلسنت کی جامع مانع تعریف کرے پھر جسپر وہ صادق نہ آئے اسکو خارج کر سکتا ہے۔ بدوں اس کے نہیں۔ تیسرے یہ کہ اس عبارت میں یہ بہت سنگین دعوے کیا گیا ہے کہ "اگر کوئی ان راہوں سے باہر ہے تو وہ سیدھا نہیں چل سکتا۔" یوں تو یہ تینوں وجوہ ہماری نظر کی ہیں مگر آخری وجہ سب سے ضروری ہے ممکن تھا کہ ہم پہلی دو وجہوں سے چشم پوشی کر جاتے کیونکہ غیر محل گفتگو کرنا ایک اخلاقی غلطی ہے جسکی اصلاح کرنا خود فاعل کا فرض ہے۔ اگر ہم کو کوئی شخص اہلسنت کسی خاص معنے سے جو اس کے ذہن میں ہیں نہیں جانتا تو ہمارا اس سے نقصان نہیں۔ ہم بھی اسکو مجبور نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ اسکا اپنا فرض ہے کہ اپنے معلومات کو صحیح کرے ورنہ غلط معلومات اور معتقدات کا نتیجہ خود پائیگا اسلئے سب سے بڑی وجہ ہمارے اس نوٹ لکھنے کی تیسری ہے جسمیں غیر پابند تقلید کو راستی سے بہت دور کہا گیا۔

ہمارے خیال میں مسئلہ تقلید خصوصاً تقلید شخصی کی جتنی تنقید ہوتی جاتی ہے اتنا ہی یہ مسئلہ صاف ہوتا جاتا ہے۔ اور اہل حق کی اس میں فتح مبین ہو رہی ہے۔ اب جتنی دیر باقی ہے وہ سب اس لئے ہے کہ تقلید کی جامع مانع تعریف ملحوظ نہیں رکھی جاتی۔ اسپر تو ہم یہاں مفصل بحث کرنا نہیں چاہتے بلکہ اپنے رسالہ "تقلید شخصی اور سلفی" کا حوالہ دینا کافی جانتے ہیں جس میں خود مولنا عبدالباری کا بھی ایک خط درج ہے جو تقلید کے خلاف ہے۔ البتہ جو مثال اس خطبہ میں مولانا عبدالباری نے دی ہے اوس پر اپنا ما فی الضمیر پیش کرنا چاہتے ہیں آپکی مثال کا مطلب صاف یہ ہے کہ کسی چوڑی سڑک پر جیسی کہ دہلی کے چاندنی چوک کی ہے کوئی ایک گز بھر زمین پر چلا کوئی دوسرے گز زمین پر کوئی تیسرے گز پر کوئی چوتھے پر جسکا نقشہ یہ ہے :-

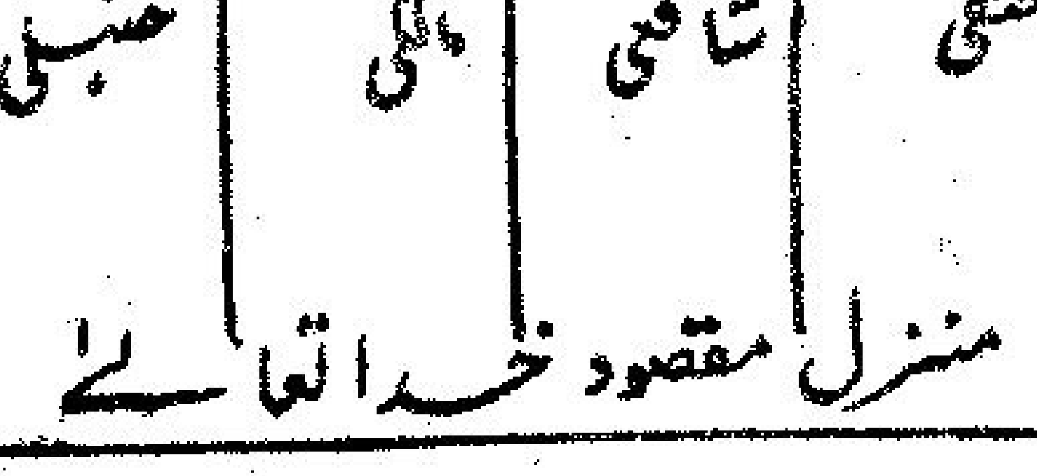

آپ فرماتے ہیں یہ سارے راستے منزل مقصود تک پہونچا دینگے" کاش مولانا کی بیان کردہ صورت واقعات کے مطابق ہوتی۔ ہم نے جہانتک دیکھا واقعات اس تصویر کے بالکل برخلاف ہیں۔ تمام کتب فقہ خصوصاً ہدایہ کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ اوس میں اپنے مذہب کے سوا باقی مذاہب (شافعیہ وغیرہ) کی تردید اور تغلیط ہوتی ہے۔ یعنے اوس میں ہر مسئلے میں عموماً یہ لکھا ہوا ملتا ہے کہ یہ ہمارا مذہب ہے اور امام شافعیؒ وغیرہ یوں کہتے ہیں اور اون کا کہنا بدیں وجہ غلط ہے۔ نقشہ مرقومہ میں حنفی راستہ والا شافعی وغیرہ کو کیونکر کہہ سکتا ہے کہ تمہاری روش غلط ہے فتح پوری دہلی سے چار آدمی جامع مسجد کو جائیں جن میں سے دو دائیں پٹڑی پر اور دو بائیں پٹڑی پر چلے چلیں مگر راستے میں ایک دوسرے کو یہ کہتے جاویں کہ ؎

این رہ کہ تو میروی بترکستان ست

اتحاد راستہ کے معنے تو یہ ہیں کہ اوس پر چلنے والے ایک دوسرے کی تغلیط نہ کریں اگر اوس میں سے ایک دوسرے کی تغلیط اور تردید کرے تو اسکا نتیجہ وہی ہے جو شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

یکے بر سر شاخ بن مے برید
خداوند بستاں نگاہ کرد و دید!
بگفتا کہ این شخص بد مے کند
نہ با من کہ با نفس خود مے کند

مولانا عبدالباری کی مرقومہ مثال سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنفین کتب فقہ (صاحب ہدایہ وغیرہ) جو دوسرے مذاہب کی تردید اور تغلیط کرتے ہیں اون کی مثال بالکل اس رباعی کی سی ہے۔ جسکے نہ ہم قائل ہیں نہ مولانا موصوف ہونگے۔ پھر مجالس میں اس قسم کی مثال دینا اور عمل اوس کے خلاف رکھنا ہاتھی کے اندرونی اور بیرونی دانتوں کے مشابہ تو نہیں ہاں آخر میں ہم ایک بات اور بھی پوچھنا

اسرار قرآنیہ برکات روحانیہ۔ اس میں اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ کا ثبوت اور صداقت توحید [illegible] شرک و توحید کا بیان ہے پنجابی نظم۔ قیمت [illegible]

یا واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جس شارع عام کو حاکم اعلےٰ نے غیر منقسم وسیع صورت میں رکھا ہو اوس کو تقسیم کرنے والا کون؟ شارع محمدی میں یہ تقسیم کب سے ہوئی؟ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ زمانہ رسالت میں نہ تھی۔ عہد خلافت میں نہ تھی زمانہ ائمہ میں نہ تھی۔ پس جس طریق پر یہ راستہ سابق میں تھا۔ اوسی پر اسکو رکھکر اہل سنت کہلا سکتے ہیں۔ اسکے بغیر نہیں۔

مولانا عبدالباری نے بہت خوب فرمایا ہے کہ ہمکو صراط مستقیم حاصل کرنا ہے"۔ ہم بھی آپکی اس خواہش میں متفق ہیں۔ لہذا ہم حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث آپکے سامنے رکھے دیتے ہیں جس سے آپ خود ہی اندازہ فرمالینگے کہ صراط مستقیم کونسا رستہ ہے:۔

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخط خطا وخط خطين عن یمینه وخط خطين عن یساره ثم وضع یده فی الخط الاوسط فقال هذا سبیل اللہ ثم تلا هذه الآیة۔ وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبیله (ابن ماجہ باب اول)

جابرؓ صحابی کہتے ہیں ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے ایک خط سیدھا لمبا کھینچا دو خط اسکے دائیں طرف اور دو بائیں جانب پھر درمیانی لمبے خط پر ہاتھ رکھکر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے اور یہ صراط مستقیم ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور راستے پر مت چلو۔ ورنہ تم اسکے صراط مستقیم سے بہک جاؤ گے"۔

اس حدیث کا نقشہ یوں ہے:۔

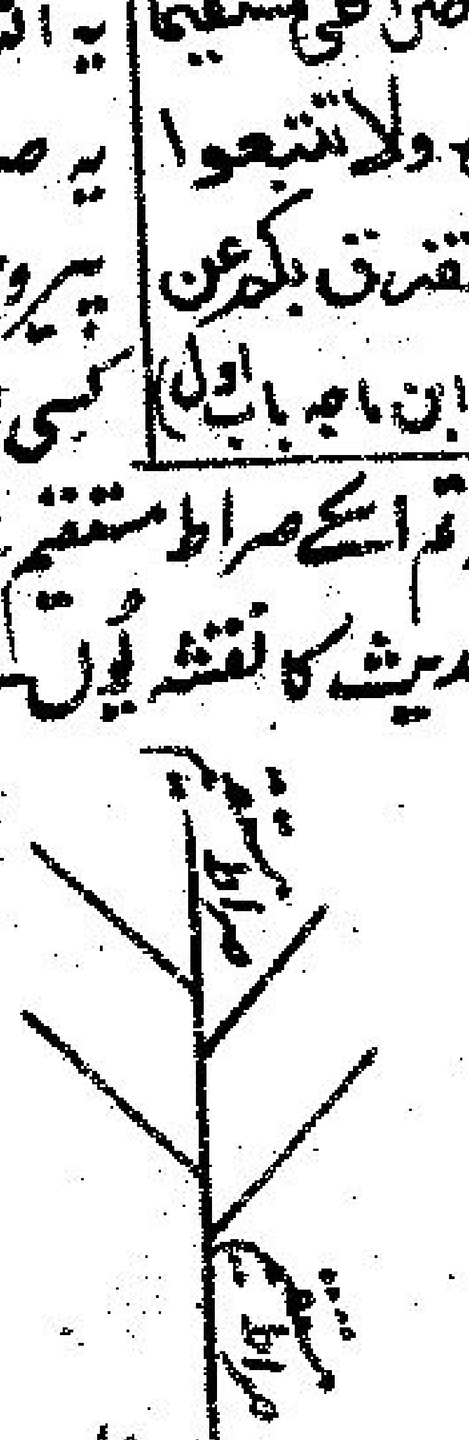

یہ حدیث اپنا مدعا بیان کرنے میں صاف ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک راستے کے ارد گرد چار راستے بنا کر فرمایا کہ سیدھا راستہ وہ ہے جو ان چاروں میں ممتاز ہے جسکی ابتدا دربار رسالت سے ہے نہ کہ بعد مدت دراز سے۔ اب مطلع بالکل صاف ہے کہ کون سے راستے کی ابتدا دربار رسالت سے ہے اور کونسے راستے محدثہ (نئے پیدا) ہیں۔ اس کے متعلق متفقہ تاریخی ثبوت گواہ عدل ہے کہ تقلیدی راستے چوتھی صدی ہجری سے پہلے نہ تھے۔ پس صراط مستقیم کے طالبوں کو ان تقلیدات حادثہ سے گذر کر اوس راہ مستقیم کو تلاش کرنا چاہیے جس کی بابت ارشاد ہے:۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ

(یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو)

ایک ضروری سوال

مولینا عبدالباری کو یہ تو اقرار ہے کہ یہ چاروں مذاہب (حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی) سب ٹھیک ہیں اور چاروں موصل الی المقصود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ان چاروں کے مسائل فقہیہ بحیثیت اس کے ٹھیک ہیں کہ قرآن و حدیث کے موافق ہیں؟ یا اس لئے ٹھیک ہیں کہ ان ائمہ کے بتلائے ہوئے ہیں اگر پہلی صورت آپکی مراد ہے یعنی یہ مسائل مدلل بدلائل شرعیہ قرآن وحدیث صحیح ہیں تو سوال یہ ہے کہ ایک شخص نماز یوں پڑھتا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھتا ہے جیسے شافعیہ وغیرہ کرتے ہیں۔ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھتا ہے۔ نماز میں آمین بالجہر اور رفع یدین کرتا ہے جو ان ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی سے ثابت ہے مگر ان ائمہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ امام الائمہ امام اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لحاظ سے ان مسائل کو مانتا اور عمل کرتا ہے تو کیا یہ شخص صراط مستقیم پر نہیں؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

اگر دوسری صورت ہے یعنی آپکے نزدیک مسائل ان ائمہ اربعہ کے بتائے ہوئے محض اس لئے صحیح ہیں کہ ان اماماِن دین نے بتائے ہیں ہمیں ان کی دلائل کا علم نہیں۔ تو مہربانی کرکے بتائیے کہ ان ائمہ کو بھی منصب نبوت حاصل ہے؟ اگر ہے تو شرک فی الرسالت لازم آئیگا۔ اگر نہیں تو محض انکے کہنے سے مسائل صحیح کیونکر ہوئے؟ فافہم وتدبر۔

نماز کانفرنس جہلم میں!

حسب الاعلان سابق انجمن اہلحدیث جہلم کے سالانہ جلسہ کے موقع پر یکم مئی کی شب کو نماز کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ نماز کانفرنس کا اشتہار الگ شائع کیا گیا تھا۔ جس میں ہر مذہب ومشرب کے پیروؤں کو دعوت شرکت دیگئی تھی۔ چنانچہ بفضلہ تعالےٰ ہر مذہب ومشرب کے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ صدر جلسہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی تجویز ہوئے۔ مندرجہ ذیل تجویزات پاس ہوئیں

(۱) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ سردست پنجاب کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے جسکا نام ہو"نماز کانفرنس" اس کی غرض مسلمانوں میں نماز کی اشاعت کرنی ہو۔

(۲) یہ جلسہ نماز کانفرنس کے لئے سردست مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کو ناظم (سکرٹری) تجویز کرتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ نماز کانفرنس کے ممبروں کو کم از کم ۱۲ر سالانہ چندہ اسکی اغراض کی تکمیل کے لئے دینا ضروری ہوگا۔ زیادہ موجب شکریہ۔

(۴) نماز کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے ممبر ۵۰ تک ہونگے جو ۳۰۰ ممبر درج رجسٹر ہونے کے بعد انتخاب کئے جائینگے۔

(۵) نماز کانفرنس کے ماتحت ہر مقام پر

نماز کمیٹیاں ہونگی۔ جن کے ممبر مقامی طور پر دورہ کرکے بے نمازوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دیا کرینگے اور وقتاً فوقتاً دیہات میں بھی جایا کرینگے وہاں بھی نماز کمیٹیاں قائم کرکے ضلع کے صدر مقام سے اونکو وابستہ کرینگے۔

(۴) یہ جلسہ منظور کرتا ہے کہ بے نمازوں سے رشتہ نکاح نہ کرینگے جبتک وہ نماز نہ شروع کریں۔

مقام مسرت

چندہ سالانہ کی تعداد (عہ/ یا ۱۲/) پر بحث ہو رہی تھی کہ اللہ کے بندے بغیر تحریک کے چندہ دینے لگ گئے۔ ایک ایک روپیہ سے لیکر ہوئے اور بابو نذر محمد صاحب انسپکٹر بنک جلسے کے علاوہ چندہ ممبری کے عنہ برائے اشتہارات بھی دیئے۔ کل رقم چندہ لہ للعہ ہوئے۔

ناظرین سے مخفی نہ ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں پر جو مصیبت نازل ہے وہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوئی۔ اسپر سب مسلمان متفق ہیں کہ یہ وبال احکام شرعیہ سے ہماری غفلت کی سزا ہے لہذا اسوچ سمجھکر نماز کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی۔ تاکہ خدا تعالےٰ مسلمانوں سے یہ سزا معاف فرماوے۔ اس لئے بہی خواہان اسلام خصوصاً ہواخواہان خلافت سے توقع ہے کہ وہ نماز کانفرنس میں ضرور شریک ہوا کرینگے پنجاب کے اصحاب تو ممبری کی منظوری سے خاکسار کو اطلاع بخشیں دوسرے علاقہ کے دوست اپنی تائید سے آگاہ فرماویں۔ تاکہ اوس تائید کو شائع کرکے اوس علاقہ کے لوگوں کو نماز کمیٹی یا نماز کانفرنس قائم کرنے کی ترغیب دیجاوے۔ والسلام

اعلان!

حسب اعلان رمضان کی وجہ
سے اخبار ۱۲ ؍ ۱۶ صفحہ
نکلا کریگا بجائے ۱۶ کے
صفحہ کے ۱۲ صفحہ ۲۰
(منیجر)

قادیانی مشن

کذبات مرزا

(عـ۴)

اہلحدیث مورخہ ۸۔ اپریل میں ہم نے کذبات مرزا عـ۳ کے ذیل میں مرزائیوں سے ایک سیدھی بات کا مطالبہ کیا تھا مگر وہ سیدھی اونکے حق میں بہت ٹیڑھی ثابت ہوئی۔ لاہور کا پیغام بہت کچھ سٹ پٹایا اور بہت سے اخلاق مرزائیہ کا اس نے ثبوت دیا مگر اصل عقدہ کو حل نہ کر سکا بلکہ اُلٹا پھنسا۔ کیونکہ شیر کے پنجے سے نکلنا کار سے دارد۔

ہمارا سوال تھا کہ مرزا صاحب کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں لکھتے ہیں کہ بعد واقعہ صلیب کے حضرت مسیح کی عمر ایکسو بیس (۱۲۰) سال کی ہوئی تھی۔ اور یہ مضمون حدیثوں میں آیا ہے۔" نیز کتاب "راز حقیقت" میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو واقعہ صلیب ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا تھا۔" ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی ساری عمر ۱۵۳ سال کی ہوئی تھی (بقول مرزا) یہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ اس پر سوال تھا کہ (۱۵۳) سال کی عمر والی حدیث کہاں ہے بتاؤ ورنہ کذب مرزا کا اقرار کرو سے

بات تھوڑی حسرتیں دل میں بہت
صلح کیجے بس لڑائی ہو چکی

اس کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ ایمانداری سے یہ حوالہ دکھلاتے یا دروغ مرزا کا اعتراف کرتے۔ مگر افسوس کہ اڈیٹر پیغام نے اسکے جواب میں وہی روش اختیار کی جس کی شکایت قادیانی جماعت کو ہمیشہ سے ہے کہ یہ لوگ دراصل مرزا صاحب کے منکر ہیں دیکھئے تو کیسی ہتک اور توہین مرزا سے لکھتی ہیں کہ:۔

"اب مولوی (ثناء اللہ) صاحب یہ چال چلے کہ راز حقیقت اور تذکرۃ الشہادتین کی عبارت ملا کر پڑھو تو دونوں عبارتوں سے حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ بنتی ہے۔ سچ ہے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا"

(۱۳ اپریل ۲۱ء)

لیجئے صاحب مرزا صاحب کی عبارتوں کو یکجا کرنا گویا بھان متی کا تماشہ کرنا ہے کیا کوئی مسلمان جو قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہو اسکے سامنے قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ایک مضمون کی آیات پیش کی جائیں تو اسکے منہ سے یہ نکل سکتا ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، ہرگز نہیں بلکہ یہ اوسی کے منہ سے نکلیگا۔ جو قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کی کتابوں پر اعتقاد رکھنے والے کے منہ سے یہ ہتک آمیز فقرہ نہیں نکل سکتا ایسا فقرہ وہی کہیگا جسکے دل میں مرزا صاحب پر اعتقاد نہ ہوگا۔

آگے چلکر پیغام لکھتا ہے:۔

"حضرت (مرزا صاحب) نے تذکرۃ الشہادتین میں حضرت عیسیٰ کی عمر احادیث کی بنا پر (۱۲۰) سال ہی لکھی ہے اگر انہوں نے (۱۵۳) لکھی ہوتی تو آپ افترا یا جھوٹ جو کچھ بھی کہتے ٹھیک تھا مگر حضرت صاحب نے جا بجا اس حدیث کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور اسکی بنا پر حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰۔ برس ہی بتلائی ہے کہیں بھی ۱۵۳ سال کی نہیں بتائی" (حوالہ مذکور)

ہم حیران ہیں کہ ان حواریان مسیح قادیان کو کن لفظوں میں سمجھاویں۔ سچ ہے "سوتے کو آدمی جگا سکتا ہے جاگتے کو کون جگاوے" یہ لوگ دانستہ سو رہے ہیں۔ اسی لئے انکے حق میں وارد ہے

اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا

(راہ ہدایت سمجھائے جانے پر بھی ہدایت نہیں پاتے)

بندۂ خدا اللہ سے ڈرو۔ کیا تم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ گھڑی کی سوئی کو پیچھے کرنے سے وقت بھی پیچھے کو ہو جائیگا؟ کیا تم لوگ نہ سمجھو گے تو دنیا میں سمجھنے والے نہ ہونگے؟ سنو! ہم پھر اُن عبارتوں کو تمہارے سامنے رکھے دیتے ہیں:۔

"بعد صلیب کے حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی (یہ حدیث مذکورہ سے ثابت ہے)

حضرت عیسیٰ کو ۳۳ سال کی عمر میں صلیب (پھانسی) دیگئی تھی" (راز حقیقت)

ناظرین! ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے کیا یہ صاف نہیں سمجھا جاتا کہ مرزا صاحب کے علم میں حضرت عیسیٰ کی ساری عمر حدیثوں کی رو سے (۱۵۳) سال کی ہوئی تھی۔ بس اسی کا مطالبہ ہے یا ایسی حدیثوں کا ثبوت دو یا کذب مرزا کا اعتراف کرو ؎

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اُس بت سے خدا سمجھے

باقی بحث متعلقہ حدیث مذکورہ آئندہ[1]

ردِّ تعاقب

بر قبول دعوت ولی دختر

عالی جناب مولینا ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث ۱۸۔ فروری ص ۱۱ میں بحوالہ حدیث ابن ماجہ فتوے دیا تھا کہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ "لڑکی والوں کے گھر سے بطور ضیافت کے کچھ کھایا جائے تو جائز ہے۔" اسپر ایک صاحب نے اخبار اہلحدیث ۲۵۔ مارچ کے ص پر تعاقب کیا ہے کہ "ایسے کھانے کا ثبوت سنت نبوی سے نہیں ملتا اور علماء ایسے کھانوں میں شریک نہیں ہوتے اور یہ اسراف و رسم ہے وغیرہ" اور حدیث ابن ماجہ کی یہ غلط تاویل کی ہے کہ اس میں کھانا کھلانے سے مراد دلہن (فاطمہ رض) کو کھلانا ہے۔ کیونکہ کنواری لڑکیاں شرم سے کھانا نہیں کھاتیں۔ باراتیوں کا کھلانا اگر مراد ہوتا تو آپکی بیویاں اُنکو کیسے کھلاتیں؟

اب ہر ایک شق پر مجملاً بحث کرتا ہوں بحمد اللہ و توفیقہ۔ شق اول و آخر یعنے ایسی دعوت کا ثبوت سنت نبوی سے نہیں ہے اور یہ کہ فاطمہ رض کی شادی میں اطعمنا تمرا و زبیبا (ابن ماجہ ص ۱۳۹) سے مراد یہ ہے کہ ہم نے فاطمہ رض کو کھلایا تھا صحیح نہیں، بلکہ ایسی دعوت کا ثبوت سنت نبوی سے موجود ہے اور حدیث مذکور میں باراتیوں کا کھلانا مراد ہے چنانچہ یہی حدیث دوسری سند سے خمیس میں یوں مروی ہے عن جابر قال حضرنا عرس علیؓ و فاطمةؓ فهیأ لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم زیتا وتمرا فاکلنا الخ (ص ۱۴۲ ج ۱) جابر کہتے ہیں کہ ہم (صحابہؓ) علی و فاطمہ کی شادی میں حاضر ہوئے تو آنحضور (لڑکی کے والد) نے ہمارے لئے زیتون اور خرما مہیا کیا۔ پس ہم سب نے کھایا۔ اس سے زیادہ تفصیل سے قاضی عیاض نے آجری سے بروایت محمد بن حسین واقعہ نکاح فاطمہ رض یوں نقل کیا ہے ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بلالا بقصعة من اربعة امداد او خمسة و بذبح جزور لولیمة فاطمة قال فاتیته بذلک ثم ادخل الناس رفقة رفقة یاکلون منها حتی فرغوا وبقی منها فضلة فبرک فیها و امر بحملها الی ازواجه وقال کلن و اطعمن من اتاکن (سیرۃ احمدیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیٹی فاطمہ کا ولیمہ کیا اور اونٹ ذبح کرایا اور تمام صحابہ کو کھلایا۔ پھر بچا ہوا اپنی بیبیوں کے پاس بھیجدیا۔ اور فرمایا کہ تم آنے والی عورتوں کو کھلاؤ۔ اس حدیث سے سنت نبوی سے ایسی دعوت کا ثبوت واضح طور سے ہوتا ہے نیز باراتیوں کا کھانا ثابت ہوتا ہے۔

شق ثانی و ثالث کہ علماء ایسے کھانوں میں شریک نہیں ہوتے۔ اور یہ اسراف و رسم ہے" بھی صحیح نہیں۔ سنت نبوی کو کون اسراف و رسم کہہ سکتا ہے۔ رہے علماء تو شاذ آجکل کے بعض علماء ایسی دعوتوں میں شریک نہ ہوتے ہوں۔ ورنہ علماء سلف کا تو ہمیشہ سے تعامل و تعارف رہا ہے اور دعوتہائے مسنونہ کی آٹھ دس قسمیں کرکے علیحدہ علیحدہ نام رکھے ہیں (ملاحظہ ہو فتح الباری۔ منہاج نواوی اور نیل الاوطار وغیرہ) امام شافعی کتاب الام میں فرماتے ہیں الولیمة التی تعرف ولیمة العرس وکل دعوة علی املاک او نفاس او ختان او حادث سرور الخ یعنے ولیمہ شادی کی دعوت۔ کسی چیز کو ملکیت میں دینے کی دعوت بچہ پیدا ہونے کی دعوت ختنہ کی دعوت۔ اور ہر خوشی کے کام کی دعوت کو کہتے ہیں"

عرس کی بابت صراح میں ہے مہمانی عروسی، اور عروس کے معنے صراح وغیرہ میں لکھی ہیں:

"عروس بالفتح زن و مرد نو ساختہ"

تو اس صورت میں مہمانی عروس دونوں طرف سے جائز ہوئی۔ اسی طرح دعوت وقت املاک بھی ہے۔ صراح میں ہے:۔

"املاک زن دادن"

مجمع البحار میں ہے:۔

"الاملاک التزویج و عقد النکاح"

پس یہ شامل ہے وقت تزویج اور وقت رخصتی دونوں کو۔ لڑکی والا نکاح کے وقت دعوت کرے یا رخصتی کے وقت۔ امام شافعیؒ کی تقریر سے دونوں ثابت ہوئیں فقہاء بھی یہی کہتے ہیں۔ فتاوے ظہیریہ اور فتاوے عالمگیری میں ہے:۔

وکذلک ان اتخذ ولیمة لزفاف ابنته فاهدی الناس هدایا فهو علی ما ذکر من التقسیم"

صراح میں ہے:۔

"زفاف عروس بخانہ شوی فرستادن"

---

[1] تفسیر مظہری کا فیصلہ جلدی کرو" (اڈیٹر)

علاوہ بریں لڑکی والے کے اقربا و احباب اور براتی جو آتی ہیں۔ یہ سب ضیف اور زور میں داخل ہیں اور حدیث بخاری وغیرہ میں آیا ہے:۔

ان لزورک علیک حقا اور من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفه (الحدیث) کہ آنے والے کا حق ہے اور مومن کی شناخت مہمان کی میزبانی کرنی ہے۔ چنانچہ نجاشی بادشاہ حبش نے ام حبیبہ کا نکاح اپنی تولیت میں آنحضرت صلعم سے کر دیا تو بعد نکاح سب کو کھانا کھلایا۔ طبری نے سیر میں نقل کیا ہے کہ جب نجاشی خطبہ و انعقاد نکاح سے فارغ ہوا ارادوا ان یقوموا فقال اجلسوا فان سنة الانبیاء اذا تزوجوا ان یوکل طعام علی التزویج فدعا بطعام فاکلوا ثم تفرقوا۔

(مرقات و مواهب لدنیہ)

یعنی نکاح ہو جانے کے بعد کھانا کھانا انبیاء کا طریق ہے۔ پس کھانا منگوایا اور سب کھا کر اٹھے۔ یہ واقعہ ایک لڑکی کے ولی (بجواے السلطان ولی من لا ولی له) کی جانب سے عہد نبوی میں ہوا۔ اور آپ نے اسپر انکار نہ فرمایا۔ نہ نجاشی کا دیا ہوا مہر واپس کیا۔ پس یہ سنت تقریری ہوئی۔

اب میں یہاں شیخنا شیخ الکل فی الکل جناب حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کے خاص لکھے ہوئے ایک فتوے کی نقل کرتا ہوں جو میری اور مولینا اڈیٹر صاحب کی کیسی صاف تائید کر رہا ہے۔ وھوھذا۔

حضرت میاں صاحب کا فتوےٰ[1]

صاحبان شریعت غرا و ماہران سیر و تعامل قرون ثلاثہ و واقفین موارد کلام عرب پر مخفی نہ ہے کہ والی دلہن کے مکان پر کھانا درست و مباح بلکہ مستحب و سنت بلکہ واجب ہے بروایت مسلم اذا دعا احدکم اخاہ فلیجب عرسا کان او نحوہ۔ یعنی عموم اجابت دعوت طعام والی دلہن کا بھی داخل اور شامل ہے اور نیز اجابت دعوت والی دلہن کی روز برات کے ولیمۃ املاک سے صاف استحباب ظاہر ہوتا ہے۔ اور معنے املاک کا لغت میں "تزویج کردن و زن دادن" ہے۔ جیسا کہ صراح وغیرہ کتب لغت میں مذکور ہے۔ اور نسبت زن دادن کی طرف والی زن کے صریح ہے۔ فتح الباری میں ہے ولیمۃ الاملاک هو التزویج مغایر هی ولیمۃ الدخول وهو العرس، پس علاقہ ولیمۃ الاملاک کا جانب والی زن سے سمجھنا چاہیئے۔ اور وظیفہ ولیمۃ الدخول و هو العرس کا طرف ناکح کے جاننا چاہیئے فی الجملہ دعوت دلہن کے مکان پر کھانا مباح ہے اور منع و مکروہ نہیں بلکہ واجب ہے انکے نزدیک کہ جو فلیجب میں امر وجوبی کہتے ہیں علی الاطلاق۔ تو امر فلیجب سے اجابت دعوت دلہن کے والی کی بھی واجب ہوگی۔ اور تارک اسکا عاصی اور گنہگار ہوگا۔ کما فی صحیح البخاری من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله۔ عن ابی هریرة و هکذا فی صحیح مسلم وغیرہ اور دعوت والی دلہن کی دعوت مادبہ میں بھی داخل ہے اور دعوت مادبہ کی دو نوع ہے۔ اگر خاص دعوت اہل برات مردمان ناکح کی طرف کی ہوگی۔ تو وہ نقری میں داخل ہے اور جو وہ دعوت عام ہے تو جفلی میں داخل ہے اور یہ اسامی دعوت کے قرون ثلاثہ و قدما مجتہدین اعلام و محدثین کرام سے منقول اور نامزد ہوئے ہیں۔ یہ محدث اور بدعت نہیں۔ کما لا یخفی علی ماهر تعامل السلف من الصحابة والتابعین و علی واقف لغات العرب۔ جاء الحق و زهق الباطل۔ پھر جو کوئی نادان ازراہ جہالت کے اس دعوت کو حرام یا مکروہ جانے تو وہ احکام شرعیہ سے جاہل ہے۔ اس کے حق میں واعرض عن الجاهلین پڑھنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب۔ فقط حررہ۔

سید محمد نذیر حسین عفی عنہ

(مہر)

اب میں اس سے زیادہ اپنی طرف سے اور کیا لکھوں؟ لعل فیه کفایة لمن له درایة والسلام۔

(عاجز۔ محمد ابوالقاسم۔ بنارسی)

جواب سوال اپریشن

اخبار اہلحدیث ۶ شعبان ص۴ میں افریقہ سے ایک صاحب نے دریافت کیا ہے کہ بعض مسلمانوں کا خیال ہے اپریشن کرانا اسلام میں منع ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواباً عرض ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے اسلام میں مثلہ البتہ منع ہے یعنی کسی زندہ کے اعضا بلاوجہ کاٹنے۔ اپریشن (عمل جراحی) کی ممانعت نہیں ہے دیکھو اسلام میں ختنہ کا حکم ہے جو سنت انبیا ہے یہ ایک قسم کا عمل جراحی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپریشن ہوا ہے جو تاریخ اسلام میں واقعہ شق صدر کے نام سے مشہور ہے کہ آنحضرت صلعم کا سینہ و شکم چاک کیا گیا۔ اور اندرونی کثافت نکالی گئی اور پھر ٹانکے لگا دیئے گئے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب نے آپکے شکم پر آخر عمر تک ٹانکوں کے نشان دیکھے۔ نیز غزوات نبویہ میں سے ایک غزوہ میں ایک صحابی کا ہاتھ دشمن کی تلوار سے کٹ کر لٹک گیا تھا چونکہ اسکے پھر جم جانے کا یقین نہ تھا لہذا خود ہی ایک ہاتھ سے دوسرے کٹے ہوئے ہاتھ کو کھینچکر پھینکدیا تھا۔ اسیطرح جنگ یمامہ میں حضرت ثابت رضہ بن قیس کی ٹانگ کٹ گئی تھی چونکہ اسکے پھر درست ہو جانیکی امید نہ تھی لہذا حضرت ثابت رضہ نے خود ہی اپنی ٹانگ کو کھینچکر الگ کر دیا۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں جو اپریشن کے ثبوت کیلئے پیش کئے جا سکتے ہیں جنہیں تفصیل سے پھر کبھی لکھوں گا انشاء اللہ۔ والسلام (فقط) محمد ابوالقاسم بنارسی

---

[1] اس فتوےٰ کا حوالہ مطبوعہ جلدوں میں کیوں نہیں دیا و داد۔

فتاوے

اطلاع ضروری

قلمی جواب کیلئے لفافہ پر اپنا پتہ دیسی یا انگریزی حروف میں پورا لکھا ہونا چاہئیے۔ اور فی جواب قلمی ۲ر اور مطبوعہ ار غریب فنڈ کیلئے آنا چاہئے۔

س نمبر ۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶ ایک قوم ہے قریش مسلمان جو صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے اور شرک و بدعت سے حتی الامکان علیحدہ ہے مگر شراب فروشی کا پیشہ باوجود جاننے اسکی حرمت کے کرتی ہے اسکا جنازہ پڑھنا روا ہے یا نہیں؟ من حیث مذہب حنفی یا اہلحدیث کے۔

(۲) وہی قوم ہے قریش مسلمان جو صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے علاوہ پیشہ شراب فروشی کے سود خواری بھی کرتی ہے۔ اور دونوں کی حرمت سے واقف ہے اسکا جنازہ روا ہے یا نہیں؟

(۳) اور وہی قوم ہے قریش جو صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے اور بدعت و شرک سے کچھ علیحدہ ہے مگر بعض بعض شرکیات میں مرتکب ہے مثلاً سیتلا پرستی۔ مے فروشی اور سود خواری بھی کرتی ہے اسکا جنازہ از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

(حکیم محمد حسین کھنگول دانا پوری)

ج نمبر ۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶ ایسے لوگوں کے جنازے سے منع کی کوئی حدیث میرے ناقص علم میں نہیں آئی البتہ وہی حدیث ہے جس میں شراب کے متعلق دس آدمیوں پر لعنت آئی ہے اس حدیث سے استنباط عدم جواز جنازہ ہو سکتا ہے میرے نزدیک انکا جنازہ نہ پڑھنا چاہئیے تاکہ عبرت ہو۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۷ میں اکثر خطوط میں لکھا ہوا دیکھتا ہوں کہ جناب استاد صاحب قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی۔ یا جناب والد صاحب قبلہ حقیقی و کعبہ تحقیقی۔ یا جناب عموی صاحب قبلہ و کعبہ دوجہان۔ یا جناب پیر دستگیر صاحب قبلہ حاجات و کعبہ مرادات۔ وغیرہ۔ تو ان الفاظ کے لکھنے سے کاتب کا کیا مقصد نکلتا ہے؟ اور اسکے کیا معنے ہونگے۔ آیا ہم لوگوں کو اسیطرح لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد صدیق حسن چھپرا ضلع مونگھیر)

ج نمبر ۱۲۷ ایسے القاب لکھنے سے کاتب کی یہی مراد ہوتی ہے کہ آپ (مخاطب) میرے لئے جائے عزت ہیں۔ شرعی طور سے ایسے القاب لکھنے نہ چاہئیں۔ یہ بھی ایک قسم کا غلو ہے جسکی بابت فرمایا لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

س نمبر ۱۲۸ اگر خطبہ ہو رہا ہو یا جماعت۔ تو باہر سے آنے والے السلام علیکم کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر کہہ سکتے ہیں تو سامعین جواب دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر دے سکتے ہیں تو زور سے یا آہستہ؟ (نصیر الدین مقام شام پور کیونجھر گڈھ اسٹیٹ)

ج نمبر ۱۲۸ خطبے میں خاموش رہنے کا حکم ہے اس لئے السلام علیکم نہ کہے۔ جماعت کے وقت سلام کہے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت کو بعض دفعہ نماز میں آنے والوں نے سلام کیا مگر حضور نے جواب نہیں دیا۔ فرمایا جواب اسلئے نہیں دیا کہ نماز میں شغل ہوتا ہے بعد فراغت جواب دے سکتا ہے۔

س نمبر ۱۲۹ اگر کسی صید کو صیاد بندوق کا فیر بسم اللہ پڑھکر چلائے اور ذبح کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ تو کیا صید مذکور حلال ہوگا یا نہیں؟ نیز اس کے پیٹ سے مچھلی نہایت تازہ نکلے تو وہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ (" ")

ج نمبر ۱۲۹ قرآن مجید میں شکار کی حلت کا حکم ثابت ہے۔ بندوق بھی جن لوگوں کے نزدیک مثل تیر کے ہے وہ اسکو بھی مثل صید تیر حلال جانتے ہیں۔ جو حکم تیر کا وہی حکم بندوق کا۔ زندہ مچھلی پیٹ سے نکلی ہوئی حلال ہے

س نمبر ۱۳۰ کسی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ اخلاص اور دوسری میں سورہ فلق جان کر یا بھول کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (")

ج ۱۳۰ اس سوال کی تو حاجت نہیں کیونکہ یہ تو سب کے نزدیک جائز ہے۔ سوال یوں ہونا چاہئے کہ پہلے سورہ فلق پڑھے اور پھر سورہ اخلاص یعنی موجودہ ترتیب کے برعکس اس صورت میں بھی نماز جائز ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صبح کی نماز میں سورہ کہف پڑھی اور دوسری میں سورہ یوسف جو پہلے ہے وہ پیچھے۔ کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ حنفیہ اسکو مکروہ تنزیہہ کہتے ہیں ناجائز نہیں کہتے۔ اللہ اعلم (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۱[1] در استماع آمدہ کہ علماء عظام و فقہاء کرام رحمہم اللہ علیہم در جواز و عدم جواز حج فی زماننا بسبب اتحاد شریف مکہ بہ نصاریٰ مختلف گشتہ اند۔ لہذا التماس کہ ادلہ فریقین ثابت فرمودہ حکم ما انزل اللہ و رسولہ در صدد ایں استفتا مرقوم و مزین فرمایند کہ بسیار مردمان دیار ما برائے زیارت بیت اللہ تیار اند بینوا بیان کافی و شافی جزاکم اللہ خیرا۔

ج نمبر ۱۳۱ حج بلاشبہ فرض ہے شریف مکہ کو اسکی فرضیت میں کوئی دخل نہیں وہ مومن ہو یا کافر۔ للہ علی الناس حج البیت۔ اللہ اعلم۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۲[1] لفظ یا رسول اللہ کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور کس وقت کہنا چاہئے اور کب نہیں۔ اور جائز یا ناجائز کے متعلق کیا دلائل ہیں؟

ج نمبر ۱۳۲ لفظ یا رسول اللہ اگر اس نیت سے بولا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یہ آواز بذات خود سنتے ہیں تو اس صورت میں شرک ہے اور اگر اس نیت کے بغیر ہو تو بدعت ہے کیونکہ زمانہ رسالت میں ایسا کہنے کا رواج نہ تھا۔

س نمبر ۱۳۳[1] اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا وسیلہ کہنا جائز ہے یا نہیں معہ دلائل کے بیان فرمائیے؟

ج نمبر ۱۳۳ وسیلہ کے معنے آجکل یہ ہیں کہ خداوند فلاں بزرگ کی طفیل میرا کام کر دے ... ایسا کہنا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں لہذا بدعت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کل عمل لیس علیہ امرنا او عملنا فہو رد۔ اللہ اعلم (۲ر داخل غریب فنڈ)

---

[1] یہ سوال قلمی جواب کیلئے آئے تھے۔ مگر پتہ مرقوم نہ ہونے کی وجہ سے درج اخبار کئے گئے۔ (مفتی)

افی
ینفع الناس
ہ امراض
وہ علاج
ف ایک ہفتہ
انشاءاللہ
ال جریان
ا برص۔
مفاصل
ب بے
ہ رچھائیاں
فاضل

ملکی مطلع

مدت سے یہ شکایت ہے کہ یورپی حکومتیں اپنے مطلب کے مقابلے میں کسی کی نہیں سنتیں۔ خواہ کوئی دوست ہو یا رعیت۔ عرب کے مشہور اخلاق نویس حکیم ابو العتاہیہ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کا حال ایک شعر میں لکھا ہے جو یہ ہے ؎

لایحلبون لحی درلقحتہ
حتی یکون لہم صفو الذی حلبوا

(یعنی یہ لوگ کسی کی گائے نہیں دوہتے جبتک کہ اوپر کی بالائی انکی نہ ہو)

باوجود اس معرفت تامہ کے مسلمان ایسے سیدھے ہیں کہ فوراً چکمے میں آجاتے ہیں۔ زمانہ جنگ گذشتہ سے نہیں بلکہ صدیوں سے مسلمانوں کا خلوص اور عقیدت بحق سلطنت عثمانیہ یورپ کو معلوم ہے۔ وقتاً فوقتاً اسی عقیدت سے انہوں نے اپنے مطلب نکالے ہیں خصوصاً زمانہ جنگ گذشتہ میں بارہا اعلان کیا گیا۔ یہاں تک کہ وزیر اعظم انگلستان نے ہوا کا رخ دیکھکر وعدہ کیا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے نہیں کئے جائینگے مگر وقت نکلجانے پر کیا ہوا؟ سب کو معلوم ہے۔ اسکے بعد جو بھی ایک تار آیا کہ ہندوستانی مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر لندن میں آکر اپنے مطالبات پیش کریں۔ تو مرکزی کمیٹی چکمے میں آگئی۔ صدر صاحب مع دو تین اور اصحاب کے فوراً سے پہلے لندن جا پہونچے۔ وہاں پر اتنا بھی نہ ہوا کہ ان بچارے جوؤں کی سن تو لیں۔ کرنا تو وہی ہے جو ہمکو منظور ہوگا۔ بلکہ ان کے پہونچنے سے پہلے ہی مجلس اعلیٰ نے فیصلہ کر دیا۔

استاد غالب کو اپنے معشوق کی شکایت ہے کہ وہ سنتا ہے مگر جواب پسندیدہ نہیں دیتا اسلئے غالب کہتا ہے ؎

غالب! تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

لیکن ہندوستانیوں کو انگلستان کا شکوہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ سننے سے پہلے ہی فیصلہ کر دیا گیا۔ کیوں؟ ع

میں جانتا ہوں جو وہ کہینگے جواب میں

مگر سوال یہ ہے کہ ایسا واقعہ یہ پہلا واقعہ ہے؟

نہیں نہیں۔ بہت دفعہ پہلے ایسا ہوا کہ یورپ نے ایشیا خصوصاً ہندوستان بالخصوص مسلمانوں سے وہی برتاؤ کیا جو بلی چوہے کیساتھ کیا کرتی ہے۔ بلی کا قاعدہ ہے کہ چوہے کو پکڑ کر کبھی کبھی اوس سے دل لگی کرتی ہے وہ اسطرح کہ کبھی اوسکو چھوڑ دیتی ہے وہ حرکت کرتا ہے پھر اُسے پکڑتی ہے پھر چھوڑتی ہے پھر پکڑتی ہے۔ اسی طرح چند منٹ دل لگی کرکے وہی کرتی ہے جو اُس کے دل میں ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو یورپین پالسی اور طریقہ حکومت سے واقفی ہے وہ تو اس قسم کے بھرّوں میں آئیں نہ آکر پچتائیں مگر مسلمان سیدھی قوم ہے اس لئے یہ بھرّوں میں آبھی جاتی ہے۔ اور آکر پچھتاتی بھی ہے۔ چنانچہ معزز "ہمدم" لکھنو نے ایک زبردست افسوسناک نوٹ لکھا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج نے ابھی تک ترکوں کے مخالف پالسی نہیں چھوڑی۔ ثبوت یہ دیا ہے کہ ترکوں کیساتھ اٹلی کا معاہدہ ہوا کہ تھریس اور سمرنا ترکوں کو دلانے میں اٹلی مدد کریگی۔ اسکی اطلاع پاتے ہی انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے اٹلی کو ایسا کرنے پر ملامت کی اور دھمکی دی۔ معاصر موصوف نے اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ "مسلمان برطانیہ کو ترکی کا سب سے زیادہ دشمن نہ سمجھیں تو کیا سمجھیں"

ہمارے نزدیک یہ نتیجہ معاصر موصوف کا بالکل اس شعر کا مصداق ہے ؎

پس از صد سال ایں معنے محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجاں ست بورانی

ہم اسکو جائے شکایت نہیں سمجھتے بلکہ مدبران انگلستان خصوصاً وزیریہ مسٹر گلیڈسٹون کی دیرینہ آرزوؤں کا ظہور جانتے ہیں۔ اب رمضان آیا ہے روزہ دار عید کے دیکھنے کے متمنی ہونگے چاند دیکھکر کیونکر ممکن ہے کوئی مسلمان خوشی نہ کرے۔ ٹھیک اسیطرح عرصہ سے وزراء انگلستان کی تمنا تھی کہ نصیب اعدا ترکوں کو زوال ہو پھر موقع ملنے پر اوس تمنا کو پورا کیوں نہ کریں۔ اسکی شکایت کیا۔ ہاں یہ کہنا بھی ایک امر واقع کا اظہار ہے کہ آج ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں جو مشکلات انگریزی حکومت کو پیش آرہی ہیں اور آئندہ جنکے پیش آنیکا خطرہ ہے یہ سب اس (ترک آزار) پالسی کا نتیجہ ہے اسلئے ترک یا مسلمان بزبان حال اگر یہ کہیں تو بجا ہے ؎

ہماری راکھ کو کیوں چھیڑتی ہے باد صبا
کہ اس میں آگ بھی شاید کہیں دبی ہوگی

آج خلافت عثمانیہ اور
کی مرے قتل کے بعد اوس نے جفا سے توبہ

ترکی سلطنت کو جو نقصان پہونچا ہے کون نہیں جانتا کہ عرب کی غداری کے سبب پہونچا ہے وہ عرب جسکے نبی اور سردار سید انبیاء علیہم السلام نے فرمایا تھا "مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ اوسے خود نقصان پہونچاتا ہے نہ نقصان پہونچانیوالے کے ہاتھ اسکو سونپتا ہے"

ان عربوں نے اسلامی سلطنت کو ایسے وقت میں دغا دی جبکہ سارے مسلمان اسکے حق میں دست بدعا تھے اب سنا جاتا ہے کہ شریف صاحب کے بڑے صاحبزادے جو حکومت کے دلدادہ اور دنیا کے فریب خوردہ ہیں یعنی امیر فیصل انگلستان سے واپس آتے ہوئے ایک صاحب قادر بھائی رکن خلافت کمیٹی بمبئی سے عند الملاقات یوں گویا ہوئے کہ "ہم عنقریب ایک اعلان کرینگے کہ ہمکو خلافت پر کسی قسم کا دعوے نہیں سلطان ترکی دنیا کے اور ہمارے جائز اور حقیقی خلیفہ ہیں"

یہ کیوں کہا؟ اسکی وجہ وہی یورپ کی وعدہ فائی ہے جسکی بابت دنیا کو یورپ کی عادت معلوم ہے چنانچہ اوس گفتگو میں یہ فقرہ بھی درج ہے۔

"مجھے نہایت افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے انگریزوں کی کسی بات پر اعتماد نہیں"

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ مکی اخبار القبلہ میں ایک فقرہ لکھا تھا "نعتمد (بعد الباری) علی البرطانیا" یعنی ہم خدا کے بعد انگریزوں پر بھروسہ کرتے ہیں" آج وہی عرب ہیں کہ برطانیہ کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

بے وفا! کونسی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں
وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا اور سہی

متفرقات

رسالہ تقلید شخصی اور سلفی پر رائے

"مولانا! آپکی حمیت اور ایثار اسلامی قابل اعتراف ہے جسکی تازہ ترین مثال جناب کی مصنفہ مدلل و مکمل کتاب "تقلید شخصی اور سلفی" سے اظہر من الشمس ہے۔ قرآن و سنت کی تائید اور تقلید مروجہ کی تردید میں عدیم المثال ہے۔ متعصب حضرات کی تصانیف کا جواب بھی لاجواب ہے طرق اثبات مدعا آپ ہی کا حصہ تھا۔ بہمہ وجوہ آپکے لئے "سپہر ملت و الدین" کا لقب موزوں ہے خدا آپکو خدمت دین کیلئے عمر دراز عطا فرمائے آمین (حمزہ خادم اہلحدیث عاجز محمد شریف قریشی بلیانوالہ)

خریداروں کو اطلاع

ڈاکخانہ کے قواعد جدید کی وجہ سے وی پی کرنے میں سخت تکلیف اور حرج ہے لہٰذا خریدار صاحبان قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ ماہ مئی میں ایک ہفتہ اور انتظار کیا جائیگا۔

غریب فنڈ

میں از حضرت سید یوسف شاہ صاحب ناگڑیاں ضلع گجرات پنجاب ۹ / از فتو لے فنڈ عا سابقہ [illegible] میزان [illegible] از رفعت اللہ طالبعلم دہلی (سائل) ۲ / اخبار بنام مذکور جاری کرکے باقی [illegible] وہابی نمبر سائلین [illegible]

اشتہار بابت نماز تراویح

چھپ کر تیار ہوگئے ہیں۔ آٹھ رکعت نماز تراویح و یک رکعت وتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا رمضان شریف میں ادلہ صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اور بیس رکعت جو حنفیہ کا عمل ہے بدعت ثابت کیا گیا ہے اور پچاس روپیہ انعام رکھا گیا ہے جو کہ بیس رکعت نماز تراویح صحیح حدیث سے ثابت کردے ناظرین پتہ ذیل سے ۲ پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر منگا لیں۔

(مولوی محمد یونس قریشی پتہ تابگڈھی مدرسہ حاجی علی جان دہلی)

حقیقۃ الفقہ

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جیپوری کیلئے کوئی صاحب درخواست نہ بھیجیں (ہیڈ محرر دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی)

مرزائی تائبین

ہم کسان ذیل جنکے دستخط یا نشان انگوٹھا نیچے ثبت ہیں مرزا قادیانی کے قائل تھے۔ مباحثہ کوٹ کوڑیاں کے اثر سے جو مابین مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور حافظ محمد جمال صاحب قادیانی کے ہوا ہم نے عقائد مرزائیہ سے توبہ کی۔ خدا استقامت بخشے۔

دستخط (حاکم دین بقلم خود) دستخط (چوہدری امیر الدین بقلم خود) دستخط (بوٹا چوہدری کوٹ کوڑیاں) دستخط (چوہدری جیون کوٹ کوڑا) نشان انگوٹھا (محمد دین ماشکی) نشان انگوٹھا (نواب دین چوہدری کوٹ کوڑا) دستخط چوہدری فتح دین کوٹ کوڑا

مولوی ولی محمد فتوحی سے جواب دیں

فتوحیوالا ایک گاؤں ہے ضلع فیروزپور پنجاب میں اوس گاؤں میں ایک صاحب مولوی صوفی ولی محمد ہیں جو گذشتہ ایام میں مجاہدین چمرقند (یا اسمس) کے پاس کئی سال رہ آئے ہیں پھر وہ باجازت سرکار مکان کو آئے مقدمہ چھڑوالہ میں سرکار کیطرف سے آپ گواہ گذرے تھے آپکے بیان کی نقل ہم نے دیکھی ہے اس میں اپنی واپسی وطن کے ذکر میں ایک فقرہ آپنے یہ بھی ذکر کیا ہے "میں نے مرزائی بیعت کی تھی" مہربانی کرکے مولوی صاحب اس فقرے کی ذرہ تشریح فرمادیں کہ بیعت مرزا قادیانی کی مراد ہے یا کسی اور کی؟ نیز آپ آجتک اس بیعت پر مستقیم ہیں یا نہیں؟ چونکہ آپکی نسبت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ آپسے یہ عقدہ حل کرایا جائے۔ امید ہے آپ جواب سے دریغ نہ فرمائینگے۔ آپکا جواب شائع کیا جائیگا۔ (اڈیٹر)

انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

۳۰۔ اپریل اور یکم مئی کو ہوا۔ رونق خاصی تھی۔ مولینا سیالکوٹی نے حسب خواہش مرزائیاں مسئلہ حیات مسیح کو بدلائل ثابت کرکے سوال کرنے کا اعلان کیا۔ مولینا امرتسری نے دعاوی مرزا اور مسئلہ تقلید و عمل بالحدیث پر تقریر فرماکر مختلف اوقات میں سائلین کو سوال کرنے کا موقع دیا۔ مگر سارے اوقات میں کوئی بھی نہ بولا۔ صرف ایک کشمیری پیرزادہ حنفی بولا جس نے معمولی سوال کیا کہ فقہ کا کوئی مسئلہ بتائے جو حدیث کے خلاف ہو؟ وہ بتایا گیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ مرزائی تو ایسے خاموش تھے کہ گویا شہر میں ہے ہی نہیں۔ آخری روز مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے مسئلہ خلافت پر مفصل تقریر کی۔ جزاہم اللہ۔

دیگر علما مولوی میر محمد بھانبڑی۔ مولوی نور محمد امرتسری۔ مولوی عبد الغنی گجراتی۔ مولوی اسمٰعیل و مولوی عبد الرحمن وزیرآبادیاں۔ مولوی عبد المجید سوہدری وغیرہ نے بھی تقریریں کیں جزاہم اللہ۔ (سکرٹری)

درخواست کتب حدیث

مجھکو ترمذی اور بخاری مترجم اردو کی ضرورت ہے مفلس ہوں کوئی صاحب خرید کر لے دیں (شیخ عبداللہ نومسلم)

یاد رفتگان

حاجی سبحان الدین صاحب ٹیکپوری سردار اہلحدیث بڑے موحد حامی توحید تھے انتقال کرگئے انا للہ (عبد الغفار)

ایضاً

میری اہلیہ ثانیہ فوت ہوگئی۔ بہت صالحہ تھی انا للہ (محمد طہٰ دفاز کلکتہ) ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفرلہم۔

مسجد اہلحدیث لاہور

کیلئے از بابو برکت علی صاحب پنشنر لدھیانہ معرفت منشی ہدایت علی صاحب پنشنر لدھیانوی مبلغ پانسو وصول ہوئے۔ سابقہ ([illegible]) کل ([illegible]) جزاہم اللہ۔

دعا صحت

بابو برکت علی صاحب موصوف کو اس ضعیفی کی حالت میں گر جانے سے سخت چوٹ لگ گئی ہے جس سے صاحب فراش ہیں۔ ناظرین دعا کریں خدا آپکو صحت بخشے۔ آمین۔

انتخاب الاخبار

زبان بندی

مولانا سید سلیمان ندوی اور اون کے بھائی مولوی نجیب اشرف کی دو ماہ کے لئے زبان بندی کا حکم ہوا ہے۔ دمبارکباد! علامتہ قبولیت ہی

جلسہ شیعہ

لکھنؤ میں بڑا شاندار جلسہ شیعہ کا تہا۔ جس میں سنی شیعہ بلکہ ہندو شرفا بھی شریک تھے۔ اسلامی امور میں ہمدردی کا اظہار کرنے کے علاوہ عراق کے نجف اشرف پر گولہ باری کی تحقیق کرنے کے لئے ایک وفد بھیجا جانا تجویز ہوا۔

جمعیۃ العلماء دہلی

نے شیعوں کو لکھا کہ چونکہ نجف اشرف سے اہلسنت کو بھی تعلق ہے۔ اس لئے ایک ممبر جمعیۃ العلماء کا بھی وفد میں شامل کیا جائے چنانچہ یہ درخواست منظور ہوئی۔

شیعہ سنی کا ملاپ

آج دنیا میں کفر و اسلام کا ملاپ ہو رہا ہے تو سنی و شیعہ کا کیوں نہ ہو۔ لکھنؤ میں سنی اور شیعہ علماء نے ایک دوسرے کی عزت و توقیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی

مصر میں

پہر فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اون کو بغیر اسکے کامیابی کی امید نہیں۔

جھوٹا الزام

مسٹر محمد علی صاحب کی نسبت خبر نکلی کہ انہوں نے ایک افغان جاسوس کو لکھ دیا کہ امیر صاحب اگر ہندوستان پر حملہ کریں تو ہم اون کی مدد کرینگے۔ موصوف نے اس کی تردید کی ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

سرحد پر اعلان جہاد

کابل سے جو غیر سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی قبائل نے اعلان جنگ کردیا ہے اسکو سنکر غازی جمال پاشا نے بھی بارہ ہزار فوج بھرتی کرلی ہے۔ مُلا عبدالرزاق نے جو فوج بہم پہنچائی ہے وہ مسعودیوں کی حملہ کے وقت مدد کرتی ہے شاہ دولہ بھی اس ہنگامہ میں شرکت کی تدبیر کررہے ہیں۔ سرحدی قبائل اب اپنے قابو سے بالکل باہر ہوگئے ہیں۔ وادی بازار کے دکاخیل تو کھلم کھلا مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور دن دہاڑے فوجی بارک پر چھاپہ مار رہی ہیں ؛؛

افریدیوں کی جنگ

دوسری طرف افریدیوں نے اپنا ایک لشکر باڑا کے مقام پر فراہم کرکے انگریزی پولیٹیکل افسر کو معرفت سید اکبر کے جو اُن کا امیر ہے اعلان جنگ کردیا ہے۔ اور میدان کھجوری میں جوق جوق جمع ہو رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرود بریگیڈ پر وہ نہایت باضابطہ اور منتظمانہ حملہ کرنے والے ہیں۔ ابھی وہ پولیٹیکل افسر کے جواب یا امیر کے اعانت آمیز حکم کا انتظار کررہے ہیں۔

اتحادیوں کا الٹی میٹم جرمنی کو

تازہ ترین تاروں سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اتحادی اس تصفیہ پر پہونچے ہیں کہ جرمنی کو آٹھ روز کی مزید مہلت دیجائے تاکہ وہ اس مدت میں مزید تجاویز پیش کرسکے۔ اور کمیشن تاوان کے عائد کردہ شرائط بلاکسی حجت کے منظور کرسکے اور اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر رہا تو علاقہ رہر پر قبضہ کرنے کا سلسلہ شروع کردیا جائیگا۔ جرمنی کے سر ۱۱ ارب پاونڈ زر تاوان کی ادائگی لازم کردیگئی ہے

جرمن اتنک ضد پر قائم ہی

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن گورمنٹ اپنے موجودہ رویہ پر قائم رہنے پر مُصر ہے اس کا اظہار اخبارات سے ہورہا ہے جو کہ جرمنی کے جنگی جرائم کے متعلق "جھوٹ" کی سرخیوں سے پُرزور صدا ہائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔

سرحد پر چھاپے

بنوں کے قریب سرکاری پکٹوں نے چھاپہ مارنے والوں کو زخمی کیا ہے۔

راولپنڈی میں ڈاکہ

وسط شہر میں ایک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو مسلح پٹھان تھے اور صراف بازار میں ایک جوہری کی دکان میں داخل ہوئے۔ ساڑھے ۷ بجے شام کا وقت تھا۔ تین چار آدمیوں کو ڈاکوؤں نے زخمی کیا اور (۲۰ ہزار) کا مال لیکر فرار ہوگئے۔ زخمیوں میں ایک پولیس کانسٹبل بھی ہے۔

امریکہ کی جنگی تیاریاں

پریزیڈنٹ ہارڈنگ نے بیڑوں کا معائنہ کیا۔ ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ امریکہ کو یقیناً پھر توپ چلانے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت متحدہ امریکہ کسی ایسی چیز کا مطالبہ ہرگز نہیں کرتی ہے جو فی نفسہ بُری ہے بلکہ اصل تو یہ ہے کہ وہ صرف ان چیزوں کا مطالبہ کررہی ہے جو درحقیقت اُسی کی ہے اور ضرور امریکہ اون کو حاصل کرکے چھوڑیگا۔

امریکہ کے جنگی مصارف

نمائندوں کی مجلس نے نہایت زور کے ساتھ اس ترمیم کو مسترد کردیا جو امریکہ کے بحری مصارف سے متعلق تھی۔ وہ ترمیم جو ساقط ہوئی یہ ہے کہ "جبتک پریزیڈنٹ ہارڈنگ مسئلہ تخفیف اسلحہ پر غور کرنے کیلئے ایک بین الاقوامی کانفرنس مدعو نہ کریں جنگی جہازات کی تعمیر روک دیجائے۔

امیر البحر

"روس ہالنس" جو اُن بیڑوں کے کمانڈر تھے جو ترکی مقبوضات میں متصرف ہورہا تھا۔ اپنے عہدہ سے ہٹا دیئے گئے ؛؛

امرتسر میں اتوار کو رویت ہلال نہیں ہوئی۔ اسلئے پہلا روزہ سہ شنبہ (منگل) کو ہوا۔

مومیائی

خون پیدا کرتی اور خون بڑہاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمریں درد ہو انکیلئے اکسیر ہے دو چار دنمیں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑہے اور جوان کیلئے یکسان مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چہٹانک سے کم روانہ نہو گی۔ قیمت فی چہٹانک ۱۲؍ آدہ پاؤ ۲؎ پاؤ بھر ۷؎ معہ محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

جناب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں:-

مکرم بندہ زاد الطافہ تسلیم اس سے پیشتر بھی پاؤ بھر مومیائی آپکے کارخانہ سے ایک مریض کیلئے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا منگوائی گئی جس سے اسکو پورا فائدہ ہوا چونکہ اب ویسا ہی ایک اور مریض اپنے زیر علاج ہے اسلئے برائے مہربانی پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرماکر مشکور فرماویں۔ (یکم اپریل ۲۱ء)

پتہ:- **منیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ امرتسر**

علم دوست اصحاب کے لئے نادر تحفے

تاریخ بیت اللہ شریف

خانہ خدا زادہ اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑہنے کے قابل لکھائی بناوٹ خوبصورت۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱۲؍

بابل

قرآن شریف کی آیت بِبَابِل هاروت وماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل و مکمل حالات اوسکے عجائبات و باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات و تہذیب کا فوٹو۔ موجودہ تحقیقات کا نچوڑ۔ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۸؍

شداد اور اسکا بہشت

شداد اور اسکے بہشت کے مفصل و حیرت انگیز حالات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب۔ ۳؍

انجام دنیا

اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے مزیدار کتاب۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۳؍ (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

پتہ:- **خالد برادرس۔ امرتسر**

صحبت صالح

شمیم ہند فیروی کی نفیس اور بہترین خوشبوئیں

قیمت فی تولہ	نام عطر
۲؎ و ۴؎ سے للعہ تک	عطر کیوڑہ
۲؎ ۴؎ سے للعہ تک	عطر گلاب
۲؎ ۴؎ سے للعہ تک	عطر موتیا
۴؎ سے ۸؎ تک	عطر حنا مشک
سے ۸؎ تک	روح خس
سو روپیہ تولہ خالص	روح گلاب
۴؎ سے للعہ ۸؎ تک	عطر چنبیلی
۴؎ ۸؎	عطر نرگس
۴؎ سے	" مولسری
۴؎ سے	" چمپا

قیمت فی سیر (ایک پختہ (۸۰ سیر))		نام تیل
۸؎ اور ۱۰؎	تین روپیہ	چنبیلی
۸؎ اور ۱۲؎	تین روپیہ	[illegible]
۸؎ اور ۱۶؎	تین روپیہ	[illegible]
	[illegible]	کیوڑہ

پتہ:- **شیخ عبد الرؤف شمیم ہند پرفیومری قنوج**

اکسیر احمر ۱۲

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پر تاثیر روغن ہے جسکے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (مثل نزلہ کھانسی فالج لقوہ گنٹھیہ رعشہ تشنج۔ ڈبہ اطفال۔ لرزہ درد سینہ درد دندان سوختگی آتش۔ طاعون گلٹی نیش عقرب درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۱۲؍ آٹھ اونس ۱؎ ۱۲۔ اونس ۲؎ فی سیر ۷؎ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:-

حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

آخر رمضان المبارک تک رعایتی قیمت کی خوشخبری

تفسیر عزیزی پارہ عم قیمت ۱؎ رعایتی ۱۲؍ معید المفتی والمستفتی۔ یہ کتاب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح کے فتاویٰ عزیزیہ کا ترجمہ ہے شاہ صاحب رح نے اسمیں مسائل اور فتوے جنکی مسلمانوں کو روزمرہ ضرورت پڑتی ہے بطور سوال و جواب جمع کردیئے ہیں قیمت ۴؍ رعایتی ۳؍ روضۃ الصدیق سوانحمری خلیفہ اول قیمت ۸؍ رعایتی ۶؍ تحفہ فاروقی سوانحمری خلیفہ دوم ۸؍ رعایتی ۶؍ نسیم عثمانی سوانحمری خلیفہ سوم قیمت ۶؍ رعایتی ۴؍ خلیفۃ المرتضےٰ سوانحمری خلیفہ چہارم ۴؍ رعایتی ۳؍ دولت درانیہ افغانستان کی تاریخ معہ احمد شاہ درانی والی افغانستان کے عجیب غریب کارنامہ سے شہر افغانستان کے دلچسپ حالات ۱؎ رعایتی ۱۲؍ خاور نامہ حضرت علی رض کی خلافت کے حالات سعد بن وقاص کی فتوحات ۱۲؍ گنج فراست یونان و روم ایران او طوران کے نامور سلاطین اور حکماء کے قابل دید پند

پتہ:- **منیجر منبع فیض پریس دہلی علاقہ بلی ماران**

عید آنہ فنڈ کے لئے ناظرین ابھی سے تیاری کرچھوڑیں۔

مختصر فہرست کتب دفتر اہلحدیث

النجم الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی قیمت ۲/

شہادت القرآن مرزا صاحب قادیانی کے متعلقہ دلائل وفات مسیح کی قابل دید تردید مصنفہ مولانا سیالکوٹی عہ/

فیصلہ آسمانی حصہ اول دوم سوم مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ہر سہ حصہ عہ

اسلامی چیلنج مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو چیلنج ۲/

فسخ نکاح مرزائیوں کے رد میں قابل دید رسالہ اس میں علماء اسلام کا متفقہ فتوے درج ہے کہ مرزائیوں سے ہر قسم کے تعلقات مثل نکاح جنازہ نماز وغیرہ کا انقطاع ضروری ہے۔ ۲/

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کے حالات زندگی [illegible]

نکاح مرزا مرزا کے نکاح آسمانی والی پیشگوئی پر مفصل بحث اسکی تردید۔ مرزا صاحب کی آرزو کا حسرت آفرین انجام

فاتح قادیان مرزا کے ... جو مباحثہ ہوا تھا اسکی مفصل کیفیت۔ مرزائیوں کی شکست۔ اسلامی مناظر کی فتح اور مبلغ تین سو روپیہ کے انعام کی وصولی۔ ۶/

الفاروق جناب امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رض خلیفہ ثانی کی بے نظیر سوانحمری عا/

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآن کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو۔ اردو دان حضرات کے لئے مفید کتاب ہے قیمت عہ/

تقلید شخصی و سلفی نئی تصنیف۔ تقلید شخصی اور سلفی پر مفصل بحث۔ قیمت ۲/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمون پر مفصل بحث۔ تقلید شخصی کا رد۔ ۶/

شریعت و طریقت دونوں مضمون پر مفصل بحث قیمت ۳/

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان۔ مسائل اختلافیہ کا ثبوت۔ ۵/

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ پنجاب ہائیکورٹ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اون کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴/

ترک اسلام غازی محمود سابق دہرمپال کے رسالہ ترک اسلام کا جواب ۱۲/

سیرۃ البخاری امام المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ کی سوانحمری عہ

توحید تثلیث اور راہ نجات اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے۔ ۳/

حق ... ستار تصریر کاش متعلقہ ... ۱۲

عید قریب آگئی ہے

اسلیے ہم نے شائقین کیلئے نہایت عمدہ اور

فینسی عید کارڈ

مہیا کر چھوڑے ہیں جو بکفایت اور سستے نرخ پر فروخت ہو جاتے ہیں

قیمتیں حسب ذیل ملاحظہ ہوں:-

۱۰۰ عدد کارڈ ۳/	جلد بک ایک کاپی میں	نوٹ: ہر عدد
۵۰ عدد کارڈ عہ	۲۵ عدد جلد میں ۱۰/	کو فرمائش کے
۲۵ " " ۱۵/	۱۲ عدد ایک ۶/	ہمراہ کل قیمت
۱۲ " " ۸/		پیشگی بھیجنی لازم

ہے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ پتہ:-

ابو عطاء اللہ کٹرہ بھائی امرتسر

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

احکام وضو اور نماز کی حکمتیں اور اسرار علاوہ نماز کے مسائل بر طریق

المرقات محدثین۔ ۵/

مباحثہ جبلپور مسلمانوں اور آریوں کے مباحثہ منعقدہ جبلپور کی کیفیت ۸/

SAKHANA GUJRANWALA

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے بذریعہ

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مسلمہ بشرط پسند صحت درج اور ناپسند مضمون اگر بشرط واپسی ہونگے

(۴) بیرنگ ڈاک ایک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے لوٹا لیا جائیگا ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۸ نمبر ۲۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤساء و جاگیرداران سے سالانہ
عام خریداران سے سالانہ
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ نصف پاؤنڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

مجملہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا
ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
مالک و اڈیٹر
اخبار
اہلحدیث امرتسر ہوں۔

امرتسر مطبوعہ ۱۱- رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (خلیفہ قادیان کو جواب) صفحہ ۱
مدرسہ مناظرہ ۔ ۔ ۔ ۳
مصلح کی ضرورت ۔ ۔ ۔ ۴
سوالات تفسیری کے جوابات ۔ ۔ ۵
عید آنہ فنڈ ۔ ۔ ۔ ۶
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۷
فلکی مطلع ۔ ۔ ۔ ۸
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۹
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۱۰
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۱۱
۔ ۔ ۔ ۱۲

قادیانی

میں اس سے پیش
ذات حسب ذیل ہیں۔
اب کا محض حسن ظن ہے

خلیفہ قادیان

اس مزیت نہیں صرف یہ
کے سمجھانے سے کچھ سوجھ جاتا

بنام مبایعین

علاقہ قادیان بوجہ مشاغل ہی سے عدیم الفرصت ہوکر اور کام کیونکر ذمہ لے سکتا ہوں۔ علاوہ اس کام کے لئے چندے کی ضرورت ہے پہلے ہی مدارس کو چندہ کافی نہیں ملتا۔ ایک اور ہو گیا تو پہلے مدارس کو کمی ضرور آئیگی۔ مجھ چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ احباب میرے عذرات کو قبول نہیں کرتے اس لئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں جسکی دو صورتیں ہیں۔ تجویز یہ ہے مستعد طالب العلم میرے پاس آئیں۔ میں انکو تین مہینوں میں ادیان اور مذاہب کے مناظرہ

رجوع بایمان ۲۲ جبرئیل آکر ایک مکان

(از قادیان)

اخبار الفضل قادیان ۱۸ اپریل سنہ ۲۱ء جلد ۸ لنے مرزا محمود صاحب کی تقریر "غیر احمدیوں کے جلسہ کے متعلق" درج کی ہے۔ ہم ناظرین کی توجہ اس وقت صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۳ پر تقریر مذکور کے ان حصوں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جن کے عنوان بترتیب ذیل ہیں:۔

(۱) "کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں" ص ۹
(۲) "خدا کی نصرت مسلمان کہلانیوالوں کے ساتھ نہیں" ص ۱۲
(۳) "جماعت کو نصیحت" ص ۱۳

ہے کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

یہ بیس ایسے خطرناک زمانہ میں جبکہ علماء اور عوام غرباء اور امراء سب بگڑے ہوئے ہیں کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں؟ ہمارے لئے اسوقت دو ہی سوال ہیں۔ اول یہ کہ کیا اسلام کی موجودہ حالت کسی مصلح کی محتاج ہے یا نہیں

لال شیم پریس امرتسر میں باہتمام لالہ کرم چند صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل پبلشر و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

الخبر الصحیح مرزا کے خیال متعلق قبر [illegible] زبان اور [illegible] حاجی غلام نبی جلد ساز نال بازار

تیرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا جس پر میں علی وجہ البصیرت ایمان اور یقین رکھتا ہوں اور مالیر کوٹلہ والے مباحثہ کے بعد بھی میں اسی ایمان اور یقین پر بروئے قرآن و حدیث و واقعات حقہ قائم ہوں اور تمام دلائل جو فریق مقابل نے مباحثہ مالیر کوٹلہ میں صداقت مرزا کے دیئے ہیں وہ سب غلط ہیں ان سے وہ دعاوی مسیحیت و مہدویت و ماموریت میں صادق نہیں ثابت ہوتا۔ اور میں نے جو تکذیب کے دلائل دئے ہیں۔ وہ بالکل الٰہی قانون اور کلام ربانی اور آیات قرآنی کے مطابق ہیں جن سے وہ علی وجہ الکمال کاذب اور مفتری علے اللہ ثابت ہوتا ہے پس اے قادر توانا تو جو اصل حقیقت سے واقف ہے۔ اگر میری یہ شہادت تیرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے یا میں اصل حقیقت کو دل میں چھپا کر کوئی امر اس کے خلاف کہتا ہوں اور مرزا واقعی تیرا مامور اور مسیح موعود ہے تو مجھے اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر برباد اور مورد لعنت وعذاب بنا۔ تاکہ دوسروں [illegible] فیصلہ یا ثبوت

مقرر کی ہے۔ جس کے الفاظ اوپر درج کئے گئے ہیں۔

چونکہ اصل مخاطب میرے خصوصًا اس قسم کی دعا گوئیوں میں آپ کے والد مرزا صاحب تھے۔ اور آپ اپنے والد کے صحیح قائم مقام ہیں۔ نیز آپکی اجازت سے اشتہار مذکور نکلا ہے اسلئے میں اس بارے میں آپ ہی کو صحیح مخاطب جانتا ہوں۔

میاں صاحب! آپکو خوب یاد ہوگا کہ جلسہ قادیان میں بتاریخ ۲۱۔ مارچ میں بھرے جلسہ میں دو دفعہ مضمونوں پر قسم کھا چکا ہوں چنانچہ آپکے اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۲۱ء میں اسکا ذکر ملتا ہے مگر چونکہ آپنے نئے سرے سے پھر کسی مصلحت سے یہ ذکر چھیڑا ہے اور الفاظ حلف بھی عجیب طرح کے تجویز کئے ہیں۔ اس لئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ:

"میں آپکی پیشکردہ صورت میں قسم کھانے پر تیار ہوں" مگر

چونکہ آپنے میری بربادی کے لئے ایک سال کی مدت تجویز کی ہے۔ اس لئے انصافًا میرا حق ہے۔ کہ میں بھی آپ سے مندرجہ ذیل اقرار [illegible] تمنا کروں۔ جو درج [illegible] آپکو ماننا

[illegible] کہ اگر میں ایک سال تک

[illegible] تو آپ مع جملہ مریدوں

[illegible] کے مندرجہ ذیل اعلان

[illegible] ں۔

[illegible] پر ایمان لانے

[illegible] مرزا غلام احمد

[illegible] لینا

[illegible] لیم"

[illegible] ادی سے

[illegible] ہونگے

[illegible] عا

[illegible] چکے

دینے میں کیا عذر ہوگا۔

ہاں میں آپکو اس بات کا آپکو مجاز کرتا ہوں کہ جو احمدی ممبر توبہ نہ کرے (فی نفر) ایک ہزار روپیہ خلافت فنڈ میں میری معرفت داخل کرے لیکن آپکے لئے تو لازمی ہوگی کیونکہ آپ اس تجویز کے محرک ہیں

نوٹ ۱ بغرض تکمیل تجویز ہذا مہربانی کرکے فہرست ممبران احمدیہ جلدی بھیجیے تاکہ میں تاریخ حلف سے آپکو اطلاع دے سکوں

نوٹ ۲ واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا طلعت پاشا مرحوم کیطرح کسی حملہ آور کے ہاتھ سے شہید ہونا یا کسی انسانی سازش کا شکار ہونا میرے کذب کی علامت نہ ہوگا۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۰۷ء میں میرے حق میں لکھ چکے ہیں۔

نوٹ ۳ احمدیان میرٹھ وغیرہ بھی اس حلف اور وعدہ میں شریک ہوگئے۔ وہ بھی اپنی انعامی رقم لیکر بعد اعلان تاریخ میدان حلف میں پہونچ جائیں۔

تصدیق ہم ساکنان مالیرکوٹلہ کے سامنے ۱۱ تا ۱۹۔ اپریل سنہ رواں مالیرکوٹلہ میں مباحثہ ہوا ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو سخت شکست ہوئی۔ ہمارے نزدیک اب نہ کسی حلف کی ضرورت ہے نہ قسم کی۔ چونکہ قادیانی اشتہار میں ہمکو مخاطب کیا گیا ہے اسلئے ہماری سمجھ میں مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب مرقومہ بالا بہت صحیح ہے اس کے سوا اور بات فضول ہے۔

(مولوی) محمد خلیل (صدر از جانب محمدیان) مالیرکوٹلہ۔ (مولوی حکیم) محمد داؤد۔ میر [illegible] عبداللہ نبوی (مولوی) محمد علی ملیری۔ بخش [illegible] خان جاگیردار۔ رحمت علی خان جاگیردار۔ سید ولائت۔ سید عنائت علی شاہ۔ غیرت علی خان۔ سید مہر علم شاہ۔ شیخ عبدالمتین۔ شیخ محمد حید۔ نظیر حسن۔ (ڈاکٹر) طاہر حسن بی اے خلف ڈاکٹر

اسرار قرآنیہ وبرکات روحانیہ۔ اس میں اسرار قرآنیہ اور برکات روحانیہ پر دلچسپ پنجابی نظم لکھی گئی

نظیر حسن۔ عبد العزیز۔ عبد المجید۔ محمد وحید۔ حاجی فتح محمد۔ عبد الستار۔ حاجی اسمٰعیل وغیرہ لوہاران مالیر کوٹلہ۔ بھولے خاں۔ علی احمد۔ حسن محمد خاں۔ رحمت اللہ ٹھیکہ دار۔ نظام الدین۔ عبد الرحیم ابراہیم نجف۔ چودہری نہال۔ حاجی رحمت اللہ۔ مہر بدر الدین۔ اللہ بخش۔ اسمٰعیل خیاط۔ شیخ جعفر علی۔ علی محمد۔ شیخ علی حسین۔ شیخ غلام نبی۔ حافظ فتح خاں جاگیردار۔ عصمت اللہ بزاز۔

جناب مفتی صاحب ریاست مالیر کوٹلہ کا فتوے

یہ احقر اس جلسہ مباحثہ منعقدہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء میں ہر سہ روز حاضر رہا۔ مباحثہ بیان کردہ جانبین کو بغور سنا۔ باوجود اصرار از جانب اہلسنت والجماعت شرائط مناظرہ میں جماعت قادیان نے حکم نہیں مانا تھا بلکہ پبلک کے فیصلہ پر مفوض کیا تھا۔ پس اس فیصلہ آخری کو دیکھتے ہوئے بلا تردد کہا جاتا ہے کہ عام پبلک اہل اسلام بلکہ ہنود نے بھی جو بکثرت اس مباحثہ میں شریک رہے یہ رائے قائم کی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب غالب رہے اور جماعت قادیانی مغلوب رہی۔ فتح و نصرت شامل حال اہل سنت والجماعت رہی چونکہ امر حق سب پر عموماً واضح ہو گیا۔ اور جو مقصود اس مباحثہ میں تھا کہ عوام الناس قادیانیوں کے دھوکہ میں نہ آویں وہ حاصل ہو گیا۔ اشتہار مورخہ ۳ مئی سنہ رواں جو جماعت قادیان کی طرف سے جاری ہوا ہے وہ مثل مشہور الغریق یتشبث بکل حشیش (ڈوبتا کیا نہیں کرتا) کا مصداق ہے۔ احقر کے بلکہ کل اہل مالیر کوٹلہ کے نزدیک کسی حلف کرنے کی ضرورت مولوی ثناء اللہ صاحب کو نہیں ہے حق واضح ہو کر مقصود حاصل ہو گیا۔ البتہ اگر جماعت قادیان نیز امام جماعت قادیان معجزہ اگر اپنے کے درصورت عدم نزول بلا بر مولوی ثناء اللہ بعد ایک سال اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرنے کا اقرار موثق کریں۔ تب کچھ مضائقہ نہیں۔ ورنہ کسی قسم کی ضرورت نہیں وما علینا الا البلاغ المبین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ خادم العلماء احقر عباد اللہ الصمد صدیق احمد مفتی ریاست عالیہ مالیر کوٹلہ ؀

اطلاع یہ مضمون بصورت اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ جہاں ضرورت ہو احباب ٹکٹ محصول بھیجکر منگا لیں ؀

مدرسہ مناظرہ

مجھ سے بارہا قوم کیطرف سے تقاضا کیا گیا ہے کہ آپ اپنے جیسے مناظر تیار کریں۔ جس کی صورت یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک مدرسہ اپنے اہتمام سے جاری کروں جس میں طلباء کو ضروریات زمانہ کے مطابق ادیان اور مذاہب کی واقفیت اور الی مناظرہ سکھایا جائے خاصکر وہ تجربات جو مجھکو تیس سالہ نبرد آزمائی میں حاصل ہوئے ہیں انکو بتائے جائیں۔ میں اس سے پس و پیش کر رہا ہوں جسکی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

(۱) میری نسبت احباب کا محض حسن ظن ہے ورنہ مجھ میں کوئی خاص مزیت نہیں صرف یہ کہ وقت پر خدا کے سمجھانے سے کچھ سوجھ جاتا ہے وگر ہیچ۔

(۲) میں اپنے پہلے مشاغل ہی سے عدیم الفرصت ہوں تو اور کام کیونکر ذمہ لے سکتا ہوں۔

(۳) اس کام کے لئے چندے کی ضرورت ہو پہلے ہی مدارس کو چندہ کافی نہیں ملتا۔ ایک اور ہو گیا تو پہلے مدارس کو کمی ضرور آئیگی۔

مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ احباب میرے عذرات کو قبول نہیں کرتے اس لئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں جسکی دو صورتیں ہیں۔ تجویز یہ ہے مستعد طالبعلم میرے پاس آئیں۔ میں انکو تین مہینوں میں ادیان اور مذاہب کے مناظرہ کے معلومات بتا کر عملی مناظرہ کرنا سکھا دوں۔ اس کی صورتیں دو ہیں۔

(الف) موجودہ مدارس کے منتظم ایسے مستعد طلباء کو انتخاب کر کے بھیجیں اور خرچ ان کا خود اٹھائیں۔

(ب) مدارس کے منتظم یہ کام نہ کریں تو جہاں کا کوئی طالبعلم ہو وہاں کے لوگ یا جو کوئی صاحب ہمت ہیں۔ انکو کافی وظیفہ دیں۔ میں صرف تعلیم کا ذمہ دار ہونگا۔ اور بس۔

جو صاحب اس قسم کے انتظام سے آنا چاہیں وہ رمضان ہی میں خبر دیں تاکہ بعد عید اس مدرسہ کا افتتاح کر دیا جائے۔

نوٹ وظیفہ اس جماعت کیلئے بارہ سے پندرہ روپے ماہوار تک ہونا چاہیئے۔

(خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ خادم المناظرین)

مُصلح کی ضرورت

(از قادیان)

اخبار الفضل قادیان ۲۸ اپریل سنہ ۲۱ء عدد ۷۴ جلد ۸ نے مرزا محمود صاحب کی تقریر "غیر احمدیوں کے جلسہ کے متعلق" درج کی ہے۔ ہم ناظرین کی توجہ اس وقت صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۳۔ پر تقریر مذکور کے ان حصوں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جن کے عنوان بترتیب ذیل ہیں:۔

(۱) "کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں" ص۹

(۲) "خدا کی نصرت مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ نہیں" ص۹

(۳) "جماعت کو نصیحت" ص۱۳

ع۱ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

"یہ ایسے خطرناک زمانہ میں جبکہ علماء اور عوام غرباء اور امراء سب بگڑے ہوئے ہیں کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں؟ ہمارے لئے اس وقت دو ہی سوال ہیں۔ اول یہ کہ کیا اسلام کی موجودہ حالت کسی مصلح کی محتاج ہے یا نہیں"

الخبر الصحیح مرزا کے خیال متعلق قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی قیمت ۳ر منیجر

دوسرے اگر محتاج ہے تو وہ مصلح کہاں ہے محض احمدی کہلا کے بیٹھے رہنے سے آج کام نہیں چل سکتا۔"

عـ۲ کے تحت میں فرماتے ہیں (زیر عنوان قیام احوال مسلمانان از زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و مقولہ مصنف فرانسیسی بابت آنحضرت صلعم)

"تو اگر آج مسلمان خدا کے پیارے ہیں خدا کے محبوب ہیں تو کیوں ذلیل ہیں۔ کیا خدا کے پیارے ذلیل ہوا کرتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ان میں ان باتوں کا فقدان ہے جو خدا کا پیارا بناتی ہیں۔ اس لئے یہ ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں اور ان کا کوئی معاملہ ٹھیک نہیں ان کے اعمال میں خلوص و درستی نہیں اور خدا کا جو ان سے معاملہ ہے وہ بتا رہا ہے کہ یہ اب بگڑ چکے ہیں اور وقت ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مرد خدا مبعوث ہو۔"

"اب سوال ہوتا ہے کہ ان کی حالت تو واقعی قابل اصلاح ہے۔ وہ آدمی کہاں ہے۔ اگر خدا نے ان کے لئے چارہ کار تجویز کیا ہے تو کیا اگر باوجود اسلام کی ایسی گری ہوئی حالت کے خدا نے ان کے لئے کوئی سامان نہیں کیا تو معلوم ہوا۔ یہ دعوے درست نہیں کہ اسلام سچا مذہب ہے اور اگر اسلام سچا ہے تو ضروری ہے کہ اس وقت اسلام کے پیرووں کی حالت کو سدھارنے کے لئے اور ان کو اسلام کی حقیقت پر قائم کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالے کی طرف سے مبعوث ہو۔" (ص۶)

عـ۳ کے تحت میں تحریر ہے کہ:۔

"کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے۔ بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے۔ تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جبتک تم بداخلاقی کو نہ چھوڑو۔ بدمعاملگی کو نہ چھوڑو اور نمازوں اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی اختیار نہ کرو۔" (ص۱۲)

ناظرین! غور کریں کہ یہ تقریر مسلمانوں کے جلسہ کے بعد ابھی حال میں قادیاں میں پڑھی گئی ہے۔ اس توجہ سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دنیا سے گئے ہوئے ابھی نصف صدی بھی نہیں گذری کہ ان کے خلیفہ کی آواز اٹھتی ہے کہ اس وقت یعنے بوقت تقریر بھی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہے کہ "مصلح کی ضرورت ہے" مرزا صاحب قادیانی کے مریدین کی تعداد لاکھوں بنائی جاتی ہے مگر بقول ان کے خلیفہ کے اوروں سے بہتر نہیں (ص۱۳) اور جس بنا پر مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ خدا کی نصرت نہیں (یعنے ان کی اخلاق درست نہیں ان کے معاملے ٹھیک نہیں) وہ بنا پیروان مرزا میں بھی باقرار ان کے خلیفہ کے (ص۱۳) موجود ہے جس سے معلوم ہوا کہ خدا کی نصرت ان کے ساتھ بھی نہیں اور یہی امر ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب مصلح نہ تھے کیونکہ ان کے پیروں کی بھی اصلاح نہ ہو سکی ان میں اور جمہور مسلمانوں کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں نظر آتا۔ اگرچہ مرزا محمود صاحب اپنی ہٹ پر قائم ہیں (کوئی مصلحت ہوگی)، مگر زبان جو دل کی ترجمان ہے اقرار کر گئی کہ خدا تعالیٰ کا جو ان سے معاملہ ہے وہ بتا رہا ہے کہ یہ اب بگڑ چکے ہیں۔ اور وقت ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مرد خدا مبعوث ہو اور اسلام کی حقیقت پر قائم کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمایا جائے" (ص۹ کالم ۲-۳) چونکہ مرزا محمود صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ بداخلاقی۔ بدمعاملگی۔ کمزوری سستی مرزا صاحب کی امت میں موجود ہے اور رفع نہیں ہوئی جیسا کہ ایک مصلح کے مبعوث ہونے پر ہوا کرتا ہے اور ہونا چاہیئے اور جسطرح دیگر مسلمان ذلیل و رسوا ہیں اس سے زیادہ خود آپ ہیں جیسا کہ اسی اخبار کے ص۸ میں فرماتے ہیں کہ وہ اس گورنمنٹ سے ہمیں کونسا زائد فائدہ ملتا ہے جتنا کہ باوجود مخالفت کے مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی و شوکت علی اٹھا رہے ہیں" محمد علی اور شوکت علی چونکہ بقول محمود مسلمان کہلانے والوں میں ہیں۔ لہذا خدا کی نصرت ان کے ساتھ نہیں اور باوجود اس کے وہ وہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جو آپ اٹھا رہے ہیں۔ لہذا آپکی اور انکی حالت مساوی۔ جواب صاف ہو گیا۔

یہ ساری تقریر (اگر دیکھا جائے) تو اپنے دعوی کو غلط ثابت کر رہی ہے جو مرزا صاحب نے کیا تھا۔ مسلمانوں کے حال کے جلسہ کے مقابلہ میں باوجود سخت کوشش کے ناکام اور ذلیل ہوتے۔ کون؟ (مخالفین جلسہ)

ناظرین یہ اخبار احمدیوں کی اخلاق پر کافی روشنی ڈال رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں زیادہ تر خود مرزا صاحب کے ہاتھ پر ان کے مرید ہوئے۔ آج چند سال گذرنے کے بعد ہی ان کے خلیفہ کو نصیحت کرنی پڑی۔ اور مرزا صاحب نے بہتوں کو بزعم خود مرتد کر دیا۔ ایک وہ لوگ تھے جن کے بارے میں دربار رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ارشاد ہوتا ہے کہ میرے جتنے بھی اصحاب ہیں مثل تاروں کے ہیں جس کسی کا بھی اقتدا کرو گے راہ پاؤ گے۔ وہ وہ لوگ تھے جن کے پاس سے بداخلاقی اور بدمعاملگی بھاگا کرتی تھی۔ سچ ہے جیسا استاد ہوتا ہے ویسے ہی شاگرد۔

لکھنے کو تو بہت جی چاہتا تھا۔ مگر طوالت کا خیال مانع ہوا۔ معاملہ فہم اور نقاد طبائع کے سامنے تو صرف حسب ترتیب مندرجہ بالا عنوان اور انکی عبارت ہی کافی تھی۔ ہم نے اتنا جو بڑھا دیا وہ اس لئے کہ عام فہم ہو جائے۔ آخر میں ہم اتنا اور کہینگے کہ گو میاں محمود صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو کچھ بھی مانیں مگر ایک مصلح کا انتظار ان کو ضرور ہے جیسا کہ مندرجہ بالا تینوں عنوان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ صراط مستقیم پر ہدایت فرمائے۔ (خادم الاسلام محمد عبدالغفار)

شہادۃ القرآن مرزا صاحب کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کی تردید از مولنا ابراہیم سیالکوٹی

(ابو یحیی عفا اللہ عنہ)

سوالات تفسیری کے جوابات

مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم بعد ازیں معروض آنکہ یہ چند سطور جو بندہ نے چند تفسیری سوالات (مندرجہ اخبار اہل حدیث مجریہ ۳۰۔ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء صـ۱۱ کے جواب میں تحریر کی ہیں۔ درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

سوال (۱) خداتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ۔ (انعام بنی اسرائیل کہف) ہم نے ان کے دلوں اور کانوں پر پردہ ڈال دیا ہے لہٰذا وہ قرآن کو نہیں سمجھ سکینگے۔ لیکن جب سلسلہ تبلیغ واشاعۃ متتابع جاری رہا۔ تو مخالفوں نے اعتراض کیا۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ (حم سجدہ) جب بموجب بیان قرآن ہمارے دلوں اور کانوں پر خدائی پردہ ہے تو پھر تم اپنی طور پر عمل کئے جاؤ۔"

تبلیغ واشاعت کی کیا ضرورت اور کیوں مشقت میں پڑو۔ یہ ایک گہرا اور سنجیدہ اعتراض تھا۔ جس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

سوال (۲) اسی طرح سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ (بقرئیں) پہ اعتراض کیا قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ (شعرا) جب بموجب بیان قرآنی تمہارا انذار اور عدم انذار برابر ہے۔ تو پھر وعظ فضول۔

جواب (۱ و ۲) دونوں سوالوں کا جواب یہ ہے کہ آیات مسئول عنہا میں قول منکرین بغرض اعتراض نہ تھا۔ بلکہ بغرض قطع نزاع تھا جو فی الحقیقت تصدیق اخبار ربی ہے اور اگر بطور اعتراض تسلیم کیا جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ غرض تبلیغ سے بیدار کرنا سعید ازلی کا اور قائم کرنا حجت کا اوپر منکرین کے ہے اور اس کا تعلق عامہ انام کے ساتھ ہے۔ اور آیات مسئول عنہا میں ذکر چند اشقیاء کا ہے۔ جو ہر طرح کی رہنمائی کرنے سے غیر مستفید رہتے تھے۔ اور یہ اعتراض ان کا چونکہ بوجہ عدم فہمی کے غرض تبلیغ سے تھا۔ لہٰذا جواب سے سکوت کیا گیا۔

سوال (۳) بنی اسرائیل میں تمام قرآن کی مثل کا مطالبہ کیا گیا ہے اور سورۂ ہود میں دس سورتوں کا معارضہ چاہا گیا ہے اور سورہ بقر میں صرف ایک سورت کی تحدی کیگئی ہے جس میں چھوٹی بڑی کی بھی قید نہیں۔ ان تمام دعاوی کا ایک وقت میں ظاہر ہونا علاوہ غیر معقول ہونے کے خود مسلمانوں کو مسلم نہیں اور کوئی خاص ترتیب انکی متیقن نہیں۔ اگر حسن ظنی کی بنا پر اس ترتیب کو ترجیح دی جائے جو سوال میں مذکور ہے تو بیشک قرآن کی تحدی لاجواب ہوگی۔ مگر مخالف اس ترتیب کا پابند نہیں کیونکہ اس کے عکس میں نتیجہ ان کے مفید مطلب ہے۔ کہ ایک سورت کے بعد تمام قرآن پاک یا دس سورتوں کا مطالبہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ مخالفین کی طرف سے ایک سورۃ ضرور پیش ہوئی۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بوقت طلب معارضہ کوئی میعاد مقرر نہیں کیگئی جب پہلے دعوے کی کوئی میعاد نہیں تو دوسرے دعوے کی کیا ضرورت اور میعاد کے اندر مخالفوں کو معارضہ سے عاجز کیسے سمجھ لیا گیا

جواب (۳) ایک یا دس سورتوں کے ذکر کرنے میں کسی قسم کی تحدید اور ترتیب منظور نہیں ہے۔ اور بنی اسرائیل کی آیت کا وہ مطلب نہیں جو سائل نے سمجھا ہے۔ بلکہ وہ بعض اور تمام پر یکساں دال ہے۔ اسکی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تم گلستان جیسی کتاب بنا لاؤ۔ اسکو یہ خیال نہیں ہوتا کہ حجم اور ضخامت میں بھی اس کے برابر ہو بلکہ ترتیب الفاظ اور خوبی نظم اور اچھوتی قسم دیگر فوائد مدنظر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کے ایک ہی باب کے برابر ہو۔ اس اصول کو ملحوظ رکھکر اس امر کا سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں کہ بعض جگہ ایک اور بعض جگہ دس صورتوں کے ذکر کرنے میں اور بعض جگہ مشترک کلام کرنے میں کسی قسم کی منافات نہیں بلکہ تفنن عبارت ہے۔ اور نزول کے لحاظ سے بقر کی آیت جس میں ایک سورت کا ذکر ہے۔ متاخر ہے زمان نزول قرآن اور ایک واقعہ کے کئی دفعہ پیش آنے (جیسا کہ مناظرات فی زماننا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سوال اور جواب کو کئی دفعہ مختلف پیرایوں میں ظاہر کیا جاتا ہے) پر نظر کرنے سے تحریر دعوے وغیرہ کے اعتراضات اٹھ جاتے ہیں۔

سوال (۴) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا (زمر) كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ (ہود) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ (یونس) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (یٰسٓ) پہلی آیت میں تمام قرآن کو متشابہ کہا گیا اور پچھلی آیتوں کا مضمون صریح اس کے خلاف ہے۔ اور هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ (آل عمران) اور بھی موجب تشویش ہے۔ اسی طرح وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (قصص) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (طارق) کا عقدہ بھی حل طلب ہے۔ کہ ایک ہی چیز میں فصل اور وصل دو متضاد چیزوں کا اجتماع کیسے!

جواب (۴) آیات مسئول عنہا میں کسی قسم کی منافات اور تضاد نہیں ہے۔ بلکہ فرق اعتباری ہے۔ زمر کی آیت کا یہ مطلب ہے کہ اکثر مطالب قرآنی باوجودیکہ کئی دفعہ مختلف پیرایوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ تاہم ایک دوسرے کے ہم معنے ہیں۔ جیسے کہ تردید شرک اور حیات دنیویہ کی مثال کئی جگہ مختلف الفاظ میں بیان کیگئی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں پوری آیت کے الفاظ پر غور کرنے سے یہ توجیہ بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے اور ہود کی آیت کا یہ مطلب ہے کہ محکم مضبوط کیگئیں آیتیں اسکی یعنی بغیر مصالح اور معنا کے بیان کی گئیں

چونکہ شاہی احکام کے ساتھ مصالح اور مضار بھی بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی) پھر مفصل کیلئے یعنی حکم (دیکھ) اور مصالح مضار بیان کئے گئے مثال اس کی قول ربی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ہے اسکا محکم (اصل) جواب یہ ہے قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ اس سے آگے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ تفصیل کے طور پر ہے۔ اسیطرح قول ربی یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ وغیرہ آیات ہیں۔ اور سورۃ لیس اور یونس کی آیات میں لفظ حکیم سے مراد ذوالحکیم (بالکسر) حکمتوں والی ہے۔ اور آل عمران کی آیت کے لفظ آیات محکمات سے مراد اصولی احکام کی آیات ہیں۔ جو مستقل المعنے ہیں جیسا کہ لفظ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ سے ظاہر ہوتا ہے اور متشابہات سے وہ آیات مراد ہیں جو بطور تشریح و تفصیل کے بتلائی گئی ہیں جن میں بعض دو یا زیادہ معنوں کی محتمل ہوتی ہیں اور انکا وہ مطلب جن کے لئے وہ بھیجی گئی ہیں یقینی طور پر چونکہ اللہ عزوجل ہی کو معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا کج طبع لوگ ان کے معانی بعیدہ کو یقینی سمجھکر اور ان کو دوسری نصوص کے تابع نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اور مومنین کاملین کا شیوہ یہ ہے کہ اگرچہ بعض دفعہ انکو کسی آیت کا مطلب سمجھ میں نہ آوے تاہم ان کے ایمان میں کسی قسم کا تزلزل اور تردد نہیں آتا۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے انکو راسخ فی العلم کہا۔ کیونکہ کسی چیز کی نسبت رسوخ فی العلم کا اقتضا بھی یہی ہے طریق استدلال بطرق مثال اور آیت کے پورے الفاظ پر غور کرنے سے یہ توجیہ بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے اور آیت فصل اور وصل میں بھی کسی قسم کا تضاد نہیں ہے بلکہ آیت وصل میں حالت مفعولی کا ذکر ہے اور آیت فصل میں فاعلی کا یعنی بلحاظ نزول و بیان کے موصول ہے اور بلحاظ تاثیر اور عمل کے فاصل۔

سوال (۵) اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (جمعہ) اس آیت پر عمل مشکل ہے کیونکہ عہد رسالت میں یہ دستور تھا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بغرض خطبہ بیٹھتے تو موذن اذان کہتا اگر سب لوگ اس آیت پر عمل کرنے کو پنجوقتہ نماز کیطرح اذان سنکر حاضر ہوں تو خطیب اکیلا منبر پر بیٹھکر کیا کریگا اور ایسے موقع پر پہنچنے والے کا ثواب بھی دفتر ملائکہ میں نہیں لکھا جائیگا۔ اگر ندا سے مراد اذان سابق ہے جو حضرت عثمان نے جاری کی تو آیت بطور پیشگوئی ہوگی جسکو حضرت عثمان سمجھکر عمل کر گئے۔ اگر یہ درست ہے تو زمانہ رسالت میں اس پر کیونکر عمل ہوتا۔ اور اب کیا روک ہے؟

جواب (۵) مراد نودی سے اذان ثانی ہے اور نزول آیت کا چونکہ بعد تشریع جمعہ واسطے تنبیہ کرنے سست لوگوں کے ہے۔ لہٰذا حضور جمعہ کے آخری اور ضروری وقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ پس جو اشکال سائل نے پیش کیا ہے آیت میں نہ رہا۔

سوال (۶) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف) اس آیت کے مطابق حروف مقطعات کے معانی کیا لغت عرب سے معلوم ہو سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر ان کے معانی سکھائے گئے تھے تو کیا رسول اللہ صلعم نے وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ (نحل) کے مطابق اپنے صحابہ کو ان کے معانی سکھا دیئے تھے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے معانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر نہیں ہوئے تھے تو اس آیت کے کیا معنے ہونگے؟ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ (قیامۃ)

جواب (۶) اس سوال کا تسلی بخش جواب میرے پاس نہیں ہے۔ ہاں یہ کہ حروف مقطعات کی ترکیب چونکہ معنی دار نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے معانی لغت عربی یا غیر عرب سے معلوم نہیں ہو سکتے بلکہ باوجود اس کے عربیت سے خارج نہیں ہیں۔ اور ممکن ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے معانی پر اطلاع دیگئی ہو اور آپ نے صحابہ کو بھی سکھا دیئے ہوں مگر ان کی طرف چنداں احتیاج نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے وہ معانی شائع نہ ہوسکے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے ان میں توقف کیا ہے ھذا ما ظھرلی والعلم عند اللہ ولہ الحمد۔

(عبدالرشید [illegible] فریدپوری)[1]

عید فنڈ

معزز حضرات! سعید آباد کی احقر انجمن جمیع مسلمان بھائیوں کی خدمت میں ایک ضروری گذارش کرتی ہے کہ اخبار اہلحدیث میں ہر عید کے موقعہ پر اہلحدیث کانفرنس کی جانب سے یاد دلایا جاتا ہے کہ عید کے مبارک دن عید فنڈ کیلئے کچھ چندہ عطا فرماویں۔ غریب اور محتاج بچوں کی دینی تعلیم اور جملہ مسلمان بھائیوں کی دینی اصلاح کیلئے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے ان امور کا حتے المقدور بیڑا اٹھایا ہے اسی غرض سے کانفرنس نے کئی ایک مدارس ایجاد کئے اور کئی ایک واعظ مقرر کئے جو ہندوستان کے قریہ قریہ اور گوشہ گوشہ میں ہمیشہ توحید و سنت کی اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ بھی یاد دلانا ضروری ہے کہ مذکورہ بالا کانفرنس کوئی مقامی یا ذاتی مجلس نہیں ہے لیکن سارے ہندوستان کی ایک دینی اور قومی مرکزی انجمن ہے جسکا وجود آجکل جملہ برادران اسلام کی بے دریغ کمک و مدد ہی کے ذریعہ سے قائم دائم ہے ایسی ایک بڑی بابرکت اور شاندار انجمن کے اہم کار خیر میں ہم پر حتی الامکان ہاتھ بٹانا فرض ہی نہیں ہوگا بلکہ [illegible] اسلامی ترقی اور دینی بہبودی کا موجب ہوگا۔ اگر ہم اسکی ترقی کی نگہداشت اور کوشش نہیں کرینگے تو [illegible] اسلئے امید ہے کہ آپ ہماری گذارش پر [illegible]

[illegible]

---

[1] اخبار کے ناظرین کو عالم بھی ہیں مگر مضمون میں لحاظ ادنیٰ لیاقت کے لوگوں کا رکھنا چاہئے اسلئے مغلق مضمون نہ بھیجا کریں ۱۲ (اڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۱۳۴ ڈاکٹر نورحسین و حکیم غلام حسین دو حقیقی بھائی ہیں اور انکے عقائد ہیں۔

عقیدہ ڈاکٹر نورحسین

(۱) اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اشہد ان علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل۔

(۲) حضرت ابوبکر رضہ و حضرت عمر رضہ و حضرت عثمان رضہ مسلمان اصحاب النبی صلعم اور اچھے بادشاہان اسلام سے تھے۔

(۳) حضرات اصحاب ثلاثہ کو خصوصاً اور حضرت ام المومنین بی بی عائشہ و دیگر اصحاب النبی صلعم و حضرت پیران پیر سید عبدالقادر گیلانی رحہ کو گالی گلوچ دینا و فحش الفاظ کہنا ناجائز و حرام ہے۔ اس سے انسان خاطی و گنہگار ہو جاتا ہے اور مرتکب گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔

(۴) ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) اولاد رسول خیر الانام افضل الناس بعد النبی صلعم و خلفاء الراشدین و وارثان دین متین و معصوم و مقدس و اولی الامر و رہبر و پیشوا امامت محمدیہ ہیں اور منصوص من اللہ خلیفے برحق ہیں۔ ان کی اطاعت و تابعداری عین اطاعت اللہ و رسول ہے۔

(۵) میں دشمنان خدا و رسول و اولاد رسول صلعم سے بیزار ہوں۔

عقائد حکیم غلام حسین

میرا ایمان ہے میں مفصلہ تحریر کرتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ بعد نبی کریم صلعم افضل الناس علی کرم اللہ وجہ افضل ہیں اور اصحاب ثلاثہ جنتی بہشتی خلیفے رسول اللہ برحق ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کو گالی گلوچ لعن طعن کہے تو وہ شخص طریقہ اسلام سے باہر ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ نائب رسول صلعم تھے اور اصحاب ثلاثہ نوکر غلام خادم علی کرم اللہ وجہ ہیں اور میرا اسلام ہے۔ اور کوئی اہلسنۃ والجماعت مانیں یا نہ مانیں۔

حضرات اصحاب ثلاثہ نائب رسول صلعم تھے اور نائب علی کرم اللہ وجہ تھے۔

(الف) آپ فتوے طلب اس امر کا ہے کہ آیا ہر دو صاحبان کس فرقہ اسلام میں داخل ہیں۔ اور

(ب) ان عقائد کو رکھکر ان ہر دو برادران کی ناطہ برادری۔ رشتہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ ہر دو ایک دوسرے کی شادی و غمی میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(ج) آیا ہر دو برادران دائرہ اسلام میں داخل ہیں یا نہیں؟

(السائل ڈاکٹر نورحسین پنشنر جھنگ سیال)

ج نمبر ۱۳۴ ڈاکٹر نورحسین کے خیالات شیعہ کے ہیں اور حکیم غلام حسین سنیت کے قریب ہیں۔ رشتہ نکاح کا سوال ذاتی ان کے خیالات پر ہو سکتا ہے لیکن یہ دونوں صاحب عام اسلامی حلقہ میں شریک ہیں اسلئے عام اسلامی حقوق ان کو باہمی ادا کرنے چاہئیں تاوقتیکہ کسی کی حالت کفر تک نہ پہنچے۔

ڈاکٹر نورحسین صاحب کا قول نمبر ۲ تشریح طلب ہے انکو بتانا چاہئے کہ مسلمان سے ان کی کیا مراد ہے اور دشمنان اہل بیت میں کون کون داخل ہیں؟ مذہبی سوال میں اپنا خیال صاف صاف لفظوں میں بیان کرنا چاہئے۔ اللہ اعلم (۳ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ ایک لڑکے اور لڑکی کا نکاح والدین نے بچپن میں برضائے خود منعقد کرا دیا۔ لیکن اب وہ لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغہ ہو گئی ہے اور یہ لڑکی لڑکے سے راضی بھی نہیں ہے۔ اسلئے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی۔ اب ان دونوں کا نکاح باقی رہا یا نہیں؟ اگر باقی رہا ہے تو فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اب لڑکے و لڑکی کے والدین نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں۔ جواب حسب کلام ربانی و احادیث نبوی ہونا چاہئے۔ اور لڑکی نابالغ کا نکاح کرنا تو حدیث سے ثابت ہے اور لڑکے نابالغ کا نکاح کرنا کونسی حدیث سے ثابت ہے یا کسی صحابی کے قول سے ارقام فرمائیے۔

ج نمبر ۱۳۵ صورت مرقومہ میں اہلحدیث کے نزدیک نکاح فسخ ہو سکتا ہے بلکہ لڑکی کے انکار کر دینے سے نکاح فسخ ہو گیا۔ کتاب سبل السلام ملاحظہ ہو نابالغ لڑکی کا نکاح زمانہ رسالت میں ثابت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے سو وہ نسبت تھی۔ نکاح ثابت نہیں۔ اسلئے اس رسم کو بند کرنا چاہئے (۱۔ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۶ [۱] ایک شخص نے اپنی بیوی کا زیور وغیرہ سب تلف کر دیا اور اسے تہمت لگائی۔ بیوی کے والدین اسکو لیگئے۔ خاوند لینے گیا بیوی نے ساتھ چلنے سے انکار کیا۔ خاوند نے کہا میں نے طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ اب وہ خاوند پھر اس عورت کو لیجانے کا دعوے کرتا ہے کیا اسکا دعویٰ چل سکتا ہے؟

ج نمبر ۱۳۶ خاوند کا دعویٰ اگر عدت کے بعد ہے تو بالاتفاق دعوے ردی۔ اور اگر عدت کے اندر ہے تو علماء حنفیہ کے نزدیک حق اسکو نہیں ہے محدثین (اہلحدیث) کے نزدیک حق ہے کیونکہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں محدثین کے نزدیک ایک ہوتی ہے۔

(۳ روپے داخل غریب فنڈ)

---

[۱] یہ سوال قبل جواب کے لئے آیا تھا۔ پتہ مرقوم نہ ہونے کیوجہ سے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

[illegible]

ملکی مطلع

دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

حکما، وفلاسفر کہا کرتے ہیں اور اشراقیین ملاحظہ اور معائنہ کرتے ہیں کہ دنیا شل چرخے کے ہے جس کا ایک حصہ اوپر ہے تو فورًا وہ نیچے آتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے کلام ربانی میں

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

(دنیا میں خدا ہمیشہ پھیر کرتا رہتا ہے)

اسی کو ایک استاد شاعر نے یوں ادا کیا ہے

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

تاریخ میں ابھی کل کا واقعہ ہے کہ ترکوں کو یورپ میں وہی عزت حاصل تھی جو آج انگریزوں کو ایشیا میں حاصل ہے۔ آج وہی ترک ہیں کہ انکی طرف سے دنیا بھر کے مسلمان بلکہ اور لوگ بھی کسی خاص رعائت کی درخواست کرتے ہیں۔ تو صاحب وزیر ہند جیسے متین اور مسلمانوں سے دلسوزی کا اظہار کرنے والے بھی فرماتے ہیں کہ ترکی ممالک عراق۔ حجاز۔ مقامات مقدسہ وغیرہ پر قبضہ تو اغیار کا رہیگا۔ یہانتک کہ ترکی مالیہ پر بھی نگرانی رہیگی یہانتک کہ ترکی فوج پر بھی۔ ہاں سلطنت ترکی بالکل آزاد رہیگی۔ ماشاء اللہ کیسا معقول فقرہ ہے۔ کہ زید کے دل ودماغ وغیرہ تو ماؤف ہیں مگر زید تندرست ہے۔ یہ دل لگی نہیں تو کیا ہے؟ سچ ہے

وہ ہمکو سمجھتے ہیں احمق جو حسرت
وفا کے ہیں طالب ستمگار ہو کر

لیکن قانون قدرت اندر ہی اندر اپنا کام کرتا ہے۔ وہی ترک جنکو قریب قبر کے پہنچایا گیا بلکہ قبر میں داخل کرنے کی تیاریاں ہو چکی تھیں اسی کا دوسرا دور خدا کے حکم سے یوں چلنا شروع ہوا کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو خدا نے توفیق بخشی کہ وہ صوبہ ایشیا کوچک کا معمولی جنرل ہونے کی حیثیت میں غیرت سے کھڑا ہو گیا۔ وہی کمال پاشا، وزیر اعظم انگلستان جسکو ساتھ گفتگو کرنا جائز نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ وہ ایک معمولی جنرل ہے۔ وہی کمال پاشا ہے کہ اسکی پامردی نے اسکو یہانتک پہونچایا ہے کہ اٹلی اور فرانس اوس سے بالا بالا معاہدات کر رہے ہیں کہ ہم تمکو تھریس اور سمرنا دلانے میں مدد دینگے۔ وہی کمال پاشا جسکے سامنے یونان کا بھوت کھڑا کیا گیا۔ باوجودیکہ یونان نے سارے اتحادیوں کے برخلاف معزول بادشاہ کو نئے سرے سے تاجدار کیا۔ تاہم اتحادی خصوصًا انگلستان یونان ہی کو فائدہ پہونچانے میں کوشاں ہیں۔ اتحادیوں نے سمجھا تھا کہ یونان کمال پاشا کی قوت توڑنے کو کافی ہوگا۔ مگر وہاں خدائی قدرت کا ظہور خلاف توقع ہوا۔ کہ ترکوں نے یونانیوں کی فوج کے کئی ڈویژن تباہ کر ڈالے نتیجہ یہ ہوا کہ یونانی اپنی جگہ پر ٹک گئے۔ اب سنا جاتا ہے کہ انگلستان پھر بیچ بچاؤ کرنا چاہتا ہے معلوم ہوتا ہے ترکوں کے ارادوں میں سے ایک پختہ ارادہ یہ ہے کہ یونان کے ناپاک قدموں سے ایشیا کوچک اور تھریس کو پاک کر دیا جائیگا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں یونان پر یورپ کی خاص نظر عنایت ہے بجز ترکی کی دوکان سے یونان کی فاتحہ۔ انیسویں صدی میں جبکہ یونان ترکی صوبہ تھا۔ ایک شاعر نے یونان کی گذشتہ علمی کیفیت کا اظہار ایک قصیدے کی شکل میں کیا اور وہ قصیدہ یورپ میں مشتہر ہوا تو تمام یورپ یونان کو آزاد کرانے پر کھڑا ہو گیا۔ ترکیب یہ سوچی گئی کہ پہلے بغاوت کرائی جاوے۔ ترکوں نے بغاوت فرو کرنے پر پوری توجہ کی قریب فرو ہونے کے ہوئی تو مہذبان یورپ نے آپس میں صلاح کرکے یونان کی سلطنت کا نقشہ خود ہی تجویز کرکے سلطان المعظم کو اعلان کر دیا کہ جنوبی یونان کو مستقل سلطنت مان لیا ہے اس سے بعد سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کے زمانہ میں یونان سے جنگ ہوئی تھسلی کا صوبہ ادہم پاشا نے ایک ہفتہ میں فتح کر لیا۔ نتیجہ مہذبان یورپ کی نظر عنائت سے یہ ہوا کہ مفتوح کو فاتح کے ملک سے جزیرہ کریٹ بھی دیا گیا۔

گذشتہ جنگ میں یونان شریک جنگ نہیں ہوا مگر ترکی کی دکان سے اسکی فاتحہ کرانے کو سمندر پار تھریس اور سمرنا کے زرخیز علاقے دیئے گئے تاکہ اگر ترکوں میں ذرہ بھر طاقت ہو بھی تو وہ بھی یونان سے مقابلہ کرنے میں ختم ہو جائے بس پھر کیا مدتوں کی آرزو پوری ہو جائیگی کہ ترکی کا جنازہ پڑھا جائیگا۔ یہ تو ہیں حاسدوں کی چالیں دیکھئے اب خدا کو کیا منظور ہے

مے نوشی کا انسداد

خدا کی شان ہے جس کام کو خدا کرنا چاہتا ہے اسکے اسباب آپ ہی پیدا کر دیتا ہے کس کو یقین تھا کہ ہندوستان جیسے عیش نوش ملک سے مے نوشی کا انسداد بغیر جبر کے ہو جائیگا بحالیکہ شراب نوشوں کی آوازیں آ رہی تھیں کہ

ہوں وہ میکش خدمت ایجاد عالم ہو اگر !
سب سے پہلے مے فروشی کی دکاں پیدا کرے

آج وہی ملک ہے کہ چاروں طرف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ شراب کے ٹھیکہ داروں کے دیوالے نکل رہے ہیں مگر یہ بھی خدا کی شان ہے کہ پچھلی قوموں (چوہڑے چماروں) کو پہلے سمجھ آئی ہے کہ یہ چھوڑنے کی چیز ہے لیکن مسلمان ہاں خیر الامم ابھی تک اسکے حامی ہیں۔ چنانچہ اخبار وکیل میں ایک نوٹ نکلا ہے جو ایماندار مسلمانوں کیلئے قابل غور ہے وہ یہ ہے :-

مے فروشوں کے ہمدرد مسلمان

کہ کسولی کے ہندو بھائیوں نے اطراف واکناف کی خبروں سے متاثر ہو کر منشیات سے توبہ کر لی ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ مسلمان جنکے لئے مذہبًا حرام قرار دی جا چکی ہو وہ ام الخبائث سے منہ نہ موڑینگے

میں یہ طے کر لیا ہے کہ جو ایسی لال پری کو منہ لگائے اسکا منہ کالا کرکے بازار میں پھرایا جائے اور مبلغ ۵۰ برادری کو بطور جرمانہ ادا کرے چنانچہ حال میں ایک مقدمہ مسلمان کا ہو چکا ہے او

ص ٹھیکہ دار شراب کا بیان ہے کہ ہندوؤں نے تو شراب سے تائب ہو کر مجھے نقصان پہونچانا چاہا تھا مگر خدا ان مسلمانوں کا بھلا کرے جو بچا لیتے ہیں۔ — کیا مسلمانان ہند کو اب بھی عبرت نہ ہوگی؟ ؟

متفرقات

سحری و افطاری

اہلحدیث باوجود مذہبی اخبار ہونے کے اسمیں نقشہ سحری و افطاری شائع نہیں کیا جاتا کیوں؟ اسلئے کہ اس قسم کے نقشے بجائے مفید ہونے کے مضر ہونیکا اندیشہ رہتا ہے نمونہ کے طور پر دو اسلامی اخباروں کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ امرتسر کے وکیل اخبار میں یکم رمضان (۱۰ مئی) بندش سحری ۴ بجکر ۵ منٹ پر لکھی ہے اور افطاری ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر۔ ہمدم لکھنؤ میں یکم رمضان کو بندش سحری ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر اور افطاری ۷ بجکر ۲۴ منٹ پر۔ ممکن ہے کہا جائے کہ لکھنؤ اور امرتسر میں اختلاف طلوع و غروب کی وجہ سے اتنا فرق ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ صبح بندش سحری میں امرتسر سے لکھنؤ ۱۰ منٹ مقدم ہے افطاری میں ۴ منٹ مقدم کیسطرح ہو سکتا ہے۔ جتنا کسی جگہ کا طلوع مقدم ہوتا ہے اتنا ہی غروب مقدم ہوتا ہے۔ بجائیکہ امرتسر اور کلکتہ کا اختلاف طلوع ۲۵ منٹ کا ہے۔ لطف یہ ہے کہ امرتسر میں پہلا روزہ ۲۰ منٹ پر افطار ہوا لیکن وکیل برابر روزانہ افطاری اوسی حساب سے لکھتا ہے۔

احباب لکھنؤ

اطلاع دیں وہاں کتنے بجے افطاری ہوتی ہے!

خریداروں کو اطلاع

بارہا لکھا گیا کہ دفتر سے اخبار کی روانگی میں کوتاہی نہیں کیجاتی۔ تاہم چونکہ ڈاکخانہ کا انتظام آجکل خراب ہے بعض طرف سے شکایات پہنچتی رہتی ہیں۔ اس لئے خریدار دفتر پر بدگمان نہ ہوا کریں بلکہ یاد دہانی کیا کریں۔ شکایتی خط فوراً بھیجدیا کریں تاکہ دفتر سے رفع شکایت کی جائے اور بعد رفع شکایت کے ڈاکخانہ کو بھی لکھا جائے۔ اس طرح ایک دو دفعہ کرنے سے شکایت دور ہو سکتی ہے۔

ضروری اطلاع

بارہا لکھا گیا کہ ڈاکخانہ کے قواعد سے خرچ زیادہ اور تکلیف بیش ہوگی۔ اس لئے خریدار صاحبان مہربانی کر کے ویلو کا انتظار نہ کیا کریں۔ بلکہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ تکلیف کی بنا پر گاندھی جی نے ویلو سسٹم بند کر دیا ہے۔

رسالہ تقلید شخصی و سلفی

کی بابت جناب مولوی شرف الدین صاحب از دہلی فرماتے ہیں۔

"امابعد رسالہ تقلید شخصی اور سلفی کا مطالعہ کیا۔ میری دانست میں یہ رسالہ بے نظیر ہے اہل علم کو اسکا مطالعہ بہت مفید ہے پھر خوبی یہ کہ سب و شتم طعن و تشنیع سے مبرا۔ فصاحت و بلاغت سے مزین۔ ادنےٰ و اعلےٰ ہر شخص حسب مراتب مستفید ہو سکتا ہے جوامع کلم کا یہ حال ہے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ طرفہ یہ کہ واقعات کے اظہار روز روشن کیطرح یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ ہر قسم کی تقلید اسلام میں بے اصل ہے۔ واضح ہو کہ تقلید شخصی کو تو اکثر لوگ بے اصل و ناجائز جانتے ہیں اور واقعی بات بھی سچ ہے مگر تقلید غیر شخصی سلفی خلفی کو بعض احباب چنداں برا نہیں جانتے۔ اور بعض اسکو اچھا جانتے ہیں۔ مصنف علام نے دونوں قسموں کی تقلید یعنی شخصی اور سلفی کو واقعات کی شہادت سے غلط ثابت کیا۔ اں اتباع اور تقلید میں فرق بتا کر اتباع سلف کی بڑی تائید کی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

نیز مصنف ممدوح نے ثابت کر دیا کہ علم اصول فقہ جو آجکل پڑھا جاتا ہے یہ متاخرین کی ایجاد ہے زمانہ ائمہ اربعہ میں اسکا ثبوت نہیں ملتا حجۃ اللہ البالغہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور ماشاءاللہ چشم بد دور "حقیقۃ الفقہ" اور رسالہ "الاقتصاد" کا جواب جس خوش اسلوبی سے دیا ہے شاید و باید۔ آپکی شیریں کلامی یہ شعر یاد دلاتی ہے۔

اے کردہ را بحسن خلق شیدا کردہ
چشم بد دور از کجا ایں سحر پیدا کردہ

مصنف ممدوح کے لئے دل سے یہ دعا ہے

حماک اللہ عن شر النوائب
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

جلسہ اہلحدیث جے پور

بڑی رونق سے ہوا۔ علما کرام مولوی عبدالوہاب صاحب غزنوی۔ مولوی محمد صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی۔ مولوی محمد صاحب سورتی۔ مولوی محمد عثمان صاحب نصیرآبادی وغیرہ نے بڑے مؤثر وعظ فرمائے۔ جزاہم اللہ۔ (محمد یوسف)

اہلحدیث

مولانا عبدالحکیم کا نام نہیں دیکھا۔ موانع بخیر۔

ایک مرزا کا خواب مرزا کے متعلق

جناب مولوی حافظ محمد داؤد صاحب مالیرکوٹلہ سے لکھتے ہیں کہ مرزا محمد بیگ (جمعدار توپخانہ) آئے تھے انہوں نے خواب بیان کیا کہ ایک چمکارا ہوا اور آواز آئی کہ میں اللہ ہوں مرزا مفتری ہے۔

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

مسجد اہلحدیث لاہور

کے لئے جناب میاں فیروز الدین صاحب سوداگر امرتسر نے ایک سو روپیہ عنایت کیا۔ امید ہے رمضان شریف میں کافی رقم آجائیگی گذشتہ فہرست شمارہ ۵ [illegible]

یادرفتگان

خاکسار کی والدہ فوت ہو گئی انا للہ۔ (قمرالدین از جیون)

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہا وارحمہا۔

تفسیر ثنائی

کی چوتھی جلد [illegible]

[illegible]

انتخاب الاخبار

امرتسر

میں موضع جبال کے زمیندار سردار امر سنگھ کو چند روز ہوئے چھ ماہ کی سزا ہوئی تھی اب اون کے چھوٹے بھائی سردار جسونت سنگھ کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا چھ ہفتے کی قید ہوئی۔ جرمانہ دینے سے انکار کر کے سردار صاحب موصوف خوشی خوشی جیل میں چلے گئے۔ نہ صفائی کے گواہ دیئے نہ بیان دیا۔ نہ سرکاری گواہوں پر جرح کی۔ بیان دیا تو صرف یہ دیا کہ مجھے عدالت سے انصاف کی امید نہیں۔ اس قسم کے مقدمات کی خبریں آجکل روزانہ ملک سے آرہی ہیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔ آمین۔

کاندھی جی

اور پنڈت مالوی جی شملہ پہ والسرائے سے ملے ہیں۔ گفتگو ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔

جرمنی

نے اتحادیوں کی دھمکی مان لی ہے۔ یعنی لڑنے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔

مجلس خلافت پنجاب

نے مظلومین سمرنا کے لئے پچاس ہزار روپیہ جمع کر کے بھیجے ہیں (جزاہم اللہ)

کابلی جاسوس کا جھگڑا

آجکل اخباروں میں کابلی جاسوس کا جھگڑا خوب چل رہا ہے کہتے ہیں کہ مسٹر محمد علی صاحب کے پاس کوئی جاسوس آیا اور ایک تحریر لکھا کے لیگیا۔ مسٹر محمد علی صاحب اس سے مطلقاً انکاری ہیں۔

امرتسر کی کمیٹی

نے بازاری عورتوں کو نوٹس دیدیا ہے کہ تم لوگ چھ ماہ کے اندر شہر چھوڑ دو۔

افغانی معاہدے

دار العوام میں سر ولیم [illegible] کو جواب دیتے ہوئے مسٹر انٹیگو نے افسوس کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انگریزی افغانی اور ٹرکی افغانی معاہدات کی گفتگو کے متعلق پبلک مفاد کو مدنظر رکھکر وہ کوئی اعلان نہیں کر سکتے۔

مصر کے ہنگامے

مسٹر سوان کے سوال کے جواب میں مسٹر ہارمسورتھ نے بیان کیا کہ طنطہ میں جو ہنگامہ ہوا۔ وہ عدلی پاشا اور زاغلول پاشا کے طرفداروں کے درمیان تنازع کا نتیجہ تھا۔ کل نقصانات ۴ ہلاک اور ۶۰ مجروح ہوئے۔ اس ہنگامہ میں کوئی برطانوی افسر شریک نہ تھا۔

سرحدی کیفیت

سرکاری کیونک مجریہ ۵ مئی مظہر ہے کہ شیر جان خروٹی کی ماتحتی میں جو گروہ چھاپے مار رہا تھا۔ وہ ہمارے دستہ سے بچکر افغانستان کی سرحد میں فرار ہو گیا ہے۔ یہ فراری قابل افسوس ہے لیکن اس علاقہ کی خراب حالت اور سلسلہ آمدورفت کی مشکلات کی وجہ سے یہ بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ۳۰۔ اپریل کو پیازہ روغنہ کے نواح میں مسعودیوں کے ۲۰۰۔ آدمیوں کا ایک گروہ دیکھا گیا تھا۔ ۲۔ مئی کو کمینگاہ کی گولیوں سے ۳۔ انگریزی سپاہی رجمنٹ کے زخمی ہوئے۔ ۳۰۔ اپریل کو دشمن کی ڈیڑھ سو آدمیوں کی ایک جماعت نے وانا کے ۵ میل شرق میں ایک انگریزی باربردار جماعت پر حملہ کیا۔

جنگ میں انگریزی نقصانات

آج دفتر جنگ کی طرف جو سرکاری اعداد و شمار جنگی نقصانات کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ میں انگلستان نے کل ۹۵ لاکھ فوج جمع کی تھی۔ نقصانات کے اعداد یہ ہیں:۔ ۹۔ لاکھ ۳۰۔ ہزار ہلاک ہوئے تقریباً دو لاکھ قید ہوئے۔ ۲۱۔ لاکھ سپاہی زخمی ہوئے۔ اسطرح نقصانات کی کل میزان ۳۲ لاکھ ہوتی ہے (یہ ایک سلطنت کا ہے باقی ابھی باقی ہیں)

چمار کو ہیرا ملا

صوبہ مدراس کے ضلع بلاری میں ایک چمار کو ایک بڑا ہیرا ایک کھیت میں دستیاب ہوا تھا۔ چمار نے دو ہزار میں فروخت کیا جس نے خریدا تھا وہ چالیس ہزار قیمت مطالبہ کر رہا ہے اگر اوس ہیرے کی صفائی کردیجائے تو اسکی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوگی۔

روزنبرگ کا ورود افغانستان

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ روزنبرگ جو سفیر روس مقیم کابل کے پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ دستخط شدہ عہدنامہ کے سلسلہ میں جو دولت افغانستان اور روس کے مابین ہوا ہے مع بعض دیگر موعودہ چیزوں کے مقام شیخ جیند میں وارد ہوئے ہیں۔ گمان یہ ہے کہ آج ہی دار السلطنت میں پہونچ جائینگے۔

مسٹر آصف علی پر ۱۴۴

مسٹر آصف علی پر دفعہ ۱۴۴ کے نوٹس کی میرٹھ میں تعمیل کیگئی ہے اور میرٹھ کے ضلع میں تقریر کرنے سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (مبارکباد)

ترکوں اور یونانیوں میں مصالحت

دیوان عام میں مسٹر ہارمزورتھ نے بوقت سوال بیان کیا کہ انگریزی حکومت ترکوں اور یونانیوں کے مابین مصالحت کرانے کے لئے کاروائی نہیں کر رہی ہے بلکہ خود غرض کے لئے مناسب موقع سے فائدہ اٹھانے کے واسطے صورت حالات پر بامعان نظر غور کیا جا رہا ہے۔ (جس میں اپنا فائدہ ہوگا وہی کریگی)

سرحد پر جنگ

سرحدی پولیس نے ہندوستانی سپاہ کو ساتھ لیکر بنوں کے قریب کرم گڑھی کے موضع محمد خیل کا گھیرا ڈال لیا گیا۔ مختصر سی جنگ ہوئی۔ زری گل اور اس کے پانچ ہمراہی مارے گئے ہماری سپاہ نے تین آدمی اور ایک سرکاری بندوق پکڑی جو وہ ایک ہندوستانی رجمنٹ سے حال ہی میں چرا کر لیگئے تھے ہماری جانب کا ایک سوار زخمی ہوا

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کیلئے ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکے لئے اکسیر ہے دو چار دنیں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصا پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۲؍ معہ محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

جناب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرم بندہ زاد الطافہ تسلیم! اس سے پہلے بھی پاؤ بھر مومیائی آپکے کارخانہ سے ایک مریض کیلئے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا منگوائی گئی جس سے اسکو پورا فائدہ ہوا۔ چونکہ اب ایسا ہی ایک مریض آ گیا ہے زیر علاج ہے اسلئے براہ مہربانی پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرماویں دیکھئے ۲ اپریل

پتہ:۔ **مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب**

علم دوست اصحاب کیلئے خوشخبری

تاریخ بیت اللہ شریف خانۂ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل لکھائی نہایت اچھا خوبصورت چھپائی عمدہ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱۲؍

بابل قرآن شریف کی آیت ببابل ہاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اُسکے مفصل و مکمل حالات اسکے عجائبات و باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات و تہذیب کے فوٹو موجودہ تحقیقات کا نچوڑ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قیمت ۸؍

شداد اور اسکا بہشت شداد اور اسکے بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب ۳؍

انجام دنیا اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے مزیدار کتاب ۳؍

پتہ:۔ **خالد برادرس۔ امرتسر پنجاب**

صاف صحیح

شیم ہند پرفیومری کی نفیس اور بہترین خوشبوئیں۔

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑہ	عہ عا ۸؍ للعہ صہ عسہ تک
عطر گلاب	عہ عا ۸؍ للعہ صہ عسہ تک
عطر موتیا	عہ عا ۸؍ للعہ سہ تک
عطر حنا مشک	عا ۸؍ صہ تک
روح خس	۸؍ صہ تک
روح گلاب	سو روپیہ تولہ تک
عطر چنبیلی	عا ۸؍ للعہ صہ ۱۵ تک
عطر نرگس	عا صہ
عطر مولسری	عا ۸؍
عطر چمپا	عا ۸؍

نام روغن	قیمت فی سیر وزن پختہ (۸۰ سیر)
چنبیلی	تین روپیہ صہ عسہ
بیلا	عہ
موتیا	سے
کیوڑہ	صہ تک

پتہ:۔ **شیخ عبدالرؤف شیم ہند پرفیومری قنوج**

عید قریب آگئی ہے

اسلئے ہم نے شائقین کیلئے نہایت عمدہ اور

فینسی عید کارڈ

مہیا کر چھوڑے ہیں جو نہایت خوبصورت اور سستے نرخ پر فروخت کئے جاتے ہیں قیمتیں حسب ذیل ملاحظہ ہوں۔

۱۰۰ عدد کارڈ ۸؍ چلتے رنگ ایک کاپی جس میں
۵۰ عدد کارڈ عہ ۲۵ عدد چک ہیں ۱۰؍
۲۵ عدد کارڈ ۱۵؍ ۱۲ عدد چک ۶؍
۱۲ عدد کارڈ ۸؍

نوٹ:۔ خریداروں کو فرمائش کے ہمراہ کل قیمت پیشگی بھیجنی لازم ہے ورنہ تعمیل نہ ہوگی پتہ:۔

ایم عطاء اللہ کڑہ بھائی امرتسر

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہت سے امراض (مثل نزلہ۔ کھانسی۔ فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ ڈبہ اطفال۔ لرزہ۔ درد سینہ درد دندان۔ سوختگی آتش۔ طاعون گلٹی۔ نیش عقرب درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہار رسالہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۶؍ ۔ ۱ اونس عہ ۔ ۲ اونس ۱۲؍ ۔ ۱۲ اونس [illegible] فی سیر [illegible]

پتہ:۔ **حکیم محمد نجم الدین محلہ ہری ب**
ڈاکخانہ [illegible] ضلع پٹنہ

SAKHAN
GUJRAN

اشتہار مفید ادویہ

بمقتضائے [illegible]
خیرا ہم پیشگان بر

کہ خالی ست ؛ اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ جو دوا تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہو اسکو مشتہر کیا جائیگا امید ہے کہ شائقین و طالب مجربات اور مفیدات سے فائدہ اٹھائینگے فرمائش کنندہ اپنا مفصل حال خوشخط معہ پتہ ضرور تحریر فرماویں محصولڈاک علاوہ قیمت ہوگا (۱) سرمہ نور العین مصنفہ مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام اور مفید ثابت ہوا ہے قیمت فی تولہ عہ (۲) روغن [illegible] مصنفہ مولوی صاحب موصوف [illegible] بلا تکلیف ازالہ بخاری کرتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر (۳) سفوف دافع جریان ہر قسم مجرب ۱۲ پڑیہ عا (۴) لعوق کالی کھانسی بچگان بچے اس سخت تکلیف اٹھاتے ہیں کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے کھایا پیا قے کر دیتے ہیں قریب ہلاک کے پہنچ جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس معجون سے بہت فائدہ ہوتا ہے ڈبہ ۱ر (۵) روغن [illegible] دافع درد سر کیسا ہی درد ہو اس روغن کے لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے فی شیشی [illegible]

پتہ حکیم محمد داؤد ریاست مالیر کوٹلہ

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی یہ متبرک انگوٹھیاں بیحد خوشنما خوبصورت اور بےنظیر نایاب عجب حیرت انگیز اور قدر ہونگے علاوہ نہایت ہی متبرک زیور ہیں (۱) انگوٹھی عہ اسکے نگینہ کے مقام پر حیرت انگیز طریقہ سے صرف اتنی ☐ ذرا سی جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف ایسی خوشخطی اور صفائی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے۔ باوجود بیحد باریک لکھا ہوا ہونے کے ہر ایک لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے خوشنمائی اور خوبصورتی کیلئے تحریر کے اوپر مجلّی شیشہ جڑ دیا گیا ہے۔ ہدیہ صرف عا فی انگوٹھی ہے۔ اگر الحمد شریف کے نیچے اپنا نام بھی لکھوائیں تو عہ ہے (۲) انگوٹھی اسیطرح قل ہو اللہ شریف کی انگوٹھی کا ہدیہ عہ معہ نام عہ (۳) انگوٹھی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہدیہ عہ معہ نام عہ (۴) انگوٹھی پر آیت کریمہ لکھی ہوئی انگوٹھی ہدیہ عہ معہ نام عہ۔ اگر انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس فرما کر قیمت منگالیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ شیخ حبیب اللہ احمد پانی پت محلہ انصار

خوشخبری

تفسیر عزیزی پارہ عم قیمت عہ رعایتی عہ مفید المفتی والمستفتی یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتاویٰ عزیزیہ کا ترجمہ ہے شاہ صاحب نے اسمیں مسائل اور فتاویٰ جمع کر دئے ہیں جنکی مسلمانوں کو روزمرہ ضرورت پڑتی ہے بطور سوال جواب کے قیمت عا رعایتی عہ تحفۃ الصدیق سوانحعمری خلیفہ اول قیمت ہ رعایتی ۴ر تحفۃ الفاروق سوانحعمری خلیفہ دوم ہ رعایتی ۴ر تحفہ عثمانی سوانحعمری خلیفہ سوم قیمت [illegible] رعایتی [illegible] سوانحعمری خلیفہ چہارم [illegible] رعایتی ۳ر [illegible] امیر افغانستان کی تاریخ [illegible] احمد [illegible] والی افغانستان کے عجیب و غریب کارنامہ [illegible] افغانستان کے دلچسپ حالات عہ رعایتی ۶ر خاورنامہ حضرت علی رض کی خلافت کے حالات۔ سعد بن وقاص کی فتوحات ۱۲ر گنج فراست یونان اور عرب ایران و توران کے نامور سلاطین اور حکماء کے قابل دید پند و نصائح قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

پتہ مینجر شمع فیض پریس دہلی [illegible]

دفتر اہلحدیث کی فروختنی کتب

الفاروق } جناب امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفہ ثانی کے بے نظیر حالات زندگی عا

لغات القرآن } جملہ الفاظ قرآنی کے معانی مع تحقیق قواعد صرف و نحو اردو زبان میں [illegible] نہایت مفید کتاب ہے عہ

مباحثہ جلپور } مسلمانوں اور آریوں کے مباحثہ منعقدہ جلپور کی کیفیت قیمت ۸ر

تقلید شخصی اور سلفی } تقلید شخصی اور سلفی پر مفصل بحث قیمت [illegible]

حدیث نبوی اور تقلید شخصی } دونوں مضمون پر مفصل بحث

تقلید شخصی کا رد ۔ ۲ر

شریعت و طریقت } دونوں مضمون پر مفصل بحث ۳ر

اہلحدیث کا مذہب } فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان اور مسائل اختلافیہ کا بیان ۵ر

فتوحات اہلحدیث } چیفکورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے ۳ر

ترک اسلام } غازی محمود سابق دھرمپال کے رسالہ ترک اسلام کا عکس

جواب ۱۲ر

سیرۃ البخاری } امام المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری۔ قیمت عہ

توحید و تثلیث اور راہ نجات

اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے ۳ر

تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

4

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

جلد ۱۸

نمبر ۲۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـہ

رؤسا، و جاگیرداران سے سالانہ ۶ـہ

عام خریداران سے سالانہ ۵ـہ

ششماہی ۳ـہ

ممالک غیر سے سالانہ نصف پونڈ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

تحامہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۱۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

قادیانی مشن۔ کذبات مرزا پر قادیانی امت کی مُہر - صفحہ ۱

جماعت اہل حدیث کی خدمت میں اپیل - - " ۳

فتاوے - - - " ۷

ملکی مطلع - - - " ۸

متفرقات - - - " ۹

انتخاب الاخبار - - " ۱۰

اشتہارات - - " ۱۱

" - - ۱ ۱۲

قادیانی مشن

کذبات مرزا پر قادیانی اُمت کی مُہر

ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی خدا تعالیٰ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تو افترا کرتے ہی تھے۔ عام انسانوں پر بھی جھوٹ لگانے سے اور نہ پرہیز نہ تھا۔ جسکی مثالیں ہم نے بارہا دی ہیں۔ جن کا جواب قادیانی اُمت سے بجز خاموشی کے بن نہ پڑا۔ ہم نے بارہا بتایا کہ مرزا صاحب نے مولوی غلام دستگیر قصوری پر افترا کیا۔ مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈھی پر افترا کیا۔ کہ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ ہم (دونوں صاحب اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ چونکہ وہ جھوٹے تھے پہلے مرگئے۔ حالانکہ بالکل جھوٹ محض افترا

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ

"جو لوگ اللہ کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے وہی افترا کرتے ہیں"

خیر یہ تو ہمارا پرانا مطالبہ تھا۔ حال میں جو سلسلہ کذبات مرزا صاحب جاری ہوا۔ تو قادیانی اُمت کے مرکزی اخباروں نے عقل سے کام لیکر بالکل چپ سادھی۔ ہاں ان کا چھوٹا بھائی غیر مبشر آنا یعنی پیغام لاہوری اہلحدیث کے سامنے تھوڑا سا آیا۔ مگر اصل موقع پر وہ بھی خاموش ہوگیا۔ ہم نے کذبات مرزا ۳ میں لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے قاضی ثناء اللہ[1] مرحوم پانی پتی کی تفسیر کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ غبی تھا۔ ایسا فقادیسا تھا مفصل در اہلحدیث مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء۔

اس کے جواب میں پیغام نے اوس تفسیر کی نایابی

---

[1] مرزا صاحب نے لفظ تفسیر ثنائی لکھی ہے جس سے مراد بقول پیغام تفسیر مظہری ہے۔ ہم نے بھی وہی مان لی ہے (اہلحدیث)

لال سٹیم پریس انارکلی لاہور میں باہتمام لالہ کرم چند پرنٹر چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔

گلزار احمدی ۳ھ۔ معارج النبوۃ کا ترجمہ پنجابی نظم میں تین جلد میں دلچسپ اور دلپسند پیرایہ میں واعظان شیریں زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت اعلیٰ للعہ ادنیٰ ہیجر۔ پتہ حاجی غلام نبی جلد ساز دال بازار امرتسر

کا عذر کیا جس کے جواب میں ہم نے لکھا کہ تفسیر مظہری ہم ہی مہیا کر دینگے۔ لاہور میں جلسہ کرو۔ خواہ مسجد جدید اہلحدیث میں کرو۔ یا مسجد احمدی میں صدر جلسہ ڈاکٹر اقبال ہونگے۔ تفسیر اون کے ہاتھ میں دیکر مرزا صاحب کی عبارت پڑھی جائیگی اگر صدر صاحب کہدینگے کہ یہ عبارت یا اسکا مطلب اس تفسیر میں ہے تو ہم اپنا الزام غلط جانکر واپس لینگے۔ اور اگر تفسیر مذکورہ سے وہ مضمون نہ نکلا تو احمدی جماعت کذب مرزا کی قائل ہوگی۔

اس کے جواب میں باوجود کئی ہفتے گذر جانے کے قادیانی اُمت خاموش ہے۔ بس کہ ع

چنان خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ان کے نزدیک بھی کذبات مرزا کا یہ الزام صحیح ہے۔ سچ ہے ؎

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

افسوس

کا مقام ہے کہ یہ لوگ کہا کرتے ہیں ہم سے اصولی بحث کرلو۔ جب اصولی بحث شروع ہوتی ہے تو جان چھڑا جاتے ہیں۔ کیا ہی اعلیٰ اصولی بحث ہے کہ جھوٹ بولنے والا خدا کا مخاطب یا ملہم نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مدعی ہذا نے کیا جھوٹ بولا۔ اگر اس کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو بس قصہ ختم۔ لیکن قادیانی اُمت اس صداقت کو دشنام دہی سے بند کرنا چاہتی ہے۔ وہ یاد رکھے کہ اون کی بدزبانی اور دشنام دہی سے صداقت چھپیگی نہیں بلکہ وہ چھپانے والوں کو چھپا دیگی۔

حیرت کا مقام ہی

کہ یہ لوگ کسطرح آستینیں چڑھا چڑھا کر مخالفین اسلام سے بحثیں کرنے جاتے ہیں۔ وہاں اسلام کے دلائل سے فتح پاکر احمدیت کی فتح مشہور کرتے ہیں مگر جب احمدیت پر حملہ ہوتا ہے تو ایسے خاموش ہوتے ہیں۔

کالمغشی علیہ من الموت

او احمدی دوستو! سنو! ہم تمہارے بھلے کی کہتے ہیں۔ جھوٹوں کا ساتھ چھوڑ دو اور بحکم (کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ) سچوں کا ساتھ دیا کرو۔

لاہوری

پارٹی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم نے مرزا کا رنگ بہت پھیکا کرنے میں کوشش کی۔ اوس کے دعاوی کو بہت کمزور دکھایا۔ اوسکی نبوت سے انکار کیا۔ مگر ابھی تک بھی تم اصلیت سے بہت دور ہو جبتک ہمارے پلیٹ فارم پہ نہ آؤگے۔ کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے جملہ دعاوی (مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ کرشنیت۔ خدائی ابنیت۔ نبوت۔ رسالت۔ بلکہ محض صداقت۔ غرض سب) میں جھوٹے تھے۔ تب تک تم لوگ راستی پسندوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ یہ ہمارا دعوے ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں چنانچہ اسی کے ثبوت کے لئے ہم نے سلسلہ "کذبات مرزا" کا جاری کیا ہے۔ جسکا یہ نمبر کیسا صاف ہے کہ تفسیر مظہری سے مرزا صاحب کا یہ دعوے دکھا دو کہ "ابوہریرہ غبی تھا۔ وغیرہ" بس ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی گدی کے پرستارو!

تم پر تو بہت ہی افسوس ہے۔ لاہوری سامنے تو آئے۔ گو گرے۔ گرا بقول ع

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں

عیب نہیں لیکن تم لوگ تخت و تاج کے وارث بنکر "کذبات مرزا" کے سلسلہ کو خاموشی سے سن رہے ہو اور ادہر اُدہر کی فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو۔ اور جھوٹی گپیں مشہور کرکے ناواقفوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو۔ مگر مرزا صاحب سے کذبات کا الزام دور کرنے کی طرف نہیں آتے۔ سنو! مثال کے طور پر تمہاری ایک گپ ہم سناتے ہیں۔

قادیانی گپ

چند روز کا ذکر ہے قادیانی پریس نے شہرت دی کہ افریقہ میں چار ہزار غیر مسلم لوگ احمدی ہو گئے ہیں۔ ہم تو خاموش رہے کیونکہ "بقول گونگے کی بولی گونگے کی ماں سمجھے" ہم اسکی نہ جانتے تھے مگر بظاہر منتظر تھے کہ دیکھیں یہ راست باز۔ راست گو سچے۔ اس کی تفصیل میں افریقہ کے کسی ملک۔ شہر یا قصبہ یا علاقہ کا ذکر کرتے ہیں یا نہیں۔ جب یہ اتنی تفصیل کرینگے تو ہم بھی اپنے افریقی دوستوں کی معرفت اس گپ کی تحقیق کرا لینگے۔ مگر شان ایزدی ہماری خاموشی خود بخود کامیاب ہوگئی۔

الفضل مورخہ ۱۰ اپریل میں لکھا ہے کہ چار ہزار احمدیوں والے تار میں غلطی ثابت ہوئی۔ افریقہ میں ایک قوم ہے جسکا نام ہے فینٹی۔ یہ لوگ مسلمان ہیں مگر اسلام سے ناواقف بالکل اسطرح ہونگے جسطرح ضلع کانپور میں پوربی وغیرہ میں ٹھاکر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف۔ اس قوم میں مرزائی مبلغ گیا ہوگا۔ جسطرح ٹھاکروں میں واعظ جاتے ہیں جمع کرکے اسلامی احکام سنائے ہونگے۔ اونمیں کئی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہوکر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہوگا۔ ممکن ہے اثناء گفتگو میں یہ بھی ذکر آگیا ہو کہ قادیان میں ایک بزرگ گذرا ہے۔ ہم اوس کے مرید ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ عام قاعدہ ہے ایسے موقع پہ کہا ہوگا کہ ایسا بزرگ جس کے تم لوگ مرید ہو بہت اچھا ہوگا۔ یہ ایک معمولی رسمی بات ہے۔ جو بالکل قرین قیاس ہے۔ اسپر مرزائی مبلغوں نے تار دیدیا کہ چار ہزار فینٹی مسلمان احمدی ہو گئے۔ قادیان کی قسمت سے بقول الفضل انگریزی لفظوں میں ف کی جگہ الف لکھا گیا تو لفظ یہ ہوئے چار ہزار اینٹی مسلم۔ احمدی ہو گئے۔ یعنی چار ہزار غیر مسلم احمدی ہوئے

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ (پنجابی نظم) اس کتاب میں شرک بدعت کا رد اور توحید و سنت کی تائید کی گئی ہے۔ قیمت [illegible]

بس پھر تو کیا تھا۔ قادیان میں وہ شور و غوغا ہوا کہ ع

زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

غالباً اندازہ بھی لگا لیا ہوگا کہ فی کس تین روپیہ سالانہ آئیگا تو بارہ ہزار تو کیش ہے۔ اور بہشتی مقبرہ کا حصہ الگ۔ تحفہ وغیرہ الگ۔

یہ بھی ہمارا خیال ہے خود احمدی رازداروں کا ابھی کچھ اور خیال ہے۔ بابو عبد الحق احمدی ملازم شملہ لاہوری پارٹی کے جوشیلے ممبر ہیں۔ وہ ایک روز امرتسر میں مل گئے۔ کہاں سے آ گئے؟ قادیان سے۔ کیسے؟ وہاں میری رشتہ داری ہے۔ خیر۔ کہئے کوئی بات؟ بولے کہ میں آپکو ایک مضمون بھیجونگا۔ وہ درج کر دیجئے گا۔ کیا مضمون؟ وہ ان چار ہزار احمدیوں کی بابت ہوگا۔ جنکی بابت مشہور کیا جاتا ہے کہ افریقہ میں غیر مسلم احمدی ہو گئے۔ بولے میں نے اندازہ کیا ہے کہ آپ لوگوں (محمدیوں) کے جلسہ سے قادیان اور نواح قادیان میں بہت بڑا اثر پڑا ہے اس کے مٹانے کیلئے یہ ساری چال سوچی گئی ہے تاکہ محمدی جلسہ سے جو مرید مذبذب ہو گئے ہیں۔ اون کو تازہ دم کیا جائے۔

میں سنکر حیران ہوا اور منہ سے نکلا۔ کہ اللہ اکبر! ؎

نہ پہونچا ہے نہ پہونچیگا تمہاری کذب کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

افریقی دوستوں سے درخواست

آپ لوگ مہربانی سے اس واقعہ کی بابت توجہ کرکے ذرہ تفصیلی حالات سے اطلاع دیں ٭

قادیانی مذہب کا جواب
المشتہر مفصل کی تبلیغ [illegible] بھی جا
[illegible] ضرورت ہو وہاں کے اخبار
مفصل ڈاک [illegible] بھی مطالبہ
فی [illegible] اشتہار [illegible]
محصول [illegible]

جماعتِ اہلحدیث کیلئے متعلمین اپیل

قابلِ توجہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

موجودہ حالت پر نظر کرتے ہوئے اہل ہند کیلئے یہ سوال کہ انکو تعلیم کی کسقدر ضرورت ہے اور کہ اس میں انکے لئے کیا کیا فوائد مضمر ہیں۔ اب قریب قریب ایک ایسا سوال ہے جسکا واقعات اور حالات نے بخوبی انکشاف کر دیا ہے۔ اور وہ اسکو بہت کچھ حل کر چکے ہیں۔ بلکہ عملی جامہ پہنا کر دن دونی رات چوگنی ترقی کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ آئندہ بھی وہ اسی طرح اپنے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے اس شاہراہ عظیم پر قدم مارنے کیلئے بہتر سے بہتر ذرائع بہم پہونچاتے رہینگے۔ کیونکہ قدرت نے اونکو اس چشمہ رحمت سے سیراب کر کے آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا کر دیا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ خاصکر اہل اسلام میں اسکا کہانتک احساس ہے؟ اسپر بھی میں یہی کہونگا کہ بفضلہ تعالیٰ ہم انکی حالت ایسی نہیں پاتے ہیں جو ہمارے دل میں انکی جانب سے کسی قسم کی نا امیدی پیدا کرے۔ تاہم میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ابتک مسلمانوں میں ایسے افراد بکثرت موجود ہیں جنکی تعلیم ایک برائے نام تعلیم ہے گویا اسکو تعلیم کے نام سے یاد کرنا حقیقتاً تعلیم کو بدنام کرنا ہے۔ اور خاصکر طبقہ عوام اہل اسلام کو تو یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ ابتک تعلیم کے نام سے بھی آشنا نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ معمولی خط و کتابت تو درکنار اپنے نام کے دستخط کرنے سے بھی اکثر قاصر پائے جاتے ہیں۔ مگر اب چونکہ قوم کو اپنی اس خامی کا احساس ہونے لگا ہے اور وہ دن بدن رو باصلاح نظر آ رہی ہے لہذا امید ہے کہ ایکدن جملہ شکائتیں قوم سے رفع ہو جاوینگی۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ مسلم قوم بھی دیگر مہذب اقوام عالم کے دوش بدوش شاہراہ ترقی پر گامزن ہوکر اپنی دیرینہ اور قدیم روایات کے مطابق اپنا مسلم و ممتاز عالم ہونا ثابت کر دکھاویگی۔ اور مثل سابق جملہ اقوام عالم پر اپنی استادی کا سکہ بٹھاویگی اور شہرت کا ڈنکہ بجا دیگی۔ بشرطیکہ مسلمان مسلمان ہوں اور حمایت اسلام ان کا فرض ہو۔

اب ہمارا روئے سخن جماعت اہلحدیث کیطرف ہے گو بلحاظ ایک مسلم فرقہ ہونے کے ہم اہلحدیث کی نسبت بھی وہی رائے قائم کر سکتے ہیں جو اوپر مذکور ہوئی مگر بعد غور و خوض کے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ بمقابلہ دیگر فرقہائے اسلامیہ کے انکی حالت میں کچھ زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے باوجود اہلحدیث کی ہندوستان میں کافی مقدار ہونے کے آج انکی نہ کوئی منظم و متحدہ مرکزی سوسائٹی ہی نظر آتی ہے اور نہ سوائے چند معمولی اور غیر مستقل مدارس کے کوئی معقول اور مسلم دار العلوم نظر آتا ہے کہ جسمیں باقاعدہ کسی خاص نظام کے مطابق حسب نصاب مقررہ علوم نقلی و عقلی وغیرہ کی تعلیم دیکر طلبا کو امتیازی سندات درجہ بدرجہ عطا کیجاتی ہوں۔ اور امتحانات مقابلہ میں کامیاب طلبا کو اعزازی منصب پر ممتاز کیا جاتا ہو۔ تاکہ قوم میں علماء ربانی اور فضلا حقانی کی ایک مسلم جامع العلوم جماعت قائم ہو جاتی۔ جس سے علاوہ تبلیغ و اشاعت کی باقاعدہ صورت پیدا ہو جانے کے قحط العلماء جسکی کہ ملک میں عام شکایت ہے رفع ہو جاتا۔ اور وہ خوشگوار اور جانفزا منظر جس سے جماعت اہلحدیث کا مستقبل وابستہ تھا ایک ناگوار اور جانفرسا حالت میں مبدل نہ ہو جاتا۔ آہ! یہی نہیں بلکہ ضروریات زمانہ و تعلقات دنیا پر نظر کرتے ہوئے مروجہ تعلیم کا بھی تو کوئی باقاعدہ سلسلہ انہیں قائم نہیں۔ جو ایک حد تک واقعات پیش آمدہ اور حالات روزمرہ میں انکی رہنمائی کرکے اون کو منزل مقصود پر پہونچاتا۔ اور اس ضرورت کیلئے جو طلبا اہلحدیث کو مدارس سرکاری یا غیر سرکاری میں کشاں کشاں جانے پر مجبور کرتی ہے ایک حد تک کفیل ہوتا۔ اور یہ وہ اسباب ہیں جنکے بغیر آج انہیں وہ

خطرناک نتائج ظہور میں آرہے ہیں جنکو دیکھکر اور سنکر دل کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور وہ دل جو اپنی درد کو محسوس کرنے کی قابلیت رکھتا ہے بے ساختہ تڑپ جاتا ہے۔ اور قوم کی اس ناگفتہ بہ حالت پر آنکھ آٹھ آٹھ آنسو رونے لگتا ہے۔ واحسرتا جب سے کہ عالیجناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی جماعت اہلحدیث کو ہر سال متواتر متعدد علماء کرام اور فضلاء عظام کی مفارقت کا صدمہ جانگداز جھیلنا پڑا ہے اور خاصکر گذشتہ پانچ سات سال سے تو اسقدر تابڑتوڑ مصائب کا سامنا ہوا۔ جس کے اظہار کی نہ زبان میں طاقت نہ قلم میں پایا۔ آہ! اس درد کو ٹھیک وہی محسوس کر سکتے ہیں۔ جن سے یہ نعمت عظمیٰ دور ہوئی۔ اور اسکا نعم البدل انہوں نے باوجود ہزار جان کوشش کرنیکے بھی اب تک نہ پایا افسوس تو اسی بات کا ہے کہ جس عالم ربانی نے اپنا سایۂ تعلیم کھینچ لیا اسکا جانشین ملک بھر میں چراغ لیکر ڈھونڈا مگر کوئی نہ پایا۔ پس آپ خیال فرماسکتے ہیں کہ یہ جماعت کی بدبختی کے آثار نہیں تو اور کیا ہیں۔ افسوس! جماعت بجائے شاہراہ ترقی پر قدم مارنے کے دن بدن پستی کے گڑھے میں گرتی چلی جاتی ہے اور باوجود اپنی بدحالی محسوس کرنے کے اپنی اصلاح اور بہبود کیطرف متوجہ نظر نہیں آتی۔ صد حیف! مرض ہمارے جسموں میں دن بدن گھر کرتا جارہا ہے اور اسکا زہریلا اثر نہ صرف ہمارے رگ پٹھوں میں سرایت کررہا ہے بلکہ ہمارے دل و دماغ پر حاوی ہوچلا ہے مگر وائے غفلت ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہم مطلق نہیں سوچتے کہ مرض لاعلاج ہوچلا ہے۔ اور ہم پر اسکا تدارک لازم ہے ورنہ اس میں ذرا شک نہیں کہ اگر یہی غفلت چند روز اور ہم پر طاری رہی تو (خدا نخواستہ) وہ دن دور نہیں۔ کہ ہم اپنی ہستی کا باقی ماندہ نام و نشان بھی صفحۂ ہستی سے مٹا بیٹھینگے۔ پس میں اپنے برادران اہلحدیث سے اللہ کا واسطہ دیکر پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اے میرے اہلحدیث بھائیو! اے سنت رسول اللہ پر جان فدا کرنے والے بھائیو! اے میرے حدیث کی لاج رکھنے والے بھائیو! اے میرے مُردہ سُنت کو زندہ کرنے والے اور سو شہیدوں کا اجر حاصل کرنیوالے بھائیو! میں آپ سے نہائت ادب کیساتھ دست بستہ التماس کرتا ہوں کہ للہ اپنے حال زار پر توجہ مبذول فرماکر اور پردۂ غفلت دل سے دور کرکے اپنی ترقی کی راہ میں چلنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے مستعد ہوجاؤ۔ میں پھر آپ سے نہائت عاجزی کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ میری یہ عرضداشت قابل توجہ خیال کرتے ہیں تو اللہ کا نام لیکر کھڑے ہوجائیے اور کچھ کرکے دکھائیے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اسکا سچا فرمان ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ہمکو کسطرح اپنی کامیابی کی راہ میں قدم مارنے کی ضرورت ہے اور وہ کونسی شاہراہ ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہونچانے والی ہے، اس کے جواب میں میں نہائت زور اور کامل وثوق کے ساتھ عرض کرونگا کہ جو اسکیم اس وقت آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے پیش نظر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ نہائت دانشمندانہ ہے اور اسی ضمن میں دار العلوم اہلحدیث کا نصاب تعلیم بھی ہے جو افراد اہلحدیث کے بہترین دماغ کے زیر غور ہے اور جو امید ہے کہ قوم میں بیداری اور مستعدی کے آثار دیکھکر بہت جلد جلوہ نما ہوگا اور قوم اسکا نہائت سرگرمی کے ساتھ شاندار استقبال کرکے اسکو عملی جامہ پہنائیگی۔ مگر جس خیال کو مدنظر رکھکر اپنی کمزور آواز میں میں اپنی ناقص رائے پیش کرتا ہوں اگر اس پر اعیان اہلحدیث غور و خوض فرمائینگے تو انشاء اللہ نہائت مفید اور کارآمد ثابت ہوگی چونکہ ضروریات زمانہ اور حالات موجودہ کی اہمیت اور واقعات پیش آمدہ کی نوعیت پر نظر کرکے اپنی بہبودی کے ذرائع بہم پہنچانا اقوام عالم کیلئے جو راہ ترقی پر گامزن ہوں ایک اصول بدیہی ہے۔ اس خیال سے جماعت اہلحدیث کی حالت پر غور کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے تو اس فرقہ کا قدم ترقی کے میدان میں سب سے پچھلی صف میں نظر آتا ہے۔ بلکہ اگر میری ناقص رائے غلطی پر نہیں تو میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ہماری حالت کیا بلحاظ دینی ذوق و شوق اور مذہبی سرگرمی کے اور کیا باعتبار دنیوی حیثیت کے جو دس بیس برس پہلے تھی۔ اب ہم اس سے بہت کچھ گری ہوئی پاتے ہیں۔ اور کیوں نہ پاویں جبکہ ہماری شومئ قسمت نے ہم کو یہ روز بد دکھلایا ہے کہ آجتک جس منزلت کا آدمی خواہ کسی طبقہ کا کیوں نہو ہم میں سے گیا اس کا جانشین ہم کو نہ ملا۔ اور آج ہم نہ صرف قحط العلماء بلکہ سچ پوچھئے تو سراسر قحط الرجال اپنی جماعت میں پارہے ہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ ہم جلد سے جلد اسکی تعلیم و تربیت کا بہترین نصاب مہیا کرکے اس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے نہائت سرگرمی کے ساتھ کھڑے ہوجاویں اور ضرورت اس بات کی مقتضی ہے کہ ہمارا نصاب تعلیم دو شعبوں پر منقسم ہو یعنے ایک وہ شعبہ جسکا میں نے اوپر ذکر کیا اور جو ہماری پوری توجہ کا محتاج ہے۔ اور دوسرا شعبہ ضروریات زمانہ اور واقعات پیش آمدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مروجہ تعلیم کا۔ جس کی ہمارے ملازمت پیشہ حضرات کو نیز دنیوی کاروباری افراد کو از حد ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ ہمارا پہلا شعبۂ تعلیم بلا واسطہ ہماری مذہبی ضروریات کی تکمیل کیلئے تعلیم و تکمیل کا متکفل ہوگا۔ اور دوسرا شعبہ نہ صرف دنیوی ضروریات میں ہمارا ممد و معاون ہوگا بلکہ بالواسطہ وہ بھی ہماری مذہبی ضروریات کی تکمیل میں نہائت کارآمد ذریعہ ثابت ہوگا۔ پس بہرحال ہمارے دار العلوم میں دونوں قسم کی تعلیم (دینی اور دنیوی) کا لحاظ رکھا جاوے تو نہائت انسب و اولیٰ ہے۔ یعنے ہر ایک شعبۂ تعلیم میں کمی بیشی کو ملحوظ

[illegible]

رکھکر دونوں قسم کی تعلیم کو نصاب میں لازمی قرار دیا جاوے تاکہ طلبا جس صنف کو اختیار کریں اس میں ماہر ہو کر صنف دیگر سے بھی قاصر نہ رہیں گو یہ مسلم ہے کہ دنیوی حیثیت پر نظر رکھکر مروجہ تعلیم ہم دیگر موجودہ مدارس میں بھی حاصل کر سکتے ہیں مگر تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ اہلحدیث طلبہ کو غیر اہلحدیث مدارس میں تعلیم حاصل کرنے سے جو نقصانات لاحق ہوتے ہیں۔ اسکا خمیازہ جماعت کو کیا کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ ایسے مدارس میں اہلحدیث طلباء کو تعلیم و تربیت حاصل کرنے سے اول تو توحید و سنت کا رنگ ان سے مفقود ہو جانے کا اندیشہ ہے جیسا کہ عموماً ظہور میں آرہا ہے بلکہ اکثر اعیان اہلحدیث یہانتک کہ علماء اہلحدیث کو بھی اپنی اولاد سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑا ہے اور نتیجہ یہ ہے جماعت اہلحدیث کی عدم توجہی اور غفلت کا اور اس بنا پر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ جماعت اہلحدیث مروجہ تعلیم سے مستغنی ہے سخت خطرناک غلطی ہے۔ اور گویا ایک ایسی بدیہی بات کا انکار ہے جو اہلحدیث کو قومی ترقی کے میدان میں نشیب و فراز عالم پر آگاہ ہونے اور ان پر عبور حاصل کرنے کے لئے سخت ناگزیر ہے۔

دوسرے یہ کہ موجودہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے سے بباعث کثرت مشاغل دنیوی کے طلبا اپنی مذہبی تعلیم سے قطعاً محروم رہ جاتے ہیں اور بالآخر یہی اون کی محرومی کا بڑا سبب ہو جاتا ہے۔ پس اپنے مہیا کئے ہوئے مدرسہ میں طلباء نہ صرف بلحاظ ضرورت لاحقہ کے مروجہ تعلیم حاصل کر سکیں گے بلکہ حسب منشاء خود دنیوی تعلیم کے دوش بدوش دینی تعلیم سے بھی بہرہ اندوز ہونگے۔ علاوہ اس کے ان میں مدرسین اہلحدیث کی تربیت اور انکے فیض صحبت سے توحید و سنت کا رنگ بھی جاگزین ہوگا۔ اور اسطرح وہ خطرہ جو غیر اہلحدیث مدرسین یا طلبا کی صحبت سے لاحق ہونے والا ہو ان سے رفع ہو جاویگا۔ مزید برآں دینی اور دنیوی تعلیم کو لازم ملزوم دیکھکر ممکن ہے کہ اکثر غیر اہلحدیث طلبا جو اہلحدیث مدرسین کے زیر سایہ تربیت پاوینگے انہیں بھی عہد طفولیت سے توحید و سنت کا رنگ پیدا ہو کر اہلحدیث کی جانب سے تعصب یا نفرت ان کے اور ان کے ذریعہ سے دوسروں کے دل سے دور کرکے الٹا انکی الفت پر مائل کردیگا بلکہ عظمت توحید و سنت ان کے دلوں پر منقش کرکے نہ صرف عالم بالکتاب والسنت بلکہ انشاء اللہ ایک نہ ایک دن عامل بھی بنا دیگا اور اسطرح شائقین مروجہ تعلیم میں توحید و سنت کی اشاعت کا ایک بہت بڑا فرض ادا ہوتا رہیگا۔ جو دیگر مدارس اغیار میں ہی نہیں بلکہ خاص اہلحدیث کے موجودہ مدارس میں بھی مفقود ہے۔ تیسرے سب سے بڑا اور اہم خیال جو ہمارے مدنظر ہے یہ ہے کہ موجودہ مدارس میں مروجہ تعلیم سے فارغ التحصیل طالبعلم خواہ وہ اہلحدیث ہی کیوں نہ ہوں۔ بوجہ دینی تعلیم سے انکو مس نہ ہونے کے وہ خود از راہ تحقیق راہ ہدایت و صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ نہ دوسرے گم شدگان بادیہ ضلالت کی راہنمائی کرسکتے ہیں۔ ان کے لئے باوجود ایک خواندہ شخص ہونے کے اور طرفہ یہ کہ بجائے غیر مقلد ہونے کے سوائے آباو اجداد کی تقلید کے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے خودساختہ مدرسہ کے طالبعلم جب مدرسہ سے قطع تعلق کرینگے گو وہ ایک مذہبی مولوی نہیں مگر بوجہ مروجہ تعلیم کے دوش بدوش مذہبی تعلیم سے بہرہ اندوز ہونے کے خواہ وہ کسی محکمہ یا دفتر میں ملازمت کریں یا کہیں کارخانہ دار بن جائیں۔ اور یا کہیں کے ٹھیکیدار غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت کے اپنے ہمراہیوں اور ماتحتوں اور مصاحبوں وغیرہ میں ایک نہایت کارآمد اور سرگرم مبلغ ثابت ہونگے۔ اور بصورت فارغ التحصیل اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے نہ صرف مسلم اور غیر مسلم حضرات ہند بلکہ بیرون ہند غیر اقوام میں بھی تبلیغ و اشاعت توحید و سنت کیلئے (جسکی خاصکر سخت ضرورت درپیش ہے) ایک زبردست دینی کارگذار اور مذہبی خدمتگار دستیاب ہونگے۔ یہ اور اسی قسم کے گوناگوں فوائد ہیں جو ارباب بصیرت پر ادنیٰ غور و تفکر سے ظاہر ہو سکتے ہیں اور یہ وہ فوائد ہیں کہ اگر انکو اہلحدیث کانفرنس کا نصب العین قرار دیا جاوے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ خاصکر ایسی حالت میں جبکہ ہمکو زمانہ میں ہوا کا رخ بدلا ہوا نظر آرہا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہمارا جمود ہمارے لئے سراسر نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے اور جبکہ ہمارے مصلحین کی ایک بہت بڑی جماعت ہم پر سے اپنا سایہ تربیت اٹھا چکی ہے اور اس وجہ سے ہمارا مستقبل نہایت مایوس کن اور خطرناک صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور ہم اپنی غفلت و عدم توجہی کی بدولت دن بدن قعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے سخت ضرورت ہے کہ ہم اسطرف فوری توجہ مبذول کریں اور اس سے پہلے کہ ہم (خدانخواستہ) خطرناک ابتلا میں مبتلا ہوں اپنی بہبودیٔ دنیا اور فلاح عقبیٰ کیلئے جو یہ اسکیم پیش کی جاتی ہے۔ اس کو عالم وجود میں لانے اور عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاویں

میرے معززین! میں آپکو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور بزور اپیل کرتا ہوں کہ للہ فی سبیل اللہ اب تو خواب غفلت سے چونک جائیے۔ اگر آپ اسلام کا سچا درد رکھنے والے ہیں اور اگر آپ توحید و سنت کے سچے دلدادہ اور کتاب و سنت کے سچے جان نثار ہیں۔ تو اب آپ دیر نہ لگائیے۔ قوم کی موجودہ صورت اور وقت کی نازک حالت پر خیال کرکے اور زمانہ کی ضرورت کو مدنظر رکھکر اپنے درد کے بہترین علاج اور اپنی خرابی کی بہترین اصلاح پر کمربند ہو جیے۔ اور پیشکردہ اسکیم کو جلد سے جلد عمل میں لائیے۔ پھر دیکھئے آپ کسطرح

مباحثہ خورجہ۔ آریوں اور [illegible] کا مباحثہ منعقدہ بمقام خورجہ ۶ ستمبر

حرکت میں برکت پاکر باغ عالم میں پھلتے پھولتے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ہاں اگر آپ کے خیال میں میری یہ کمزور آواز کوئی مفید اور نتیجہ خیز نہیں معلوم ہوتی ہے۔ اور آپ اسکو باد ہوا یا ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ محسوس نہیں کرتے ہیں۔ تو خیر! میرا درد مجھکو اور آپکا تغافل آپکو مبارک رہے نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اللہ رب العلمین کا سچا فرمان تو موجود ہی ہے اور بے شک وہی اپنے دین کا حافظ و ناصر ہے۔ مگر یاد رکھئے جب میرا اور آپکا یہ معاملہ بروز قیامت اس علام الغیوب خداوند ذو الجلال والاکرام کے دربار رسالت میں پیش ہوگا اسوقت میں بھی دامنگیر ہوکر آپکو یہ پہلی درخواست یاد دلاؤنگا اور جب بامید شفاعت دربار رسالت میں حاضر ہونگے یہی اپیل گوشگذار کرکے آپکے تغافل اور عدم توجہی کی داستان پر الم پیش کرونگا۔ پس اگر آپکا غیرت مند دل اسکو گوارا نہیں کرتا۔ اور آپ اپنی اس ناگفتہ بہ اور دردمند حالت کا درد محسوس کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے اگر آپ کے دل میں درد اسلام اور ہمدردی اہل اسلام کا کچھ خیال باقی ہے تو بسم اللہ مستعد ہوکر کمر ہمت باندھ لیجئے اور اس ناچیز تحریک کو جو پیش خدمت کیگئی ہے شرف قبول بخشا کیجئے۔ چنانچہ اسکو عملی جامہ پہنانے اور پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے میں آپکی خدمت میں ایک مطالبہ پیش کرتا ہوں۔ اور یہ ایسا مطالبہ نہیں ہے جو ناقابل برداشت یا تاب انتظار ہو۔ یا جسکو اگر آپنے زیور قبول سے آراستہ کیا تو اس سے آپکو علاوہ فوائد مرقومہ بالا کے اجر کریم و فوز عظیم درگاہ رب العلمین سے دنیا و آخرت میں حاصل ہو۔

پس اس کے لئے اگر آپ للہ و فی سبیل اللہ ایک نہایت قلیل مالی قربانی اپنے اوپر گوارا کرلیں تو انشاءاللہ جلد بیڑا پار ہے اور وہ یہ کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا ہر گھر بالتخصیص اس بات پر سچے دل سے آمادہ ہوجاوے بلکہ خدا کو حاضر و ناظر جانکر حلفیہ عہد کرلے کہ وہ اس متبرک تحریک کو عملی صورت میں لانے کے لئے اپنی سال بھر کی آمدنی کا (خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو) تین سو ساٹھواں حصہ یعنی برس بھر میں سے صرف ایک دن کی آمدنی راہ خدا میں ایک نیک تجویز کی تعمیل و تکمیل کے لئے پیش کرتا رہے۔ اور بس۔ پھر دیکھئے انشاءاللہ آپ بہت جلد اپنی نیک نیتی کی بدولت رحمت خداوندی اپنے شامل حال پاوینگے۔ اور اسی کی برکت سے ترقی دارین اور بہبودی کونین آپ پر جلوہ نما ہوگی۔ اور ساتھ ہی اس کے جزاء عظیم آپکو اس قلیل خدمت کے صلہ میں دربار خداوندی سے عطا ہوگا۔ وہ انشاءاللہ ہرگز سو شہیدوں کے اجر سے کسی طرح کم نہ ہوگا ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ وھو علی کل شیء قدیر۔

(احقرالعباد کمترین بندگان ابوالصالح محمد عثمان نصیر آبادی)

اڈیٹر

فرقہ اہلحدیث ایک ٹھیٹھ مذہبی خیال کی جماعت تھی اس لئے ان کا نصب العین آجتک یہی رہا۔ کہ جہانتک ہوسکے مسلمانوں کو پختہ مسلمان بنایا جائے توحید و سنت کو انہوں نے اپنا نصب العین قرار دیا یعنی تحریریں جتنی تصنیفیں انہوں نے کیں سب اسی مقصد میں کیں۔ الحمدللہ اس مقصد میں اہلحدیث کو بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ کہ ہندوستان میں اس سرے سے اوس سرے تک توحید و سنت اور شرک و بدعت میں امتیاز پیدا ہوگیا۔ میں نے ملک میں پھر کر خوب غور سے دیکھا ہے کہ بہت سے افراد گو اہلحدیث نہیں کہلاتے مگر توحید و سنت کے شائق اور شرک و بدعت سے متنفر ہیں بلحاظ اصل مقصد کے کہ مخلوق خدا خدا کو اور اوس کے رسول صلعم کو پہچانے میں اہلحدیث کی تحریک کو بہت کامیاب دیکھتا ہوں اہلحدیث کا نصب العین چونکہ ہمیشہ سے یہی رہا ہے اس لئے اہلحدیث نے آجتک جتنی تعلیم گاہیں بنائیں وہ بھی اسی مقصد کو ملحوظ رکھکر محض مذہبی بنائیں۔ اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی تو وہ بھی اسی مقصد کو لیکر قائم ہوئی اور اسی کو وہ آجتک لئے بیٹھی ہے اس لئے جماعت اہلحدیث خواہ جتھا یا انفرادا جو جو کام بھی کرتی ہے۔ اوس میں یہی غرض ہے کہ مسلمانوں کے عقائد صحیح موافق تعلیم نبوی کے ہوجائیں۔ خواہ اس کے بعد وہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلائیں یا نہ کہلائیں۔ اس سے بحث نہیں غور کریں تو حقیقت میں یہ غرض کیسی بڑی وسیع ہے۔ نیز اس میں اہلحدیث کو کیسی بڑی کامیابی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ہو تو شاہ اسمعیل شہید مرحوم سے پہلے کے مسلمانان ہندوستان کے حالات بحیثیت عقائد دیکھیں اور اب کے دیکھیں۔ زمین و آسمان کا فرق پائینگے بلکہ میرا عقیدہ ہے جو میں علی وجہ البصیرت رکھتا ہوں کہ آج عربی مدارس میں جتنے کچھ حدیث کے درس یا مدرسے ہو رہے ہیں یہ بھی اہلحدیث کی کامیابی ہے۔ ورنہ شاہ اسمعیل سے پہلے حدیث کا درس اسطرح ہندوستان میں کہاں تھا؟ یہ خیال مت کریں کہ ان درسوں میں بہت سے درس ایسے ہیں جو احادیث کی تشریح خلاف مذہب اہلحدیث کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کریں۔ آئندہ نسلیں انشاءاللہ دیکھینگی کہ ان سب مدارس پر اہلحدیث کا قبضہ یا اثر ہوگا۔ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اہلحدیث بحیثیت جماعت اپنا نصب العین وہی رکھینگے یا زمانہ کی ضرورت

کے مطابق بدلکر دین و دنیا کے مجموعہ کو نصب العین بنا دینگے۔ چنانچہ آپکے مضمون کی بنا دراصل یہی سوال ہے۔ میرا ذاتی خیال جو ہے وہ میں سردست محفوظ رکھتا ہوں اور ناظرین (ص

(ص) اہلحدیث کی خدمت میں بطور مذاکرہ اس سوال کو پیش کرتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیئے۔ امید ہے صاحبان اپنے اپنے خیال سے مطلع فرمادینگے۔

فتاوے

اطلاع قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ دیسی اور انگریزی حروف میں لکھا ہوا ہونا چاہئے۔

تعاقب ۲۷ شعبان کے پرچہ میں سوال ۱۵۱ کا جواب غلط دیا گیا ہے کیونکہ جواب سے سمجھا جاتا ہے کہ خالہ سے نکاح درست ہے۔ (عبدالحق از لکھنؤ)

جواب سوال کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ لڑکے کی خالہ مراد نہیں بلکہ سوتیلی ماں کی بہن مراد ہے۔ مثلاً یہ لفظ کہ زید کی منکوحہ کی ایک ہمشیرہ ہے۔ ایسے الفاظ وہاں ہی بولے جاتے ہیں جہاں منکوحہ ثانیہ ہو۔ تاہم آپکے تعاقب سے اس امر کی اور وضاحت کی جاتی ہے کہ اوس سے مراد سوتیلی ماں کی بہن ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۳۷ ایک عورت جسکی عمر قریباً بیس سال کی ہے ایک نابالغ لڑکے عمر دس گیارہ سال کے ساتھ نکاح ہوگیا ہے اور ایک سال تک اس کے گھر میں آباد رہی اس نابالغ کو پرورش کرتی رہی۔ اب ایکسال کے بعد وہ عورت طلاق لینا چاہتی ہے۔ اور وہ لڑکا نابالغ یتیم ہے۔ اس کا والد فوت ہوچکا ہے۔ اس نابالغ کی والدہ نے خاوند ثانی کر لیا ہے۔ اب وہ منکوحہ نابالغ طلاق لینا چاہتی ہے۔ سوائے ماموں کے اور کوئی نابالغ کا حقدار نہیں۔ آیا اسکا ماموں بسرپرستی نابالغ طلاق دینے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ اور ایسی طلاق جائز ہے؟ (جمال دین مدرس اول مدرسہ ریاست کپورتھلہ خریدار اہلحدیث ۲۱۹)

ج نمبر ۱۳۷ لڑکا اگر سمجھدار ہو جو اتنا سمجھتا ہو کہ یہ میری بیوی ہے اسکو طلاق دینے سے یہ مجھ سے جدا ہوجائیگی۔ تو امام احمد کے ایک قول کے مطابق لڑکا طلاق دے سکتا ہے۔ بوقت ضرورت اس قول پر عمل کیا گیا ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ ایک شخص نے ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح بلا اجازت ولی اقرب (سوتیلے بھائی حقیقی چچا) کے کر دیا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ اگر نکاح نہیں صحیح تو کچھ پرواہ نہیں۔ پھر بعد بلوغت نکاح جدید ہو جائیگا۔ اسوقت تو ظاہری رکاوٹ ہو گئی اور ہمارا منشا تو پورا ہو گیا۔ اب کوئی کیا کریگا۔ جب لڑکی کے ولی اقرب کو نکاح کی خبر معلوم ہوئی۔ تو اپنی ناراضامندی ظاہر کی۔ جس سے نکاح کرنے والا شخص آمادہ بہ فساد ہوا۔ اور اپنے قرب وجوار کے کچھ لوگوں کو بھی مخالفت پر آمادہ کیا۔ بلکہ ولی کو کسی حیلہ سے زدوکوب کا بھی پورا انتظام کیا۔ پس ایسے شخص کے لئے ازروئے شرع محمدی کیا حکم ہے؟ ولی اقرب نے اپنے حق رسی کے واسطے چند معزز و منصف علماء کو جمع کیا۔ تاکہ اسکا فیصلہ مدعی و مدعا علیہ سے دریافت کر کے کر دیا جائے۔ پس مدعا علیہ نے اپنی خلاف شان خیال کر کے صاف جواب دیا کہ ہمکو فرصت نہیں ہے ہم نہیں آسکتے۔ کیا ایسا شخص امام ہو سکتا ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہوگی؟ جس جگہ نکاح ہوا ہے وہ نکاح کرلینے والے کے دوست کا لڑکا ہے اور لڑکا ولی کو ناپسند کرتا ہے اور حقیقی چچا کو تو اس نکاح کی خبر ہی نہیں۔ لیکن بھائی کی نسبت یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کی نسبت ایک مجہول النسب سے چاہتا تھا تاکہ خاندان پر دھبہ آوے۔ لہذا وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ بھائی قسم کھا کر کہتا ہے کہ یہ غلط ہے جسکا خدا شاہد ہے اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت میرے پاس نہیں ہے بھائی یہ کہتا ہے کہ ہم نے نسبت کسی جگہ نہیں کی ہے۔ ہم ایسی جگہ نسبت چاہتے ہیں جہاں سب کو بالاتفاق پسند و منظور ہو تاکہ کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔ نکاح کرنے والے نے صرف لڑکی کی والدہ کو اپنا ہم خیال بنا کر یہ کام کیا ہے جو رشتہ میں اسکی سالی ہوتی ہے اور یہ نکاح گیارہ بجے شب کو خفیہ طور پر ہوا۔ تاکسی کو اس کی اطلاع بجز چند شرکا کے نہ ہو۔ پس کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہو سکتا ہے اور اس شخص کا مرتکب فعل ناجائز ہونے کی وجہ سے گنہگار ہوگا یا نہیں؟ اور اس نکاح کی شیرینی و کپڑے وغیرہ کا استعمال حلال ہوگا یا حرام؟ (راقم [illegible] از اہل مئو ضلع اعظم گڈھ)

ج نمبر ۱۳۸ نکاح مذکور تو جائز نہیں شخص مذکور پر حکم لگانے کے لئے پہلے اوسکا بیان سننا ضروری ہے کہ اس نے ایسا کام کس نیت سے کیا۔ فعل البتہ برا ہے۔ فاعل کی نسبت فتوے ملتوی ہے۔ (۴ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۹ ایک شخص بحیثیت سپاہی گورنمنٹ پنشن خوار ہے امامت ایسے شخص کی جائز ہے یا نہیں؟ جواب قرآن و حدیث سے درج کریں۔ (راقم عبدالحفیظ [illegible])

ج نمبر ۱۳۹ نوکری اگر حلال کام کی تھی تو پنشن بھی حلال ہوگی حرام تھی تو پنشن بھی حرام ہوگی۔ حلال کی صورت میں تو کوئی اعتراض نہیں۔ حرام خوری کی صورت میں شخص مذکور فاسق ہو سکتا ہے فاسق کو امام بنانا جائز نہیں۔ لیکن اگر وہ نماز پڑھا رہا ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین اور صلوا خلف کل بر و فاجر اوس کے پیچھے اقتدا درست ہے۔ واللہ اعلم۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں۔ (مفتی)

مباحثہ گوشت خوری - آریوں اور مسلم مناظروں کا اس مضمون پر مباحثہ - قیمت ۸ر منیجر

ملکی مطلع

ہندوستان میں یونانی اثر

یونانی فوج جب انگریزی حمایت میں سمرنا اتری ہے تو اس نے جو کچھ کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ اون کا ذکر کرتے ہوئے غیرجانبدار آدمی کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یونانیوں کے مظالم کی داستان ایک کتاب کی صورت میں شائع ہو چکی ہے جسکا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ لکھا ہے:۔

"یونانی باقاعدہ و بے قاعدہ افواج نے ساحل سے آگے خشکی پر قدم رکھتے ہی اس سرزمین کو آگ سے اور خون سے سرخ کرنا شروع کر دیا۔ جسے ترکوں نے پانچسو سال سے ہر طرح کی خونریزیوں سے محفوظ رکھکر خوشحالی و امن کی جنت بنا دیا تھا آج مگر صوبہ جسکی سرزمین نے پانچسو برس سے کبھی میدان کارزار کا نام نہ دیکھا تھا ایک اچانک حملہ کے بعد مقدونیہ کا حصہ خون سے لال رہنے والا رزمگاہ نظر آتا ہے یونانیوں نے اس آباد رقبہ کو ایک سنسان بیابان بنا دیا ہے۔ تقریباً پچاس ہزار ترکی باشندے بے دردانہ طریقوں سے برباد کر دئے گئے اور تین لاکھ کے قریب بے خان ومان اور بے آب و دانہ صحراؤں میں پھر رہے ہیں۔ ان کے جو گھر تھے وہ جلا دئیے گئے۔ ان کی جو دولت تھی وہ چھین لیگئی اور انکی جو کھیتیاں تھیں برباد کردیگئیں۔ اور اب ستم رسیدہ اپنی جانوں کو بچا کر یونانیوں کے زیر اثر علاقہ سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں اور اب نہ انکے بھوکوں کیلئے روٹی ہے۔ نہ ان کے بیماروں کے لئے کوئی طبیب ہے اور نہ اونکو رات کی سردی اور دن کی دھوپ سے بچانے کے لئے کوئی مکان ہے"

یہ کیفیت تو سمرنا میں یونانیوں نے کی تھی جسکو سنکر ہم ہندوستانی حیران تھے کہ یورپ کے مہذب ایسے ایسے کام کر گذرتے ہیں جو حیوان بھی کرتے ہوئے جھجکیں۔ مگر ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ جب ہم نے خود اپنے وطن ہندوستان میں ایسے واقعات سنے۔ وہ بھی اپنی گورنمنٹ کے ہاتھوں بعض معاصر وکیل امرتسر مورخہ ۲۰ مئی میں ایک نوٹ نکلا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"محمد خان سکرٹری خلافت کمیٹی بنوں کی گرفتاری کے ایک روز بعد پیادہ و سوار فوج نے امندی موسیٰ خیل۔ و دیگر بستیوں پر جہاں خلافت کا کام سرگرمی سے جاری تھا صبح تین بجے کے قریب حملہ کیا۔ ہر ایک دکان کی تلاشی لیگئی۔ مستورات کو بے حرمت کیا گیا۔ ان کے زیورات چھین لئے گئے۔ اور بہت سے گھروں کو لوٹ لیا گیا اسی پر اکتفا نہ کیا گیا۔ تیار شدہ فصلوں کو جو کہ وہاں خلافت کی ملکیت میں تھیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ قریباً سو سے اشخاص کو جن میں بہت سے شیدایان خلافت ہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سات جان نثاروں کو شہید کر دیا گیا۔ (سکرٹری خلافت کمیٹی)"

کیا یہ واقعات یونانی واقعات سے بڑھکر نہیں کیونکہ یونان نے جو کچھ کیا دشمن کے ملک میں کیا۔ گو اس کو ایسا کرنا مناسب نہ تھا۔ لیکن انگریزی عمال نے اپنی وفادار رعایا کے ساتھ جو عمل کیا ہے وہ یونانیوں کے عمل سے کہیں بڑھکر موجب افسوس ہے۔

لارڈ ریڈنگ کی پالیسی

لوگ کہتے ہیں وائسرائے ہند نے ابھی تک اپنی پالیسی کا اظہار نہیں کیا کہتے ہیں وائسرائے ابھی سوچ رہے ہیں اور یہ بھی از خود ہی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوستان کے حق میں سابق سے بہتری ہوگی۔ ہمارے خیال میں یہ سب خیالات ہی خیال ہیں۔ علم منطق اگر کوئی مفید علم ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ اپنی پالیسی کا اظہار کر چکے ہیں۔ کیونکہ آثار سے بھی کسی مخفی امر کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ آج جو ملک میں دار و گیر سابق کی نسبت زیادہ ہو رہی ہے یہانتک کہ کوئی دن گرفتاریوں اور سزاؤں سے خالی نہیں جاتا۔ کیا سابق وائسرائے کے زمانہ میں بھی یہی کیفیت تھی؟ ہرگز نہیں۔ پھر پالیسی کا اظہار کس کا نام ہے۔ یہی مضمون حدیث شریف کا ہے (صدق رسول اللہ) جو دن نمبر آئیگا وہ پہلے دن سے بدتر ہوگا۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ ایسے مواقع پر مسلمانوں کو حکم ہے کہ دلی توجہ سے خدا کی جناب میں بہتری کی دعا مانگا کریں۔ مختصر یہ کہ لارڈ ریڈنگ نے ہمارے خیال میں پالیسی کا اظہار کر دیا۔ اب لوگ سیاسیات سے بیخبری کی وجہ سے انتظار کریں تو اون کا اختیار ہے۔

ترک تیاری کر رہے ہیں

انگورا کے نیشنل ڈیفنس کے وزیر نے ۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ (ترکی) فوج کی وردی اور دیگر سامان جنگ کیلئے اور ۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ (ترکی) متفرق جنگی اخراجات کیواسطے مجلس قوم سے بطور قرض طلب کئے ہیں۔ یہ رقم فوراً دیدی گئی۔ مصطفےٰ کمال نے انگورا کی مجلس اقوام کی رضامندی سے تمام محصول دوگنے کر دئیے ہیں۔ آخری دس جماعتوں کے تمام یونیورسٹی اور کالج کے فارغ التحصیل طلبہ کو فوجی خدمت کیلئے طلب کرنیکے متعلق ایک قانون منظور کیا گیا ہے پانچ ہفتوں تک انہیں جنگ کی تعلیم دیجائیگی۔ اور اس کے بعد فی الفور انہیں میدان جنگ میں بھیجا جائیگا۔ مصطفےٰ کمال نے قومی ترکی جنڈارمہ کو بھی فوج میں شامل کر لیا ہے اور قسطنطنیہ کی اطلاعات کے مطابق ۴۰۰۰۰ مزید سپاہی فوج میں شامل ہوجائینگے۔

حکومت کمال کا ایک مندوب جو وارد قسطنطنیہ ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ بیرون کمال کے مقبوضہ علاقے کی ترک آبادی جنگی کارروائیوں میں بڑی ذوق و شوق سے اور جوش و خروش سے ترقی کر رہی ہے

ترک بالعموم فوج کمال پر اپنا اعتماد ظاہر کرتے ہیں حکومت کمال نے ۴۴ سال کی عمر کے تمام آدمیوں کو فوج میں طلب کیا ہے اور امید ہے کہ محفوظ فوجوں سے ۵۰۰۰ سے ۵۵۰۰۰ آدمی (۴)

(۵) فراہم کئے جا سکینگے۔ مصطفےٰ کمال پاشا قفقاز اور آرمینیا کے محاذوں سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں گے لیکن انہیں یہ خوف ہے کہ کہیں [illegible] حملہ کردیں۔

ہرکیف پاشائے موصوف نے اس محاذ سے بڑا بھاری توپخانہ ادھر منتقل کر دیا ہے جو آٹھ جنگی مورچوں اور ۶ جنگی بوٹریوں پر مشتمل ہے؛

متفرقات

خریداروں کو اطلاع

ڈاکخانہ کی مشکلات پر نظر کرکے جدید یا قدیم خریدار قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں مہربانی ہوگی

رسالہ تقلید شخصی و سلفی پر رائے

جناب مولوی ابو الشمس فخر الحسن صاحب فخر ٹانڈوی ضلع فیض آباد لکھتے ہیں:

نسخہ تقلید شخصی و سلف • موصولہ مجھے پایا ہے ہر حرف
طرز تحریر اسکا ہی دلکش عجیب • ابعد یہ کہ مصنف مصیب
دوستو اسکی خریداری کرو • اور مصنف کو دعا دو
(فخری ٹانڈوی) قیمت ۸ معہ محصول ڈاک

تاکید نماز

کے متعلق خبریں آ رہی ہیں کہیں انجمن کی صورت میں کہیں مجلس کی صورت میں۔ کہیں بے قاعدہ کہیں باقاعدہ غرض کوشش ہو رہی ہے خدا کو منظور ہے تو اسی طرح اس کے بندے اُس کے دروازے پر جھک پڑینگے۔ پنجاب میں نماز کانفرنس قائم ہو چکی ہے۔ پنجاب کے لوگ جو اس کے ممبر بننا چاہیں۔ وہ خاکسار کو اطلاع دیں۔

مولوی فخر الحسن صاحب از ٹانڈہ فیض آباد لکھتے ہیں۔

"بحمد للہ کہ تاکید نماز کی تحریک سے ضلع فیض آباد بھی متحرک ہو گیا۔ اور بمقام ٹانڈہ۔ اکبر پور۔ جھوڑہ گوشائیگنج و دیگر مواضعات میں بہ نسبت سابق کے نماز کا معقول انتظام ہو گیا ہے۔ مسجدوں میں بمشکل جگہ ملتی ہے۔ نیز شراب خانہ خراب سے نفرت پھیلی ہے۔ پرانے پرانے پینکڑ تائب ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے"

میاں محمد فاضل اہلحدیث لکھتے ہیں:-

عرض ہے کہ میرے موضع منج ضلع گجرات میں بفضلہ تعالیٰ ایک نماز کی کمیٹی قائم ہوئی ہاں اتنا فرق ہے کہ یہ گاؤں ہے۔ اسواسطے یہ خبر نہیں کہ کمیٹی کسطرح کی ہونی چاہئے۔ ورنہ کمیٹی کے ممبروں نے یہ کام ذمہ لیا ہے کہ رات کو اپنے محلہ میں دورہ کیا جایا کرے اور بے نماز کو متنبہ کیا جاوے اور دن کو بوقت دوپہر ہر گھر میں دیکھا جاوے کون روزہ نہیں رکھتا۔ اس سے یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ہر مسجد میں نمازی کثرت سے ہوتے ہیں اور بے روزہ بھی ماہ رمضان کی بے عزتی نہیں کرتے۔ انشاء اللہ لوگ نیکیوں کی طرف آ رہے ہیں۔ (میاں محمد فاضل سکنہ منج ضلع گجرات پنجاب)

مولوی عبد الغنی صاحب از خانپور ضلع ہوشیارپور لکھتے ہیں۔

"رمضان شریف کی آمد سے چار روز پہلے موضع خانپور متصل کیریاں میں انجمن تاکید صوم و صلوٰۃ قائم کیگئی جسکے اثر سے اسوقت سوائے دو چار اشخاص کے سارا گاؤں نماز و روزہ میں مرد و زن کمربستہ ہے۔ مساجد میں بہت رونق ہے۔ ماشاء اللہ اس سے پہلے ایسے کبھی رونق نہ ہوئی ہوگی۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے انجمن تاکید صلوٰۃ کے ساتھ انجمن صوم شامل کریں۔ یہ بھی نماز کیطرح اعلیٰ رکن اسلام ہے"

حاجی فتح اللہ میاں از گوپالگنج ضلع پرتاب گڈھ لکھتے ہیں:-

"ہمارے ہاں آجکل ایک کمیٹی قائم ہو گئی ہے جس میں یہ رزولیوشن پاس ہوا ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس سے بول چال بند۔ دو افسر مقرر کئے گئے ہیں جو پڑتال کرکے سزا دینگے"

حافظ لال دین کہاں ہیں؟

حافظ لال دین سیالکوٹی جہاں ہوں وہ مطلع رہیں یا جن صاحب کو ان کا پتہ ہو ان کو اطلاع کر دیں کہ ۱۱-۱۲- جون کو موضع بھٹونہ متصل دینا نگر ضلع گورداسپور کے جلسہ میں پہنچ جائیں۔ (عبد المجید مدرس محمدیہ)

مرزائی تائبین

میں عبد المجید خاں ولد عبد القادر خاں قوم پٹھان سکنہ میرٹھ محلہ اندرکوٹ عرصہ قریباً ۳½ سال مرزا غلام احمد صاحب کا مرید رہا۔ چندہ بحساب ۲ فی روپیہ اپنا بھی اور مرزائی دوستوں سے بھی لیکر ادا ہوا بھیجتا رہا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء کو اللہ نے میرے دل میں خیال پیدا کیا کہ جن کے ہم بیعت ہیں چلکر دیدار کریں۔ چنانچہ ۲۲ اپریل شام کو میں قادیان پہونچا۔ ۲۳ اپریل کو صبح سے شام تک تمام دن اصلیت حال سے آگاہ ہو کر معلوم کیا کہ ہماری محنت کی کمائی کا چندہ آجکل کے رہنے والے بغیر کسی کام کے کرنے بڑی بڑی معقول تنخواہیں لیکر رات دن گوشت اور پلاؤ اڑاتے ہیں۔ خدا نے مجھ کو ہدایت کی اور میں مرزائیت سے توبہ کرکے ۲۴ اپریل کو واپس چلا گیا۔ (عبد المجید خاں بقلم خود)

دیگر

(۱) حکیم بخشی خاں کاہنوہی (۲) چودھری محمد حسین (۳) چودھری اللہ دتہ (۴) برکت علی دھروا (۵) چراغ خاں ولد بڈھا خاں راجپوت موضع بیری ضلع گورداسپور۔ (۶) سلطان علی نمبردار فیروچیچی (مرسلہ مہر الدین از قادیان)

تلاش کتاب

تفسیر ثنائی جلد ۳-۴ کی ضرورت ہے جو صاحب قیمتاً دینا چاہیں مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (حکیم نظام الدین از مقام ندوٹ جھرہ ضلع گورداسپور)

یاد رفتگان

سید عبد اللہ صاحب بڑے موحد دیندار تھے۔ فوت ہو گئے۔ انا للہ (خطیب محمد ایوب از مقام ماکی مالور تعلقہ اکولہ)

ناظرین دعاء مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہ

اشتہار تلاش زوج

میرا خاوند مسمی نتھا ولد موسیٰ قوم جھبور سکنہ چک ۲۴۵ گوگیرہ برانچ کوئی بارہ سال سے گم ہے اور آجتک اسکا کوئی پتہ نہیں لگا۔ اگر کسی کو اسکا پتہ ہو تو مجھے پتہ دے مجھ مسکین پر عنایت ہوگی۔ (مسمات اروڑی بذریعہ بہادر خان ضلع

مباحثہ جبل پور - آریوں اور مسلمانوں کا مباحثہ منعقدہ جبلپور و ربیع

انتخاب الاخبار

امرتسر کے ایک رئیس کا انتقال

امرتسر کے معزز رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب صدر انجمن اسلامیہ ۶۸ سال کی عمر میں ۸۔ رمضان کو صبح ۷ بجے اچانک فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ مرحوم باوجود انگریزی دان بلکہ مجسٹریٹ ہونے کے پرانی وضع کے مسلمان تھے البتہ بحیثیت موجودہ تحریک اسلامیہ اور علماء سے آپکا اختلاف تھا۔ تاہم اسلامی زوال پر دل میں درد رکھتے تھے۔ انتقال کے وقت بیس ہزار خیرات میں خرچ کرنے کی وصیت فرما گئے۔ (غفر اللہ لہ)

رمضان شریف

میں گرمی اپنی شدت کے کمال کو پہنچ گئی ہے۔ خداوند کریم برسات اچھی کرے۔

گاندھی جی

وائسرائے بہادر سے ملے۔ بلکہ شملہ میں لیکچر دیا۔ باتیں وہی کہیں جو ملاقات سے پہلے کہتے تھے۔ ہندو مسلم اتفاق رکھو۔ سوراجیہ ایک سال میں لیکر رہنا۔ پنڈت جی مالوی اور لالہ لاجپت رائے بھی وائسرائے سے ملے۔

افغانی حملہ

آجکل افغانی حملہ ہند کا اخبارات میں بہت چرچا ہے۔ مگر گاندھی جی اور دوسرے لیڈر کہتے ہیں۔ یہ سب خود ساختہ وہم ہے۔ تاکہ ہندو مسلم اتفاق میں رخنہ پڑے۔

آئرلینڈ

میں فساد بدستور ہے۔ کبھی کوئی خبر امکان صلح کی آجاتی ہے۔ بعد اس کے پھر فساد کی خبریں آتی ہیں۔

امیر المجاہدین

مولوی نعمت اللہ صاحب کے قتل کی خبر آئی ہے جس میں مولوی فضل الٰہی وزیرآبادی کی سازش کا ذکر بھی آتا ہے۔ ہم بپابندی حکم شریعت جبتک دونوں فریق کی گفتگو نہ سن لیں کوئی رائے قائم نہیں کر سکتے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے مرحوم کے لئے ہم دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

آئرلینڈ

کے شوریدہ سروں نے لندن میں پہنچکر بھی خون و خرابے کئے۔

اجمیر

میں مولوی مسعود الرحمٰن کو حاکم ضلع نے طلب کیا۔ انہوں نے رمضان کا عذر کیا۔ حاکم کیطرف سے زور ڈالا گیا۔ اس سے پبلک بگڑ گئی۔ تلواریں لیکر مجمع عام میں نکل پڑے۔ آخر کار علماء نے انکو سمجھا بجھا کر بمشکل منتشر کیا۔ حاکم نے مولوی صاحب کی طلبی بعد رمضان پر ملتوی کر دی

امرتسر میں مقدمہ بازی

حکیم ابوتراب عبد الحق صاحب نے آجکل تین استغاثہ دائر کر رکھے ہیں دو دہلی کے مولوی عبدالستار مالک رسالہ ہمدرد اہلحدیث پر۔ اور ایک منشی قاسم علی قادیانی پر۔ دو تین تاریخیں پڑ چکی ہیں کارروائی کوئی نہیں ہوئی۔ (حسین میر)

سرحد پر انگریزی نقصان جان

وزیر ہند مسٹر مانٹیگو نے ایک فہرست شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوری ۱۹۱۹ء سے لیکر ۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء تک برطانی فوج کے ۵ ہزار ایکسو ۸۶ جوان قتل ہوئے۔ ۲ ہزار ۳ سو ۴۷ زخموں کے باعث مر گئے۔ اور ۲ سو ۹۹ لاپتہ ہیں

درہ خیبر پر حملے

اسوقت تمام مخالف قبائل کی توجہ اس طرف لگی ہوئی ہے کہ ان لوگوں کو جو انگریزوں کے معاون ہیں سزا دیجائے۔ اس لئے درہ خیبر پر حملوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔

ہندوستان پر حملہ کی تیاریاں

ایک انگلو انڈین اخبار لکھتا ہے کہ راولپنڈی کی کانفرنس سے لیکر ابتک امیر افغانستان نے ایک تو اپنا وفد ہندوستان میں بھیجا اور اب ایک انگریزی وفد کابل میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ اعلیٰ حضرت امیر نے بولشویکوں کے ساتھ بھی ایک معاہدہ کر لیا ہے جس کی کئی دفعات ہمارے سخت خلاف ہیں۔ اس وقت کابل انگریزوں کے خلاف سازشوں کا گھر بنا ہوا ہے۔

ہندو مسلمانوں کا اجتماع

اس وقت کابل میں بہت سے روسی۔ ترک۔ اور ان کے ساتھ بہت سے سرکش ہندو اور مسلمان جمع ہیں اور یہ تمام لوگ اس وقت کا بڑے شوق کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں کہ کونسا وقت آئے اور افغانستان ہندوستان پر حملہ کرے۔

امیر کابل کو بھڑکانے کی کوشش

اعلیٰحضرت امیر صاحب افغانستان کے گرد اس وقت بہت چالاک اور ہوشیار آدمی جمع ہیں۔ وہ کبھی وقت تو امیر صاحب کو لالچ دلاتے ہیں اور کبھی وقت آپکے مذہبی جذبات سے اپیل کرتے ہیں

برطانی فوجیں

ایران سے بالکل چلی گئی ہیں روسی بالشویک فوجوں نے محاذ خالی کر دیا ہے۔ اور انزلی پہنچ گئی ہیں۔

سلیشیا کی جنگ

لندن سے جو تار موصول ہوئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ سلیشیا (علاقہ جرمنی) میں حال ہی میں کوئی زیادہ جنگ نہیں ہوئی۔ باغیوں نے ۱۵۔ مئی کو بین الاقوامی پولیس پر توپوں سے گولہ باری کی۔ روس برگ کے قریب پولوں اور جرمنوں کے درمیان جنگ ہوئی مگر خطرناک قسم کی نہ تھی۔

ہندوستان کروڑوں پونڈ کا مقروض ہے

ایک سفید کاغذ مظہر ہے کہ انگلستان میں ہندوستان کیلئے جو قرضہ لیا جارہا ہے ۳۱۔ مارچ تک اسکی مقدار ۱۷۰۶۰۸۹۶۸ پونڈ تھی۔ حالانکہ یکم اکتوبر ۲۰ء کو اس قرضہ کی مقدار ۱۷۰۵۸۸۹۰۵۳ پونڈ تھی۔

اطلاع: حسب اعلان بوجہ رمضان شریف دو ورق اخبار کم شائع ہوتا ہے۔ (منیجر)

اہل الذکر ماہوار۔ توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن۔ دلائل حدیثیہ و نکات قرآنیہ کا خزانہ۔ مدارس دینیہ و جماعت اہلحدیث کا خیرخواہ۔ پُرمغز لکھے ہوئے مضامین اور عمدہ نقول کا ذخیرہ چندہ سالانہ عہ/ نمونہ مفت۔ المشتہر۔ منیجر اہل الذکر فیض آباد۔

۲۹/۵۱

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑہاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کیلئے ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے بوڑہے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے پاؤ بھر سے معہ محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

جناب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں:-

مکرم بندہ زاد الطافہ تسلیم! اس سے پہلے بھی پاؤ بھر مومیائی آپکے کارخانے سے ایک مریض کیلئے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا۔ منگوائی گئی جس سے اسکو پورا فائدہ ہوا۔ چونکہ اب ایسا ہی ایک مریض اور اپنے زیر علاج ہے اسلئے براہِ مہربانی پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرماویں (یکم اپریل ۲۱ء)

پتہ:- مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر (پنجاب)

علم دوست اصحاب کیلئے خوشخبری!

تاریخ بیت اللہ شریف خانۂ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑہنے کے قابل لکھائی نہایت ہی خوبصورت چھپائی عمدہ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا قیمت ۱۲

بابل قرآن شریف کی آیت ببابل ہاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل و مکمل حالات اسکے عجائبات و باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات و تہذیب کا فوٹو موجود تحقیقات کا نچوڑ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ چکنا سفید اعلیٰ عہ

شداد اور اسکا بہشت شداد اور اسکا بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب۔ قیمت ۳

انجام دنیا اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی علمائے سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے۔ مزیدار کتاب ۸

پتہ:- **خالد برادرس - امرتسر** (پنجاب)

صحبت صالح

شمیم ہند پرفیومری کی نفیس اور بہترین خوشبوئیں۔

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑہ	عہ عار سے للعہ صہ عنہ تک
، گلاب	عہ عار سے للعہ صہ عہ تک
، موتیا	عہ عار سے للعہ سے تک
، حنا مشک	عار سے صہ تک
روح خس	سے صہ تک
، گلاب	سو روپیہ تولہ تک
عطر چنبیلی	عار سے للعہ صہ عنہ تک
، نرگس	عار صہ
، مولسری	عار سے
، چمپا	عار سے

نام روغن	قیمت فی سیر وزن پختہ (۸۰ روپیہ)
چنبیلی	تین روپیہ سے عنہ
بیلہ	، ، سے
موتیجرہ	، ، سے
کیوڑہ	عنہ تک

پتہ:- شیخ عبدالرؤف شمیم ہند پرفیومری قنوج

عید مبارک

کے موقعہ پر آپ اپنے دوستوں خویش واقارب و رشتہ داروں اور چھوٹوں یا بڑوں۔ غرض کسی کو عید مبارک کا تحفہ بھیجنا ہو۔ تو آپ ہم سے

فینسی عید کارڈ منگوالیں۔

کارڈ نہایت عمدہ خوبصورت پھولدار کئی رنگ کے مختلف اشعار و رباعیات والے ہیں۔

عید کارڈ درجہ اول فی درجن ۱۲ ۲۵ عدد عہ فی سینکڑہ للعہ

عید کارڈ درجہ دوم فی درجن ۸ ۲۵ عدد عہ فی سینکڑہ سے

عید کاغذ معہ لفافہ فی درجن عہ عید چک فی عدد فی درجن ۸ ارمغان عید ۴ گلدستہ عید ۴

پتہ:- ایم عطاء اللہ۔ کٹرہ بھائی امرتسر

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جس کے جادو کا اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہت امراض (مثل نزلہ کھانسی فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیہ رعشہ تشنج۔ ڈبہ اطفال لنہ۔ دردسینہ۔ درد دندان سوختگی آتش۔ طاعون گلٹی نیش عقرب درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۶ اونس عہ آٹھ اونس عہ ۱۲ اونس عہ فی سیر سے علاوہ محصولڈاک۔

پتہ:-

حکیم نجم الدین محلہ سبزی منڈی
ڈاکخانہ مرادپور۔ ضلع پٹنہ

SAKHAN GUJRAN

اشتہار مفید ادویہ

بمقتضائے ظنوا المؤمنین خیرا۔ ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست

اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ جو دوا تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہو اسکو مشتہر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ شائقین اور طالب میرے مجربات اور مفیدات سے فائدہ اٹھائینگے بفرمائش کنندہ اپنا مفصل حال خوشخط معہ پورے پتہ کے مرقوم تحریر فرمادیں محصول ڈاک بذمہ خریدار

(۱) **سرمہ نور العین** مصدقہ مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام اور مفید انام ثابت ہوا ہے قیمت فی تولہ عا (۲) **روغن** ... مصدقہ مولوی صاحب موصوف۔ اپنا وصف میں بے نظیر دوا ہے بلا تکلف ازالہ بیماری کا کرتی ہے فی شیشی ۱۲ (۳) **سفوف دافع جریان** ہر قسم مجرب ۱۲ پڑیہ عا (۴) **لعوق کالی کھانسی بچگان**۔ بچے اس میں سخت تکلیف اٹھاتے ہیں کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے کھایا پیا قے کردیتے ہیں۔ قریب ہلاک کے پہونچ جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس معجون سے بہت فائدہ ہوتا ہے فی ڈبہ ۱۰ تولہ عہ (۵) **روغن زود اثر دافع درد سر**۔ کیسا ہی درد سر ہو۔ اس روغن کے لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ فی شیشی عہ (ایک روپیہ)

پتہ۔ حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ ❖

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی یہ متبرک انگوٹھیاں بے حد خوشنما۔ خوبصورت اور بے نظیر۔ نایاب عجیب خیز حیرت انگیز اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت ہی متبرک زیور ہیں

انگوٹھی ع۱ اس کے نگینہ کے مقام پر حیرت انگیز طریقہ سے فقط اتنی ذرا سی جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی خوشخطی اور صفائی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہوجائے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ لائے۔ باوجود بیحد باریک لکھا ہوا ہونیکے ہر ایک لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے حفاظت خوشنمائی اور خوبصورتی کیلئے تحریر کے اوپر مجلی شیشہ جڑ دیا گیا ہے۔ ہدیہ صرف عا فی انگوٹھی ہے۔ اگر الحمد شریف کے نیچے اپنا نام بھی لکھوائیں تو عا ہے

انگوٹھی ع۲ اسی طرح قل ہو اللہ شریف کی انگوٹھی کا ہدیہ عہ معہ نام عہ

انگوٹھی ع۳ کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہدیہ عہ معہ نام عہ

انگوٹھی ع۴ آیت کریمہ لکھی ہوئی انگوٹھی ہدیہ عہ معہ نام عہ

اگر یہ انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہ پائی جائیں تو واپس فرماکر قیمت منگالیں (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ:۔

شیخ حبیب اللہ احمد۔ پانی پت۔ محلہ انصار ❖

ضروری اعلان

حضرات! آپکو جس کتاب کی ضرورت ہو۔ اپنی اس قومی ایجنسی سے منگوایا کیجئے۔ یہ محض آپ ہی لوگوں کیخاطر قائم کیگئی ہے فہرست ذیل میں سے حسب منشا کتابیں منگوائیے تین روپیہ کی خریداری پر ایک دلچسپ کتاب مفت ہدیہ ہوگی۔ انشاء اللہ۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
پیارے نبی کے پیارے حالات	عہ	انتخاب کلام اکبر الہ آبادی مجلد	۸ر
گنجینۂ حقیقت الاسلام	۴ر	مجموعہ کلام اقبال مجلد	عا
تذکرۃ الصالحین منظوم	عہ	مجموعہ کلام حالی	عہ
کنز الآخرۃ قابل دید	عا	جذبات اسلام	۴ر
گنجینۂ طب مکمل رنگین	عہ	نغمۂ قوم	۴ر
تشریح الطب	۱۲ر	مرقع عبرت	۵ر
غنچہ مراد اسلام رنگین	۸ر	حیات سعدی شیرازیؒ	۱۰ر
حزب المقبول مترجم	۱۲ر	سوانح مولیناؒ روم	۱۴ر
حزب الاعظم مترجم	۱۲ر	سوانح امام اعظمؒ	۵ر
الخطب الماثورہ مترجم	۱۲ر	سوانح امام مسلمؒ	۶ر
اصلاح الرسوم	۸ر	سوانح امام مالکؒ	۴ر
احکام الجمعہ	۴ر	قال اللہ	۵ر
روزہ کی فلاسفی قابل دید	۴ر	قال الرسول	۴ر

پتہ: منیجر حمیدیہ بک ایجنسی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

قابل دید کتابیں

برہان العجاب اس قابل دید کتاب میں سورۂ فاتحہ کی فرضیت ہر نماز میں اور امام کے پیچھے پڑھنے کی ثابت کیگئی ہے۔ قیمت ۱۲

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآنی کے معانی معہ مختصر قواعد صرف و نحو اردو دان حضرات کیلئے مفید کتاب ہے۔ عہ

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان۔ مسائل اختلافیہ کا بیان۔ ۵ر

اجتہاد و تقلید دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث۔ قابل دید کتاب ہے قیمت صرف عہ

پتہ:۔

WALA

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۸ نمبر ۳۰

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہلحدیثوں کی خصوصا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین بلا شرط پسند مفت درج اور ناپسند مضمون کی بلکہ واپس ہونگے۔

(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـہ

رؤسا وجاگیرداران سے سالانہ ۷ روپے

عام خریداران سے سالانہ ۵

ششماہی ۲؍

ممالک غیر سے سالانہ نصف پونڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط وکتابت وترسیل زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۵- رمضان ۱۳۳۹ھ مطابق ۳- جون ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (کذبات مرزا ۵)	صفحہ ۱
جزیرہ موریشس اور قادیانی ہزیمت	، ۳
آنحضرت صلعم کی جلالت اورعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردو	، ۳
رنگونی اہلحدیثوں کے قابل توجہ گذارش	، ۴
تراجم علماء اہل حدیث -	، ۵
فتاوے - - -	، ۷
ملکی مطلع - - -	، ۸
متفرقات - - -	، ۹
انتخاب الاخبار - -	، ۱۰
اشتہارات - -	، ۱۱
- -	، ۱۲

قادیانی مشن

کذبات مرزا (۵)

قادیانی امت کے حق میں خدا نے اس خاکسار کو ہر طرح کے داؤ بتائے ہیں۔ کَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ۔ آیات احادیث سے۔ پیشگوئیوں سے۔ تعلیم مرزا سے بلکہ یہاں تک کہ کذبات مرزا سے بھی مرزا صاحب آنجہانی کی حقیقت کھولنے کے لئے خدا نے ہمکو کافی سامان بخشا ہے۔ حقیقت میں یہ سلسلہ (کذبات مرزا) سب سے مفید تر ہے۔ کیونکہ جس شخص کی زبان اور جسکا قلم دروغگوئی سے محفوظ نہیں۔ وہ خدا کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ

اسی ضمن میں ہم نے براہین احمدیہ جلد پنجم سے مرزا صاحب کی عبارت بحوالہ تفسیر مظہری نقل کر کے سوال کیا تھا کہ یہ عبارت تفسیر مذکور میں دکھا دو۔ تفسیر مطبوعہ بھی ہم ہی مہیا کر دیتے ہیں۔ اس کے جواب کی طرف عرصہ تک قادیانی امت نے رخ نہ کیا۔ شاید کمیٹیاں ہوتی ہونگی کہ بڑے میاں کے کذب کو صدق کسطرح بنا دیں۔ آخر کار بعد سوچ بچار کے اڈیٹر پیغام نے تفسیر مظہری سے عبارت نقل کی۔ بس اب مطلع بالکل صاف ہے۔ لاہور کی مسجد اہل حدیث یا مسجد احمدیہ میں جلسہ کریں۔ ڈاکٹر اقبال بیرسٹر صدر جلسہ ہوں۔ مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کی عبارت اور پیغام کی منقولہ عبارت دونوں کو ملا کر جو فیصلہ دیجئے۔ ہمیں منظور ہوگا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا کی بابت تو مجھے جو بصیرت اور یقین تھا وہ تو تھا ہی۔ اس جواب سے پیغام شاف بلکہ پیغامی پارٹی کی نسبت جو کسی قدر غلط فہمی کا خیال تھا۔ وہ بالکل مبدل ہو گیا۔ اب تو

اطلاع :- رمضان کی وجہ سے اخبار دو ورق کا ہے۔

گلزار احمدی [illegible] ہیں۔ واعظان شیریں زبان اور عاشقان پیر ذیشان کیلئے بے نظیر تحفہ ہے قیمت صرف [illegible] ملنے کا پتہ حاجی غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

[illegible]

میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ لوگ وانشاءاللہ اس اصول پر ہیں ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

اس جلسہ کے اقرار یا انکار آنے پر اس جواب کی تنقیح کی جاوے گی انشاء اللہ۔

ہاں اڈیٹر پیغام نے کھسیانہ ہو کر مجھ سے چند سوال کئے ہیں جن میں اوس کی غرض یہ ہے کہ میرے کذبات ثابت کرے۔ میں اوسے واضح کئے دیتا ہوں۔ کہ وہ کیا اوس سے پہلے بھی جو میرے کذب کے مدعی ہوئے ہیں سب ناکام رہے ہیں

کے آدمی وسگے پیر شدی

بہرحال وہ سوال یہ ہیں۔

(۱) ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے اہلحدیث میں تم نے لکھا تھا کہ لیکھرام کے قتل پر پولیس نے مرزا کی تلاشی کی یہ جھوٹ ہے۔

جواب یہ لفظ سہو کاتب سے لکھے گئے تھے بعد طبع جب میں نے دیکھے تو ۲۲۔ اکتوبر کے اہلحدیث صفحہ ۱۱۔ کالم ۳۔ پر اسکی تصحیح کردی کہ فقرہ سہو کاتب سے غلط لکھا گیا۔ اصل میں یوں تھا کہ "مرزا صاحب کی تلاشی بھی ہوئی"

اور بولو!

(۲) آپ نے مباحثہ میں کہا تھا کہ میں نے دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہونے کا فتوے نہیں دیا۔ کیا واقعی آپ نے ایسا فتوے نہیں دیا۔ اگر دیا ہے تو جھوٹ ہے۔

جواب قربان جائیں ایسے عالم کے علم پر جو صدق و کذب کے معنے بھی نہیں جانتا۔ ان سنو!! میں نے دادی پوتے کے جواز نکاح کا فتوے نہیں دیا۔ البتہ سوتیلی دادی کے متعلق غلط فتوے چھپ گیا تھا جسکی اصلاح ۳۰۔ شوال ۱۳۳۵ھ کے اہلحدیث میں کردی گئی تھی۔ آپ کہئے کیا سوال ہے؟

(۳) مولوی ابورحمت کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا تھا صبح کے وقت اقرار کیا کہ سب کچھ غصہ کی حالت میں لکھا گیا کیا غصہ میں جھوٹ الزام لگانا جائز ہے۔

جواب آپ ایسے علم و عقل کے مالک مرزائی کذب میں پھنسے رہیں تو کوئی شکایت نہیں۔ بھلے آدمی جھوٹ ہوتا ہے خلاف واقعہ بات کہنا۔ مولوی ابورحمت کی بابت جو کچھ لکھا تھا اسکی تردید نہیں کی تھی۔ بلکہ اسکا ظرف زمان بتایا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی نبوۃ سے بحث کرتے ہوئے مغلوب الغضب ہو کر کہدے۔ او دجال! کذاب! اگر بعد میں جب مجلسی طور پر ذکر ہو کر آپ نے ایسا سخت لفظ کہدیا تو وہ عذر کرے کہ میں نے غصے میں کہدیا تھا تو کیا یہ جھوٹ ہے کسی پڑھے لکھے آدمی سے مطول میں سے صدق کذب کی صحیح تعریف معلوم کرو پھر سامنے آؤ۔

اور بولو!

(۴) کیا سید احمد قنوجی کے نام سے آپ نے افترا بنا کر شائع نہیں کیا۔ کہ میاں محمود نے کہا ہے کہ تم مولوی ثناء اللہ کو قتل کردو۔

جواب ذہنی عدم علم اور قلت تدبر اس سوال کا سبب ہے جو کذبات مرزائی تمام ان سے کرا رہا ہے۔ سنو! ایک نقل ہے سید احمد قنوجی کی۔ ایک فعل ہے میرا۔ سید احمد نے بیشک کہا تھا۔ واقعی اگر ایسا نہیں تو وہ جھوٹ ہے۔ میں نے اوس پر استفہام کے طور پر سوال کیا تھا۔ کہ میاں محمود نے ایسا کیا سچ ہے؟ استفہام کو صدق یا کذب سے موصوف نہیں کیا جاتا۔ مطول ملاحظہ ہو اور آگے چلو۔

(۵) کیا آپکا یہ عقیدہ نہیں کہ آپکا جائز بدلہ لینے کے لئے دروغ۔ دھوکہ۔ جعلسازی۔ دغا۔ بہتان اور نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں؟

جواب قربان جائیں ایسے عالم بے بدل اور فاضل اکمل پر جو موقع اثبات میں استفہام سے کام لیتا ہے یعنی کذبات مرزا کے جواب میں افترایات ثنائی کا عنوان لکھتا ہے۔ اور افترا کا ثبوت دیتا ہے۔ استفہامات سے جی تو یہی چاہتا ہے کہ ایسے عالم فاضل کو صرف اتنا کہہ دیا جائے کہ ؎

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو
کہ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

میں تمہارے ایسے لغو سوال کا جواب دینا فضول جانتا ہوں۔ مرد میدان ہو تو بقول خود میرا کوئی افترا یا کذب ثابت کر کے اپنے مسیح موعود کی لاج رکھ لو۔ ورنہ ؎

خاموش! کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

جواب تو اتنا ہی کافی ہے مگر یہ تو تمہیں حواریان مسیح بجائے شرمندہ ہونے کے تحفے کے طور پر اُلٹے ہنسینگے۔ اس لئے انکو بتا دیا جاتا ہے کہ جھوٹ ہر حال میں جھوٹ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا یصلح الکذب جدا ولا ھزلا (جھوٹ ارادۃً جائز ہے نہ استہزاءً جائز) باقی رہا کاذب کون ہے اور کذاب کون ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ کذاب میں کثرت کذب ضروری ہے مگر یہ کثرت کذب کبھی کمیت افراد سے ہوتی ہے کبھی کیفیت سے۔ مثلاً مخلوق کے ساتھ عادۃً جھوٹ بولنے والا کذاب ہے تو خدا پر ایک ہی دفعہ جھوٹ بولنے والا کذاب ہے۔ مثلاً نبوت کا مدعی۔ جھوٹے الہام کا دعویدار دروغ پیشگوئی بنام خدا کرنے والا وغیرہ یہ سب لوگ کذاب ہیں کیسے باشد۔ اور بولو!

(۶) آپکے نزدیک کاذب سے کذاب تک ترقی کرنے کے لئے کس قدر جھوٹ بولنے ضروری ہیں؟ وغیرہ

جواب ماشاءاللہ چشم بد دور۔ افترایات کا عنوان اور یہ ثبوت۔ اس سوال کے جواب میں تو بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ کسی کے درس میں آؤ گے تو ایسے سوال حل کرنے

اصلی قصہ الٰہیہ وبرکات روحانیہ۔ (پنجابی نظم) دونوں مضمونوں کا بیان۔ توحید اسلامی کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید۔ قیمت صرف عہ

جائینگے۔ نہ آسکو تو جواب سے بغور پڑھ لو۔

ناظرین! یہ ہیں مسیح کے حواری جنکا دعوٰے ہے کہ ہم نے علم مناظرہ کو زندہ کیا اور ہم ہی ہیں جو علم مناظرہ کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں انکی تو شکائت ہی نہیں۔ ان کے پیر مرشد مسیح موعود اور مہدی۔ کرشن۔ گوپال وغیرہ کو بھی علم کلام اور مناظرہ سے واقفیت نہ تھی۔ وہ بیچارہ تقریب تام تک نہ جانتا تھا۔ یہ تو بالکل لڑکے ہیں انکی شکائت ہی کیا۔ آہ!

سے خدا تیرا ثبت کا فرد از سن تو کرے
جھلکے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کر

جزیرۂ موریشس اور قادیانی ہزیمت

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث۔ براہ کرم مضمون ذیل عام مسلمانوں کی اطلاع کیلئے درج اخبار فرماکر مشکور فرماویں۔

واضح ہو کہ موریشس جنوبی افریقہ سے مشرق کی جانب چودہ سو میل دور بحر ہند میں ایک جزیرہ ہے۔ کلمبو سے دس روز اور بمبئی سے بارہ روز میں اندازاً یہاں آگنبوٹ پہنچ جاتا ہے۔ تقریباً ڈھائی لاکھ ہندوستانی اور ڈیڑھ لاکھ دوسری قومیں یہاں آباد ہیں جنمیں چالیس پینتالیس ہزار مسلمان ہیں۔ چالیس سے زیادہ مسجدیں ہیں اور مسلمان اور ہندو اپنے اصلی لباس میں نظر آتے ہیں اور دیکھنے والے کو بعض مرتبہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کے کسی حصہ میں ہے وجہ معاش گنے کی کھیتی اور تجارت ہے اکثر لوگ آسودہ حال ہیں۔ امسال یہاں کی پیداوار کا تخمینہ چوالیس کروڑ (۴۴۰۰۰۰۰۰۰) روپیہ کا کیا گیا ہے مذہبی احساس بہ نسبت ہندوستان کے بہت کم مگر افریقہ کے دوسرے مقامات سے زیادہ ہے صرف کمی اس امر کی ہے کہ کوئی زعیم یعنی ایسا قائد اور لیڈر نہیں ہے جو انکی متفرقہ قوت سے کام لے تعلیمی حالت مسلمانوں کی حد درجہ قابل افسوس ہے شرک و بدعت کی کثرت ہے۔ تعلیم ہر حیثیت سے نکمی ہے۔ دنیاوی تعلیم پر متوجہ ہیں۔ اس میں بھی بمقابلہ ہندوؤں کے مسلمان بہت پیچھے ہیں۔ ہندوؤں میں بیداری اور احساس پیدا ہو چلا ہے۔ بیرسٹر بھی ہیں اور ممبر کونسل بھی انہیں سے منتخب ہونے لگے ہیں۔ ایک اخبار بھی ہندی۔ انگریزی۔ فرنچ وغیرہ مختلف زبانوں میں ہندوؤں نے نکالنا شروع کیا ہے۔ مسلمانوں میں ایسی تحریک صرف امام صاحب جامع مسجد حکیم مولوی عبد اللہ رشید ولد حکیم ملا نواب صاحب مرحوم نے انجمن اشاعت اسلام کے ماتحت شروع کی تھی۔ اس انجمن کے بھی یہی محرک ہیں اور برابر اپنے وعظ میں لوگوں کو اس کے اغراض و مقاصد سے اب تک مطلع کرتے رہتے ہیں مگر انجمن ابھی تک یہاں والوں کی بے توجہی اور بے حسی کی وجہ سے قائم نہ ہو سکی۔ صرف ست نماز کمیٹی امام صاحب کی صدارت میں قائم کی جاتی ہے۔ خلافت اور اماکن مقدسہ کی بابت بھی گورنر صاحب سے ایک عام جلسے کے لئے اجازت چاہی تھی مگر اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اس کام کو بھی ملتوی کرنا پڑا یا دیکھئے یہاں ہر طرح کی آزادی ہے مگر مذہبی امور میں لوگ اکثر پیچھے رہتے ہیں۔ نہ کوئی ایسا قومی مدرسہ اور سکول ہے۔ جو مسلمانوں کو مفید فائدہ پہنچا سکے۔ اور نہ کوئی ایسی دینی خدمت یہاں آجتک سوائے بنانے مساجد کے مکمل ہو سکی۔

گذشتہ چھ سال سے احمدی (مرزائی) مبلغ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ابتداءً انہوں نے لوگوں کو بہت بہکایا تقریباً چالیس پچاس شخص قادیانی ہو گئے سیاسی دھمکیاں دے دیکر لوگوں کو ڈرایا گیا خلافت کے مسئلہ سے فائدہ اٹھاکر اپنی خیر خواہی گورنمنٹ پر ظاہر کی۔ آخر جب امام صاحب جناب حکیم مولوی عبد اللہ رشید صاحب نواب یہاں آئے تو انہوں نے قادیانی جماعت کا رد شروع کیا۔ رسالہ النجم الثاقب اردو میں منظوم اور ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور برابر رد کرتے رہے۔ مناظرہ بھی ہوا۔ اور مونگیر۔ لاہور اور امرتسر وغیرہ سے کتابیں آپکی تالیف اور دوسرے حضرات کی لکھی ہوئی منگا کر یہاں تقسیم کیں۔ قادیانیوں کے مسجد سے اخراج کے بارہ میں بے حد کوشش کی۔ دو سال سے مقدمہ چل رہا تھا چھ ماہ سے زیادہ امام صاحب کے اظہار ہوتے رہے۔ قادیانیوں کی طرف سے ہر طرح کے دھوکے دئیے گئے۔ باوجودیکہ قادیانی مولوی انگریزی میں بی۔ اے ہیں اور خود بیرسٹر کو سوالات مرتب کرنے میں مدد دیتے رہتے تھے۔ پھر بھی خداوند عالم نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اور قادیانی خائب خاسر عدالت سے لوٹے انہوں نے بھی اپنے مرشد کی طرح اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کی نشانی قرار دیا تھا۔ خداوند عالم نے ان کے مقرر کردہ معیار سے ان کو کاذب قرار دیا جس مسجد پر قادیانیوں کا پانچ سال سے قبضہ تھا اس سے بے دخل کئے گئے۔ اور تمام مساجد میں داخل ہونے کی انکو قطعاً ممانعت کر دیگئی[سلہ]۔ اب نہ وعظ ہے نہ تبلیغ۔ تمام امت مرزائی مردہ ہے سناٹا چھایا ہوا ہے۔ نہ ان کے مرشد کی دعا کارآمد ہوئی اور نہ خود انکی۔ بلکہ ابتداء میں جو مقابلۃً امام صاحب نے انکی ذلت کی پیشگوئی اپنے رسالہ النجم الثاقب میں کی تھی۔ وہ حرف بحرف پوری ہوئی یہ ہے موریشس کی تبلیغ کی حالت جو ابھی تک کسی اخبار میں شائع نہیں کیگئی۔ اور مرزائی اپنے خلاف اپنی تبلیغ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ قادیانیوں کا فتنہ بالکل موقوف ہو گیا۔ دس بارہ مرزائیوں نے امام صاحب کے وعظ میں عقائد باطلہ سے توبہ کی۔ خدا نے چاہا ان کے نام بھی انشاء اللہ بعد ازاں درج کروں گا۔ آپ عام اطلاع کیلئے اس مضمون کو براہ کرم درج اخبار فرماویں۔ بے حد ممنون ہوں گا۔

(راقم یکے از خیر خواہان اہل اسلام از طرف جناب محمد حسین صاحب خیدا اہلحدیث [illegible])

[سلہ] فیصلہ کی نقل بھیجدیں ۱۲ اڈیٹر

روئداد جلسہ قادیاں۔ اسلامی جلسہ منعقدہ قادیاں کی روئداد قیمت ۳ر محصول ۹ پائی منیجر

فتح ربانی در مباحثہ قادیانی - مرزائی مناظر کی شکست ، ، ، ، [illegible]

آنحضرت کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردو

(قول مرزا)

مرزاجی قادیانی علیہ ماعلیہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلعم ہی ہوں۔ ملاحظہ ہو:-

(۱) ہمارے نبی صلعم کے دو بعث ہیں اور اس پر نص قطعی آئت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم ہے (حاشیہ صفحہ ۱۵۲ تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۲) اور حاصل اس آئت کریمہ یعنی واخرین منہم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفٰے صلعم جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا۔ (ایضاً) (یعنی بصورت مرزا)

(۳) تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنی اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہانتک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے (صفحہ ۱۰ ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۰۲ء)

(۴) ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقرر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا (صفحہ ۱۱ ایک غلطی کا ازالہ)

(۵) میرا نفس درمیان سے ہے بلکہ محمد مصطفٰے صلعم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا (صفحہ ۱۲ ایک غلطی کا ازالہ)

(۶) خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے (صفحہ ۶ ایک غلطی کا ازالہ)

(۷) بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا علیحدہ انسان ہوا جس نے نبوت کا دعوے کیا (صفحہ ۸ ایک غلطی کا ازالہ)

اوّل تو مرزاجی کی ان تمام دروغ بافیوں کی تردید اس حدیث سے ہو رہی ہے کہ خیر القرون قرنی ثم الخ۔ اگر آنحضرت صلعم کو کسی صورت میں بھی دوبارہ تشریف لانا ہوتا۔ تو اپنا ایک زمانہ نہیں بلکہ دو زمانے فرماتے (کیونکہ مرزاجی کا تو وجود ہی درمیان نہیں) دوم ہم آج سے مرزا جی کے جمیع کمالات مع نبوت پر قلم اٹھاتے ہیں۔ مرزا کو سچا ماننے والوں کا فرض ہو گا کہ جو اوصاف ہم مرزاجی میں ثابت کریں۔ انکو وہ آنحضرت صلعم کے اوصاف مانیں۔ (رب یسر و تمم بالخیر)

اوّل۔ جس ملک میں مرزاجی پیدا ہوئے اسکی عام اور فصیح ترین زبان سے بے بہرہ تھے ملاحظہ ہو ہم اونکی اُردو دانی کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں

(۱) میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے (حاشیہ صفحہ ۱۷ فتح الاسلام) صحیح میرا قلم بصیغہ مذکر چاہیئے۔

(۲) اور اپنی قوم کے لئے وہی غاریں کھود رہے ہیں (صفحہ ۵ نشان آسمانی مطبوعہ جنوری ۱۸۹۶ء) صحیح صرف غار چاہیئے۔

(۳) جیسے ایک بھیڈ دوسری بھیڈ کے پیچھے چلی جاتی ہے (صفحہ ۳۳ دافع الوساوس) صحیح بھیڑ چاہیئے۔

(۴) ممکن ہے کہ وہ دھُواں نہ ہو بلکہ ایسی غبار ہو (صفحہ ۱۴ حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء) صحیح ایسا چاہیئے۔

(۵) اُن لوگوں کی خوابیں۔ (ایضاً) صحیح کے خواب چاہیئے۔

(۶) راستی کے متلاشی کو (صفحہ ۴ فتح الاسلام) صحیح "تلاش کرنیوالے کو" چاہیئے۔

(۷) پھر کھولے جس نے جندرے (صفحہ ۱۱ درثمین) صحیح قفل چاہئے۔

(۸) عقلی و عملی امور میں ترقیات کر سکیں۔ (صفحہ ۵۴ ازالہ اول) صحیح ترقی چاہیئے۔

(۹) اس کے منجانب اللہ ہونے پر مہر لگا دی (حاشیہ صفحہ ۱۴ حقیقت الوحی) صحیح مُہر ہو جانا چاہیئے

(۱۰) آنحضرت صلعم نے کا بیاں ذبح ہوتی دیکھیں (صفحہ ۳۹ حقیقۃ الوحی) صحیح گائیں چاہیئی

(۱۱) جو مرہم حضرت عیسٰی کے لئے بنائی گئی تھی (صفحہ ۳ حقیقۃ الوحی) صحیح بنایا گیا تھا چاہیئے

(۱۲) اور درد دگردہ شروع ہو گئی ہے (صفحہ ۳۵ حقیقۃ الوحی) صحیح درد مذکر ہے ہو گیا چاہیئے

(۱۳) ابھی انکی انتظار ہے (صفحہ ۳۶۲ حقیقۃ الوحی) صحیح انکا چاہیئے۔

(۱۴) تنکے کا پہاڑ (حاشیہ صفحہ ۳۹ حقیقۃ الوحی) صحیح رائی کا چاہیئے۔

یہ تو ہے مرزاجی کی اپنی مُلکی زبان دانی کا نمونہ روحانی کمالات کا مقابلہ آئندہ ہو گا۔ انشاءاللہ۔

اڈیٹر صاحب اودھ پنچ بعض اوقات اپنے ناظرین کے پیٹ میں گدگدی پیدا کرنے کے لئے دماغ سوزی سے جو پنجابی اُردو لکھا کرتے ہیں اُس میں اور اس اُردو میں اصل و نقل کا فرق ہے۔ یا یُوں کہئے کہ ایک آمد ہے اور دوسری آورد۔ آج اُنہیں اس اُردو کے خزانہ پر اطلاع ملگئی اور اس لئے آئندہ دماغ سوزی سے رہائی پر میرا شکریہ ادا کریں (باقی باقی)

(الراقم یکے از کوہاٹ)

رنگونی اہلحدیثوں کے قابل توجہ

گذارش

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اما بعد مجھے سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ یہاں رنگون میں ہمارے برادران احناف اور اہل ہنود نصارٰی و یہود و برما وغیرہ تمام قومیں رات دن اپنے مذہب کی اشاعت میں سرگرم ہیں۔ جناب من برادران احناف نے جمعیۃ العلما بنائی۔ جمعیۃ الغربا بنائی۔ انجمن دعوت اسلام بنائی۔ انجمن اخلاق بنائی۔ اور اس کے لئے رات دن جلسے پر جلسے ہوتے ہیں خلافت کا جلسہ یہ جلسہ وہ جلسہ کوئی دن جلسہ کے بغیر خالی نہیں جاتا۔ اور سینکڑوں پرچہ جات و اشتہارات یکے بعد دیگرے

طرح طرح کے رات دن تقسیم ہوتے رہتے ہیں افسوس برعکس اس کے ہمارے اہلحدیث یہ تمامی کارروائیوں سے مردہ دل و ساکت ہیں نہ کوئی انجمن انہوں نے بنائی نہ کوئی درس تدریس کا مدرسہ بنایا۔ نہ کوئی انجمن تائیدیہ بنائی۔ نہ کوئی تھوڑے سے بھی پرچہ یا اشتہار نکلتے ہیں۔ غرض کہ ایک لمحہ بھی اشاعت سنت میں صرف نہیں کرتے۔ جب ترغیب دلائی جاتی ہے تو کان میں انگلیاں دیتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں۔ یہ ہے رنگون کے متمول اہلحدیثوں کی خستہ حالت۔ اور جب انہیں کہا گیا کہ بھائیو! یہاں انجمن اہلحدیث کی سخت ضرورت ہے۔ مگر انجمن اہلحدیث بنانے سے پہلے اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔ یہاں کے متمول اہلحدیث اصحاب میں سے ایک ایک صاحب ہمت ایسے جلسہ کا خرچ تن تنہا برداشت کر سکتا ہے۔ صرف توجہ دلانی شرط ہے۔ آپ مولانا اخبار اہلحدیث میں ان صاحبوں کو توجہ دلاتے رہیں۔ تو فوراً سب کچھ ہو سکتا ہے

(محمد بن ولی جوناگڈھی از رنگون)

ایڈیٹر صحیح بات یہ ہے کہ جن دنوں کلکتہ میں جلسہ ہوا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ رنگونی دوست اس میں ضرور شریک ہونگے اور آئندہ سال کے لئے دعوت دے جائینگے مگر بہت افسوس ہوا کہ رنگونی دوستوں میں سے ایک صاحب بھی تشریف نہ لائے۔ اب بھی امید ہے اصحاب رنگون اس دینی جلسہ کو اپنے ہاں دعوت دینے میں جلدی کریں گے جناب مولوی عبد اللہ صاحب پیش امام کی توجہ درکار ہے۔

تفسیر ثنائی [illegible]

تراجم علماء اہل حدیث

مولوی محمد اسحاق مرحوم بن حکیم

ارادت حسین صاحب مرحوم

آپ مولانا محمد یعقوب صاحب (پٹنہ) کے علاتی اور رضاعی[عہ] بھائی تھے۔ عمر میں ڈھائی تین برس بڑے تھے۔ حکیم احمد علی صاحب مرحوم کے نواسہ تھے نسب نامہ تذکرہ صادقہ کے صفحہ ۱۶۶ میں مندرج ہے آپ اپنی ماں کے اکلوتے فرزند تھے۔

بچپن آپ بھی لڑکپن سے از بس نیک تھے آپ بھی مکتب کے فاضل اوقات اپنی والدہ محترمہ یا مولوی محمد حسن صاحب و مولوی عبد الحکیم صاحب کی خدمات میں رہتے سن شعور کے زمانہ سے مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کی مستقل صحبت اختیار کی اور اونکے خیالات سے مستفیض و متاثر ہوا کئے۔

تعلیم آپکی والدہ محترمہ نے آپکی تعلیم مولوی عبد الحکیم صاحب مرحوم کے سپرد فرمائی تھی۔ آپنے تقریباً کل کتابیں مولوی صاحب ہی سے پڑھیں بوجہ عدم موجودگی سرپرست و بار خانہ داری جناب کی درسیات بھی اختتام کو نہ پہونچ سکی جناب کی طبیعت فن ریاضی سے بہت مناسبت رکھتی تھی۔ اپنے ذاتی مطالعہ و محنت سے اسمیں کافی مہارت بہم پہونچائی تھی۔ اور پیچیدہ و مشکل سوالات نہایت سہولت سے حل فرماتے شہر اور صوبہ کے مشکل مسائل خصوصیت کیساتھ آپکے سپرد ہوتے۔ یہ جناب کا خاص فیض تھا۔ اس فن میں آپکے شاگرد بھی ہیں۔

اخلاق غایت خوش مزاج اور منکسر تھے حق قرابت و احباب کی ادائگی کا خیال از بس تھا۔ چونکہ آپکو محبت زیادہ دینداروں سے تھی۔ اس لئے اون کا لحاظ اہل قرابت سے زیادہ رکھتے۔ لوگوں کے عتاب مثل شکر نوش فرماتے۔ نہ کبھی بدلہ لینے کا خیال کرتے نہ ارتباط میں فرق ڈالتے۔ غیبت سے بہت پرہیز کرتے۔ لوگوں کا ذکر خیر کے ساتھ کرتے۔ ہر شخص سے حسن ظنی رکھتے۔ نہایت کم سخن تھے۔ صابر و شاکر اور حلیم تھے۔ فراخ۔ نیک مزاج۔ اور صلح پسند طبیعت رکھتے عفو کیلئے ہر وقت تیار۔ غرباء کی صحبت پسند رکھتے اور کسی کی خدمت سے عار نہ کرتے۔ اپنی والدہ اور اپنے بزرگوں کے آپ بھی بڑے فرمانبردار تھے بزرگوں کے لطف عتاب سے محظوظ ہونے میں بڑے مشتاق۔ جس سے ملتے فرحان و شادان۔ آپ بھی پیکر محبت تھے۔ غرباء سے آپکو خاص انس تھا۔ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ جناب کسی دولتمند گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ انکی تقریبات خوشی و غم میں انجام کار کے لئے کمر بستہ رہتے۔ معلوم نہیں دل کی افتاد اور چاہ کیا تھی۔ کہ آخرش آپ بھی اسی زمرہ میں ہو گئے۔ وہ شخص جو خوشحالی میں پلا ہو ناز و نعم سے جس کے کئی پشت آشنا ہوں وہ اپنی بے زبانی۔ مروت حسن ظنی۔ از حد اعتماد کا شکار ہوتے ہوتے اپنی ساری دولت کھو دے مگر اپنی تکلیفوں کو نہ کسی غمگسار اور مخلص سے زبان پر لائے نہ کبھی اوسکی حرکت و اطوار سے بے صبری ظاہر ہو۔ وہ اپنے مالک کا زبان و عمل سے ہر وقت شکر ظاہر کرے اور اسکی رحمت و فضل کا شدائد و آلام میں بھی امیدوار رہے بلکہ دوسروں کے اظہار بے صبری سے غایت بیزار ہو۔ قرض سے دل چور چور ہے مگر دماغ مطمئن۔ بیوی اور اولاد تک کو اندازہ نہ ہونے دیا۔ عسرت کے شکار رہتے مگر کسی حبیب و غریب کو حالت سے خبر نہ ہوئی۔ لوگوں کی بدزبانی و گرج محض خاموشی کے ساتھ سر جھکائے سنتے رہتے مگر جواب نہ دیتے۔ لوگوں نے فریب۔ غصب۔ نیش زنی۔ بدخلقی ہر عنوان تکلیف پہونچائی (جسکی تفصیل ایک دفتر ہے) مگر زبان پر اف نہ لائے بلکہ فراخدلی اور عفو

[عہ] مولوی محمد یعقوب صاحب کی والدہ نے آپکی رضاعت کی تھی

اہلحدیث کا مذہب - مذہب اہلحدیث کے مسلہ مسائل کا بیان - ۸ مجلد

کے ساتھ ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمیشہ فتنہ و فساد سے دور رہتے بلکہ دوسروں کے تنازعات کو اپنے تذلل و انکساری اور سماجت کے ذریعہ رفع کرنے کی کوشش فرماتے۔

زہد و اتقا باوجود عسرت کے کبھی اپنے مطبع میں جنتری [illegible] خلاف ملت رسائل اور اشتہار طبع نہ کئے۔ ہر تقریب کو رسومات سے پاک اور سادگی سے انجام دیا۔

عبادت جناب کو تلاوت قرآن اور اس پر تدبر سے غائت ذوق و شوق تھا۔ فہم بھی خوب تھا باوجود کثرت مشاغل و تفکرات کے اکثر حصہ قرآن کا حفظ فرمایا تھا۔ تہجد و نوافل کی پوری پابندی تھی آپ روتے بہت تھے۔ اکثر زیارت کو زیر بیاں فرماتے تھے۔ دین میں تفقہ خوب تھا۔ باایں کیفیت میں ترقی ہوتی گئی۔

اقتصاد و اتباع سنت جناب کی طبیعت میں مذہبی جوش و رغبت بہت تھی احیائے سنت میں لومۃ لائم کی مطلق پرواہ نہ کرتے اور مردہ سنتوں کو خوب برتتے۔ ہر امر کی نہائت تحقیق کرتے بعض مسائل میں آپکی رائے منفرد تھی تاہم کسی مسئلہ کے لئے بحث و مباحثہ ناپسند کرتے صرف اپنی مثال سے کام لیتے۔ آپکی کوئی صحبت وعظ و پند سے خالی نہ ہوتی۔ (تاہم وعظ مروج کے مطابق آپ نہ فرماتے)[لہ] علماء اور صلحاء کی صحبت و خدمت کی آرزو رکھتے۔ یہ باتیں آپ میں ابتدائے سن شعور سے تھیں۔

مزاج زندگی آپکے مزاج میں ملبوسات و طرحداری کا ذوق نہ تھا۔ بلکہ ابتدا سے اسباب عروج اہل اسلام و قرب قیامت و موت کے ہر وقت متلاشی رہتے اور اسی کیفیت میں غائیت درجہ جوش و پژمردگی دکرتی۔ یاران طریقت آپکی کیفیت کو اور شوخ کرتے اور ایک عرصہ تک اس کیفیت میں مستغرق رہتے مرشد کے ساتھ عجیب فدائیت رہتی۔ غرض مذہبی تخیلات سے غائت متاثر رہتے۔ آپکو نہ صحبت احباب سے ایسا حظ تھا نہ عیش و راحت کی چنداں پرواہ۔ غائت بامروت بے زبان۔ سادہ مزاج مگر اپنے احوال کو غایت مخفی رکھنے والے اور صبر و استقلال کے عادی۔ غائت جفاکش اور حوصلہ مند کبھی ناامید نہ ہونیوالے۔

سلیقہ تفہیم جناب تعزیت اور مصائب کے مواقع پر کچھ ایسے عنوان سے سمجھاتے کہ فوراً صبر و شکر پیدا ہو کر دل کو سکون و راحت ہو جاتی۔ نہائت نرم اور پختہ اصول پر آپ تفہیم کرتے۔ کسی کو اس سے رنج نہ ہوتا۔ اور نہ اعتراض کا موقع ملتا۔

مشاغل جناب کو تجارت کی جانب عنفوان شباب سے ذوق تھا۔ مختلف کاروبار۔ آڑھت۔ دکانیں۔ ٹھیکے۔ لوگوں کے کاروبار میں شرکت کئے۔ اخبار نکالے لیکن آپکی مروت۔ بے زبانی۔ از حد اعتماد۔ سادہ مزاجی۔ علالت۔ اخفائے راز۔ سچے ہمدرد اور مشورہ سے احتراز نے جناب کی ساری ثروت کو خاک کر دیا۔ آپ اپنے دنیاوی امور کو لوگوں سے نہائت مخفی رکھتے۔ استفسار پر بھی ظاہر نہ فرماتے اور معاملات میں غایت یکسوئی برتتے۔ اگر جناب کے شرکا تھے بھی تو سچے درد مند (نقصان و نفع کے شریک) نہ تھے۔ نہ اہل قرابت تھے۔ جناب نے ایک اخبار انسٹیٹیوٹ گزٹ جاری فرمایا تھا جس کے ایک کالم میں اردو اور مقابل میں انگریزی تھی۔ یہ اخبار نہائت مقبول اور طلبائے سکول کے لئے غایت مفید ثابت ہوا تھا۔ جناب نے بغرض افادہ مزید روزانہ اشاعت کر دی تھی۔ مگر لوگوں کی نادہندگی نے جناب کو سخت نقصان اور صدمہ پہنچایا۔ اخیر میں مطبع کی قلیل آمدنی کیساتھ اپنی باقی عمر نہایت صبر و شکر کے ساتھ بسر کر دی۔

وفات نزلہ نے [illegible] اور ضعف بصر کی شکایت عرصہ سے پیدا کر دی تھی آخر میں چہرہ پر اعصابی درد پیدا ہوا اور اس سے دماغ ماؤف ہو کر کئی روز تک بے ہوشی رہی۔ ۸ جنوری ۱۹۴۱ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حسب وصیت آپکے استاد مولانا عبد الحکیم صاحب مرحوم نے صلوٰۃ جنازہ دو تثبیت کی۔ اللھم اغفر لہا و عافہا آمین۔

[illegible] مخلص، حلیم، صابر، شاکر، عابد، زاہد، عالم، احیائے سنت، صاحب حسن ظن و انکساری صلح پسند اور ایک بے ریا ہستی تھے۔

اولاد دو بیٹے تین پوتے تین پوتیاں اسوقت موجود ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولوی حکیم محمد عبد الرزاق صاحب رفیق سفر حج مولینا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی آپکے نعم البدل ہیں۔

تفرد مسائل صلوٰۃ باجماعت میں الزاق ساقین و منکبین کی پابندی کی بنا پر یہ کہتے کہ اخیر جلسہ میں جو لوگ آ ملیں وہ امام یا منفرد کیلئے نہ صف میں صلوٰۃ ادا کرنے والے مقتدیوں کیلئے کیونکہ بصورت الزاق کعب و منکب انکی تکمیل صف میں صلوٰۃ ادا کرنے والوں کو نہیں مل سکتی۔ کہ ہر ایک معنی نوک کر سکے۔

دوران قرآن پڑھتے ہیں ہر آیت پر وقف کرتے (اگرچہ آیت کے خاتمہ پر لا لکھا ہو) اور بیچ بیچ میں (جہاں ط ج وغیرہ لکھا ہو) وقف نہ کرنے کی سختی سے پابندی کرتے۔ اخیر عمر میں قرأت قرآن کو اسی سنت کے موافق مشق کر ڈالا تھا۔ راقم الحروف عبد السلام بھی اسی کا قائل ہے۔ بسا اوقات زبان قدیم مشاقی کی بنا پر چل جاتی تو کبیدہ خاطر ہوتے۔ اور یہ شعر سناتے ؎

رہ مسنون شد زائل بایجاد سجاوندی !
ز از ہفت صد بگذشت با سجاوندی بالی

دعویٰ محروم الارث ابن الابن کی توریث کا مسئلہ چھیڑ کر اسپر اکثر بحث کرتے۔ میلان آپکا توریث کی جانب تھا۔ شہر بھر کے طویل النقل فرائض سب آپکے حصہ میں تھے۔ فرماتے کہ محروم الارث ابن الابن کو دیکھکے مجھے بڑا رنج ہوتا ہے۔

رمضان میں ۱۰ یوم اعتکاف کا خاص اہتمام کرتے۔ فاللھم اغفرلہ۔ عبد السلام مبارکپوری

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآن کے معانی مع مختصر تشریح و نحو عربی مجرب

لہ اسی لئے آپ (راقم ترجمہ) بھی وعظ نہیں فرماتے۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ خود خدا بھی وعظ فرماتا ہے یعظکم اللہ ان تعودو

فتاوے

س نمبر ۱۴۰۔ ہندہ بغیر دین مہر معاف کئے انتقال کر گئی اور ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی (سوتیلی) ۲ چچا (بالغ سگا اور نابالغ اور سوتیلا) ایک بھائی نابالغ چھوڑ گئی ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ آیا دین مہر بھی شامل ترکہ کے تقسیم ہوگا یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو کسکو کتنا حصہ ملیگا۔ لیکن یہ بھی پیش نظر ہے کہ شوہر زندہ ہے لیکن یک مشت مہر کا روپیہ نہیں دیسکتا۔

ج نمبر ۱۴۰۔ دین مہر بھی ترکہ میں شمار ہوگا۔ مجموعہ مال (ترکہ مع مہر) میں سے نصف خاوند کا چھٹا حصہ ماں کا باقی باپ کا۔

سارے ترکہ کے چھ حصے کر کے تین خاوند کو۔ ایک ماں کو اور دو باپ کو ملینگے۔ خاوند پر جو دین مہر ہے اُسی کو اوسکے حصہ میں مجرا کر لیا جائے۔ اوس سے جو زیادہ ہو وہ آہستہ آہستہ اوس سے وصول کیا جائے۔ قرآن مجید میں حکم ہے فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ

س نمبر ۱۴۱۔ ایک عورت مر گئی۔ اسپر کم و بیش ۵ ماہ کی نماز باقی ہے۔ اسکا کفارہ کیا ہے لیکن شوہر میں یہ طاقت نہیں کہ دس بیس روپیہ سے زیادہ خرچ کر سکے۔ (")

ج نمبر ۱۴۱۔ نماز کا کفارہ میت کے لئے استغفار کرنا ہے۔ بہت بہت دعا مغفرت کرے۔

س نمبر ۱۴۲۔ رمضان شریف میں قرآن (کسی حافظ سے) ختم کرانا اور اسکا ثواب مردہ کو بخشوانا بہتر ہے یا نہیں۔ نیز قرآن ایک ایک پارہ کرکے (جلد) وقف فی سبیل اللہ کرنا اس نیت کہ اس کا ثواب کسی مردہ (حامی) کو ملے۔ کیسا ہے۔ (")

ج نمبر ۱۴۲۔ بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۴۳۔ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو سالہا سال گھر موجود رہتا ہے۔ عرصہ دو سال سے ایام روزہ میں عمداً چند قسم کا مال لیکر باہر چلا جاتا ہے۔ اوس سے پایا کہا جاتا ہے کہ تم ایسا کام نہ کرو ورنہ گنہگار ہوگے۔ بجواب اس کے یہ کہتا ہے کہ میری تجارت ہے۔ آیا ایسی فعل بھی کسی حالت میں جائز ہے۔ بہ قرآن و حدیث سے بوضاحت صاف مطلع فرماویں۔ (حاجی عبد السلام عبد الرؤف از اعظم گڈھ)

ج نمبر ۱۴۳۔ آپکی نیت پر مدار ہے۔ اگر واقعی کام ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ رمضان ہی میں سفر مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اور اگر وہ رمضان ٹلاتا ہے تو اپنی نیت کا بدلہ خدا سے پائیگا۔ اللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ بہرحال مفتی اسپر کوئی فتوے نہیں لگا سکتا اور نہ قطعاً اس کی نیت معلوم ہے۔

س نمبر ۱۴۴۔ زید کی عورت عرصہ چار ماہ سے روٹھ کر میکہ چلی گئی ہے اور کہتی ہے کہ زید میرے قابل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ زید رکھنا چاہتا ہے۔ آیا اس حالت میں کیا کرنا چاہئے۔ (ع)

ج نمبر ۱۴۴۔ ایسے حال میں زید کا امتحان کرانا چاہئے۔ رجولیت رکھتا ہے تو اس کا حق ہے کہ عورت کو لے ورنہ عورت کا حق ہے کہ اس سے جدا ہو جائے۔

س نمبر ۱۴۵۔ سحری کھانے کا وقت کب سے کب تک ہے جو قرآن و حدیث سے ہو سکیں۔ (ع)

ج نمبر ۱۴۵۔ قرآن مجید سے كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ صبح کی سفیدی نکلنے تک کھا سکتا ہے یہ تو ہے انتہا۔ ابتدا جب چاہے کرے۔ تاخیر کرنا مستحب ہے۔

نوٹ۔ فی سوال ار غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

س نمبر ۱۴۶۔ زید نے اپنی دختر نابالغہ ہفت سالہ کا عقد عمرو دوازدہ سالہ نابالغ سے کیا جس کو عرصہ بارہ سال کا ہوا۔ اور رخصت نہیں ہوئی۔ عمرو اب نہ رخصت کراتا ہے نہ نان نفقہ کا کفیل ہوتا ہے۔ بعد عقد کے عمرو کی یہ خبر نہیں ملی کہ زندہ ہے یا مر گیا ورنہ آج تک کوئی خط آیا۔ یہ بھی خبر نہیں ہے کہ کہاں ہے۔ زید اپنی دختر کا کفیل نہیں ہو سکتا ہے اس حالت میں اسکا عقد دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو سکتا ہے تو زید کیا کرے جلدکی کے روٹی کپڑے سے سبکدوش ہو۔

ج نمبر ۱۴۶۔ بہ فیصلہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ مسماۃ مذکورہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۴۷۔ زید اپنی دختر منکوحہ کو خلاف مرضی اس کے شوہر کے اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے اور مزاحم کر کے ایک سلسلہ مخاصمت بنائے ہوئے ہے۔ جس کی وجہ سے زید کو تمام برادری نے اپنی برادری سے خارج کر دیا ہے۔ اب اسوقت زید اپنی برادری سے شامل ہونا چاہتا ہے۔ پنچوں نے اسکے واسطے حکم دیا کہ دختر منکوحہ کو اس کے شوہر کے پاس پہنچا دو۔ یا اس کے شوہر سے طلاق لیکر عقد ثانی کر دیا جائے تو ہم لوگ برادری میں شامل کر لینگے مگر زید کچھ [illegible] نہیں کرتا۔ اسلئے زید کو کوئی برادری اپنی پنچایت میں شریک نہیں کرتی۔ زید اہل حدیث سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ دو چار آدمی زید کے ہم خیال ہیں۔ وہ بھی زید کے زمرہ میں ہیں۔ چند ایام سے زید نے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے اور مسجد میں آنا اختیار کیا ہے۔ زید نے واسطے روشنی مسجد چراغ و بتی کو چندہ دینا چاہا ہے۔ ہمارے اہل محلہ نے چندہ لینے سے انکار کیا ہے مگر زید ماہ رمضان المبارک میں مسجد میں واسطے روزہ داروں کے افطاری وغیرہ بھیجنا چاہتا ہے لہذا اس کی افطاری اور چندہ مسجد کے واسطے کیسا ہے۔ (محمد وزیر شیخ از اٹاوہ)

ج نمبر ۱۴۷۔ برادری نے بطور تنبیہ اسکو خارج کیا ہے تو افطاری وغیرہ بھی قبول نہ کرنی چاہئے۔ ٹکٹ جوابی (یا ٹکٹ) کمل ہیں ۲ داخل غریب فنڈ

س نمبر ۱۴۸۔ جو کھانا وغیرہ مردگان کے حق میں والے بیٹھ کر کچھ ادا کرتے ہیں مثلاً [illegible] اسکا ثبوت حدیث شریف سے دو واسطے احادیث اسکو نہیں [illegible] اور وہ عمداً پڑھتے ہیں وہ کہ اخبار اگر حدیث شریف میں نہیں تو کیا بطور وظیفہ کے پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ ([illegible] ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۱۴۸۔ جو طریقہ حنفیوں میں مروج ہے حدیث سے ثابت نہیں۔ اللہ اعلم۔ ۲ داخل غریب فنڈ

ع یہ سوال بغرض نجی جواب کے آیا تھا۔ پتہ مرقوم نہ ہونے کی وجہ سے درج اخبار کیا گیا۔ مفتی

ملکی مطلع

گائے اور چھوت

اخلاقی طور پر ہمسایہ داری کا اصول ہے کہ ایک دوسرے کی رعائت رکھے مگر نہ کسی دباؤ سے بلکہ محض محبت اور سلوک سے مثلاً ایک کوچے میں آمنے سامنے دو مکان ہیں ایک ہندو کا ایک مسلمان کا۔ دونوں کی کھڑکیاں ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔ مسلمان کا مکان ذرہ نیچے ہونے کے باعث بے پردہ ہے اور وہ اپنے ہندو پڑوسی سے درخواست کرے کہ آپ کے مکان میں اور طرف سے ہوا کی درآمد برآمد کافی ہے۔ اس لئے آپ ہماری طرف کی کھڑکی کو مہربانی کر کے بند کر دیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مسلمان کی تکلیف کو دیکھکر ہندو اخلاقی طور پر خود ہی بند کر دے۔ تو مسلمان کے دل میں اسکی بڑی محبت اور وقعت ہوگی۔ لیکن اگر مسلمان جلد بازی میں ہندو کو قانونی دہمکی دے یا بذریعہ نالش ہندو کو کھڑکی بند کرنے سے ڈرائے دھمکائے تو چونکہ ہندو بھی آخر انسان ہے۔ انسانی جذبات اپنے اندر رکھتا ہے وہ ضرور اس کی بچاؤ کی فکر کریگا۔ اور اسکا ایسا کرنا کسی طرح اس کو مورد الزام نہیں بنائیگا۔

یہی مثال ہے آجکل گائے کشی اور چھوت چھات کی۔ ہندوؤں کا اخلاقی برتاؤ اور سلوک کا تقاضا یہ تھا دیکھکر مسلمانوں نے خود بخود گائے کشی میں بہت کمی کر دی لیکن بعض جلد باز ہندوؤں نے مثال مذکور کیطرح قانوناً بندش کرنی چاہی تو مسلمان بھی مدافعت کرنے کو کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ جب امپیریل کونسل میں گائے کشی کی بندش کا ریزولیوشن پیش ہو کر فیل ہو گیا تو انکے بعد میونسپل کمیٹیوں کے ذریعے سے ہندو بھائیوں نے کچھ رکاوٹ ڈالنی چاہی جسکی صورت عجیب پیدا کیگئی ہے کہ دودھ دینے والی گائے میونسپلٹی کی حد میں ذبح نہ ہوں۔ چنانچہ لاہور کی میونسپلٹی میں بھی یہ تجویز پیش ہو کر پاس ہو گئی۔

آؤ ہم غور کریں کہ کون فریق اس میں غلطی کرتا ہے اور کون راستی پر ہے

اس میں شک نہیں کہ ملک کی سیاسی رفتار کے رہنما اسوقت گاندھی جی مانے گئے ہیں۔ یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ سیاسی رفتار اور ملکی ضروریات اور اتفاق کے علل و اسباب کو خوب جاننے والے گاندھی جی ہیں۔ اس لئے دیکھیں کہ ان کی اس بارے میں ہدائت کیا ہے؟

گاندھی جی کی سب سے پہلی تقریر جو اس بارے میں ہوئی ہے وہ خلافت کانفرنس دہلی میں تھی۔ جس میں آپ کے الفاظ یہ تھے۔

"ہندو بھائیو! اگر تم لوگ خلافت کے کام میں مسلمانوں سے مل جاؤ تو تمہاری وہ غرض جو جان سے تمکو پیاری ہے یعنی گائیوں کی حفاظت وہ تمکو حاصل ہو جائیگی"

اس کے بعد بھی گاندھی جی یہی فرماتے رہے اور ابتک فرماتے ہیں کہ ہندو اس بارے میں سختی سے کام نہ لیں تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ مسلمانوں سے انکی غرض خود بخود حاصل ہو جائیگی۔ کیا ہندو بھائی کونسلوں یا کمیٹیوں میں تجویزات پیش کر کے اس ہدائت پر عمل کرنیکا ثبوت دے سکتے ہیں؟ اسکا جواب دینا ہندو اخبارات (بندے ماترم۔ آریہ گزٹ۔ پرکاش وغیرہ) کا فرض ہے۔

چھوت

جلد باز مسلمان اپنی معمولی جلد بازی میں ہندوؤں کو جو گائے کشی پر اظہار ناراضگی کر کے اپنی ناراضگی دور کرنے کی خواہش کرتے ہیں کہا کرتے ہیں کہ تمہاری چھوت سے ہمکو سخت رنج ہوتا ہے اسلئے تم چھوت چھوڑ دو۔ اگر وہ تمہارا مذہبی حکم ہے تو قربان البقر بھی ہمارا مذہبی حکم ہے مگر ہم ان جلد باز مسلمانوں سے متفق نہیں۔

مذہبی آزادی

ہمارا اپنا اصول ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے مذہبی عقائد اور ذاتی خیالات اور مذہبی اعمال میں آزاد ہے اور آزاد رہنا چاہتا ہے اس لئے ہندوؤں میں چھوت چھات اون کو دہرم کی آگیا (مذہبی حکم) ہے تو اس کے برخلاف انکو مجبور کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ اسی اصول آزادی سے مسلمانوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں بھی ہندوؤں کی اس رسم میں دخل اندازی نہیں کی ورنہ ناممکن تھا کہ یہ رسم ہندوستان میں رہ جاتی۔

چھوت پر گاندھی جی کی رائے

یہ لئے ہماری حیثیت مسلمان ہونیکے ہے گو ہم اپنے مطالعہ دہرم شاستر کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ چھوت کا مسئلہ ہندو دہرم شاستر کا نہیں بلکہ محض رسم ہے مگر باوجود رسم ہونیکے ہم اس میں دخل اندازی کرنا اصول آزادی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ہاں گاندھی جی بحیثیت ہندو ہونیکے اسکی غلطی کو جن لفظوں میں چاہیں ظاہر کریں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ چھوت کی رسم ہندوؤں میں ایک "لعنت" ہے۔ تو کیا ہندو اس تاویل پر راضی ہونگے باوجود مخالف رائے کے ہم اسکے جواب کے منتظر ہیں۔

یہ ایک انوکھی منطق ہے

یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی جو ہندو فلاسفروں اور مقرروں کیطرف سے انسداد گاؤکشی کی دلیل میں بیان کیجاتی ہے کہ گائے کی حفاظت اسلئے ضروری ہے کہ ملک میں دودھ دہی کی فراوانی ہو۔ گائے کے ذبح کرنے سے دودھ گھی بہت گراں ہو گئے ہیں۔ بظاہر تو یہ دلیل دل خوش کن ہے مگر اسکی تہ میں جب ہم جاتے ہیں تو حیرت افزا ثابت ہوتی ہے وہ یوں کہ دودھ کی وجہ سے اگر حفاظت بقر ضروری ہے تو گائے سے بہت زیادہ دودھ اور گھی دینے والی بھینس کی بھی حفاظت کیوں ضروری نہیں جسکا ذکر ہندو کبھی نہیں کرتے۔ علاوہ اسکے ہم اپنے شہر میں دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں نے ایک پنجرہ پال بنا رکھا ہے جس میں گائیوں کی پرورش کیجاتی ہے۔ اوس میں فیصدی نوے یا کچھ کم و بیش ایسی

متفرقات

حساب دوستاں در دل

ماہِ جون میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے انکے نمبر درج ذیل ہیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں تو موجب شکریہ ہے:۔

۱۰۵-۳۲۴-۵۶۷-۷۱۰-۷۵۵-۸۱۲-۹۲۹
۱۲۰۱-۱۳۹۹-۱۶۷۵-۱۶۸۶-۱۹۶۶-۲۰۶۱-
۲۳۴۰-۲۳۴۹-۲۳۹۴-۲۷۹۷-۲۸۵۲-
۳۳۱۷-۳۵۱۷-۳۸۴۸-۴۲۹۶-۴۳۰۶-
۴۳۳۰-۴۳۳۲-۴۳۳۷-۴۵۶۸-۴۷۱۹-
۴۶۲۶-۴۶۲۷-۴۷۲۸-۴۷۳۵-۴۷۴۷-
۴۷۶۶-۴۹۰۰-۵۰۹۸-۵۱۰۱-۵۱۰۳-۵۱۰۶-
۵۱۰۹-۵۱۱۰-۵۱۱۱-۵۱۳۱-۵۳۰۱-۵۳۲۴-
۵۳۲۶-۵۵۳۰-۵۵۳۳-۵۵۳۷-۵۵۴۵-
۵۵۵۴-۵۶۲۵-۵۷۹۴-۵۸۰۸-۵۸۱۴-
۵۸۴۱-۶۰۵۸-۶۰۵۹-۶۰۶۰-۶۰۶۱-
۶۰۶۲-۶۰۶۳-۶۰۶۴-۶۰۶۵-۶۰۶۶-۶۰۶۷-
۶۰۶۸-۶۰۶۹-۶۰۷۰-۶۰۷۱-۶۰۷۳-۶۰۷۴-
۶۰۷۷-۶۰۷۹-۶۰۸۲-۶۰۸۳-۶۰۸۵-۶۰۸۹-
۶۰۹۰-۶۰۹۲-۶۰۹۳-۶۱۰۳-۶۱۰۴-۶۱۳۹-
۶۱۷۳-۶۲۷۶-۶۲۸۰-۶۲۸۱-۶۲۸۲-۶۲۸۳-
۶۲۹۶-۶۲۹۸-۶۳۰۸-۶۳۰۹-۶۳۱۰-
۶۳۴۰-۶۴۰۱-۶۴۰۴-۶۴۰۵-۶۴۰۷ ۞

رسالہ تقلیدِ شخصی اور سلفی پر رائے

معزز اڈیٹر صاحب رسالہ معارف لکھتے ہیں:۔

"جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس نام سے بحث تقلید میں یہ رسالہ لکھا ہے اور مختلف مستند حوالوں کی بنا پر یہ ثابت کیا ہے کہ صحابہ و تابعین میں تقلید شخصی کی بدعت رائج نہ تھی اور متعدد مسائل پیش کرکے یہ بتایا ہے کہ اکابر علماء اور اجلہ سلف کبھی کبھی جمہور اور مجمع علیہ رائے سے بھی اپنا اختلاف ظاہر کرنے میں خوف نہیں

کھاتے تھے۔ قیمت ۷ر علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر۔

اسلام اور اہلحدیث

اس نام کا چھوٹا سا رسالہ اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اسکا ایک پرچہ بغرض ترجمہ گجراتی کرانے کے احمد محمد پٹیل صاحب کو چاہئے جس کسی صاحب کے پاس ہو وہ پتہ ذیل پر بھیجکر مشکور فرماویں۔

(احمد محمد پٹیل رنگون گلی ۲۶ گھر ۳۸)

اخبار وقت پر ملا کرے

بعض اصحاب لکھتے ہیں کہ پہلے ہمکو اخبار فلاں روز ملتا تھا اب آگے پیچھے ملتا ہے۔ مقررہ روز ملا کرے" بات یہ ہے کہ ڈاکخانہ کا انتظام جیسا پہلے تھا اب ویسا نہیں خصوصاً پنجاب میں جب سے پرانے چٹھی رسانوں نے ہڑتال کی ہے۔ کام اچھا نہیں ہوتا۔ اسلئے چند روز اور صبر کریں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیگا۔ اپنے ہاں کے ڈاکخانہ کو بھی ایک دو دفعہ تاکیدی کارڈ لکھدیں۔

یادِ رفتگان

آہ سلیمان! بنارس کے پرانے کارکن سرگرم۔ آزمودہ حافظ سلیمان صاحب سوداگر پارچہ کا انتقال ہو گیا اناللہ۔ (ایضاً) منشی بدرالدین ساکن موضع تیجہ ضلع گورداسپور کا والد فوت ہو گیا اناللہ (ایضاً) میری بیوی اور لڑکا فوت ہو گیا اناللہ (غفور بیگ از اجمیر) (ایضاً) میرا بھائی ابراہیم فوت ہو گیا (عبدالکریم سوداگر میرپور ریاست جموں) ایضاً: شیخ واحد خاں فوت ہو گئے۔ اناللہ۔ (عبدالصمد خان)

ایضاً: میری اہلیہ نے انتقال کیا۔ اناللہ۔ (مسعود الرحمن جبراجپوری) ایضاً: میری بیوی بڑی موحدہ تھی فوت ہو گئی اناللہ (حکیم محمد بشیر از باردونہ ضلع چاٹگام)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلہم وارحمہم

انجمن تعلیم القرآن نوشہرہ

صوبہ سرحد میں یہ انجمن بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اس نے تعلیمی شعبے بھی جاری کئے ہیں اور صیغہ تبلیغ بھی کھولا ہے۔ مقدمات کیلئے دارالقضا بھی جاری کیا ہے خدا اسکو ترقی دے خط وکتابت کا پتہ: سکرٹری انجمن تعلیم القرآن نوشہرہ صوبہ سرحدی۔

رفیدین کے وقت بُت رکھا کرتے تھے

ایک صاحب از راجپور لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں کے حنفی لوگ کہتے ہیں رفیدین رکوع کے وقت اس غرض سے کرنی شروع ہوئی تھی کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں منافق لوگ بغلوں میں بُت لایا کرتے تھے۔ انکے گرانے کے لئے رفیدین کا حکم ہوا" کیا یہ سچ ہے؟

جواب:۔ یہ خیال بالکل غلط ہے اگر ایسا ہوتا تو پہلی مرتبہ کے ہاتھ اٹھانے سے بُت گر پڑتے اگر اس سے نہیں گرتے تو دوسری سے بھی نہیں گرینگے کیونکہ یہ بھی ویسی ہے۔ بہرحال ان لوگوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ رفیدین کا حکم ہوا تھا۔ باقی رہی اسکی وجہ سو اسکا ثبوت دینا انکا فرض ہے۔

صادق مجہول

۲۸ جمادی الثانی کے پرچے میں ایک مراسلہ مرقومہ صادق از مئو درج ہوا ہے۔ اس کے متعلق ایک خط آیا ہے جسپر صادق علی نام لکھا ہے مضمون یہ ہے کہ وہ مراسلہ میرا نہیں۔ اللہ اعلم۔

آئندہ کو

ایسے نکاحی مراسلوں کی بابت یہ قانون ہے کہ مقامی کم از کم چار معتبروں کی تصدیق ہونی چاہیئے ورنہ درج نہ ہونگے۔

سید نادر شاہ صاحب

سنبھڑیال ضلع سیالکوٹ کو خط کرکے مولوی ابوالرشید پنجاگوئی لکھتے ہیں کہ آپنے گیارہویں وغیرہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ مہربانی کرکے حنفی مذہب کی کتب سے اسکا ثبوت دیں۔

درخواست کتب حدیث

صحیح ترمذی اور بخاری شریف مترجم اردو کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ [illegible]

(عبداللہ نومسلم دینانگر دروازہ [illegible] ضلع گورداسپور)

[illegible] الذکر ماہوار۔ توحید و سنت کا حامی شرک و بدعت کا دشمن۔ دلائل علمیہ و نکات قرآنیہ کا خزانہ مدارس دینیہ و جماعت اہلحدیث کا خیرخواہ پُر از مفید مضامین اور عمدہ نظموں کا مجموعہ چندہ سالانہ عہ نمونہ ۳ پتہ: مینیجر الذکر فیض [illegible]

سمرنا میں یونانی مظالم

اس نام کی ایک کتاب بہت بیش قیمت معلومات کا ذخیرہ ہے جس میں یورپ خصوصاً یونان کے مظالم کی صحیح اور سچی سرگذشت جمع کیگئی ہے قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ۔ دفتر دارالاشاعت سیاسیات مشرقیہ سبزی منڈی دہلی)

مسلم محمدی کا لقب اہلحدیث

یہ ایک چھوٹا سا ٹریکٹ ہے اس میں ہر مسلمان کیلئے اہلحدیث سے ملقب ہونا ثابت کرنیکی کوشش کی ہے قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ۔ حاجی ادریس صاحب تاجر قالین قصبہ بھدوہی بنارس اسٹیٹ۔

صلوٰۃ المومنات

عورتوں کی نماز عیدین جانے کا ثبوت قیمت ۲؍۔ پتہ۔ محمد طٰہٰ کلکتہ گیس اسٹریٹ ۳

مذہب اہلحدیث مفت

مشہور رسالہ مذہب اہلحدیث کا ہمارے دوست شیخ رحیم بخش صاحب از جنوبی افریقہ خریدار ۲۳۶ نے [illegible] روپے بھیجکر خواہش کی ہے کہ انکی طرف سے رسالہ مذہب اہلحدیث غرباء کو مفت دیا جائے پس شائقین محصول ڈاک کے لئے ۲ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیں پہلی درخواستوں کی تعمیل پہلے ہوگی۔ (منیجر اہلحدیث)

دربارۂ تاکید نماز

یہ اشتہار دوبارہ چھپگیا ہے جو صاحب منگانا چاہیں ۲ پائی لغرض محصول بھیجکر طلب فرمالیں۔ پتہ۔ منشی اصغر علی سکرٹری انجمن نقشبندیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

اخبار اہلحدیث کی ضرورت

میرے گاؤں میں اہلحدیث کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی صاحب جاری کرادیں تو ثواب پا دیں۔ (محمد اسمعیل از موضع [illegible] ستہانوال ضلع [illegible])

دریافت حدیث

(۱) میں نے کسی کتاب میں ایک حدیث دیکھی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جزیرہ عرب میں غیر مسلم کا کبھی قبضہ نہ ہوگا۔ اب اسکو بہت تلاش کیا لیکن نہ ملی۔ بیں اخبار ہذا کے سینکڑوں علماء ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کرکے حدیث کے حوالہ مع نقل عبارت و تصریح نام کتاب و صفحہ کے مطلع فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔ (مستفسر خریدار [illegible])

(۲) ایک یہ حدیث بھی کہیں نظر سے گذری تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پائجامہ پہننے والی عورتوں کے لئے خاص دعا فرمائی تھی لیکن اب ضرورت تو نہیں ملتی۔ علمائے کرام فرمائیں کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟ نقل عبارت مع حوالہ صفحہ و مطبع کی ضرورت ہے

(سائل خریدار [illegible])

عید کے متعلق اعلان

منگل۔ بدھ۔ اور جمعرات یہ تینوں روز اخبار کی چھپائی اور روانگی کے ہیں عید الفطر غالباً آئندہ بدھ کو ہوگی۔ حسب دستور ایک روز قبل اور ایک روز بعد کارکن تعطیل رکھتے ہیں۔ اس لئے ۳ شوال کا اہلحدیث شائع نہ ہوسکیگا۔ بلکہ ۱۰ شوال کیساتھ شائع ہوکر پہونچیگا۔ انشاء اللہ

ناظرین کو عید مبارک ابھی سے پیشکش ہے (منیجر)

ضروری تصحیح

اخبار اہلحدیث ۲۹ اپریل صفحہ ۱۶ میں کتاب اصلاح الہدایہ کیلئے ۱؍ کا ٹکٹ روانہ کرنا طبع ہو گیا ہے۔ اصل میں ۳ پیسے کے ٹکٹ روانہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ محصول ڈاک میں دو پیسے کا اضافہ ہوگیا ہے طالبین متنبہ رہیں۔ (المعلن منیجر سعید المطابع پریس بنارس سٹی)

انتخاب الاخبار

امرتسر

کے ایک اہلحدیث خاندان کا پنج سالہ لڑکا تین سال سے گم تھا۔ جبلپور پولیس نے امرتسر پولیس کو اطلاع دی ہے کہ لڑکا مل گیا۔ اور اسکو لے جانیوالا گرفتار ہے خدا ایسے ظالموں سے بچائے

سرحدی وزیریوں سے زبردست جنگ

سرکاری اعلان مظہر ہے کہ خبریں موصول ہوئی ہیں کہ ۲۱۔ ۲۲ مئی کو وانا (قلعہ واقعہ وزیرستان) کے قریب وزیریوں سے زبردست جنگ ہوئی۔ ۵۰ نمبر رائفلز کو سنگینوں سے لڑنا پڑا۔ ۳۰ وزیری ہلاک اور ۲۰ گرفتار ہوئے جن میں سے چار زخمی ہیں۔ ہمارے صرف تین زخمی ہوئے۔

بارش کی آمد

پنجاب ابھی تک بارش کو ترستا ہے۔ خبر آئی ہے کہ [illegible] ہوا لنکا میں چلی۔ خاصی بارش ہوئی ہے۔ زبردست ہوا چل رہی ہے۔ حرارت معمول کے قریب ہے۔

قومی خدمت کے عوض میں لائسنس اسلحہ کی ضبطی

مولوی سبحان اللہ صاحب جو گورکھپور کے رئیس اور [illegible] رہنما ہیں۔ آجکل خلافت کانگرس اور جمعیۃ العلماء کے کاموں میں عملی حصہ لے رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چونکہ ان کا قومی خدمت بجالانا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اس لئے اس نے [illegible] کے لائسنس کی ضبطی کا حکم جاری کردیا۔ (عبداللہ خاں سکرٹری جمعیۃ المسلمین)

یونانی مظالم کے نمونے

ٹائمز کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ رقمطراز ہے کہ اتحادیوں کا ایک کمیشن یونانی مظالم کی تحقیقات کررہا ہے اس کمیشن نے تحقیقات کے بعد رپورٹ کی ہے کہ ہم نے جلے ہوئے دیہات دیکھے لاشیں پڑی تھیں ماؤں بچوں عورتوں کی لاشیں بھی تھیں۔ یہ تمام دلدوز نظارے یونانیوں کے ہیڈ کوارٹر سے صرف چند میل دور تھے۔ (خانۂ ظالم برباد!)

جیبی حمائل شریف - نہایت عمدہ اور نفیس کاغذ پر چھپی ہے قیمت مجلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک - منیجر

عید آنہ فنڈ - امید ہے حسب دستور قدیم عید کے موقع پر اپنی کانفرنس کیلئے آنہ فنڈ کو نہ بھولینگے۔

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق و کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کے لئے از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکسان مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ بیچ پاؤ بھر سے محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ

جناب حکیم محمد حبیب صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں

مکرم بندہ! زاد الطافہ تسلیم۔ اس سے پہلے بھی پاؤ بھر مومیائی آپکے کارخانے سے ایک مریض کیلئے جو ابتدائی سل میں مبتلا تھا منگوائی تھی جس سے اسکو پورا فائدہ ہوا چونکہ اب ایسا ہی ایک مریض اور اپنے زیر علاج ہے اس لئے براہ کرم پاؤ بھر مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ (یکم اپریل ۲۱ء)

ملنے کا پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ امرتسر (پنجاب)

علم دوست اصحاب کیلئے خوشخبری!

تاریخ بیت اللہ شریف خانہ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل لکھائی نہایت ہی خوبصورت چھپائی عمدہ کاغذ سفید چکنا اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۱۲ر

بابل قران شریف کی آیت ببابل ہاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل و مکمل حالات اس کے عجائبات و باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات تہذیب کا نوٹ موجودہ تحقیقات کا نتیجہ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ و اعلیٰ۔ ۸ر

شداد اور اسکا بہشت شداد اور اسکے بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب ۳ر

انجام دنیا اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیونکر آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے۔ مزیدار کتاب ۳ر

سوانح بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرم محترم بلقیس ملکہ سبا کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۴ر

خالد برادرس۔ امرتسر پنجاب

صبح صبا

شمیم ہند پرفیومری کی نفیس اور بہترین خوشبوئیں۔

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑہ	عہ ۲ سے للعہ ۵ر عنہ تک
" گلاب	عہ ۲ سے للعہ ۵ر عہ تک
" موتیا	عہ ۲ سے للعہ ۲ر تک
" حنا مشک	۲ سے ۵ر تک
روح خس	سے ۵ر تک
" گلاب	سو روپیہ تولہ تک
عطر چنبیلی	۲ سے للعہ ۵ر عہ تک
" نرگس	۲ ۵ر
" مولسری	۲ سے
" چمپا	۲ سے

نام روغن	قیمت فی سیر وزن پختہ (۸۰ تولہ سیر)
چنبیلی	سے ۵ر عہ
بیلا	"
موتیا	سے
کیوڑہ	۴ر تک

پتہ۔ شیخ عبد الرؤف شمیم ہند پرفیومری قنوج

مولانا عبد الرحمن مبارکپوری

کی مطبوعہ تصانیف اور انکی قیمتوں میں تخفیف

ابکار المنن کتاب آثار السنن مصنفہ مولوی ظہیر احسن شوق نیموی کی تنقید ہے بزبان عربی۔ بڑے معرکہ کی کتاب ہے۔ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

تحقیق الکلام حصہ دوم وجوب قرأت خلف الامام کے اثبات میں نہایت مفید اور عمدہ کتاب اصل قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

المقالۃ الحسنیٰ ایک ہاتھ سے مصافحہ کے مسنون ہونے کے ثبوت میں بے نظیر رسالہ۔ اصل قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

خیر الماعون۔ اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق ہے کہ طاعونی مقام سے بھاگ نکلنا جائز ہے یا نہیں اصل [illegible] رعایتی [illegible]

المشتہر محمد اصغر مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

زندگی کی بہار

مصنفہ حکیم محمود خان صاحب دہلوی کی کیفیت عیش و عشرت مزید [illegible] عورتوں کے متعلق جملہ امراض کے حالات مع علاج درج ہیں شوقین مزاجوں کیلئے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے قیمت ۱ر

کیمیائے عشرت یہ کتاب بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے والی ایک ہی کتاب ہے اس میں اول سے آخر تک قیمتی نسخے ہزاروں نسخے درج ہیں قیمت ۱۲ر تریاق [illegible] اردو [illegible] وکمال [illegible]

عشرت النفس [illegible] طریقوں کا بیان [illegible] راحت العاشقین [illegible] کیفیت [illegible] تریاق [illegible] زندہ ہو جاتا ہے [illegible]

پتہ۔ جنرل منیجر جنتری بجنور یوپی

R.L.N.352.

SAKHANA
GUJRANWALA

اشتہار مفید ادویہ ۳

بمقتضائے ظنو المؤمنین خیرا ہر بیشگمان ہر کہ خالیست اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ جو دوا تجربے سے نہایت مفید ثابت ہو اسکو مشتہر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ شائقین اور طالب مجربات اور مفیدات سے فائدہ اٹھائینگے۔ فرمائش کنندہ اپنا نام معہ مفصل حال معہ خوشخط اور پورے پتے کے ضرور تحریر فرماویں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہ۔

(۱) **سرمہ نورالعین** مصدقہ مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب پسندیدہ فاضل عام اور مفید انام ثابت ہوا ہے قیمت فی تولہ ۶ر (۲) **روغن روحہ** مصدقہ مولوی صاحب موصوف اپنے اوصاف میں بے نظیر دوا ہے بلا تکلف ازالہ بیماری کا کرتی ہے فی شیشی ۱۲ر (۳) **سفوف دافع خفقان** ہر قسم مجرب ۱۲ر۔ پڑیہ عا (۴) **لعوق کالی کھانسی** بچگان۔ بچے اس میں سخت تکلیف اٹھاتے ہیں کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے کھایا پیا قے کر دیتے ہیں۔ قریب ہلاک کے پہونچ جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس معجون سے بہت فائدہ ہوتا ہے فی ڈبہ ۱۰ تولہ عہ (۵) **روغن زود اثر دافع درد سر** کیسا ہی درد سر ہو اس روغن کے لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے فی شیشی عمہ

پتہ:۔ حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ۔

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں ۳/۱۲

خالص چاندی کی متبرک انگوٹھیاں بیحد خوشنما

خوبصورت اور بے نظیر نایاب تعجب خیز حیرت انگیز اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت ہی متبرک زیور ہیں۔

انگوٹھی نمبر ۱ اسکے نگینہ کے مقام پر حیرت انگیز طریقہ سے صرف اتنی ذرا سی ▭ جگہ میں تمام سورہ یٰسین شریف ایسی خوشخطی اور صفائی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جائے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ لائے باوجود بیحد باریک لکھا ہوا ہونیکے ہر ایک لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے نفاست خوشنمائی اور خوبصورتی کیلئے تحریر کے اوپر مجلی شیشہ جڑ دیا گیا ہے ہدیہ صرف عا فی انگوٹھی ہے اگر کلمہ شریف کے نیچے اپنا نام بھی لکھوائیں تو چار آنے

انگوٹھی نمبر ۲ اسی طرح قل ہو اللہ شریف کی انگوٹھی کا ہدیہ عہ بعد نام عہ

انگوٹھی نمبر ۳ کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہدیہ عہ بعد نام عہ

انگوٹھی نمبر ۴ آیت کریمہ لکھی ہوئی انگوٹھی ہدیہ عہ بعد نام عہ

اگر یہ انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہ پائی جائیں تو واپس فرماکر قیمت منگا لیں

(محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ

شیخ حبیب اللہ احمد۔ پانی پت محلہ انہ

ضروری اعلان

حضرات! آپکو جب کتاب کی ضرورت ہوا کرے اسی جگہ سے منگوایا کیجئے۔ یہ محض آپ ہی لوگوں کی خاطر قائم کیگئی ہے فہرست ذیل میں سے حسب پسند کتابیں منگوائیے تین روپیہ کی خریداری پر ایک دلچسپ کتاب مفت ہدیہ ہوگی انشاء اللہ۔

نام کتاب	قیمت	نام کتب	قیمت
پیارے نبی کے پیارے حالات	عہ	انتخاب کلام اکبر الہ آبادی مجلد	۸ر
گنجینہ حقیقت الاسلام	۱۴ر	مجموعہ کلام اقبال مجلد	عا
تذکرۃ الصالحین منظوم	عمر	مجموعہ کلام حالی	عمر
کنز الآخرۃ قابل دید	عا	جذبات اسلام	۶ر
گنجینہ طب مکمل رنگین	عہر	نغمہ قوم	۶ر
تشریح الطب	۱۲ر	مرقع عبرت	۵ر
غنچہ مراد اسلام رنگین	۸ر	حیات سعدی شیرازی	۱۰ر
حزب المقبول مترجم	۱۲ر	سوانح مولانا روم	۱۲ر
حزب الاعظم مترجم	۱۲ر	سوانح امام اعظم	۵ر
الخطب الماثورہ مترجم	۱۲ر	سوانح امام مسلم	۴ر
اصلاح الرسوم	۸ر	سوانح امام مالک	۴ر
احکام الجمعہ	۰۲ر	قال اللہ	۵ر
روزہ کی فلاسفی قابل دید	۰۳ر	قال الرسول	عہ

پتہ:۔ منیجر حمیدیہ بک ایجنسی۔ سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اکسیر احمر ۹/۱۲

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جس کے جادو سا اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض (مثل نزلہ کھانسی۔ فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ ڈبہ۔ اطفال لرزہ۔ درد سینہ۔ درد دندان۔ سوختگی آتش۔ طاعونی گلٹی۔ نیش عقرب۔ درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔

قیمت:۔ فی شیشی ۲ اونس عہ آٹھ اونس عمہ ۱۲ اونس ۱۲ر فی سیر عــہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ حکیم نجم الدین محلہ [illegible] منڈی
ڈاکخانہ مرادپور۔ ضلع

LA

18/ ۳۵

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین

اہلحدیث

جلد ۱۸ نمبر ۳۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـــہ
رؤساء جاگیرداران سے عـــہ
عام خریداران سے سالانہ مبلغ صـــہ
مشتہر ہی
ممالک غیر سے سالانہ ایک پونڈ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

مجملہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابو الوفا
ثناء اللہ
مولوی فاضل، مالک و ایڈیٹر اخبار
اہلحدیث امرتسر ہوں ٭

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین بشرط پسند درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے
(۴) بے رنگ ڈاک جملہ واپس ہوگی
(۵) جس سلسلہ کو ختم کیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا

امرتسر مطبوعہ ۹ ذی قعدہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (کذبات مرزا) ... صفحہ ۱
شیعہ یا رافضی ... ۲
آئینہ خلافت میں مرزا صاحب کی تصویر ... ۳
انسانی تصویر بھیڑ کی شکل میں ... ۶
مذاکرہ علمیہ بابت حدیث فی کل ارض آدم کآدمکم ... ۸
عیسائیوں کو خط ... ۹
فتاوے ... ۱۰
ملکی مطلع ... ۱۱
متفرقات ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... ۱۵

قادیانی مشن

کذبات مرزا

آہ! ہم اپنا دعوی کن لفظوں میں بیان کریں جو ہمارے مخاطبوں کے کانوں سے ٹھوس نکل سکے کہ مرزا صاحب آنجہانی کی زبان اور قلم کذب سے محفوظ نہ تھے۔ بغور دیکھا جائے تو کسی مدعی ماموریت کے لئے یہی ایک علامت اوسکے کذب کی کافی دلیل ہے کیونکہ جو شخص لوگوں کے حق میں جھوٹ بولتا ہے اسکا کیا اعتبار کہ خدا پر بھی جھوٹ بولے۔ یہ مضمون حدیث ہرقل سے مستنبط ہوتا ہے۔

اسی اصول سے ہم نے یہ سلسلہ کذبات مرزا کا جاری کیا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ مرزائی امت اس سلسلہ کو بڑی غور نظر سے دیکھیگی۔ اور ہدایت یاب ہوگی۔ مگر مرزائی امت کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ اونکی حالت اس آیت کے ذیل میں ہے

أُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ

ہمیں تو گویا انہی کا قول ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

ہم نے کذبات مرزا نمبر ۱ اہلحدیث مورخہ ۱۵ اپریل کے مقالہ میں بیان کیا تھا کہ مرزا صاحب نے جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم کی نسبت کہا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں وہ کہاں ہیں۔

وہ الفاظ یہ ہیں:

"صاحب تفسیر قاضی ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے۔ اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ نقل

کرنے کا دعویٰ تھا اور درایت اور فہم سے بہت کم حصہ رکھتا تھا" (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۲)

اس سوال نے قادیانی اُمت کو ایسا پریشان کیا کہ الامان والحفیظ۔ قادیانی گدی پسند تو اس کے جواب میں بولا ہی نہیں۔ لاہوری پیغام بولا۔ مگر نہ بولنے سے بدتر۔ پہلے تو اپنے بہانے حیلے حوالے کرتا رہا کہ تفسیر مظہری مطبوعہ نہیں ہے مطلب یہ تھا کہ کتاب نایاب ہے حوالہ دکھانا مشکل ہے گویا چاہتا تھا۔ کہ ہم اس کے جواب میں کہتے کہ کتاب کا پیش کرنا تمہارا فرض ہے چاہے نایاب ہو یا کمیاب ہمارے سامنے لاؤ۔ مگر ہم نے اول یہ احسان کیا کہ تفسیر مظہری مطبوعہ مہیا کرکے اعلان کردیا کہ قاضی صاحب کی تفسیر ہم مہیا کردینگے چنانچہ اب بھی ہم اس کے مدعی ہیں۔ یہاں تک تو مرزائی امت ایک حد تک معذور بھی ہو سکتی ہے کہ شاید انہوں نے تفسیر مظہری دیکھی نہ ہوگی۔ اور تصدیق مرزائی وجہ سے دل میں یقین ہوگا کہ مرزا صاحب نے ٹھیک کہا ہے۔ ایسا ہی تفسیر مظہری میں ہوگا۔ مگر کمال جرأت ہے کہ تفسیر مظہری کو دیکھکر اسکی عبارت نقل کرکے بھی مرزا کو سچا ثابت کرنیکی بیجا کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور نے تفسیر مظہری کو کہیں سے مہیا کرکے بکمال جرأت و دلیری وہ عبارت نقل کی ہے جسکا ترجمہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"بعض کہتے ہیں کہ ضمیر عیسیٰ کی طرف پھرتی ہے اور یہ معنے لیتے ہیں کہ جب عیسیٰ نازل ہوگا تو تمام اہل ملل ایمان لے آئینگے اور کوئی باقی نہیں رہیگا اور یہ تاویل ابوہریرہ سے مروی ہے لیکن آیت کے متن سے یہ معنے جو ابوہریرہ نے خیال کئے ہیں ہرگز نہیں نکلتے۔ اور قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ کی طرف کسی طرح پھر نہیں سکتی۔ یہ صرف ابوہریرہ کا گمان ہے۔ احادیث مرفوعہ میں اسکا کوئی اصل صحیح نہیں پایا جاتا اور کیونکر یہ تاویل صحیح ہو سکتی ہے۔ باوجودیکہ کلمہ اِنْ موجودین کو بھی تو شامل ہے یعنی ان اہل کتاب کو جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں موجود تھے خواہ یہ کلام انہیں سے خاص ہو یا خاص نہ ہو لیکن حقیقت کلام کا مصداق ٹھیرانے کے لئے حال زمان نزول زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔ اور کوئی وجہ اس بات کی نہیں پائی جاتی کہ کیوں وہی اہل کتاب خاص کئے جائیں جو حضرت عیسیٰ کے وقت موجود ہونگے"

(پیغام ۱۵ مئی ۴۰ء ص۵)

اس عبارت پر آپ نے اسی طرح خط کھینچا ہے۔ جسطرح ہم نے کھینچا ہے اور اسی سے مرزا صاحب کا مرقومہ بالا دعوے ثابت کرنا چاہا ہے جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں۔

"حضرت ابوہریرہ ناقص الفہم تھا اس میں درایت (سمجھ) نہ تھی وغیرہ"

ناظرین اس دعوی مرزا کو ملحوظ رکھیں اور پیغام کے الفاظ سنکر اسکی محنت کی داد دیں۔ لکھتا ہے:۔

"اس عبارت میں جن الفاظ کو ہم نے موٹا[1] کردیا ہے وہ قابل غور ہیں کہ قاضی صاحب حضرت ابوہریرہ کی تفسیر کو زعم قرار دیتے ہیں۔ اور اس کو احادیث مرفوعہ کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ اور انکی تاویل کو ترجیح کرتے ہیں۔ کیا اس سے روز روشن کیطرح ظاہر نہیں کہ وہ اُن سے علماء احناف اور اہل اصول کیطرح حضرت ابوہریرہ کو مجتہد نہیں سمجھتے تھے۔ اور انکے صحت تفہیم کے قائل نہ تھے۔" (" ")

اہلحدیث کمال شوخی اور بے حیائی ہے کہ عبارت مرقومہ سے مرزا کا وہ دعوے جس کے الفاظ اوپر نقل ہوئے ہیں ثابت کیا جاتا ہے۔ قاضی ثناء اللہ مرحوم تو صرف اس تفسیر کی نسبت لکھتے ہیں جو ابوہریرہ نے آیت مرقومہ کی کی ہے کہ یہ ابوہریرہ کا اپنا خیال ہے۔ اسکی تائید میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی۔ یہ ایک معمولی بات ہے کہ فلاں شخص نے جو کہا ہے یہ اوسکا اپنا خیال ہے اسپر کوئی حدیث دلیل نہیں ملتی۔ اسی کا نام ہے محدثین کی اصطلاح میں الموقوف لیس بحجۃ۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ابوہریرہ ناقص الفہم تھا ایسا تھا ویسا تھا معاذ اللہ ایک ہوائی قلعہ نہیں تو کیا ہے۔

سوال بھلا ہم تم سے سوال کرتے ہیں آپکے پیرو مرشد مرزا صاحب قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ مگر آپکے امیر جماعت مولوی محمد علی قائل ہیں کہ اُن کا باپ تھا انکے سامنے اگر مرزا صاحب کا قول پیش کیا جائے اور وہ یوں کہیں کہ یہ مرزا صاحب کا خیال ہے اسپر کوئی آیت یا حدیث وارد نہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ مولوی محمد علی کے نزدیک مرزا صاحب ناقص الفہم تھے۔ ان میں نقل کی عادت تو تھی مگر درایت (سمجھ) نہ تھی۔

احمدی ممبرو! ذرہ انصاف سے کہنا خدا لگتی۔

چیلنج پر چیلنج سابق میں ہم چیلنج دے چکے ہیں کہ لاہور میں مسجد اہلحدیث یا مسجد احمدی میں ایک جلسہ ہو جس کے صدر جلسہ ڈاکٹر اقبال ہوں۔ تفسیر مظہری ان کے ہاتھ میں دیکر فیصلہ کرائیں کہ جو کچھ مرزا صاحب نے بحوالہ تفسیر مظہری حضرت ابوہریرہ کے حق میں مکروہ الفاظ لکھے ہیں وہ تفسیر مظہری سے ثابت ہیں؟ ہیں کی صورت میں ہم الزام کذب سے توبہ کرینگے۔ نہیں کی صورت میں تم لوگ قائل ہوگے کہ مرزا صاحب نے جھوٹ کہا اور بس بس۔

پیغامیو! ہمت کرو۔ اپنے پیر مرشد سے دروغگوئی کا الزام ہٹا سکتے ہو تو ہٹا لو۔ ورنہ دنیا کہیگی اور مرزا صاحب کی طرح تم سے کیسی کشیدہ اور کبیدہ ہوگی

شیعہ یا رافضی

جس طرح کسی ایک فرد کا ایک اصلی نام ہوتا ہے۔ اور ایک وصفی لقب جیسے زید۔ بوجہ اپنے ماں باپ کے نام رکھنے کے زید ہے تو بوجہ حفظ قرآن کے حافظ ہے۔ شیعہ گروہ کا اصلی نام ہے رافضی اور لقبی نام ہے شیعہ۔ جسکی تفصیل بتانے سے پہلے ایک فتوے مرقومہ مولوی سید علی صاحب حائری لاہوری نقل کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف سے سوال ہوا جس کا انہوں نے جواب دیا۔ جو مع سوال کے

---

[1] جنپر ہم نے خط دیا ہے (۱۲ اہلحدیث)

اسرار قرآنیہ وبرکات روحانیہ (پنجابی نظم) اسرار قرآنیہ وبرکات روحانیہ کا بیان۔ توحید اسلامی کی تائید شرک و بدعت کی تردید مصنفہ مولوی میر محمد صاحب انبڑی قیمت عہ منیجر

جواب درج ذیل ہے

سوال "جناب رسول مقبول شیعہ تھے یا سُنی؟ شیعہ کے معنے کیا ہیں؟ ہدائت کا منتظر ہوں"

جواب "لفظ شیعہ لغت میں اُتباع و انصار کے معنی میں آتا ہے۔ نہایہ میں ابن اثیر جوزی۔ قاموس میں فیروزآبادی نے لکھا ہے۔ شیعہ کے معنے پیرو، تابع۔ مددگار ہونے کے ہیں۔ ایک علیحدہ فرقہ کو بھی شیعہ کہتے ہیں۔ یہ لفظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب پر اطلاق ہوتا ہے تحقیق لفظ شیعہ نام ہوگیا ہے ہر اس شخص کا جو علی اور اس کے اہلبیت کو دوست رکھتا ہو۔

اب اس سے صاف معلوم ہوا کہ دوستداران علی و آل علی علیہم السلام کا نام شیعہ ہے۔ اس معنے میں یہ لفظ شیعہ بکثرت مستعمل اور شائع ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وان من شیعتہ لابراھیم۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ فوجد فیھا رجلین یقتتلان ھذا من شیعتہ و ھذا من عدوہ ان دونوں آیتوں میں شیعہ کے معنی دوستدار کے ہیں بلکہ آئت نمبر ۲ میں بمقابلہ لفظ شیعہ کے لفظ عدوہ (دشمن) مذکور ہے جس سے صاف ثابت ہوا کہ اصطلاح قرآن میں لفظ شیعہ کے معنی دوست کے ہیں۔ اصطلاح حدیث کسی طرح اصطلاح قرآن کے مخالف نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں آیا کہ یا علی انت و شیعتک ھم الفائزون کذا نقلہ الزمخشری فی الکشاف۔

ان حدیثوں سے بھی ثابت ہوا کہ ختمی نبوت صلعم نے بھی پیروان و محبان علی کو اسم و لقب شیعہ سے موسوم اور ملقب کیا ہے بلکہ علی کو ان کے شیعوں کی نجات و مغفرت کی خوشخبری دی ہے پس رسول خدا صلعم جبکہ بنص وما ینطق عن الھوٰی بغیر وحی کچھ نہ فرمایا کرتے تو ثابت ہوا کہ حضورؐ نے بھی وحی اور حکم خدا سے یہ نام شیعہ کا محبان علی علیہ السلام کیلئے مقرر فرمایا ہے پس جبکہ بالاتفاق یہ ثابت ہے کہ شیعہ کے معنی محب و دوست کے ہیں۔ تو حضور ختمی نبوت کو بھی بوجہ کمال دوست رکھنے علی علیہ السلام کے اگر شیعہ کہا جائے تو لاجناح علیکم کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ آپکے جد ابراہیم خلیل اللہ کو قرآن میں شیعتہ؎ نام رکھنے سے مضائقہ نہیں کیا گیا۔

بہرحال لفظ شیعہ خدا اور رسول کیطرف سے محبان علی کا نام مقرر ہوا ہے۔ لفظ سُنی یا اہل سنت یا جماعت تو ان لوگوں کا خود تراشیدہ نام ہے۔ قرآن خدا و حدیث مصطفےٰ سے کہیں اس نام کا پتہ نہیں ملتا۔ وھو العالم حائری"

(اثنا عشری یکم جون سنہ ۲۱ صفحہ ۵)

اہلحدیث اس ساری تقریر کو اگر تسلیم بھی کیا جائے تو مفتی صاحب کا دعوےٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس تقریر کی وسعت اتنی ہے۔ کہ ہم سنیوں پر بھی صادق آتی ہے اسلئے ہم بھی بمقابلہ خوارج محبان علی ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ بحکم حدیث اللھم+ وال من والاہ وعاد من عاداہ محب علی صادق الایمان ہے اور مبغض علی ناقص الایمان اس لئے یہ جواب ایسا نہ ہوا جو شیعوں ہی پر صادق آئے ہم ایک روائت اپنے دعوے پر پیش کرتے ہیں۔ جس سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ اس روائت کے صریح الفاظ سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ مفتی صاحب شیعہ کیطرح ایچ پیچ سے۔ شیعوں کی معتبر کتاب فروع کلینی میں روائت ہے کہ امام ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاشیہ نشینوں نے بطور اظہار رنج کے عرض کیا کہ لوگوں نے ہمارا نام رافضی رکھا ہے۔ امام ممدوح نے فرمایا۔ کیا یہہ

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الرافضۃ قال قلت نعم قال لا واللہ ما ھم سموکم بل اللہ سماکم (کتاب الروضۃ صفحہ ۱۶)

لوگ تمکو رافضی کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں حضرتؑ فرمایا یہ نام تمہارا ان لوگوں نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے تمہارا نام رافضی رکھا ہے

اس روائت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ امامیہ کا اصلی نام شیعہ نہیں بلکہ **رافضی** ہے باقی رہا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنی تھے یا شیعہ؟

+ اے خدا جو علی سے محبت رکھے اوس سے محبت رکھیو اور جو علی سے عداوت رکھے اسے مبغوض رکھیو ۱۲

اس میں بھی حائری صاحب سے تساہل ہوا ہے۔ اصل میں پورا لفظ ہے "شیعۂ علی" اور شیعۂ علی کے صحیح معنے ہیں اُتباع علی۔ چنانچہ حدیث شیعہ میں ہے:۔

یاعلی انت و شیعتک فی الجنۃ

"اے علی تو اور تیرے اُتباع جنتی ہیں"

اس میں تو شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بذات خود متبوع علی تھے۔ تابع علی نہ تھے یعنی حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے اُمتی تھے پس پھر اون کے تابع ہونے میں کیا شک؟ جب آنحضرتؐ علی کے تابع نہ تھے تو متبوع ہونے میں کیا شبہ؟ پھر آپ شیعۂ علی کیونکر ہوئے؟ ہاں سُنی ضرور تھے کیونکہ سُنی کے معنے اصطلاح علماء میں یہ ہیں: خلافت خلفاء اربعہ کو صحیح جاننے والا۔ چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بروائت صحاح تیس سال تک کی خلافت کو ایسا پسند کیا ہے کہ اس کو علے منہاج النبوۃ فرمایا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضور خود بھی سُنی تھے یعنے خلافت خلفاء راشدین کے قائل! آہ ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست
کہ سلطان جہاں با ماست امروز

آئینہ خلافت میں مرزا صاحب کی تصویر

مضمون ے غیبیہ

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

انصاف کی شرط اولین تو یہ ہے کہ "محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را" لیکن وہ جو راستی سے دور اور انصاف سے مہجور ہیں۔ اپنی آنکھ کے شہتیر کی خبر نہیں لیتے۔ بلکہ پرائی آنکھ میں تنکا ٹٹولا کرتے ہیں۔ قادیانی حلقہ میں نہ صرف مرزا صاحب کے عقائد سے متعلق حضرت شیخ الکل علیہ الرحمۃ کے فتوے کو ترچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ اون کے ساتھ ہی جمہور علمائے اسلام کو جو مرزا صاحب

(حضرت مولانا نذیر حسین)

؎ آئت کو غور سے دیکھئے حضرت ابراہیم کو شیعہ نہیں کہا (اہلحدیث)

فاتح قادیاں - مباحثہ لدھیانہ میں مرزائیوں کی شکست قیمت صرف ۲ر مینجر

کے مزاحم ہوئے بیانی پی پی کر کوسا جاتا ہے۔ خدا انکو دے تو علماء پر چیں بجبیں ہونے سے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ اون کے خلیفہ جی نے اپنے مسیح موعود کی تکذیب میں کونسی کسر اٹھا رکھی ہے ہمارا یہ دعوے کچھ زبانی جمع خرچ پر مبنی نہیں اسکی تائید میں خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد کا تحریری تمسک موجود ہے جو حقیقت النبوت کے نام سے بشکل کتاب اشاعت پذیر ہو چکا ہے پس یگانے ہوں یا بیگانے مرزا صاحب کی تردید میں برابر کے حصہ دار ہیں اگر مصیب ہیں تو دونوں اگر خاطی ہیں تو دونوں پھر میاں محمود سے ارادت کیسی؟ اور علماء اسلام سے خصومت کیوں؟ میزان عدل میں ایک طرف علماء کو اور دوسری طرف میاں محمود کو رکھکر دیکھ لو مرزا صاحب کی تذلیل میں ان کے صاحبزادہ یعنی میاں محمود کا پلہ جھکتا ہوا پاؤ گے۔ کیونکہ علماء نے مرزا صاحب کے بارے میں جو کچھ فیصلہ بمجبوری قرآن وحدیث صادر کیا تھا وہی فیصلہ میاں صاحب نے اپنے اجتہاد ویقین سے لکھ ڈالا۔ طرفہ تر یہ کہ بام نبوت پر چڑھاتے چڑھاتے مرزا صاحب کو ایسا تنگ اپاہج کر دیا کہ بیچارے اب کہیں بھی کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہے۔ مرزا صاحب کے حال پر میاں صاحب کی عنایات حسب ذیل ہیں:-

(ا) (حقیقت النبوت صفحہ ۱۲۱) "اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ آپ (مرزا) پر [illegible] سنہ ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے اور چونکہ ایک غلطی کا ازالہ سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی" (آمنا وصدقنا)

عبارت ہذا کو واقعات کی روشنی میں پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ میاں سے مرزا صاحب کی بات چیت تو شائد سنہ ۱۸۸۲ء میں ہی شروع ہو گئی تھی مگر بے تکلفی کا زمانہ سنہ ۱۸۹۱ء سے چلتا ہے جب آپ نے علم مسیحائی بلند کیا۔ باوجودیکہ جعلناک المسیح کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ آپکو حکم عدل کا تمغہ بھی مل چکا تھا پھر بھی بقول میاں صاحب دس سال متواتر یعنی سنہ ۱۹۰۱ء تک اپنے منصب کے بارے میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہوئے اندھیرے میں تیر چلاتے رہے۔ بلکہ آئینہ کمالات صفحہ ۲۱ و ۴۹۰۔ اور حمامۃ البشری صفحہ ۸ پر اللہ تعالی کی عزت وجلال کی جھوٹی قسمیں کھانے سے بھی پرہیز نہیں کیا۔ اندریں صورت حاملین شریعت نے اگر مرزا صاحب کو گمراہ اور کذاب قرار دینے میں برائی کی تو میاں صاحب نے کونسی نیکی کر دکھائی؟ انکا فیصلہ لفظی ہے تو ان کا معنوی نتیجہ واحد ہے اون کے نزدیک مرزا صاحب کچھ نہ تھے مگر اپنی تئیں ملہم بتانے میں غلو کرتے اور قسمیں کھاتے تھے۔ ان کے ایمان میں وہ نبی تھے۔ لیکن جہل کے سبب اپنے آپکو گھٹیا بناتے اور حلف اٹھاتے تھے۔

(ب) حقیقت النبوت صفحہ ۱۳۴ "اس عقیدہ کے بدلنے کا پہلا ثبوت اشتہار ایک غلطی کا ازالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے اس خیال کا اظہار شروع ہو گیا تھا۔ گو پورے زور اور پوری صفائی سے نہ تھا۔ چنانچہ اسی سال میں مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت مسیح موعود کو مرسل الہی ثابت کیا اور لا نفرق بین احد منہم والی آئت کو آپ پر چسپاں کیا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس خطبہ کو پسند بھی فرمایا ہے اور یہ خطبہ اسی سال کے الحکم میں چھپ چکا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پورا فیصلہ اس عقیدہ کا سنہ ۱۹۰۱ء میں ہوا ہے" (جزاک اللہ)

اس پر لطف انکشاف پر کافۃ المسلمین کو میاں محمود صاحب کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہوں نے کس سادہ پن سے مرزائی نبوۃ کا بھانڈا پھوڑا ہے۔ میاں صاحب نبوت کو وہبی تو پہلے ہی نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک انکی نظر میں یہ ایک اکتسابی چیز تھی۔ جو أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کے سائے میں منازل سلوک طے کرنے کے بعد قابل الوصول ہوتی۔ لیکن اب ظاہر ہوا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت نہ وہبی تھی نہ اکتسابی۔ بلکہ تھرڈ کلاس (تیسرے درجہ) کی تھی۔ جسے پنچائتی کہنا چاہئے۔ کیونکہ نہ وہ موہبت الہی کی شرمندہ احسان ہے نہ اطاعت رسول کی مشکور وہ فقط مولوی عبدالکریم کے خطبہ جمعہ کی ممنون منت ہے۔ جس نے مرزا صاحب کو مرسل الہی ثابت کر کے لَا نُفَرِّقُ الآیۃ کو اون پر چسپاں کر دیا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ جسطرح کان من الکافرین کی منگھڑت منطوق سے کاٹنے پر کفر کا فتوے عائد ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب نے لَا نُفَرِّقُ کے بل پر رسالت کا قرعہ انتخاب مرزا جی پر پھینک دیا۔ اور مرزا جی نے پسند فرما کر تب ہی سے گوشت لگانا شروع کر دیا۔ اور مریدوں کی کثرت رائے بھانپ کر اپنی نبوت کا رزولیوشن پاس کر دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میاں صاحب کے عقیدہ میں مرزا صاحب کی نبوت کا بانی مبانی حقیقت میں مولوی عبدالکریم تھا۔ نہ اللہ تعالی کے دھیان میں یہ معاملہ تھا۔ نہ مرزا صاحب کو اسکا وہم وگمان تھا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرزا صاحب کی دستار نبوت مریدوں کی پیش کردہ تھی۔ اور اوسکے منجانب اللہ ہونے کا دعوے سوائے افترا علی اللہ کے کچھ نہ تھا۔ لہذا علمائے دین نے اونکو مفتری کا خطاب دیا۔ تو آٹے میں کونسا [illegible] ملا دیا؟ آخر میاں صاحب کی عبارت سے بھی بالواسطہ یہی تو ہے جو ترشح ہوتا ہے۔

(ج) حقیقت النبوت صفحہ ۱۲۵ "آپ (مرزا صاحب) پہلے نبی کی اور تعریف کرتے تھے۔ اور چونکہ اپنے آپکو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپکا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہونگا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا" نیت کا علم اللہ تعالے کو ہے بظاہر یہاں بھی میاں صاحب نے دانستہ یا نادانستہ مرزا صاحب کی روحانیت کا پسندیدہ مرقع نہیں کھینچا۔ اگر کوئی عامی اور مخالف ہوتا تو ہم سمجھتے کہ وہ مرزا صاحب کو فقط ڈھکوسلہ باز جانتا ہے۔ مگر محرم حال۔ اعجازی فرزند اور وارث گدی کا ایسا لکھنا پختہ دلیل ہے اسکی کہ دال میں کچھ اور بھی کالا کالا ہے۔ میاں صاحب نکو

مرقع قادیانی مرزا قادیانی کے حالات او خیالات کا عجیب و غریب جواب۔ ۱۲/

مرزا صاحب کی اوائل عمر کی کہانی نہیں سنا سکتے - یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے - جب لم یلد ولم یولد کی سرحد کو عبور کر کے مرزا صاحب اَنْتَ مِنِّی بمنزلۃ اولادی اور انت منی و انا منک کی منزل پر پہونچ چکے تھے اب اس مرحلہ پر پہونچکر بھی نبی کی تعریف کے علم سے محروم رہنا یا نبی اور محدث کے ما بہ الامتیاز کو نہ سمجھنا مرزا صاحب کی غباوت پر محمول کیا جائیگا یا الہام کنندہ کے بخل پر ! ملہم کو دوش دینا تو شاید میاں صاحب بھی پسند نہ کریں کیونکہ اولاد کے حق میں بخیل ہونا فطرتاً مشکل ہے - علاوہ ازیں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ الہامات میں مرزا صاحب کو نبی کہا جاتا تھا - اس صورت میں ناچار یہی کہنا پڑیگا کہ مرزا صاحب خدانخواستہ کودن تھے یا بلید - چنانچہ ان کے بلید ہونے کا خود میاں صاحب نے حقیقت النبوت کے صفحہ ۱۲۹ پر اعتراف کر لیا ہے -

(۵) حقیقت النبوت ص ۱۲۹ " اپنے لئے نبی کا لفظ الہامات میں دیکھتے تو اس کے یہ معنے کر لیتے کہ ہر محدث ایک رنگ میں جزوی نبی ہوتا ہوگا - اسی لئے مجھے نبی کہا جاتا ہے اور اسے صوفیوں کی معمولی اصطلاح قرار دیتے تھے "

میاں صاحب کے ملفوظات پر تنقید کرنا فی الحال خارج از بحث ہے مضمون ہذا کا موضوع صرف اسی قدر چاہتا ہے کہ ان کو من و عن تسلیم کر کے صحیح نتائج اخذ کئے جائیں - سو خوب غور کر کے دیکھو مرزا صاحب اس جگہ پر بھی حاطب اللیل کی طرح ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں - حالانکہ الہامات میں صاف طور پر انکو نبی کہا جاتا تھا - یہیں پر بس نہیں مرزا صاحب کا سراپا ابھی آگے چلتا ہے -

(۶) حقیقت النبوت صفحہ ۱۶۷ " عوام اپنی نادانی سے نبی کی جو حقیقت بتاتے ہیں اس کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے بلکہ اس کے معنے صرف یہ ہونگے کہ آپ عوام کی اصطلاح کے رو سے نبی نہ تھے یعنی شریعت جدیدہ نہ لائے تھے "

مطلب اسکا صاف یہی ہے کہ (۱) شریعت جدیدہ لانیوالے کو نبی کہنا محض عوام کی اصطلاح ہے (۲) یہ اصطلاح نادانی کا نتیجہ ہے - میرے خیال میں عوام غریبوں پر اشتباہ کرنا کہ وہ سر جوڑ کر نادانی سے علم الہیات کی اصطلاحیں تجویز کیا کرتے ہیں - سراسر نادانی ہے مجھے معاف کیا جائے تو میں بطور فرض کفایہ کے ثابت کر سکتا ہوں کہ میاں صاحب کے مسلمات کے مطابق نادانی کا اطلاق خود اون کے مسیح موعود (مرزا) پر ہوتا ہے - وہ اگر بھول گئے ہوں تو اپنی کتاب کا پہلا ہی صفحہ الٹ کر اپنا قول دہرا لیں جہاں لکھا ہے " جبکہ حضرت مسیح موعود نے حقیقی نبوت کے معنے ہی یہ کئے ہیں کہ جسکا پانے والا نئی شریعت لائے " اس حساب سے نادان کہو یا عوام - جو کچھ بھی ہیں مرزا صاحب ہی ہیں انکے لئے گہرے تدبر یا مشورہ کی ضرورت نہیں "

(۷) مرزا صاحب کو سچ مچ کا نبی بنانے کے لئے میاں صاحب نے پینترے بدل بدل کر زور آزمائی کی ہے ہمارا خیال تھا کہ " پدرم سلطان بود " کی دھن ہے - تمام جدوجہد کی محرک ہے - لیکن اونکا دعوے ہے کہ آنحضرت صلعم کی محبت بھی اسکا موجب ہے - ملاحظہ ہو :-

حقیقت النبوت ص ۱۸۹ " یہی محبت ہے جو مجھے مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بالکل بند ہونے کے عقیدہ کو جہانتک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے .... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا - اور آپکی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بند کر دیا - اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں - یا اس کے خلاف نعوذ باللہ من ذالک اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہونگے - کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے "

میاں صاحب ! آپ عنایت کیجئے رسول کریم صلعم کی محبت کی وجہ سے دروازہ نبوت نہ کھولئے - ختم نبوت میں حضور علیہ الصلوٰۃ کی ہتک نہیں بلکہ فضیلت ہے - کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اکمل اور اتم ہدایت و ارشاد کا دامن قیامت تک وسیع ہے - اگر آپ کے نقطہ نظر سے سلسلہ نبوت کی آخری کڑی دنیا کے لئے عذاب ہے تو میں آپکے بھلے کی کہتا ہوں کہ پہلے اپنے مسیح موعود کی خبر لیجئے جسکی جماعت کو آپ نے آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی غلط فہمی سے آخرین فرض کر کے اسے آخری رسول قرار دیا ہے دیکھو صفحہ ۲۴۱ حقیقت النبوۃ -

" لیکن چونکہ اس امت میں سوائے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے کسی جماعت کو آخرین نہیں قرار دیا گیا معلوم ہوا کہ رسول بھی صرف مسیح موعود ہیں "

آپکے قول کے مطابق مسیح موعود (مرزا) دنیا کے لئے عذاب نہیں تو کیا ہے ؟ آنحضرت صلعم کے فیضان کا تو قرآن مجید شاہد ہے کہ صدیق شہید صلحاء آپکے اتباع سے بنتے گئے اور بنتے رہینگے - مرزا صاحب کو کیا کہوگے جو تریاق القلوب ص ۱۵۶ پر لکھ گئے ہیں :-

" سو ضرور ہوا کہ وہ شخص (مسیح موعود یعنے مرزا صاحب) کہ جس پر کمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو - وہ خاتم الاولاد ہو یعنے اسکی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے "

باعتقاد خود یا تو مرزا صاحب کو بلا چون و چرا دنیا کیلئے دائمی عذاب تسلیم کر لو - ورنہ کوئی ایسی سبیل نکالو کہ کامل انسان مردوں کے پیٹ سے نکلا کریں - کیونکہ عورتیں تو اون کے لئے بانجھ ہو چکیں - چونکہ دوسری بات سنت اللہ کے خلاف اور لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کی رو سے محال ہے - لاجرم مرزا صاحب کو دنیا کے لئے عذاب مطلق ماننا پڑیگا - سو وہ بھی بالفاظ میاں صاحب - افسوس ع

ہوئے ہیں جان کے دشمن خود اپنے بیٹے کے

حاصل کلام یہ کہ میاں صاحب کو یہ رنگ جنگ کے پاپڑ اس لئے بیلنے پڑے کہ مرزا صاحب کی نبوت

لہ ہماری رائے اس بارے میں یہ ہے کہ بحکم ..... حافظہ نباشد مرزا صاحب کا حافظہ کمزور تھا - چنانچہ اسکا انکو خود اعتراف ہے - (رسالہ ریویو قادیان جلد ۵ نمبر ۴) " (اہلحدیث)

لہ علماء شیعہ بھی جہاں اہلسنۃ کا مذہب بیان کرتے ہیں تو عوام ہی کے لفظ سے کیا کرتے ہیں - (اہلحدیث)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر رسالہ قیمت ۴ر منیجر

کافر کے راستہ میں مجددیت۔ محدثیت۔ جزوی نبوت لغوی نبوت۔ ظلی نبوت۔ بروزی نبوت۔ اور خدا جانے کیا کیا نبوت کی جو دیواریں حائل ہیں منہدم ہو جائیں حالانکہ مجدد اور محدث کے ماسوا اصطلاحات کی تمام بھول بھلیاں مرزا صاحب نے محض آنکھ مچولی کھیلنے کو نہیں بلکہ ختم نبوت کی رو سے سر چھپانے کے لئے بنا رکھی تھیں۔ اگر یہ صاف ہو جائیں تو احمدیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب اس حقیقت کو پا گئے تھے اسلئے وہ لکیر کے فقیر رہکر چلتے بنے۔ میاں محمود احمد نئی خلافت کی امنگ میں ان اصطلاحات کو محو کرنے کیواسطے نکلے۔ تو چھوٹتے ہی مکذبین مرزا صاحب کے ہمصفیر بن گئے۔ ان کے مسلمات سے مرزا صاحب کے ضال بھی بنے اور کذاب بھی مفتری بھی ٹھیرے اور پلید بھی۔ نادان بھی ہوئے اور دنیا کیلئے عذاب بھی۔ غرضیکہ جن صفات سے مرزا صاحب کو علمائے اسلام متصف کرتے تھے۔ انہی سے معہ شئے زائد میاں صاحب نے کر دیا۔ فرق صرف یہ رہا۔ کہ علماء نے عام محاورہ کی رعائت سے ایک جانور کو گائے کے نام سے موسوم کیا۔ میاں صاحب نے تکلف سے اوسی کو بیل کی میم صاحبہ کہدیا۔

اپنا تو یہ حال ہے کہ بغل میں چھری اور منہ میں رام رام یعنی دل سے تو مرزائی نبوت کی شاہرگ کاٹ رہے ہیں۔ اور زبان نبی نبی کے ورد سے خشک ہو رہی ہے۔ بایں ہمہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو وفات مسیح کے عقیدہ پر مکلف بہ حلف کیا جاتا ہے بزرگوا طلب حق کی لگن ہے تو پہلے خلیفہ صاحب سے مرزا صاحب کی نبوت کو شارع عام میں تصدیق کراؤ۔ اور ان سے قسمیہ پوچھو کہ مرزا صاحب کا جو حلیہ آپنے حقیقت النبوۃ میں بیان کیا ہے۔ کیا مرقع عالم میں اس خدوخال کے کسی اور نبی کا بھی سراغ ملتا ہے جو مبعوث ہو کر سالہا سال تک اپنا دعوی قائم کرنے میں در بدر پھرا ہو؟ اگر وہ کہیں ہاں۔ تو پھر انہیں مرزا صاحب سے دو بدو ہونے دو۔ جو اعجاز احمدی صفحہ ۲۴ پر فیصلہ کر گئے ہیں کہ "ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو اون کے دعوے کے متعلق اور انکی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے۔ اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے۔ جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا"

خلاصہ یہ کہ نبی اور رسول کو اپنے دعوے کے متعلق کبھی غلطی نہیں ہوتی جسکو غلطی ہو وہ کبھی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرزا صاحب آج زندہ ہوتے تو مرزا صاحب کی تمام حقیقت نگاری کو اپنی ہجو ملیح قرار دیتے۔

راز آشکارا ہو جانے کے بعد اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا قادیانی حضرات مرزا صاحب کی تعظیم میں میاں صاحب کی خلافت سے پناہ مانگتے ہیں یا میاں صاحب کے لحاظ سے مرزا صاحب کی نبوت کو چوں چوں کا مربہ بنا کر اڑا جاتے ہیں؛ اور دوسری یہ کہ آیا حاملین شریعت کو اور میاں صاحب کو سعید روحیں اب بھی ایک نظر سے دیکھتی ہیں کہ نہیں؛ کیونکہ دونوں نے اپنے اپنے اندازہ سے مرزا صاحب کی قدر و قیمت کا ایک ہی تخمینہ لگایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ؎

آنرا کہ خواندی عیسی کہ بنگری بہ تحقیق
صنعت گریست اما طبع رواں ندارد

(راقم خاکسار نواب الدین امرتسری منیجر ویسٹرن انڈیا بوٹ فیکٹری بمبئی)

انسانی بھیڑ کی شکل میں

(گزشتہ سے پیوستہ)

اگر مسلمانوں کی خواہش ہے کہ دنیا ہماری اطاعت کرے تو وہی روش اختیار کریں جو صحابہ کرام کی تھی سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں بمصداق

؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

دنیا امتحان مقابلہ کی جگہ ہے۔ یا تو ہمکو فولاد بن جانا چاہیئے کہ اگر ہمکو کوئی چبانا چاہے تو اس کے دانت حلق میں نظر آویں۔ اور یا ہم کو آمادہ مرگ و مہیائے قضا تمام دنیا کی ذلت و خواری کا ہدف بننے کو تیار رہنا چاہیئے۔ دشمن کے رحم پر اپنے کو چھوڑ دینا اور پھر اپنی ہستی کو محفوظ سمجھنا سادہ لوحی و انتہائی بے عقلی ہے۔ جس کے مسلمان صدیوں سے مرتکب چلے آرہے ہیں۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ قدرت کا اٹل قانون ہے۔ کہ کمزور شہزور میں جذب ہو کر اپنی ہستی کو کھودے۔ یہ خواہش ہماری غیر ممکن بات کی طلب ہے کہ ہم اپنی عیش پرستی و تعیش میں مبتلا رہیں۔ اور تمام دنیا ہمارے قدموں سے لپٹی رہے۔ ایسا تو کبھی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اللہ تعالٰی نے صاف فرما دیا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمان عزت کے طالب ہونے میں کیونکر حق بجانب ہوسکتے ہیں جبکہ مومن کامل ہونا تو بڑی بات ہے۔ انصاف یہ ہے کہ سیر و تواریخ کے آئینہ میں جب ہم اپنی شکل دیکھتے ہیں تو کوئی بات ایمان والوں کی اپنے میں نہیں پاتے۔ اگر کچھ شک ہو تو سیر و تواریخ موجود ہیں۔ ٹھنڈے دل سے دیکھنا چاہیئے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد تابعین و مومنین کا طرز عمل کیا تھا۔ روزمرہ کا معمول اور شغل ان حضرات نے کیا بنا رکھا تھا۔ دن رات انکا کس شغل میں گذرتا تھا۔ مختصراً یہ ہے کہ خواہ جزئیات میں ان کے اختلاف ہو جاتا ہو لیکن سب کا نصب العین صرف ایک تھا۔ یعنی رضائے پروردگار و ترقی اسلام سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی فکر تھی اور بس۔ ایک ایک لمحہ اونکا اسی کام کے واسطے وقف تھا۔ اگر سفر تھا تو اسی غرض سے اور تجارت کیواسطے کسی مقام پر جاتے تھے۔ تو یہ مقصد ہمیشہ پیش نظر رہتا تھا۔ اگر کسی قوم سے جنگ تھی تو اسی کام کے لئے اور صلح تھی تو اسی مطلب کے واسطے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اون کا خوشگوار فرض و روزمرہ میں داخل ہو گیا تھا جس فرض سے وہ کبھی غافل نہ تھے۔ اونکی نماز اجہز الجیش و انا فی الصلوۃ کا نمونہ بمصداق قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اجتہاد و تقلید۔ دونوں مضمون [illegible] اہلحدیث [illegible]

اسی واسطے تھی کہ رضائے پروردگار حاصل ہو اور اسلام کی ترقی ہو۔ ذاتیات کو وہ بھول گئے تھے۔ کھانا کھاتے تھے مگر کبھی بھولکر اسکی فکر اون کے دماغ میں نہیں آتی تھی۔ خدا رزاق ہے۔ جو کچھ اوس نے بھیجا کھا لیا اس کے ساتھ اسکا سبب حسیب اللہ بھی اون کے پیش نظر تھا سوال انکا شیوہ نہ تھا۔ یہانتک کہ اس میں غلو تھا کہ حضرت ابوذر غفاری گھوڑے پر جاتے تھے اور کوڑہ گر جاتا تھا تو کسی راہگیر سے نہیں کہتے تھے۔ بلکہ خود اتر کر اٹھاتے تھے انکا دست سوال اگر دراز ہوتا تھا تو صرف خدا کے سامنے۔ ورنہ کسی غیر کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے خودداری اونکا مانع تو تھی ہی لیکن اون کا کسب حلال ایسا نہیں ہوتا تھا۔ جو خدا سے غافل کرتے بمصداق رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ بلکہ دل بیار و دست بکار انکا طریقہ تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون حضرات کا امتحان بھی ہوا۔ قحط، طاعون، بیماریاں، جنگ ملکداری۔ حکومت فاقہ وغیرہ ہزاروں بلاؤں میں مبتلا ہوئے مگر چونکہ فنائے کامل کا درجہ حاصل تھا۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ انکا تکیہ کلام ہو رہا ہرچہ از دوست میرسد نیکوست اون کا قلبی اعتقاد صحیح راضی برضائے الٰہی تھے۔ جو تیری خوشی وہی ہماری اور اس میں آورد نام کو نہیں بلکہ آمد تھی اسلام کے قدموں پر جان و مال فرزند وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ جو چیز خدا کی طرف سے اون کے قبضے میں تھی نثار کر چکے تھے۔ پھر بھلا یہ بلائیں انکے عزم و استقلال اور پائے ثبات پر کیا اثر کرتیں۔ بالآخر امتحان ختم ہوگیا۔ عبودیت کاملہ و فرمانبرداری کا تمغہ انعام میں ملا۔ سروری و سرداری کے اہل سمجھے گئے۔ عزت کا تاج سر پر رکھدیا گیا۔ دنیا میں جبتک رہے آبرو سے رہے آخرت میں جو کچھ ہوگا وہ ہمارے اندازہ سے باہر ہے۔

حضرات! اس دینوی و اُخروی کامیابی و عزت و تاج کرامت کے مستحق کیوں ہوئے؟ اسیوجہ سے کہ تمام وقت اسی اودھیڑبن میں خرچ ہوتا تھا۔ کہ اسلام کی ترقی کیونکر ہو بہترین قوی دماغ اس کام کے واسطے وقف تھے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے ذرائع کیا ہیں؟ جب لاکھوں ایسے مقدس حضرات کا خیال و نصب العین یہ ہو تو اوس کام کے بن جانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ آپ اسکی فلسفی معلوم کرنے کے شائق ہونگے۔ کہ اون حضرات کو اسقدر انہماک ترقی اسلام کیواسطے کس وجہ سے تھا۔ خود وہ مومن کامل ہے خدا کی خوشنودی کا تمغہ حاصل ہو چکا تھا جنت کا وعدہ تھا۔ ہم ایسے پست ہمت سطحی خیال کے نقطہ نظر سے تو بہتر یہ تھا۔ کہ بیٹھے اللہ اللہ کرتے اور خدا کی شان رزاقی کا کرشمہ دیکھتے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی انہوں نے یہ دیکھی کہ آیندہ نسل معاندین اسلام کے حملہ مکائد و فریب سے محفوظ رہکر خدا پرست باقی رہے اور دشمنان اسلام کی جدوجہد سے کفر کی اشاعت عالمگیر طریقہ سے نہ ہوجاوے اور وہ حضرات اشارہ ابرو کو پہچاننے والے اور ادنیٰ اشارہ پر جان فدا کرنے والے تھے سر بکف حاضر ہوگئے۔ قدرت کیطرف سے اس رضا و تسلیم پر انعامات الٰہی کے مستحق ہوئے اس کے ساتھ ہی اسلام ہمدردی انسانی کا سبق دیتا ہے اور اپنے متبعین کو ہدایت کرتا ہے۔ کہ کوئی گمراہ نہ رہنے پاوے اور اسی جدوجہد کا خدا کی طرف سے حکم ہے۔ گو مشیت فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ روز ازل میں ہو چکی ہے۔ لیکن قدرت کو مسلمانوں کی جانبازی و سرفروشی کا تماشا دیکھنا منظور تھا کہ حکم کی تعمیل کسطرح کیجاتی ہے۔ خواہ نتیجہ مرتب نہ ہو کیونکہ وہ اختیار سے باہر ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ صاف ارشاد ہے۔ باوجود مشیت کے علم ہونے کے کوشش میں فرق آنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بندے کو چون و چرا کی مجال نہیں۔ خدا کا حکم ہے۔ مخلوق کو ہدایت کرو۔ بہت اچھا جہانتک امکان بشری ہے اور کوشش کا حق ہے دریغ نہ ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمائش ہے کہ دیکھو خبردار سخت الفاظ زبان پر نہ لانا۔ وہ بھی ہمارے بندے ہیں گو گمراہ ہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون ایسے سرکش مدعی خدائی کے بارہ میں ارشاد ہے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى بہت اچھا بسر و چشم تعمیل ارشاد ہوگی۔ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ مخالفین کی طرف سے کس قدر سختیاں کیگئیں۔ اور کسطرح ہنسی خوشی اون کو برداشت کیا گیا۔ تلخ الفاظ کو شربت قند سمجھکر پیا گیا۔ اور ذرا پیشانی پر بل نہیں آیا۔ صحابہ کرام کا طرز عمل اسکا شاہد ہے۔ اور واقعی امر یہ ہے کہ اگر اوسوقت صحابہ کرام نے اسقدر کوشش نہ کی ہوتی اور اپنے خون سے نخل اسلام کی آبیاری نہ کی ہوتی۔ تو تیرہ سو برس تک ہم ایسے پست ہمتوں کے ہاتھوں اسلام کیسے بچ سکتا۔ اس سے بہت زمانہ پیشتر دشمنان اسلام (خاکش بدہن) اسکا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیتے لیکن صحابہ کرام کی جدوجہد نے اس عمارت کو ایسا مستحکم کردیا تھا کہ دشمنان اسلام کا عظیم الشان سیلاب اس قصر عالی کو جنبش نہ دے سکا۔ یہ انہیں حضرات کی خلوص نیت کا اثر ہے۔ کہ اسلام کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بجا۔

فجزاہم اللہ خیر الجزا۔ اگر بالفرض موجودہ حالت میں ہم ایسے ناکارہ پست ہمتوں سے کچھ نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ مجبور نہیں۔ اسلام کے واسطے جنود الٰہی کی کمی نہیں۔ وما یعلم جنود ربک الا ہو ان مقدس حضرات کی پاک مشن کے برخلاف ہمارا حال یہ ہے کہ صرف ذاتی افکار ہمارا مطمح نظر اور نصب العین ہیں۔ دن رات یہی فکر لاحق ہے کہ جائز ناجائز جس طریقہ سے ممکن ہو عیش و راحت کے سامان بہم پہونچائے جاویں۔ جو قدم اٹھے اسی مطلب کیواسطے اور جو لفظ زبان سے نکلے اسی مقصد کے حصول کی غرض سے۔ اگر اسلام کے واسطے کوشش ہے تو اس میں بھی للٰہیت ندارد بلکہ یہی فائدہ مدنظر ہے کہ لوگوں کے دل میں ہماری گنجائش ہو۔ اور اگر نماز و روزہ وغیرہ ہے تو اس خیال سے خالی نہیں کہ لوگوں کے دل

تقلید شخصی اور سلفی ۔ تازہ تصنیف ۔ دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث ۸ ر منیجر

میں ہماری وقعت جاگزین ہو۔ خلاصہ یہ کہ سفر حضر سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے دماغ کو اس خیال سے نجات نہیں ماسوائے شہرت عیش و راحت ہمارا قبلہ ہیں خواہشات حظ نفس کعبہ مقصود بمصداق ادایت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تابکجا۔ غور کے قابل یہ امر ہے کہ ہر شخص کی ہمت و کوشش جگہ علیحدہ ہے کیونکہ ہماری خواہش کی تحصیل دوسرے کا مقصود نہیں۔ علیٰ ہذا دوسرے کا مقصود ہمارا محبوب نہیں بس وہ کام کیونکر درست ہو سکتا ہے اس کے مقابل دشمنانِ اسلام کا مطمح نظر مجموعی حیثیت سے ایک شے ہے یعنی اسلام کا مٹا دینا وہ تو کہیے اسلام ہی ایسا مستحکم مکمل موید من اللہ مذہب ہے کہ باوجود دشمنانِ اسلام کی سیزدہ صد سالہ لگاتار سر توڑ جدوجہد کے ابتک محفوظ ہے ورنہ ابتک خدانخواستہ دشمنوں کے منہ میں خاک نہیں معلوم کیا حال ہوتا۔ اب بھی خیر ہے کہ تمام مسلمان تن من دھن سے اسطرف متوجہ ہو جاویں ذاتی اغراض کو اسلام کے پاک قدموں پر نثار کردیں۔ فرداً فرداً کوشش چند نیک نفس افراد کی ایسے عظیم کام کے واسطے کافی نہیں۔ جبکہ دشمنوں کی مجموعی قوت کام کر رہی ہے تو اس سیلاب میں چند تنکے کیا ٹھیر سکیں گے۔ اگر اس آخری تازیانہ عبرت کا بھی مسلمانوں نے لحاظ نہ کیا تو یاد رکھیں کہ اسلام کی حفاظت کا تو خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ وانا لہ لحافظون اسکا وعدہ جھوٹا نہیں۔ اسلام کے مددگار زمین و آسمان سے خدا پیدا کر دیگا۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو لیکن اس افراتفری نفسا نفسی غفلت کا اثر مسلمانوں پر بہت بُرا پڑنے والا ہے خدا نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں فرمایا کہ موجودہ مسلمان اپنی غفلت و حماقت کا خمیازہ نہ بھگتینگے۔ جب کبھی مسلمانوں نے غفلت کی ہے عیش و عشرت کو اپنا شعار بنا لیا ہے دشمنانِ اسلام کے ہاتھوں ان کو سخت سزا مل چکی ہے۔ مثال کے واسطے اسپین و بغداد کافی ہے کبھی اسپین میں کروڑوں مسلمان تھے اور ایسی شان و شوکت تھی کہ تمامی یورپ لرزتا تھا آج وہاں ایک بھی مسلمان نہیں۔ دنیا میں اسلام موجود رہا۔ مگر وہ مسلمان موجود نہ رہے۔ اللہ تعالےٰ کی مقدس ذات کو ہمارے اسلام کی پرواہ نہیں ہمارے اسلام سے اسکو کچھ فائدہ نہیں۔ نہ ہمارے انکار اسلام سے اسکا کچھ نقصان ن وہ ذات غنی و بے پرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو بندہ دل سے اوسکی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مہربانی اوس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور جو بندے اپنی خواہشات کو معبود بنا کر سرکشی و تمرد اختیار کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی نظر عنایت پھیر لیتا ہے۔ صاف ارشاد ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ جہانتک میں نے غور کیا ہے۔ اسوقت ایک غلط خیال مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ کہ جو مسلمان اسلام کے واسطے کوشش کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منشاء الٰہی کو پورا کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ حفاظت اسلام کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور وہ وعدہ جھوٹا نہیں۔ اور اسلام و مسلمان وابستہ یکدیگر ہیں۔ چولی دامن کا ساتھ ہے ؛

مذاکرۂ علمیہ

حدیث فی کل ارض آدم کآدمکم

عرصہ ہوا حدیث مذکورہ بالا کے متعلق خاکسار نے ایک مضمون بھیجا تھا جس میں دو ذیشان مفتیوں کا حدیث کے بارے میں اختلاف دکھلا کر دو جید مولنا مبارکپوری اور مولانا آبادی ادامہما اللہ تعالیٰ مادام الارض والسماء سے فیصلے کا مطالبہ کیا تھا لیکن وہ ہنوز خاموش ہیں کسی خاص کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے توجہ نہیں فرمائی۔ یا خفیف سوال سمجھکر قلم نہیں اٹھائی۔ پرچہ مذکور میں حدیث مذکورۃ الصدر کے متعلق ہریا بارع تھے مالی مولانا عبدالسلام صاحب نے اپنی تحقیق ظاہر فرمائی ہے۔ اور اپنی رائے کو مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کے قول سے متفق کیا ہے۔ آپکے مضمون میں باہم مخالفت ہے۔ آپ اپنے مضمون کے حصہ اول میں جو حدیث کی صحت کی تائید میں ہے۔ فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ بقاعدہ محدثین حدیث مذکور کے حکماً مرفوع ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری جز ۱۳ صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ انصاری میں حدیث مذکور زمین کے طبقات کے ثبوت میں بایں الفاظ نقل کی ہے اور اسپر کوئی جرح نہیں کی۔ بلکہ بعض طریقوں کی تصحیح بھی کی ہے انتہیٰ" بالفاظہ۔

آپکے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مذکور کو آپنے صحیح اور حکماً مرفوع تسلیم کر لیا ہے جیسا کہ فتاوے نذیریہ میں لکھا ہے۔ حالانکہ روایت مذکور حدیث مرفوع حقیقتہً یا حکماً نہیں ہے بلکہ ابن عباس کا اثر ہے جو ما نحن فیہ میں حجت نہیں۔ خاصکر باب العقائد میں تو ہرگز محکم نہیں ہو سکتا۔ دوسرا یہ کہ یہ روایت منفرد اور قول شاذ ہے جسپر حکم شرعی کی بنا نہیں ہو سکتی۔

سوم آنکہ حدیث کا متن مضطرب ہے اور اضطراب اکثر اہل علم کے نزدیک جرح کا ایک سبب ہے لہذا نہ تو یہ حدیث حکماً مرفوع ہے اور نہ صحیح ہے۔ اگر اسناد کی صحت تسلیم کی جاوے تو اسناد کی صحت سے متن کی صحت لازم نہیں آتی کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسناد صحیح ہوتا ہے اور متن میں شذوذ ہوتا ہے اسی لئے امام بیہقی نے اسناد کو صحیح کہا اور شذوذ کی علت کو اس میں ثابت کر دیا۔ مولانا صاحب نے حدیث مذکور کو مرفوع اور قابل استدلال فرماتے ہوئے ایک سوال بطور دفع دخل مقدر کے ذکر کر کے اسکا جواب دیا ہے آپکے

[illegible]

الفاظ یہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔ البتہ یہ بحث پیش ہو سکتی ہے کہ نبی کنبیکم کا لفظ آیہ کریمہ و خاتم النبیین کے خلاف ہے۔ لیکن بعض اہل علم نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ آپکا خاتم النبیین ہونا باعتبار انبیاء اس زمین کے ہے پس کوئی تعارض نہ رہا۔ انتہیٰ کلامہ" سوال تو معقول ہے لیکن جواب غیر معقول ہے بعض اہلعلم نے جن کے آپ بھی ایک فرد ہیں۔ اثر ابن عباس کو آئت (جس میں و خاتم النبیین کا لفظ ہے) قرآنیہ کا مخصص قرار دیا ہے جو علم اصول کے لحاظ سے درست نہیں۔ معہذا وہ اثر بھی ضعیف ہے۔ آئت میں النبیین کا لفظ عام ہے اس کے خاص کرنے کے لئے محکم دلیل کی ضرورت ہے۔ ہاں آئت کو اپنے عموم پر رکھکر اثر مذکور کی کوئی تاویل کی جاوے تو زیبا ہے چنانچہ نواب صاحب نے ارشاد الساری کا حوالہ دیکر اس اثر کی یہ تاویل کی ہے۔ فرماتے ہیں:"[لہ] وان جن لوگوں کا اقتدا کیا جاتا ہے۔ وہ ان ناموں سے موسوم ہیں اور وہ رسولوں کے رسول ہیں۔ جو جنوں کو خدا کے پیغمبروں کیطرف سے تبلیغ احکام کرتے ہیں۔ اور ہر ایک اس نبی کے نام سے بلایا جاتا ہے جسکی طرف سے تبلیغ کرتے ہیں انتہیٰ"

نیز یہ اثر مجمل غیر مبین ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے انبیاء کے زمانہ سے پیشتر یہ ہو چکے یا ان کے زمانہ میں یا ان کے زمانہ کے بعد ہونگے پھر یہ معلوم نہیں کہ یہی چار کتابیں ان پر نازل ہوئی ہیں یا کوئی اور۔

آپ اپنے مضمون کے دوسرے حصے میں یوں فرماتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ عن باب العقائد ہے۔ جس کے لئے قطعی دلیل کی ضرورت ہے اور یہ حدیث اولاً تو کتب طبقہ رابعہ کی یا اس سے نیچے کی ہے ثانیاً موقوف ہے (بقول آپکے حکم مرفوع میں تو ہے) ثالثاً ابن عباس اسرائیلیات سے روائت کیا کرتے ہیں پس اس کا حکماً مرفوع ہونا راجح نہیں۔ رابعاً ہو سکتا ہے۔ کہ ابن عباس نے لفظ ومن الارض مثلہن سے قیاس کر کے یہ نکالا ہو کہ مثلیت کامل اسی طریقہ پر ہوگی۔ کہ تمام انبیاء ہر زمین میں ہوں۔ خاصتاً بیہقی نے خود اسے شاذ بمرۃ کہا ہے۔ انتہیٰ کلامہ۔

اب آپ نے دوسرا پہلو اختیار کر لیا ہے۔ یہاں اس کے موقوف ہونے کے قائل ہو گئے ہیں اور فرمایا ہے کہ اسکا حکماً مرفوع ہونا راجح نہیں۔ اور پہلے فرما چکے ہیں۔ اس کے مرفوع حکما ہونے میں کلام نہیں ہے ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اس کے بعد آپ نے اپنی رائے کو نواب صاحب کے قول سے متفق کر دیا اور اسکو صحیح تسلیم کر لیا پس آپ سید صاحب کے فتوے کی رو سے فاسد الاعتقاد ہوئے اور نواب صاحب کے فتویٰ کی رو سے صحیح الاعتقاد ہیں۔ بہر حال جن صاحبوں سے فیصلہ اور دونوں مفتیوں کے درمیان محاکمہ کی درخواست کی گئی ہے۔ انکی توجہ مطلوب ہے۔ پس وہ صاحبان خواب غفلت سے بیدار ہو کر فیصلہ فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔ سیف بنارسی بھی توجہ فرماویں۔

واضح ہو کہ ابن عباس نے کہا ہے لوحدثتکم بتفسیرھا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم الخ اس لئے علماء کو تحقیق حق کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ واقعی ایسا ہے جیسا کہ ابن عباس کے قول میں ہے۔ ورنہ باب تفعیل کی مصدر تکذیب کی طرف منسوب ہو جائینگے۔ فتدبر۔

(ابو الحسنات گنگوہی۔ خریدار ۵۳۵۸)

اڈیٹر: مولانا عبدالحی کی فتاوی میں اسپر مفصل بحث ہے۔

عُرسیوں کو خط

ضلع فیروزپور کی تحصیل فاضلکا میں ایک موضع بناؤالہ ہے۔ وہاں ہر سال کے بعد عرس ہوا کرتا ہے۔ ہمارے گاؤں کا ایک شخص کہیں بھولے بھٹکے اس موضع کے گدی نشین کو جا ملا وہ خاص مرض کا مریض تھا۔ اس نے پیر صاحب سے اپنی بیماری کیلئے تعویذ مانگے۔ پیر صاحب نے نذر مانگی اس نے کہا میرے پاس نذر ادا کرنے کی طاقت نہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ مرید ہو جاؤ جاہل بےچارے کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مرید کیسے ہوتے ہیں! اس نے مرید ہونیکا وعدہ کر لیا پیر صاحب نے کہا کہ عرس پر حاضر ہو جانا اس نے مجبوراً وعدہ کر لیا۔ اور پیر صاحب سے تعویذ لیلئے پیر صاحب نے تعویذ دینے کے وقت یقینی شفا کا وعدہ کیا۔ مگر یقینی شفا ایسی ہوئی کہ مرض آگے سے زیادہ بڑھ گیا۔ جب عرس قریب آیا تو پیر صاحب نے ایک عرقی خط اس شخص کیطرف ارسال کیا شخص مذکور تو موجود نہیں تھا۔ اسکے باپ نے وہ خط مجھ سے پڑھوایا۔ خط میں عرس پر حاضر ہونیکی سخت تاکید تھی۔ خاکسار نے اسکا جواب لکھا جو درج ذیل ہے:-

"منجانب یکے از مسلمانان اہلحدیث بخدمت جملہ مہتمان موضع بناؤالہ خبیث۔ السلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔ بعد سلام کے ملتمس ہوں کہ ایک خط تم لوگوں کا ارسال کیا ہوا جسمیں عرس کی دعوت دیگئی ہے بنام جلال الدین ولد گودھا موصول ہوا۔ خط مرسلہ میں مکتوب الیہ کو خصوصاً اور جملہ مسلمانان دیہہ کو عموماً عرس خبیث کی دعوت دی ہے مگر یہ تمکو معلوم نہیں کہ جہان میں اگر بدعتی مشرک موجود ہیں جو بدعت کو پیارا جانتے ہیں تو مقابلہ میں سُنّی بھی جلوہ گر ہیں۔ جو اسکو خبیث اور مردود جانتے ہیں۔ یاد رکھو ہمارے موضع میں آئندہ ایسا خط مت ارسال کرنا جس میں بدعت کی ترغیب ہو۔ ہمارے نزدیک چالیسواں دسواں گیارہویں عرس وغیرہم بدعت ہیں۔ فکل بدعۃ ضلالۃ۔ ہاں پہلے اس امر کا ثبوت قرآن شریف و کتب حدیث و فقہ سے دکھا دو۔ پھر اسکی فضیلت و ثواب فرما کر ہمکو ترغیب دو۔ اگر ثبوت دکھلا دوگے تو ہم بھی اپنے امام کے عرس پر حاضر ہو کر آپکے مرید ہو جائینگے۔ ورنہ ایک ہی .. سنائینگے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد - او بدعتیو! سنو سید المرسلین کی وصیت ہے لا تجعلوا قبری عیدًا۔ جب نبی صلعم کی قبر پر عید جائز نہیں جو بالاتفاق سنتے ہیں تو ولی ۲

۲ کی قبر پر کیسے جو سنتا نہیں؟ انتہیٰ بقدر الحاجت"

[لہ] آپ نے تبلیغ کر کے سنت تو ادا کی مگر سخت الفاظی سے جو مخاطبوں کو درشتی پیدا ہوئی ہوگی اسکا ذمہ دار کون ہوگا؟ فقولا لہ قولا لینا" (اڈیٹر)

فتاوے

اطلاع ۱ فی سوال ۱ر اور قلمی کیلئے ۲ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔ قلمی جوابات کیلئے والپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ مرقوم ہونا ضروری ہے سخت تاکید ہے۔

اطلاع ۲ بجواب سوال ۱۶۷ اگر یہ حدیث حاکم کی پیش کریں تو غالباً مناسب ہوگا سبل السلام جلد اول ص۱۱۱ عن ابی ھریرة انه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه من الركوع من صلوة الصبح فى الركعة الثانية يرفع يديه فيدعوا بهذا الدعاء اللهم اهدنى فيمن هديت الخ اخرجه الحاكم (یعنی صبح کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ ثابت ہوا کہ قنوت میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی سنت ہے) حکیم عبدالرزاق از آسن سول۔

س نمبر ۱۸۸ ایک شخص نے ایک شخص کو سوال کیا کہ غنیۃ الطالبین میں پیران پیر نے گیارہویں کا حکم فرمایا ہے گیارہویں ضرور دو؟ اُس نے جواب دیا کہ بالکل نہیں لکھا ہے مگر یہ بات بھی ضرور کہتا ہے کہ اجماع امت نے مقرر کیا ہے ہٹانے والے جاہل ہیں۔ (عبدالرحیم خریدار اہلحدیث ۱۸۸۶ ضلع امرتسر)

ج نمبر ۱۸۸ نہ پیران پیر نے حکم فرمایا ہے نہ اجماع امت نے کہا ہے۔ بلکہ ایسا کہنے والا نہ قرآن سے واقف ہے نہ حدیث سے۔ نہ اجماع امت سے۔ اسلئے اسکی بات کا اعتبار نہیں زیادہ ضد کرے تو کسی معتبر کتاب کا حوالہ پوچھو۔

س نمبر ۱۸۹ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن کی بابت کبھی آپنے پہلے بھی حکم حدیث شریف فرمایا تھا کہ میری وفات کے دن ختم ضرور دلوایا کرنا

(؍ ؍)

ج نمبر ۱۸۹ کسی حدیث میں یا تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں ایسا نہیں ملتا کہنے والے کو کہو کہ معتبر کتاب دکھائے (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۰ برادر حقیقی قادربخش و نبی بخش قوم حجام موضع ہنج۔ قادربخش کی بیوی فتح بی بی اور نبی بخش کی عورت مہتاب بی بی یہ بھی دونوں آپس میں حقیقی بہنیں ہیں۔ برضاء الٰہی نبی بخش مر گیا۔ اور مہتاب بی بی بیوہ ہو گئی۔ عرصہ ایکسال بیوہ رہی۔ بعدہٗ سال کے قادربخش نے اپنی عورت مہتاب بی بی کی بہن حقیقی کو طلاق دیکر مہتاب بی بی کے ساتھ عقد کیا۔ ایک ماہ مہتاب بی بی کے پاس رہا۔ پھر پہلی عورت مطلقہ کے پاس چلا گیا ہے اور اس کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اس بات کو عرصہ دو سال کا ہو رہا ہے۔ اب اس شخص قادربخش کے واسطے کیا حکم ہے؟ کیا عام مسلمانوں کو اس کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (عبدالرحیم امام مسجد موضع ہنج گجرات)

ج نمبر ۱۹۰ شخص مذکور اپنی مطلقہ عورت کے پاس اگر محض جاتا ہے اور بے پردہ اُس سے ملتا ہے تو گنہگار ہے اور ملاپ کرتا ہے تو زانی ہے۔ برادری کو چاہئے ایسے مجرم کو بطور سزا اپنے میں سے الگ کر دے تاکہ عبرت ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں سے میل جول محبت نہ رکھیں جو اللہ اور رسول کی صریح مخالفت کرتے ہیں) (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۱ ایک صاحب نے بوقت عشاء پیش امام بنکر نماز میں بوقت دعا کے درمیان میں زور سے فرمایا الفاتحہ بعد نماز میں نے دریافت کیا تو ایک مولوی صاحب نے جو یہیں کے رہنے والے ہیں فرمایا ہاں صحیح ہے مگر کوئی دلیل پیش نہ کی۔ (الراقم حاجی محمد موسیٰ خریدار ۷۵۶ دانا پور کیمپ محلہ سلطان پور)

ج نمبر ۱۹۱ ایسا کہنا ایک رسم خلاف سنت ہے۔ جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

س نمبر ۱۹۲ مذکورہ بالا امام صاحب نے وعظ میں بیان کیا کہ اگر کوئی شخص بوقت سحری خاص طور پر نیت نہ کرے اور یہ زبان سے نہ کہے کہ اے خدا میں کل روزہ رکھونگا۔ تو اس شخص کا روزہ ہرگز درجہ قبولیت کو نہ پہونچیگا۔ اکثر لوگوں کو اعتراض ہے کہ خدا تو نیت کو دیکھتا ہے پھر زبان سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ فتح الباری میں موجود ہے مگر یہ کتاب یہاں موجود نہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (؍ ؍)

ج نمبر ۱۹۲ زبان سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں نیت دل سے ہوتی ہے فتح الباری میں اوس نے یہ حدیث سنی یا دیکھی ہوگی من لم يبيت الصلوٰة فلا صيام له یعنی جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے یعنی اسکو خیال نہو کہ میں کل روزہ رکھونگا۔ اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ زبان سے بولنا مراد نہیں۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۹۳ چارپائی پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ (غلام محمد خان از پٹیالہ)

ج نمبر ۱۹۳ چارپائی پر نماز پڑھنی جائز ہے۔ جیسی لکڑی کے تخت پر۔ منع کی کوئی دلیل نہیں۔

اطلاع ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں۔ (مفتی)

ملکی مطلع

انگلستان، ہندوستان اور افغانستان

آجکل سیاسی حلقوں میں اس عنوان پر بہت توجہ ہو رہی ہے کہ ہندوستان۔ انگلستان کے تعلقات افغانستان کے ساتھ کیسے ہیں اور کیسے ہونے چاہئیں۔ اور کیسے ہونے کا احتمال ہے۔ ان سب افواہات کی بنا انگریزی وفد کی دیری ہے۔ جو کابل میں جنوری سے بغرض تصفیہ دولتین گیا ہوا ہے۔ اور آجتک اسکی آمد تو کیا وجود کی بھی کوئی خبر نہیں آتی۔ لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی خود ایسی خاموش ہے کہ صدائے برنخواست اس لئے اخبارات میں بڑی بے چینی سے اظہار رائے کیا جاتا ہے۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ افغانستان کے دو تقاضے ہیں جنکو پورے کرنے میں انگریزی وفد دیر کر رہا ہے۔

(الف) خلافت عثمانیہ کو بحال کرنا۔

(ب) بحیرہ عرب پر ایک بندرگاہ کا لینا۔

جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بندرگاہ تک بہت سا حصہ سندھ کا بھی افغانستان کو دیا جائیگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں فریق اس نقطہ پر جم گئے ہیں اور یہ بحث اون کے لئے بمنزلہ جزو لایتجزی کے ہو رہی ہے۔

ہندوستان اور افغانستان کے تاریخی تعلقات ہمیشہ سے حیرت افزا رہے ہیں۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ انگریزوں نے افغانستان کو فتح کر کے سلاطین مغلیہ کیطرح ہندوستان سے ملحق کر لیا تھا۔ مگر افغانوں کی جبلی آزادی کب کسی غیر کے ماتحت رہ سکتی تھی۔ انہوں نے فوراً سر اٹھایا تو انگریزوں نے امیر عبدالرحمن مرحوم کے سپرد کر کے افغانستان چھوڑ دیا لیکن پھر بھی ہندوستان اور افغانستان کا باہمی ایک معاہدہ رہا جسکا مفہوم سیاسی اصطلاح میں ماتحتی ہے۔ معاہدہ کا مضمون یہ تھا کہ افغانستان کسی سلطنت سے کوئی سیاسی معاہدہ نہیں کر سکیگا یہ معاہدہ امیر عبدالرحمن مرحوم کیلئے سوہان روح تھا۔ مگر پیش نہ چلتی تھی۔ ساری عمر وہ سفارتی طور پر اس زنجیر کے توڑنے کی فکر میں رہے مگر انگریزی حکومت نے اونکی نہ مانی۔ انکی خواہش تھی کہ ہمارا سفیر بجائے ہندوستان کے انگلستان میں رہے اور ایک بندرگاہ بحیرہ عرب ہمارا ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ جنگ کے دنوں میں جب انگریزی فوج ساری میدان جنگ میں چلی گئی تھی۔ صرف پندرہ ہزار فوج ہندوستان میں تھی۔ تو امیر حبیب اللہ خاں سے انگریزوں نے خفیہ وعدہ کیا تھا کہ آپ اس مدت میں خاموش رہیں بعد جنگ ہم آپکو آپکا مطلوب دینگے۔ افغانستان نے حق دوستی پورا ادا کیا اور وعدے کو خوب نباہا۔ سیاسی حلقوں میں یہ بات قابل تسلیم ہے کہ افغانستان کی جگہ اگر کوئی یورپی سلطنت ہوتی۔ اور انگریزوں کی طرح افغانستان الجھن میں پھنسا ہوتا تو وہ یورپی سلطنت اپنے وعدہ کو ڈوآنگل کاغذ کی طرح ردی میں پھینک کر عرصہ سے ہندوستان پر قبضہ کر لئے ہوتی۔ مگر اسلام نے مسلمانوں کو عہد شکنی سے سخت منع کیا ہے گو وعدہ شکنی میں فائدہ کیا ساری دنیا ملتی ہو۔ تاہم اجازت نہیں۔ اس لئے افغانستان ایسے سخت نازک وقت میں خاموش رہا۔ حالانکہ افغانستان میں اتنی طاقت تھی کہ ہندوستان پر حملہ کر کے کامیاب ہو سکے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ افغانستان میں یہ امر ثابت ہو گیا۔ کیونکہ افغانوں نے اپنی آزادی کی جو شرط پیش کی وہ انگریزوں نے مانکر مصالحت کی۔ جسکا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ افغانستان نے دیگر ممالک میں اپنے وفد بھیجکر دیگر سلطنتوں خصوصاً اسلامی حکومتوں (ترکوں۔ ایرانیوں۔ بخاریوں۔ بالشویکوں وغیرہ) سے رابطہ اتحاد پیدا کیا۔ جو انگریزی معاہدہ کی پابندی میں نہیں کر سکتے تھے۔ اس تیز رفتاری پر نظر کر کے سیاست دان خیال کرنے میں حق بجانب معلوم ہوتے ہیں کہ ہندوستان اور افغانستان کے تعلقات آئندہ ظلمات میں ہیں روشنی میں نہیں لا یعلم من فی السماوات والارض الغیب الا اللہ۔

عجیب کیفیت ہے کہ وقفہ کے بعد ایک مدھم سا چکارا ڈالا جاتا ہے کہ انگریزی وفد کامیاب ہو رہا ہے جو معاہدہ طے ہوا ہے۔ اسکو سرحدی لوگوں نے بہت پسند کیا ہے۔ حالانکہ نتیجہ جو ہم دیکھتے ہیں وہ یہ کہ وزیرستان میں سالہا سال سے جنگ برابر جاری ہے۔ خیبر ریلوے میں مشکلات پر مشکلات پیدا ہو رہی ہیں مسعودی برسر جنگ ہیں۔ کوئی دن اون کے کشت و خون سے خالی نہیں گذرتا۔ لوٹ مار کرنا تو روزمرہ کا ذریعہ معاش ہے۔ اس کی وجہ بھی دراصل انگریزی حکومت خود پیدا کرتی ہے۔ کہ اون کو تھوڑے سے وظائف دیکر اُن کے ملک میں (جہاں آسد الغابہ شیران جنگل کی طرح آزاد پھرتے اور پھرنے کے عادی ہیں)۔ خواہ مخواہ مداخلت کرتی ہے۔ چنانچہ پشاور کی سرحد پر خیبر ریلوے بنانی شروع کر دی ہے جس کو سرحد میں اور افغانستان میں پسند نہیں کیا جاتا وزیرستان میں میلوں تک اندر گھس گئے ہیں۔ انگریزی گورنمنٹ کو اگر اپنا فائدہ اس میں نظر آتا ہے تو اون کو بھی نقصان معلوم ہوتا ہے وہ خاموش کیوں رہیں۔ اس لئے ہندوستان کے خزانے پر جو آئے دن لاکھوں کروڑوں کا بوجھ پڑتا ہے یہ سب انگریزی افسروں اور مدبروں کی تدبیر کا نتیجہ ہے جو قدم انگریزی حکومت کا اٹھتا ہے پٹھان اس کو اپنے برخلاف جانتے ہیں۔ چونکہ وہ بھی آزاد ہیں اسلئے وہ ترکی بترکی جواب دیتے ہیں۔ نتیجہ ہندوستان کی خرابی اور خاصکر بوجہ قرب پنجاب کی شامت اعمال آئی ع

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

دنیا کا دَور

ابھی کل کا ذکر ہے کہ ہندوستان کو دارالامان کہا جاتا تھا۔ آج وہی ہندوستان ہے کہ جگہ جگہ سے آئے دن فسادات کی خبریں آ رہی ہیں۔ ہندوستان میں بحیثیت امن کے شہر علیگڈھ اعلیٰ درجہ پر تھا۔ اسکو اگر ایاز آباد کہا جائے تو بجا ہے مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ علیگڈھ کے

فسادنے ہم امرتسریوں کو امرتسری فساد بھلا دیا کیونکہ علی گڈھ میں پولیس کو اہل شہر نے جس بے دردی سے پیٹا ہے۔ امرتسر میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ علیگڈھ والوں نے سرکاری خزانہ لوٹا لیکن امرتسر والوں نے سرکاری خزانہ نہیں لوٹا تھا۔ حالانکہ علی گڈھ امرتسر کا انجام سن چکا تھا۔ کہ آجتک بھی ہانکہ بن رہا ہے۔ باوجود اس کے ایک فلسفیانہ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے کہ کیا امر محرک ہے کہ جگہ جگہ سے فسادات کی خبریں آرہی ہیں بجز اس کے کچھ نہیں کہ لوگ دل میں گورمنٹ سے ناراض ہیں۔ تو کیا ایسی حالت میں گورمنٹ جو طریقہ برت رہی ہے اس طریقہ سے اون کے دلوں کی تسکین ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب واقعات سے لینا چاہیئے کہ ایک شخص کو گورمنٹ سزا دیکر فساد بند کرنا چاہتی ہے تو اوس ایک کی بندش سے کئی ایک پیدا ہو جاتے ہیں ہمارے سامنے واقعات کی لہر یہانتک ہیں پہونچی کہ سوامی ستدیو جیسے سنیاسی کو گورمنٹ لیکچر دینے سے روکتی ہے۔ مگر وہ اس کو اپنی فطری آزادی کے برخلاف جانکر فرخ آباد میں نوٹس دیکر کھلا لیکچر دیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوس پر مقدمہ چلتا ہے۔ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ عدالت میں جواب یا بیان تک نہیں دیتا حکم ہوتا ہے کہ پچیس روپیہ جرمانہ ادا کرو یا تا قیام عدالت ہذا کچہری میں خاموش بیٹھے رہو وہ دوسری صورت اختیار کرکے کچہری میں بیٹھنا پسند کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شہر کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں عدالت سے شہر تک اسکا جلوس نکالتے ہیں۔ کیا اس واقعہ سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا؟ کہ

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ان نتائج پر غور کرکے حکیمانہ اور فلسفیانہ نگاہ سے واقعات کو دیکھنا گورمنٹ کے ارکان کا فرض ہے۔

امرتسر میں کرپان کا پہلا شکار۔

سکھوں کو گورمنٹ نے اجازت دی ہے۔ کہ وہ ایک فٹ کے برابر ایک برچھی رکھ سکیں جسکو وہ کرپان کہتے ہیں۔ کرپان سکھوں میں بکثرت رائج ہیں یہانتک کہ بچے اور عورتیں بھی اس سے زینت حاصل کرتی ہیں۔ امرتسر میں ایک مکان کی بابت سکھوں اور مالک دکان مسلمانوں میں نزاع تھی جس کا فیصلہ سکھوں کی کمیٹی نے کردیا۔ مسلمان مالکوں نے اس کو تسلیم کرکے عمارت شروع کردی۔ مگر ایک سکھ نوجوان لڑکے نے مالک مکان (میاں شمس الدین) پر کرپان سے حملہ کیا جس سے موصوف پر کئی زخم کاری لگے۔ مجروح ہسپتال میں ہے اور ملزم فرار۔ امرتسر میں اس حملہ کی بابت مختلف افواہیں ہیں۔ کوئی تو اس کو سرسری فاعل اور مجروح تک ہی محدود سمجھتا ہے کوئی اس کو دور تک لیجاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اسکو بھی پولیٹکل قتل کہتے ہیں۔ اللہ اعلم اصل کیا ہے۔ ہاں اس واقعہ سے ہم اتنا کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ انصاف اور مساوات کا تقاضا یہ ہے کہ سکھوں کے مذہبی حکم کا احترام کرنے کو کرپانیں دیگئی ہیں۔ تو مسلمانوں کے مذہبی حکم کا بھی احترام کرنا چاہیئے جن کو قرآن مجید میں حکم ہے

خُذُوْا حِذْرَکُمْ

(اپنے بچاؤ کے ہتھیار ہروقت لئے رہا کرو)

محمد ادریس خاں کی گرفتاری۔

بدایوں کے ہمارے دوست محمد ادریس خاں نوجوان جوشیلے خادم خلافت۔ خدا جانے کس وجہ سے سرکاری منظور نظر ہو کر گرفتار ہو گئے ہیں۔ اخبار ہمدم سے معلوم ہوا ہے کہ اون کو ضمانت کے لئے پوچھا گیا لیکن انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کردیا۔ مقدمہ چل رہا ہے فیصلہ کی خبر آج (۱۰- جولائی) تک نہیں آئی۔ خدا انجام بخیر کرے۔ اور ان کو صبر و استقامت دے اور ان کے متعلقین کو صبر و سکون کی توفیق بخشے۔

حق یہ ہے کہ یہ زمانہ سخت ابتلا کا ہے۔ ایک طرف دلوں میں آگ جوش زن ہے دوسری طرف حکومت کی نظر ترچھی ہے وہ جانکر بھی نہیں جانتی۔ حکومت جانتی ہے کہ ہماری تعلیم سے ہندوستانیوں کو خودداری کا ہوش آیا ہے ہمہی نے اپنے ملک انگلستان کی تاریخ پڑھا پڑھا کر بتایا ہے۔ کہ آزادی بہت بڑی نعمت ہے۔ آزادی پر جان و مال قربان کرنا بھی کوئی چیز نہیں۔ انسانی فطرت ہے کہ کوئی شاگرد بھی ہمیشہ کے لئے استاد کا غلام نہیں رہتا۔ بلکہ اپنی لیاقت کے مطابق ترقی کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہندوستان تعلیم پاکر اپنی استعداد کے مطابق ترقی نہ پائے اور غلام بنا رہے۔ یہ واقعات صحیحہ ہیں جو حکومت کے سوچنے کے لائق ہیں۔ برخلاف اس کے حکومت کے ارکان کی طبیعت ایسی نازک واقع ہوئی ہے کہ حصول جدید اصلاح کو سنکر بہت سے انگریزوں نے ہندوستان میں نہ رہنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور باوجود گورمنٹ کے سمجھانے کے وہ اس ارادہ سے باز نہیں آتے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ ہندوستانیوں کو سر اٹھائے ہوئے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اب دیکھیں قدرت کا قانون کیا رنگ دکھاتا ہے۔

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

ترکی افسر مصطفی کمال پاشا کا اعلان۔

انگریزی اخبار پانیر الہ آباد نے پاشا موصوف کی تقریر نقل کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

"برطانیہ کیساتھ گفت و شنید جاری رکھنے سے ہم پوری طرح انکار کرتے ہیں۔ ہماری فوجی نقل و حرکت کے نتائج تمام اسلامی دنیا کی آزادی کے باعث ہونگے اور مصر و ہندوستان پورے طور پر آزاد ہو جائیگا۔ جبکہ ہم لوگ اناطولیہ میں ملک کی آزادی کیلئے جد و جہد کررہے ہیں قسطنطنیہ میں شاہی محل ہمارے ساتھ بیوفائی کرنے میں اپنی امکانی کوشش کو اٹھا نہیں رکھتا یہی ہمارے اور خلیفہ کے درمیان اختلاف کا باعث ہے سلطان برطانیہ کے غلام بنگئے ہیں۔ اونکے سر سے زندگی پیدا کرنے میں ہم جو کام کرتے ہیں اسکی وہ ہر طریقہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہم شاہی محل کیساتھ مصالحہ نہ کرینگے تاوقتیکہ سلطان اس سرکار کے اطوار ہماری پارلیمنٹ ۴ کو نہ تسلیم کرلیں۔ اور ان ترکی مدبروں کو ہمارے حوالہ کردیں جنہیں ہم اپنے ساتھ دشمنی کرنیکا مجرم سمجھتے ہیں۔"

اہلحدیث:۔ اس تقریر میں کوئی خطرناک فقرہ ہے تو سلطان المعظم اور انکی پارٹی کی نسبت [illegible] عداوت کرے لیبی اعدا باہمی جنگ تک نوبت پہنچا دے۔ اعاذ اللہ المسلمین من ھذا۔

متفرقات

خریداروں کو اطلاع

ڈاکخانہ کی بدانتظامی دن بدن ترقی پر ہے رجسٹری کراکر بھی ویلو وصول نہیں ہوتے۔ شکائت کرنے پر فی شکائت ۱ر دیکر بھی جواب کافی نہیں ملتا اخبارات باقاعدہ نہیں پہونچتے۔ خصوصاً عراق عرب میں تو سب سے زیادہ بدنظمی ہے۔ جسکی بابت کسی گذشتہ پرچہ میں مفصل خط درج کیا گیا ہے اس لئے خریداروں کو دو باتوں کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (الف) جب کوئی پرچہ نہ پہونچے تو مہربانی کرکے بجائے بدگمانی کرنے کے ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعے سے اتنا لکھدیا کریں کہ پرچہ نمبر فلاں یا تاریخ فلاں نہیں پہونچا۔ خریدار نمبر فلاں۔

(ب) دوم قیمت اخبار کی بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں اس میں خرچ بھی کم ہے اور فریقین کو آسانی بھی ہے۔

جلسہ مدرسہ رحمانیہ دہلی

مدرسہ دار الحدیث دہلی کا افتتاحی جلسہ بجائے ۱۵ جولائی کے ۱۸ جولائی پر ملتوی ہوگیا تھا۔ امید ہے ۱۸ کو ضرور ہوگا۔

حساب تسلی بخش ہے

مولوی داؤد غزنوی امرتسری پر اخبارات میں الزام لگایا گیا تھا کہ مسٹر شوکت علی صاحب سے چھ ہزار روپیہ لیا اور حساب نہیں دیا۔ مولوی صاحب موصوف بحوالہ وکیل اخبار امرتسر ایک مطبوعہ اشتہار بھیجکر درخواست کرتے ہیں کہ ناظرین اہلحدیث کو اطلاع دیجائے کہ مسٹر شوکت علی صاحب نے بذریعہ خط مندرجہ وکیل اعلان کیا ہے کہ مولوی داؤد سے میں نے حساب سمجھ لیا ہے میری تسلی ہوگئی ہے۔

خریداران کتب کو اطلاع

بعض اصحاب ۲ر ۳ر کی کتاب ویلو مانگتے ہیں انکو اطلاع ہونی چاہیئے کہ اتنی تھوڑی قیمت کی کتاب کے ویلو جانے سے نقصان ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قیمت مع محصول ڈاک بھیج دیا کریں۔

غریب فنڈ

میں داخلہ دینے والے ویلو طلب کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ داخلہ عا۲ر بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں ویلو نہیں کیا جائیگا۔

مذہب اہلحدیث مفت کا

اعلان ہوا تھا۔ مگر رسائل ختم ہوگئے۔ باقی درخواستیں رکھی ہیں۔ جن لوگوں نے محصول ڈاک بھیجا ہوا ہے وہ سب محفوظ ہیں۔ انکو واپس بھیجنے میں وہی محصول واپسی پر خرچ ہو جائیگا تو انکو کیا فائدہ؟ اس لئے وہ سب رکھے ہیں رسالہ چھپنے پر جتنے نسخے باقی بھیجنے ہونگے بھیجے جائینگے گھبرائیں نہیں۔

رسالہ تعلیم القرآن پر معاصر "ہمدم" کا ریویو

"تعلیم یافتہ جماعت میں ایک عرصے سے اسکی ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ قرآن مجید کی مختلف تعلیمات کو ایسے طریقہ پر اردو زبان میں ترتیب دیا جائے کہ جو لوگ اپنے مشاغل زندگی و افکار دنیوی سے قرآن مجید کو بطریق "درس" پڑھنے یا تفاسیر و کتب حدیث سے مدد لینے کا موقع نہیں پاتے وہ بھی فرصت کے اوقات میں اپنے گھروں میں مطالعہ کرکے ان شاندار تعلیمات سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔ ہمیں یہ دیکھکر مسرت ہوئی ہے کہ جناب ابوالوفا، مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر کا خیال بھی ایک ملازمت پیشہ نوجوان کی استدعا سے اس معاملہ کی سمت رجوع ہوا اور اپنی صاحبزادی کو دینی رسائل پڑھاتے ہوئے بھی آپنے اسکا احساس فرمایا۔ کہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم سے مجملاً آگاہ کرنے کیلئے بعض مختصر رسائل ترتیب دیئے جائیں اسکے بعد آپنے خود ہی اس ضروری سمت میں پہلا قدم اٹھایا ہے اور مندرجہ بالا نام (تعلیم القرآن) سے ڈیڑھ جزو کا ایک رسالہ مرتب کرکے شائع کیا ہے جسمیں قرآن مجید کی اہم تعلیمات نہایت اختصار کیساتھ سلیس و عام فہم عبارت میں مذکور ہیں۔ آپنے رسالہ کو چار ابواب پر تقسیم کیا ہے پہلے باب میں عقائد۔ دوسرے باب میں عبادت۔ تیسرے باب میں اخلاق۔ اور چوتھے میں سیاست کے متعلق تعلیم القرآن کا عطر کھینچکر دکھایا ہے جسکی خوشبو سے راسخ العقیدۃ مسلمانوں کا مشام جان معطر ہوتا ہے۔ اور غیر مذاہب کے لوگ بھی اسکو پڑھکر قرآن مجید کی مفید و پُرمغز تعلیم کا کسی قدر اندازہ لگا سکتے ہیں اور بالواسطہ مذہب اسلام کے حقیقی منشاء سے واقف ہوسکتے ہیں جو یہ ہے کہ انسانوں کو بندوں کی غلامی سے نکالکر اوس قادر قدیر کی بندگی میں لگائے اور مختلف جماعتوں اور افراد کے حقوق کی حفاظت سے تمدن کی بنیادیں مضبوط کرکے اپنے متبعین کو عروج اقتدار پر پہونچائے ہم اس رسالہ کو بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق سمجھتے ہیں اور مسلمانوں سے اسکو اپنے بچوں کی درسیات میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ ۳ر قیمت، پر دفتر "اہلحدیث" امرتسر سے ملیگا" (ہمدم لکھنو ۹۔ جولائی سنہ ۲۱)

غریب فنڈ

میں از فتوے فنڈ ہے ۳ از ابوالمکارم جنگی پور مرشد آباد سائل عا۲ر از میانی نور احمد موضع یارو ضلع ڈیرہ غازیخاں سائل عا۲ر احمد دین طالبعلم امرتسر سائل عا۲ر مولوی عبد الغفور موضع نگر ضلع ندیا سائل عا۲ر میاں محمد حسین سابق ع۶۰۸۹ سائل عا۲ر عبد الکریم سوہیاں سائل عا۲ر سابقہ عشہ وبائی میزانکل للعہ ۳ بائی اخبار بنام چھ مذکورین جاری کرکے باقی ۹ بچے ہیں نمبر سائلین (۵۰) جنکو آجتک اس سال میں اخبار دیا گیا۔

درخواست اخبار

میں ایک غریب آدمی ہوں۔ میری بستی میں اخبار اہلحدیث کا آنا بہت ضروری ہے۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام جاری کرائیں یا عا۲ر داخلہ دیں تو ثواب پاویں۔

(محمد صادق ازمقام نظام آباد علاقہ نظام دکن محلہ پھولانگ متصل مکان مولوی محمد عباس صاحب)

انتخاب الاخبار

امیر فیصل ولد اکبر شریف کہ بغرض حکومت عراق عراق میں پہونچ گیا۔

علی گڈھ کے فساد میں گرفتاریاں شروع ہیں۔

امساک باراں پنجاب میں آج ۱۰ جولائی تک سلسلہ بارش کوئی نہیں۔ بندگان خدا مع مویشیان سخت تکلیف اور تباہی میں ہیں۔

پورب سے کہیں کہیں سے بارش کی خبریں آتی ہیں۔ خدا ہمارے گناہوں کو بھی معاف کرے۔

کراچی خلافت کانفرنس بڑے زور شور سے ہوئی۔ خدا انجام بخیر کرے۔ مفصل آئندہ۔

منشی عارف ہسوی صاحب مقیم دہلی گرفتار کئے گئے۔ موصوف بڑے دل گردے کے کارکن ہیں۔ خدا انکی مدد کرے۔

سوداگران پارچہ بمبئی کو گاندھی جی نے کہہ دیا ہے کہ جتنا کچھ سامان تمہارے پاس ہے ایک مہینہ تک فروخت کرلو۔ آئندہ کو غیر دیسی کپڑا ہرگز نہ منگاؤ۔

وائسرا بہادر نے اپنی تقریر میں امید دلائی ہے کہ اسیران مارشل لا کی بابت عنقریب فیصلہ فرماوینگے۔

بندرگاہ اسمد پر ترکی قبضہ کی تصدیق قسطنطنیہ کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے کہ یونانیوں کے اسمد خالی کردینے کی وجہ سے اب مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں کے لئے قسطنطنیہ کا راستہ بالکل صاف ہوگیا ہے۔ اسکی کوئی امید نہیں کی جاتی کہ وہ اتحادیوں کی مقرر کی ہوئی حدود غیر جانبداری سے تجاوز نہ کرینگے اور نہ قسطنطنیہ پر بڑھنے کا ارادہ کرینگے۔

یونان کو اناطولیہ خالی کرنا پڑیگا۔ قسطنطنیہ سے لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ وہاں کے ترکی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ یونان میں اسقدر طاقت نہیں ہے کہ وہ ایشیائے کوچک میں زیادہ عرصہ تک لڑائی کو جاری رکھ سکے۔ اور اس لئے اسکو مجبوراً اناطولیہ خالی کرنا پڑیگا۔

فرانس یونانیوں کو کسیطرح کی مدد نہ دیگا پیرس کا تار مظہر ہے کہ ایوان کی کمیٹی امور خارجیہ نے آج ایک رزولیوشن بدیں مضمون پاس کیا ہے کہ مشرق قریبہ میں دوبارہ امن قایم ہونا چاہیئے۔ نیز اتحادیوں کی تجویز کو چونکہ یونان نے مسترد کردیا ہے۔ اسلئے فرانس یونانی گورنمنٹ کو مالی یا فوجی کسی قسم کی امداد نہیں دے سکتا۔

دارالعوام میں سوالات کے وقت مسٹر سیسل نے کہا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ یونانیوں نے ۲۷ جون کی شام کو شہر اسمد کو خالی کردیا تھا اور چونکہ شہر میں آگ لگادی گئی تھی اس لئے بہت کچھ پریشانی اور ہراس پھیلا ہوا تھا۔ بہت سے ارمنی اور غیر جانبدار ترک قسطنطنیہ کی طرف بھاگے جارہے تھے۔

ترک کھوئے ہوئے علاقہ کو لڑکر نہیں لے سکتے بیرن یوچیدا جاپانی اعلیٰ کمشنر نے دوران ملاقات میں بیان کیا کہ دردانیال و باسفورس سے جاپان کا گہرا تعلق ہے اور وہ کسی ایک قوم کی زیر حکومت نہیں رہ سکتیں۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ترک زمانہ جنگ کے اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کو اسلحہ کے ذریعہ لینا چاہتے ہیں اور یہ ناممکن ہے (خدا کے نزدیک ممکن ہے)

اتحادیوں کے خلاف بغاوت کا انکشاف قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ ایک وسیع سازش کا انکشاف ہوا ہے جسکی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ یہ سازش ماسکو کی زیر ہدایات عمل میں آئی ہے۔ سازش کا منشاء یہ تھا کہ قسطنطنیہ میں اتحادیوں کے خلاف بغاوت پھیلائی جائے۔ برطانوی حکام نے ایک سو روسی گرفتار کئے ہیں جنمیں تین بالشویک کمشنر بھی ہیں

سرحد پر خوفناک جنگ خبر آئی ہے کہ مسعودیوں کے ساتھ برٹش سپاہ کی خونریز لڑائی ہوئی سبب پہلے ایک برٹش دستہ پر وزیریوں نے حملہ کیا۔ اور دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ دونوں طرف سے خوب گولیاں چلتی رہیں۔ کرنیل شرلاک افسر کمانڈنگ جنڈولہ خود سپاہیوں کا دستہ لیکر مسعودیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے آئے۔ مگر جسوقت آپ نالہ عبور کرنا چاہتے تھے اوسوقت بدمعاش مسعودیوں نے جو ایک اونچی پہاڑی پر مورچہ باندھے ہوئے تھے۔ گولیاں چلانی شروع کردیں۔ اس کے بعد رات کو شریر مسعودیوں کی پارٹی نے زخمیوں پر سخت بے رحمی کی۔ بعض کی آنکھیں چہرے سے نکالدیں۔ اور بعض کے سر پر پتھر مارے اور بعض کے سر کاٹ لئے۔ غرضیکہ نہایت وحشیانہ سلوک روا رکھا۔ اگلے دن سپاہیوں نے ننگے مردے لاکر رسومات پوری کیں۔ تقریباً ۱۸ اموات ہوئیں۔ جن میں ایک کرنیل اور کپتان بھی شامل ہیں باقی دیسی سپاہی تھے تقریباً ۳۵ آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں ایک صوبیدار شامل ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو دعوت معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے لکھنؤ کانگریس کمیٹی کو ہدایت دی ہے کہ پادری نارمن بینٹ کی دعوت کو جو ایک گارڈن پارٹی میں شریک ہونے کے لئے دی گئی ہے منظور کرلیا جائے پادری صاحب نے اس گارڈن پارٹی میں بہت سے یورپینوں اور ماڈریٹوں کو بھی مدعو کیا ہے (انگریز پادری کی دعوت میں کوئی حکمت ضرور ہوگی)

مقدمات قادیانی وترابی ۔ جو امرتسر میں منشی قاسم علی وغیرہ اور حکیم ابوتراب کے درمیان ہو رہے ہیں۔ بغیر کسی کارروائی کے ۵۔ کو ۲۰۔ جولائی مقرر ہوئی ۔

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑہاتی ہے ابتدائی سل دق دکھانسی بخار اور کمزوری سینہ کیلئے از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان بابکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہوگی قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۲ معہ محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادت ماہ جون ۲۱ء

جناب مولوی ابوعطا محمد سلیمان صاحب سعدی سے لکھتے ہیں۔ پہلے بھی چند مرتبہ حضور سے مومیائی اپنے لئے اور دیگر اشخاص کے لئے منگوا چکا ہوں۔ باذن اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے اب چوٹ کے درد کے لئے ایک چھٹانک بصیغہ وی پی جلد ترحمت فرما کر ممنون فرماویں۔ ۲۵ - جون ۲۱ء)

جناب مولوی عبدالستار صاحب بکوہر سے لکھتے ہیں۔ کئی مرتبہ آپکے کارخانہ سے مومیائی منگا چکا ہوں اسمیں شک نہیں کہ واقعی قابقدر چیز ہے اب ایک چھٹانک ہمارے دوست منشی محمد اسمعیل صاحب سوداگر کے نام بہت جلد بطور وی پی رحمت فرماویں۔

ملنے کا پتہ۔ **منیجر دی میڈیسن ایجنسی - امرتسر**

علم دوست اصحاب کے لئے خوشخبری

تاریخ بیت اللہ شریف خانہ خدا زاد اللہ شرفہا کی مفصل و مکمل تاریخ ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کیلئے لکھائی چھپائی نہایت خوبصورت کاغذ سفید چکنا اعلےٰ درجہ کا قیمت ۱۲

بابل قرآن شریف کی آیت ببابل ہاروت و ماروت میں جس بابل شہر کا ذکر ہے اسکے مفصل و مکمل حالات اسکے عجائبات اسکے باقیات کا بیان آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی ترقیات تہذیب کا فوٹو موجودہ تحقیقات کا نچوڑ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۸

شداد اور اسکا بہشت شداد اور اسکے بہشت کے مفصل حالات اور حیرت انگیز انکشافات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب ۳

انجام دنیا اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیسے آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کا کیا ارشاد ہے مزیدار کتاب ۳

سوانح بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کی حرم محترم بلقیس ملکہ سبا کی سوانحعمری ۴

اسلام اور علماء فرنگ۔ مذہب اسلام کی تائید میں علماء یورپ و امریکہ کی رائیں۔ ۶

ملنے کا پتہ۔ **خالد برادرس۔ امرتسر**

صحبت صالح

شمیم ہند پرفیومری کی نفیس [illegible] خوشبوئیں۔

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑا	عہ عا ے للعہ رشہ - عشہ تک
" گلاب	عہ عا ے للعہ رعہ عہ تک
" موتیا	عہ عا ے للعہ رعہ تک
" حنا مشک	عا ے عہ رتک
روح خس	ے عہ رتک
" گلاب	سو روپیہ تولہ تک
عطر چنبیلی	عا ے للعہ عہ رعہ رتک
" نرگس	عا ر عہ ر
" مولسری	عا ر ے ر
" چمپا	عا ر ے ر

نام روغن	قیمت فی سیر وزن پختہ (۸۰ سیر)
چنبیلی	ے عہ رعہ
بیلہ	"
موتیا	ے ر
کیوڑہ	شہ تک

پتہ۔ **شیخ عبدالرؤف شمیم ہند پرفیومری قنوج**

پڑھئے ضرور پڑھئے

کتاب گنجینہ حقیقت اسلام جسمیں اسلام کی صداقتوں اور معارف کا ایسا پرحکمت فلسفہ حسب مذاق زمانہ عام فہم اور دلچسپ پیرایہ میں لکھا گیا ہے کہ دیکھتے ہی جی خوش ہو جاتا ہے قیمت صرف ۱۲ **ہمارے نبی کی پیاری حالات** نبی عربی فداہ ابی و امی سے محبت رکھنے والے اور آپکی محبت قابل دید سوانح چاہنے والے اس کتاب کو منگالیں کاغذ اعلےٰ اور خط بھی بہت اچھا ہے قیمت ۱۲ **کنز الآخرت** جدید طبع قابل دید و بے نظیر کتاب ۱۰ **مشیر حسن** مجرب نسخوں کا مجموعہ ۸ **انتخاب کلام اکبر الہ آبادی** مجلد ۱۲ **حیات سعدی** ۱۱ **سوانح مولانا روم** ۱۲ **احکام الجمعہ** قابل دید ۸ **مرقع عبرت** دردناک نظمیں ۵ **نوٹ**:- محصول بذمہ خریدار ہوگا۔ کل تین روپیہ کی خریداری پر تین کتابیں پنجاب کا تحفہ عجائب گھر۔ پند مزیدار۔ مفت بھیجی جائینگی۔

پتہ:- **منیجر حمیدیہ بک ایجنسی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)**

ہندوستانی ممیرا کا سرمہ

اس سرمہ کا نسخہ تقریباً بیس سال ہوئے کہ ایک رحمت الٰہی کا طریقہ پر میرے ہاتھ آگیا جو ایک خاندانی راز کیطرح مدت دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا میں نے صدہا آدمیوں پر اسکا تجربہ کیا اور بفضلہ وہ اچھے ہوئے جن شکایتوں میں اسوقت تک کامیابی ہو چکی ہے حسب ذیل ہیں۔ ضعف بصارت۔ دھند غبار۔ پپوٹوں کی سوزش آنکھ میں خون کی چھینٹ گوہانجنی رتوندی پھلی۔ ناخونہ خشکی چشم ڈھلکا نزلک سرخی علاوہ امراض بالا کے تندرست آنکھوں میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے سندیں جتنی کہئے پیش کردیجائیں مگر طول امل ہے ان سے کچھ فائدہ نہوگا۔ اس سے زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ جن صاحبوں کو ضرورت ہو یا آزمانا چاہیں ایک کارڈ پتہ ذیل پر بھیجدیں انکو بغیر لئے کے کچھ قیمت یا خرچہ دوائی کا دینا پڑیگا میں اپنے صرف سے ایک شیشی سرمہ بھیجدونگا۔ وہ اپنے اور اپنے اعزا و احباب پر آزمالیں مفید ثابت ہو نیپر عہ فی تولہ علاوہ خرچ طلب فرمادیں قیمت اسقدر کم ہے کہ بینائی کی نعمت کیلئے کچھ بھی نہیں

[illegible]

پتہ:- **ڈاکٹر نبی محمد خان** مہتمم ادارہ فاریبی ودھ شیم طوران (بہ دہلی)

نمبر ۶۱۶۲ رجسٹرال ۳۵۲
ب راجپوت امام مسجد
ڈاکخانہ سکھانہ ضلع گوجرانوالہ
SAKHANA
GUJRANWAL

چند مفید کتابیں

مصنفہ جناب راشد الخیری دہلوی (۱) صبح زندگی قیمت فی نسخہ عہ (۲) شام زندگی عہ (۳) شب زندگی عہ (۴) سراب مغرب ۱۱ (۵) شیخ سنوسی ظہور مہدی ۸ (۶) فتح ربانی در مباحثہ قادیانی ۱۰ (۷) آئینہ قادیانی یعنی قادیانی قرآن دانی ۶ (۸) ترک اسلام ۱۰ (۹) [illegible]

پنجابی جنتری مصنفہ مولوی عبد المجید [illegible] جسمیں غزلیں اور مختصر حالات مولوی ظفر علی خان اڈیٹر زمیندار درج ہیں قیمت ۸ **پیاری آنکھوں کا سرمہ** [illegible] پانی [illegible] بصر کے واسطے خصوصیت سے مفید ہے بچوں سے بوڑھوں تک کو مفید ہے۔

نوٹ:- جو صاحب یہ کتابیں یا سرمہ پانچ روپیہ کا طلب کریگا۔ اسکو ۸ کی ایک کتاب مفت دی جائیگی۔

المشتہر **حاجی فضلدین و عبدالعزیز** بمقام چک خونی
ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات (پنجاب)

تازہ تصنیف

ایہا الاحباب امید [illegible] اسلام کے ذکر

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

غزوات نبوی ﷺ یہ [illegible] صاحب بی اے کی تازہ تصنیف ہے جسمیں لائق مصنف نے وہ تمام لڑائیاں جو حضور کو کفار عرب سے پیش آئیں بالتفصیل قلمبند کی ہیں صحابہ کی جان نثاریاں اور وفاداریاں بہادری اسلام کے کارنامے اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل دیئے گئے ہیں قیمت صرف ۸

مکتوبات نبوی حضور کے وہ تمام خطوط و مکاتیب جو حضور نے شاہان عرب و عجم کو بغرض تبلیغ اسلام کے لکھے اور ان کے جوابات اور معاہدات جو غیر اقوام کو حضور نے بھیجے اور جاگیریں جو بعض لوگوں کو آپنے عطا کیں اور وہ خط جو حضور نے مقوقس شاہ مصر کو لکھا تھا۔ اور اب تک وہ اصل خط خزانہ قسطنطنیہ میں محفوظ ہے اسکا عکس بھی بصرف زر کثیر اس کتاب کے اندر دیا گیا ہے۔ جس سے اوس وقت کے رسم الخط اور طرز تحریر پر خوب روشنی پڑتی ہے اور اسپر حضور کی مہر بھی ثبت ہے۔ قابل دید قیمت ۱۲

تحفة الخلفاء الراشدین ﷺ بزبان سہل فارسی شیعہ مطاعن کی وہ تردید کتاب و سنت سے کیگئی ہے کہ باید و شاید تازہ تصنیف ہے۔ عمہ

سیرة النبی حصہ دوم۔ علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی معرکة الآرا کتاب کا دوسرا حصہ بھی بغرض فروخت ہمارے پاس موجود ہے قیمت مجلد عہ خرچ ڈاک وغیرہ بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر **منیجر بیت العلوم لاہور شہر** - (کسان بلڈنگ)

بھوکا دشمن

[illegible]

روغن درد

یہ روغن جملہ امراض یعنی گٹھیا یا درد کمر، جوڑ کا درد نیا ہو یا پرانا اور ہر قسم کے بادی دردوں کیلئے انشاء اللہ نافع ہے۔ سوائے چوٹ کے، اور ان بیماروں اور گٹھیا والوں کو فائدہ پہنچانا اسکا خاص کرشمہ ہے یقیناً میں کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا کیونکہ اچھا کرنا نہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے لیکن میں نے تجربہ کیا ہے۔ بہت مفید پایا ہے۔ اور اشتہاروں کیطرح مبالغہ نہیں کرتا۔ میری خاص غرض لوگوں کو فائدہ پہونچانا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

پتہ:- **انوار الحق** دستار بند محلہ باقر گنج
ڈاکخانہ لہریا سرائے دربھنگہ

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی متبرک انگوٹھیاں بیحد خوشنما خوبصورت اور بے نظیر نایاب تعجب خیز حیرت انگیز اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔ **انگوٹھی ۱** اسکے نگینے کے مقام پر حیرت انگیز طریقہ سے ذرا سی جگہ میں تمام سورة الحمد شریف ایسی صفائی اور خوشخطی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہوجاتا ہے۔ اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہیں آتا باوجود بیحد باریک ہونے کے ہر ایک لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ خوشنمائی اور خوبصورتی کے تحریر کے اوپر مجلّی شیشہ جڑ دیا گیا ہے ہدیہ فی انگوٹھی۔ اگر الحمد شریف کے نیچے اپنا نام بھی کھدوانا ہو تو عہ۔ **انگوٹھی ۲** اسیطرح قل ہو اللہ شریف کی انگوٹھی کا ہدیہ عہ معہ نام **انگوٹھی ۳** کلمہ طیبہ لکھا ہوا۔ ہدیہ عہ معہ نام **انگوٹھی ۴** آیت کریمہ لکھی ہوئی انگوٹھی ہدیہ عہ معہ نام عہ۔ اگر یہ انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس فرما کر قیمت واپس منگا لیں۔

پتہ:- **شیخ حبیب احمد** پانی پت محلہ انصار۔

اشتہار ادویہ

بمقتضائے [illegible] مبرکہ [illegible] اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ جو دوا تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہو۔ اسکو مشتہر کیا جائے امید ہے شائقین اور طالب مجربات و مفیدات سے فائدہ اٹھاوینگے فرمائش کنندہ اپنا نام و مفصل پتہ ضرور تحریر فرماویں (محصول بذمہ خریدار) **سرمہ نور العین** مصدقہ مولوی [illegible] صاحب واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام و مفید تمام ثابت ہوا ہے [illegible] **روغن روح** مصدقہ مولوی صاحب موصوف [illegible] بے نظیر [illegible] ازالہ بیماری کا کرتی ہے [illegible] **سفوف دافع جریان** [illegible] مجرب [illegible] **لعوق کالی کھانسی** بچگان کیلئے مجرب فی ڈبہ [illegible] [illegible] آرام ہوتا ہے عہ

پتہ حکیم محمد [illegible]

اہلحدیث امرتسر
جناب مولوی فتح
موضع سوہاوہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـلـہ
رؤسا و جاگیرداران " " عـہ
عام خریداران سے " " شـہ
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن!

جلد ۱۸ **نمبر ۳۹**

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔
(۴) بے رنگ ڈاک جملہ واپس ہوگی۔
(۵) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

امرتسر مطبوعہ ۷- ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲- اگست ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

عید کی آمد	صفحہ ۱
اہلحدیث کی اقتدا	" ۲
قادیانی مشن (کذبات مرزا ۵)	" ۵
قادیانی حدیث دانی	" ۶
تراجم علماء اہلحدیث	" ۶
حضرت باہو کا مذہب	" ۷
ایک مُلّا کی چالاکی	" ۹
فتاوے	" ۱۰
ملکی مطلع	" ۱۱
متفرقات	" ۱۳
انتخاب الاخبار	" ۱۴
اشتہارات	" ۱۵

عید کی آمد مبارک

بِاَیَّۃِ حالٍ عُدتَ یا عیدُ
بِما مضیٰ اَم بِاَمرٍ فیکَ تجدیدُ
اَمّا الاَحِبَّۃُ فالبیدُ اَدونَہُم
فَلَیتَ دونکَ بیدٌ دونَہا بیدُ

عرب کا مشہور منہ زور شاعر متنبی قصیدہ گو ہے مگر کبھی کبھی صنائع قدرت اور اثرات عشق پر بھی کچھ نہ کچھ لکھا کرتا تھا یہ دو شعر جو ہم نے زیب عنوان کئے ہیں۔ یہ بھی اثرات عشق میں سے ہیں۔ ان کا ترجمہ مع مطلب یوں ہے متنبی آنے والی عید کو مخاطب کرکے کہتا ہے

اے عید! تو کس رنگ میں آئی ہے۔ کیا گذشتہ مصائب اور تکالیف کو لیکر آئی ہے یا کسی نئی چیز کے ساتھ آئی ہے۔ دوستوں کی ملاقات میں تو بے حساب جنگلات حائل ہیں۔ کاش تجھ میں بھی کئی جنگل حائل ہوتے ان جنگلوں سے پہلے کئی جنگل ہوتے یعنی اے عید! حالات حاضرہ کہہ رہے ہیں کہ تیرا آنا ہمارے لئے کوئی مقام مسرت نہیں پھر نہیں معلوم تو کیوں آئی ہے۔ دوستوں کی جدائی پر عید کی خوشی کو کالعدم سمجھنا عام دستور ہے۔ یہانتک کہ اردو شاعر نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

عید کے دن سب ملینگے اپنے اپنے یار سے
ہم گلے لگ لگ کے روئینگے در و دیوار سے

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ آنیوالی عید ہم مسلمانوں کے حق میں کیسی ہے؟ کیا مقام مسرت ہے یا مقام حزن و ملال؟ کچھ شک نہیں کہ مسلمان قوم من حیث القوم ایک جسم ہیں۔ اس وقت اسلامی جسم پر جو عوارض اور امراض وارد ہیں۔ انہیں سے ایک ایک بھی موجب صد افکار ہے۔ جو دن آتا ہے گذشتہ روز سے زیادہ پریشان کن ہوتا ہے۔ جو مصائب گذشتہ سال نہ تھے

خطبہ عید اضحیٰ مصنفہ مولینا ابوالکلام آزاد مع مسئلہ خطبات جمعہ و عیدین۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ۔ قیمت فی نسخہ مع محصول ۴ر پیشگی (لفافہ میں ٹکٹ بھیجدیں) اگر روپیہ پیشگی آنے پر پانچ نسخے
احکام قربانی جسکو تیار کر ۔ دو روپے پیشگی آنے پر ۱۲ نسخے - پانچ نسخے کا دی [illegible]

گلزار احمدی معارج النبوۃ کا ترجمہ پنجابی نظم میں تین جلد میں دلچسپ اور دلپسند پیرایہ میں واعظان شیرین زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے قیمت ہر سہ جلد للعہ رعایتی پتہ:- حاجی غلام نبی جلدساز بازار امرتسر

لال سٹیم پریس انارکلی لاہور میں باہتمام لالہ کرم چند صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

وہ آج موجود ہیں۔ چند ہی ایام میں تمام مقامات مقدسہ اسلام کے ہاتھ سے نکلکر کفر کے پنجے میں چلے گئے۔ لاکھوں مسلمان بھائی شہید ہو گئے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں ہماری مسلمان بہنیں بیوہ ہو گئیں۔ ہزاروں بچے آگ میں جلائے گئے۔ ہزاروں میل مربع زمین اسلامی قبضے سے نکلکر کفر کے جھنڈے تلے چلی گئی۔ ابھی آئندہ خدا جانے کیا دیکھنا ہے اس لئے عید کس کی اور بقرعید کس کی۔

اب تو سال بھر محرم ہی سمجھنا چاہیئے۔ آہ اسے
شادی و عیش کی گھڑی پہ قیامت
عید کا چاند بھی ماتم نظر آتا ہے ہمیں

ایک تو اسلامی حکم ہم مسلمانوں کے برخلاف آجکل جاری ہے (خدا اسے مبدل کرے) دوسرے ہمارے اعدا ہمکو پریشان کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے قرآنی ارشاد

وَالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

نہ سنا ہوتا تو خدا جانے ہم ان مخالفوں کے ہتھکنڈوں کے اثر سے کہاں تک گل گئے ہوتے۔ جو آئے دن مسلمانوں کی تباہی کی خبریں سناتے ہیں۔ بارشاد قرآنی

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمُ الدَّوَائِرَ

ہر وقت ہماری بربادی کے منتظر ہیں۔ ہم بھی حسب اعلان قرآن مجید ان کو بتائے دیتے ہیں کہ

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ

(انہی پر برے دن آئینگے ان شاء اللہ)

پس ا مسلمان بحکم شریعت صرف اتنی عید منائیں کہ نماز عید پڑھیں۔ نماز میں اور خطبے میں مسلمانان دنیا کی بحالی عزت اور ترقی اقبال کی دعا کریں اور اپنے اخراجات میں غرباء اور مساکین خصوصاً ستم رسیدگان سمرنا کا بھی حصہ سمجھیں ؎

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

رسالہ شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ شاہ انگلستان کا دہلی دربار میں آنا اس غرض سے تھا کہ مرزا صاحب کی تکذیب کرے۔ قابل دید ہے قیمت ۲ر محصول ۹ پائی۔ (مینیجر اہلحدیث)

اہل حدیث کی اقتدا

قربان جائیے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کے کہ اپنی امت کے اختلاف کی صورت میں شیرازہ بندی کا ہمیشہ لحاظ رکھا اور ایسے احکام جاری کئے کہ گو امت کتنے اختلاف میں پڑ جائے تاہم وہ ایک جگہ جمع ہو سکے۔ خاصکر وہ کام جو اصل مقصود اسلام ہیں یعنی نماز روزہ۔ حج وغیرہ۔ نماز کیا ہے؟ ایک دین کے پیروؤں کا اپنے طریق پر اپنے مانے ہوئے خدا کے سامنے عبادت کرنا جس سے ثابت ہو سکے کہ یہ لوگ جو بظاہر مختلف الاوضاع اور متخالف الحرکات نظر آتے ہیں درحقیقت ایک ہی درخت کے مختلف ٹہنے ہیں جنکا تنہ ایک ہے اسلئے ایک دین کے پیرو کہلانے کے مستحق ہیں نماز کی بابت کیسے صاف اور صریح احکام صادر فرمائے

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ

جو نماز پڑھے اوس کیساتھ مل کر پڑھ لیا کرو

حدیث میں صاف فرمایا

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ

(ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو)

باوجود ان صریح احکام کے جدت پسندوں کی طبیعت نے نئی نئی ایجادیں کیں۔ جہاں ذرہ اون سے کسی کو اختلاف ہوا اون کا پہلا غصہ اسی پر نکلا کہ اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان لوگوں سے پرہیز کرنا عین حکم خدا ہے۔ بغور دیکھا جائے تو یہ اصول بہت پرانا ہندوانہ شکل میں چلا آیا ہے برہمنوں کے زمانہ میں جب دوسرے مذاہب نے زور پکڑنا شروع کیا تو برہمنوں نے قلعہ بند ہو کر عافیت اسی میں دیکھی کہ ان سے چھوت کا حکم جاری کیا جائے چنانچہ آجتک اونکی یہ حالت ہے کہ ہاتھ میں کھانا لیکر بازار میں چلتے ہوئے کبھی ادھر کبھی ادہر سانپ کیطرح گھومتے جاتے ہیں بعینہ یہی حالت اون مسلمانوں خصوصاً بدعتی مسلمانوں کی ہے جن کو اون کے پیشواؤں نے کسی مصلحت سے فتوے دے رکھا ہے کہ اہلحدیثوں اور دیوبندیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مسجد میں آتے ہیں۔ جماعت کھڑی ہے کبھی ادھر جاتے ہیں کبھی ادہر۔ کبھی وضو کے بہانے بیٹھ جاتے ہیں کبھی کھانستے ہیں کبھی استنجا کے بہانے ٹہلتے ہیں۔ سچ ہے

كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

انہی مفتیوں میں سے ایک مفتی صاحب نے اخبار الفقیہ میں فتوے شائع کرایا تھا۔ کہ اہل حدیث کے پیچھے اقتدا درست نہیں۔ ہم نے ۱۷ شوال ۲۴ جون کے اہلحدیث میں اس فتوے کی تنقید کرتے ہوئے اصولاً اس بات پر زور دیا تھا کہ ہمارے حضرات علماء مقلدین کا فتوے وہی قابل شنوائی ہو سکتا ہے جو امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہو۔ اس دعوے پر فقہ اور اصول فقہ سے شہادتیں نقل کی تھیں کہ مقلد کا فتوے بس اسی طرح ہونا چاہیئے کہ امام صاحب نے یوں فرمایا ہے۔ اس کا خلاف کرنے والا دائرہ تقلید سے باہر۔ پس اس اصول کے ماتحت فیصلہ یوں ہے کہ مفتی صاحب اپنے امام کا فتوے دکھا دیں کہ اہلحدیث کے پیچھے یا ان عقائد والوں کے پیچھے جو اہلحدیث میں واقعی پائے جائیں اقتدا درست نہیں (قصہ ختم) ہماری طرف سے تو جواب اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے تمہارے مسلّم واجب الاطاعۃ امام بلکہ امام الائمہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا صاف حکم ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس کے مقابلے میں تم لوگ اس امام عام کے الفاظ طیبہ میں کوئی حکم پاتے ہو تو پیش کرو جس کا مطلب اسی طرح صاف ہو کہ غیر مقلدوں یا فلاں فلاں عقائد والوں کے پیچھے اقتدا مت کرنا اگر امام عام سے نہیں دکھا سکتے تو امام مخصوص ہی سے دکھاؤ۔ کہاں سے دکھائیں نہیں دکھا سکتے۔ وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ۔

ناظرین! آپ حیران ہونگے کہ ہمارے اس مطالبے کو بوجہ عدم وجدان کے وہی مفتی صاحب کس حقارت آمیز الفاظ میں ذکر کرتے ہیں

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ۔ دو نور مومن کا بیان۔ توحید اسلامی کی تائید اور شرک و کفر کی تردید۔ پنجابی نظم۔ واعظوں کو مفید۔ [illegible]

جسطرح قرآن کے دلائل سنکر اس کے مخالف کہا کرتے تھے۔

مَاذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا

(اس مثال سے خدا کو کیا منظور ہے؟)

آپ لکھتے ہیں:۔

"صاحبان بصیرت پر روشن ہو کہ میں نے اخبار الفقیہ مورخہ ۵۔ جون ۱۶ء میں چند استفتاء کے جوابات لکھے تھے جن کو دیکھکر اڈیٹر اہلحدیث طیش میں آ گئے۔ اصل مسئلہ پر تو سوائے اس کے کہ مقلد اپنے امام کا قول پیش کرے کچھ نہ کہہ سکے یونہی دل کا پرانا بخار نکالا تین چار کالم اخبار کے سیاہ کر دیئے جنکا ماحصل یہ تھا کہ ہم خدا و رسول کے ماننے والے ہیں ہمارے عقائد گندہ نہیں۔ آپ کے کنوئیں میں سے وضو غسل کر کے ہم بحدیث صلوا خلف کل بر و فاجر امام بن سکتے ہیں۔ جناب مولانا صاحب! سنئے یہ جو آپ نے فرمایا کہ آپکا فرض تھا کہ آپ کچھ بھی فرماتے اس پر ابوحنیفہ صاحب کا قول نقل کرتے مولانا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز کے لئے طہارت فرض ہے اور امکان کذب باری تعالے کے وہ قائل نہیں مگر تعصب کا ستیاناس ہو کچھ نہیں کرنے دیتا۔ افسوس کہ آپ دوسرے کو بے علم جانتے ہیں۔ مگر حقیقت میں آپکو تفقہ حاصل نہیں" (الفقیہ ۲۰۔ جولائی ص۳)

اہلحدیث ہم نے کسی کو بے علم کہا نہ آپ کو فقیہ بتایا۔ ہاں ہم نے جو کچھ کہا اور کہتے ہیں علماء اصول کی مقرر کردہ حدود سے باہر نہیں کہتے۔ جبکہ تمہارا مسلّمہ اصول ہے

یفتی علی قول الامام علی الاطلاق

(ہمیشہ امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہونا چاہیئے)

تو پھر تم اس سے کیوں طرح دیتے ہو۔

طہارت کی فرضیت کے ہم بھی قائل ہیں طہارت وہی ہے نہ؟ جو ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں لکھی ہے جسکے ارکان منہ ہاتھ پیر کا دھونا اور سر پر مسح کرنا وغیرہ ہے۔ ہم کیا سارے کلمہ گو اس کے قائل ہیں۔ امکان کذب باری کے متعلق امام صاحب کی تصریح نہیں آئی تو ان کے مقلد علماء دیوبند سے تو ملتی ہے آپ ان سے پوچھئے کہ وہ کیوں اس کے قائل ہیں اچھا اگر امام صاحب امکان کذب کے قائل نہیں تو کیا یہ بھی فرمایا ہے کہ جو امکان کذب کا قائل ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں؟ یہی دکھا دو۔ ودونہ خرط القتاد۔

آپنے امام صاحب سے تو کوئی قول نہ دکھایا ہاں اپنی طرف سے زور مار کر دو وجہیں بتائی ہیں۔ جو اپنے خیال میں بڑی زبردست سمجھی ہیں آپ لکھتے ہیں "غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہ ہو سکنے کی میں نے صرف موٹی دو ہی وجہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے عقائد درست نہیں۔ دوسرا یہ کہ اون کے علیات نجاست آلودہ ہوتے ہیں۔ جو عند الشرع مقبول نہیں پہلے غیر مقلدین کے عقائد کچھ عرض کرتا ہوں تاکہ لوگوں کو کچھ معلوم ہو جائے کہ یہ ہے انکا ایمان۔ صرف زبانی کلمہ گوئی مفید نہیں۔ کیا مسیلمہ کذاب خدا و رسول کو نہیں مانتا تھا۔ کیا مرزا خدا و رسول کو نہیں مانتا تھا۔ گو آپ ان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے کیا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔ جیسا کہ بیٹا باپ کو جوتیاں مارے۔ گالیاں دے بیٹا ہونے سے نہیں نکلتا۔ یونہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا۔ اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے پیغمبر خدا کو صریح گالیاں دے اسلام سے نہیں نکلتا۔ غیر مقلدوں کا خدا کو جھوٹ پر قادر ماننا اس سے بڑھکر گندہ عقیدہ کیا ہو گا؟ کذب وہ کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کو کاذب کہکر ان پر لعنت کی ہے۔ یہ کام اس سے کیسے ممکن ہو گا۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ کذب کا گمان کرنا اللہ تعالیٰ پر کفر ہے جب خدا کو بھی خالی نہ چھوڑا تو ولی نبی کب خالی رہ سکتے ہیں ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

نعوذ باللہ جب خدا ہی جھوٹ بولیگا تو سچ کیا عبد الوہاب میرا [illegible]؟ غیر مقلدوں کے عقائد کی تفصیل دیکھنی ہو تو فتوے رضویہ میں دیکھو"

(۔ ۔ ۔)

اہلحدیث سارا غصہ اپنے حقیقی بھائی دیوبندیوں کا غریب اہلحدیثوں پر نکال رہے ہیں

خوب گفتہ آید در حدیث دیگراں۔ اچھا صاحب سنئے ہم آپکو آپکے بھائیوں کا عقیدہ بتاتے ہیں۔ تاکہ آپکو معلوم ہو کہ اس مسئلہ کی اصلیت کیا ہے۔

امکانِ کذب باری کیا چیز ہے خدا نے مشرک نہ بخشنے کی حتمی خبر دی ہے کہ میں مشرک نہ بخشونگا۔ یہ خبر بالکل سچی اور صادق ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مشرک بخشنے پر اسکو قدرت ہے یا نہیں یعنی مشرک کا بخشنا ایسا محال ہے جیسے اپنا شریک پیدا کرنا محال ہے؟ آہ شیخ سعدی مرحوم زندہ ہوتے تو آپکو سمجھاتے ؎

اگر در دہد یک صلائے کرم!
عزازیل گوید نصیبے برم

اسکی قطعی قرآنی دلیل سننی چاہو تو سنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی مشرک امت کے حق میں عرض کرینگے

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(اے مولا! اگر تو ان مشرکوں کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشدے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے)

کیا لطیف پیرایہ میں اشارہ کمال قدرت پر ہے کہ خدا اپنی بتائی ہوئی خبر کے خلاف کرنے پر قادر ہے۔ یہ ہے امکان کذب کی احسن تصویر کہئے اب کیا رائے ہے؟

نوٹ ہم اس اصطلاح [illegible] نہیں جو اخباری بابت علماء نے [illegible] کرم و عفو کہنے سے حقیقت خبریہ نہیں بدل سکتی فافہم

جناب مقلد مفتی صاحب! سنئے میں آپکو اور ایک قریب راستہ سے لے چلوں۔ بتائیے [illegible] خبر خلاف حکم الٰہی وقوع پذیر ہونا محال بالذات ہے یا محال بالغیر ان دونوں لفظوں کے [illegible] خوب سمجھ لیجئے گا ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

لطیفہ آپ لکھتے ہیں کہ غیر مقلدین کے عقائد فتاویٰ رضویہ مصنفہ حضرت بریلوی میں دیکھو"

---

[1] بھلا جو خدا کے سوا اوروں سے حاجات مانگے اور نبی کے سوا کسی دوسرے کا اتباع فرض سمجھے وہ مرزا سے کم کیوں؟ (اہلحدیث) خدا کو کذاب کہنے والا بیشک کفار کذاب ہے اور غیر قائل کو قائل کہنے والا کون؟ (اہلحدیث)

[2] بھلے آدمی حکمہ عامہ اور مطلقہ عامہ میں تمیز کسی معقولی استاد سے پوچھ لو۔ ہوتی ہے؟ (اہلحدیث)

سبحان اللہ! یہ ایسا ہی فقرہ ہے جیسے آریہ کہے مسلمانوں کے عقائد "تکذیب براہین احمدیہ" مصنفہ پنڈت لیکھرام میں دیکھو۔ بہت خوب! ایسا کہنے والے دونوں بریلی کے ... خانے میں بھیجنے کے لائق ہیں۔

دوسرا عقیدہ آپکو اہل حدیث کا یہ ملا ہے کہ "خدا کے ہاتھ پاؤں، پنڈلی وغیرہ سب کچھ ہیں۔ عرش پر پاؤں لٹکا کے بیٹھا ہوا ہے۔ خدا کے لئے مکان ثابت کیا اور بندے کیطرح سب اعضا ثابت کئے ہیں" (" ")

اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ کیوں افترا کر کے اپنا اعمالنامہ خراب کر رہے ہو۔ آخر ایک روز آنیوالا ہے جب کہا جائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (لو اپنا اعمالنامہ پڑھ لو اور خود ہی حساب کر لو) ہم خدا کو۔ اوس کے فرشتوں کو اور سننے والے سب انسانوں اور جنوں کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ اہلحدیث پر افترا ہے بس اسکا جواب یہی کافی ہے کہ یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

(نہ خدا کی مانند کوئی ہے نہ خدا کسی کی مانند ہے)

اہل حدیث کے عقائد کی مزید تفصیل چاہیں تو کتاب الاسماء والصفات دیکھ لیں۔

تیسرا عقیدہ اہلحدیث کا قابل اعتراض یہ بتایا ہے کہ یہ لوگ آں حضرت کے حق میں علم غیب ہونے کے قائل نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "حضور کے اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ ماکان ومایکون کے عالم ہیں حتیٰ کہ جنتی اور دوزخی کو معلوم کر چکے ہیں۔ جو اس بات کا منکر ہو اس نے کب رسول کو مانا جس نے رسول کو نہیں مانا وہ امام ہرگز نہیں ہو سکتا ہو المراد" (" ")

اہلحدیث بس لے دے کے یہ بات پائی گئی اسکا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا قائل نہ ہو اوس کے پیچھے اقتدا درست نہیں۔ بہت خوب! اس دعوے پر لاؤ امام کا کوئی قول۔

آنحضرت کے علم غیب کا مسئلہ تو ایسا صاف ہے کہ کسی ایماندار کو اس میں کلام نہیں ہو سکتا۔ اللہ اللہ کیسا صاف ارشاد ہے

مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ (پ ۲۶ ع ۱)

(اے رسول! تو کہہ دے میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ آئندہ زندگی میں کیا پیش آئیگا اور تمہارے ساتھ کیا؟)

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ

(اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا)

اسی لئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں جو کوئی کہے کہ آنحضرت غیب جانتے تھے وہ جھوٹا ہے تمہارے مسلمہ امام ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"تمام علماء حنفیہ نے قطعی فتوے کفر دیا ہے آنحضرت کے عالم الغیب ہونے کے عقیدہ پر"

کیسے۔ ایسی (قرآنی۔ حدیثی اور فقہی) تصریحات ہوتے ہوئے بھی آپ برعکس اس کے کہتے ہیں کہ آنحضرت کو علم غیب تھا تو چاہیئے ہم آپ کی رعایت سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اس دعوے پر امام صاحب کا کوئی قول پیش کرو۔

ناظرین! آپ حیران ہونگے کہ اسلام پر کیسا تغیر آیا ہے کہ ایمان کفر اور کفر ایمان بن رہا ہے۔ انا للہ۔ یہ کوئی غیر متوقع بات نہیں۔ بلکہ یہ ایسی بات ہے کہ اسکے وقوع کی خبر پہلے ہی سے حضور علیہ السلام نے دی ہوئی ہے۔ ایسے نازک اور خطرناک زمانہ کو دیکھکر مصلحان اور مجددان اسلام شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہ کے حق میں دعا نکلتی ہے خدا ان کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے آمین!

حضرات! آپ حیران ہونگے کہ اتنا بڑا دعوے جو قرآن کے۔ حدیث کے۔ فقہا کے اور دنیا بھر کے علماء امت کے خلاف ہے اسکی دلیل قائل نے کیا دی ہوگی۔ غالباً آپ لوگ منتظر ہونگے کہ وہ دلیل بھی سنی جائے۔ اس لئے آپکو وہ زبردست دلیل سناتے ہیں۔ جو مفتی فقیہ صاحب نے لکھی ہے لکھتے ہیں:۔

"میرے اس قول کی تصدیق کتب تفاسیر میں ملتی ہے حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب وقال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادي كذا وكذا وما يدريه بالغيب رواه ابن جرير هكذا في الدر المنثور جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ ۔ یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس نے حضور سے اونٹنی کا پتہ پوچھا۔ چونکہ آپکو علم غیب حاصل تھا۔ آپنے فرمایا کہ فلاں جنگل فلاں مکان میں ہے ایک منافق نے کہا کیا محمد غیب جانتے ہیں؟ تو خدا نے یہ آیت اتاری کیا اللہ اور رسول کو ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو ایمان کے بعد" دیکھو اس آیت میں اتنا کہنے سے کہ کیا محمد غیب جانتے ہیں کفر کا فتوے لگ گیا۔ بس جو مطلق حضور کے علم غیب کے منکر ہیں اُن پر کیا فتوے ہوگا؟" (" ")

اہلحدیث جل جلالہٗ۔ کہاں نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال فقہیہ اور کہاں یہ روایت جس کے معنے سمجھنے میں بھی فہم عالی کا دخل ہے۔ صاحب! یہ روایت ابن جریر میں اس سند کے ساتھ ہے۔

محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عيسى عن ابن ابي نجيح عن مجاهد انما كنا نخوض الخ

اس روایت کا سلسلہ مجاہد پر ختم ہے اور صحابی کا اس میں نام نہیں۔ اس لئے یہ روایت مرسل ناقابل حجت ہے مگر آپنے اپنی غرض برآری کے لئے اس میں ابن عباس کا نام لے دیا۔ خیر یہ تو آپکی ہوشیاری کا ثبوت ہے۔ آپ سنئے اس روایت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"ایک منافق نے کہا محمد (صلعم) ہمکو بتاتا ہے کہ فلاں اونٹنی فلاں جنگل میں ہے اس کو غیب کیسے معلوم ہوتا ہے؟"

اس سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ وہ اس خبر کو کہ اونٹنی

تقلید شخصی اور سلفی۔ دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث۔ تقلید کی تردید قیمت ۷ ر منیجر

فلاں جنگل میں غیب جان کر اس کے بتانے پر مضحکہ کرتا ہے یعنی اس خبر کا بتانا محض اتفاقیہ قرار دیکر حضور کی کسر شان کرنا چاہتا ہے۔ بہت اچھا اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ حضورؐ کو علم غیب حاصل تھا۔ ہاں صاحب! میرے دل میں آیا ہے کہ آپ کو شائد معلوم نہیں کہ متنازعہ علم غیب کیا ہے جسکی بتعلیم قرآن مجید علماء اسلام نفی کرتے ہیں۔ وہ علم غیب یہ ہے کہ میرے سر کے اور آپکی داڑھی کے بال بھی آنحضرتؐ کو معلوم ہیں محققین علما اس سے منکر ہیں۔ یہ نہیں کہ خدا نے اپنے نبی کو کبھی کوئی خبر بتائی ہی نہیں۔ غور سے سنو!

تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ[1]

میں آپ سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ اس دلیل کا علم غیب متنازعہ پر دلالت کرنا دلالات کی کونسی قسم ہے؟ اور اصطلاح فقہا اور اصولیین میں اس کا کیا نام ہے؟ ذرہ سوچ سمجھکر جواب دینا[1]

(باقی باقی)

قادیانی مشن

کذبات مرزا

ہم نے یہ سلسلہ کذبات مرزا صاحب اس غرض سے جاری کیا تھا کہ ہمارے معقول پسند احمدی دوست خاصکر لاہوری پارٹی کے حق پسند اس سے مستفید ہونگے۔ کیونکہ ان کا دعوے بہت معقولیت پسندی کا ہے مگر افسوس کہ انکی نسبت قادیانیوں کو ہم نے اقرب پایا۔ بعض نمبروں کے متعلق قادیانیوں نے اتنا تو مان لیا کہ مرزا صاحب نے جھوٹ نہیں لکھا سہو قلم سے ایسا لکھا گیا۔ بہت خوب! لیکن قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی پر افترا کی بابت دونوں نے چپ ہی سادھی۔ ہم نے یہانتک لکھا کہ قاضی صاحب کی جس تفسیر کو تم نایاب سمجھتے ہو ہم ہی اسکو مہیا کر دیتے ہیں تم لاہور میں ایک جلسہ کر کے ہم کو وہ عبارت یا اسکا مطلب تفسیر سے دکھا دو جو مرزا صاحب نے قاضی صاحب کی طرف حضرت ابوہریرہؓ کے غبی اور کند ذہن ہونے کی بابت لکھی ہے تو ہم مان جائینگے مگر وہ اس طرف نہ آئے پر نہ آئے۔ نہ کھلے لفظوں میں کذب مرزا کا اعتراف کیا۔ اس لئے ہم بھی اسے ختم شدہ مانکر آج نمبر جدید پیش کرتے ہیں۔ پس ایمان اور انصاف سے سنئے اور اوس دن کو خیال میں لاکر سنئے جسکی بابت ارشاد ہے:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ

(تابعدار متبوعوں سے بیزار ہو جائینگے اور انکے باہمی تعلقات سب منقطع ہو جائینگے)

ہاں صاحب! سنئے اور غور سے سنئے۔ مرزا صاحب ہاں مسیح موعود مہدی مسعود بلکہ نبی اور رسول زمان فرماتے ہیں:۔

"مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے"! (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

اس عبارت پر خط بھی کھینچا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت پوری کی پوری مجدد صاحب کے کلام کا ترجمہ ہے۔ بس اس عبارت کی بابت ہمارا مطالبہ ہے کہ مجدد صاحب کے مکتوبات میں ہمیں دکھا دو۔ در صورت نہ ملنے کے ہمارے دعوے کذبات مرزا کی تصدیق کرو۔ ؎

بس ایک ادا پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

فیصلہ آسمانی

حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مفصل بحث۔ قابل دید۔
قیمت ہر سہ حصہ ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

قادیانی حدیث

بخدمت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم مضمون مندرجہ ذیل کو اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرماویں (وہو ہذا):۔

قادیانی ٹریکٹوں میں اکثر اس قول کو حدیث لکھا جاتا ہے تعجب آتا ہے کہ بڑے بڑے مولانا و اولانا جبہ قبہ والے مخلوق خدا کو ایسے مغالطہ میں ڈالنے کیواسطے قول صحابہ یا صحابیہ کو حدیث کہنے لگے اپنے مطلب کیلئے حالانکہ وہ بھی بے سند۔ قادیانی جماعت کی طرف سے سلسلہ نبوت جاری رکھنے کے لئے۔ گویا اس قول کو حدیث کے لفظوں میں لکھا جاتا ہے بہرحال وہ یہ ہے:۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ (تفسیر درمنثور جزو ۵ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) اسکا جواب جو مولانا عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی نے دیا وہ تو میں نیچے لکھونگا۔ مگر اسکا جواب اگر سند صحیح فرض کی جاوے تو یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو اس واسطے لا تقولوا لا نبی بعدہ کہا کہ ایسا نہو کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنیکا انکار کر بیٹھیں کیونکہ وہ بھی نبی ہیں۔ اسی واسطے کہا کہ خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئیگا۔ ورنہ کسی جدید نبی کی بابت نہیں بہت احادیث ختم نبوت میں آ چکی ہیں۔ اب میں مولانا نصیر آبادی کا جواب لکھتا ہوں۔

ھو الموفق للسداد والصواب یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ صورت مرقومہ بالا کا جواب یہ ہے کہ قول مذکور کی سند نہیں۔ یہ باتیں بے سند ہیں نہ وہ قابل اعتبار نہیں نہ ان کے جواب کی ضرورت ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوع متصل کے خلاف ہے ہر جگہ دین کے معاملہ میں خواہ اعتقادی ہو یا اعتقادی اور عملی سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کا

---

[1] قرآن میں غیب کی خبریں خدا نے نبی کو بتائی ہیں ۱۲.

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے الہامات کی تردید قابل دید قیمت ۱۲ر منیجر

قول کارآمد نہیں عن[۱] حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی امتی کذابون و دجالون سبعۃ وعشرون منہم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی رواہ احمد جلد خامس صفحہ ۳۹۶۔ یہ حدیث شریف صاف ہے۔ آپنے فرمایا کہ بعد میرے سچا نبی کوئی نہیں آئیگا بلکہ جھوٹے مدعی جو کہ سچ اور جھوٹ ملا کر بیان کرینگے وہ آئینگے۔ یہ حدیث مرفوع متصل ہے اس کے الفاظ صاف صاف مخالف ہیں قول مذکور کے، اور قول بھی بے سند ہے ایسی مضمون کی حدیثیں کثرت سے آچکی ہیں۔ اسماء بنت عمیس۔ ابو سعید خدری۔ جابر بن عبد اللہ۔ ابوہریرہ۔ ابی بن کعب۔ ثوبان۔ حذیفہ۔ ابو الطفیل۔ سعد بن ابی وقاص۔ رفاعہ ابن شداد۔ العرباض بن ساریہ۔ عقبہ بن عامر۔ انس بن مالک۔ جبیر بن مطعم۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔ ابو موسی الاشعری۔ الضحاک بن مزاحم۔ عبد اللہ بن عباس۔ خالد بن معدان عن الصحابۃ۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور بھی راوی ہیں فقط

(المرسل ابو سعید محمد شریف بھیاں ضلع گورداسپور)

تراجم علماء اہلحدیث

مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم متخلص بخلیل دیب کنڈی

ولادت مولانا موصوف ضلع مرشدآباد کے موضع دیب کنڈ میں سنہ ۱۲۷۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد شیخ محمد نسیم الدین مرحوم جو کہ ایک مستور الحال اور صرف اپنی مادری زبان کے عالم تھے۔ بہت ہی شریف الطبع اور دیندار تھے۔

بچپن مولانا مرحوم کی تین سال کی عمر میں آپکے والد کا انتقال ہوگیا۔ چونکہ آپکے خاندان کثیر التعداد اشخاص پر مشتمل تھا۔ اس لئے آپ ہر ایک عزیز کی دلجوئی کی اور خصوصاً آپکی والدہ مرحومہ کے پیار و محبت اور آپکے عم مکرم جناب شیخ فہیم الدین صاحب مرحوم کی نگرانی و شفقت سے حالت یتیمی کی بے کسی اور تکالیف سے محفوظ رہے۔

درسیات علماء مٹیا برج کلکتہ اور آرہ سے عربی کی ابتدائی کتابیں ختم کیں لیکن اکثر درسی کتابوں کی تعلیم از ملا جامی تا ملا حسن، ہدیہ سعیدیہ، رسالہ عبد العلی بحر العلوم، میر زاہد وغیرہ از کتب منطق و از مولانا فضل الکریم صاحب مرحوم بردوانی مدرس اعلی مدرسہ ڈھاکہ اور مولانا سعادت حسین صاحب مرحوم بہاری سے حاصل کیں۔ اور باقی درسی کتابیں مثلاً توضیح تلویح، مختصر المعانی، مطول، ہدایہ، شمس بازغہ، شرح چغمینی، صدرا وغیرہ از کتب منطق فلسفہ مناظرہ، ریاضی، الہیات مولانا محمد نعیم صاحب مرحوم اور مولانا عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی فرنگی محلی اور مولانا محمد اسمعیل صاحب مرحوم بنی اسرائیلی علیگڈھی سے حاصل کیں۔

دینیات کتب دینیہ کے اساتذہ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب محدث حسین ابن محسن الانصاری الخزرجی السعدی الیمانی رح، مولانا محمد اسمعیل صاحب مرحوم علیگڈھی اور مولانا سعادت حسین صاحب مرحوم بہاری ہیں۔ اور ان حضرات کے ہر ایک کم و بیش دینی کتابیں پڑھیں۔ لیکن جناب عرب صاحب موصوف سے زیادہ مستفیض ہوئے۔ اور سب سے زیادہ مدت انکی خدمت میں رہے۔ اور ہر ایک حضرات سے حسب ترتیب اسماء سنہ ۱۳۰۰ھ سنہ ۱۳۱۰ سنہ ۱۳۰۵ اور سنہ ۱۳۰۸ ہجری میں سند حاصل کی۔ غالباً عرب صاحب کی سند میں جو سنہ ہے۔ وہ سنہ فراغت کا نہیں بلکہ سنہ سند نویسی کا ہے۔ کیونکہ مولانا مرحوم اس سے دو تین سال قبل فارغ ہو چکے تھے لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بعض کتابوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ گئے تھے۔

تجر علمی مولانا مرحوم کا جیسا ذہن اور حافظہ تھا اور اس پر آپنے جس حسن و خوبی کے ساتھ تعلیم پائی تھی۔ وہ میرے بیان سے مستغنی ہے۔ اساتذہ نے مولانا کے متعلق سندوں میں جو رائے ظاہر فرمائی ہے۔ اوس کے دو چار جملے نقل کرتا ہوں۔ صحاح ستہ و موطا مالک و موطا محمد سنن داری، شرح نخبۃ الفکر اور تفسیر جلالین کے نام لکھنے کے بعد حضرت جناب میاں صاحب رح فرماتے ہیں فلہ ان یشتغل باقراء ہذہ الکتب المذکورۃ و تدریسہا لانہ اہلہا بالشروط المعتبرۃ عند اہل الحدیث۔ اور جناب شیخ حسین عرب صاحب فرماتے ہیں۔ وان ممن ورث منہ بالفرض والتعصیب واخذ بحظ وافر ونصیب الولد العلامۃ والفاضل الفہامۃ محمد ابراہیم من المرحوم نعیم الدین ساکن قصبہ دیب کنڈ۔ اور اجازت تدریس علوم دینیہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ قد اجزت المولوی محمد ابراہیم المذکور اجازۃ شاملۃ عاملۃ کاملۃ فی کل ما تجوز لی روایتہ وتصح عنی درایتہ من علم الحدیث واصولہ والتفسیر کما قرأت واخذت [illegible] واجازنی مشائخی دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ فانہ اہل لذلک وفوق ما ہنالک مولانا اسمعیل صاحب مرحوم علیگڈھی نے الاخ السعید الرشید الفہیم الحلیم اور مولانا سعادت حسین مرحوم بہاری نے الاخ الصالح فیما احسبہ المتوقد الذکی ذو الفواضل والفضائل سے سندوں میں یاد فرمایا ہے۔

تقریر و تحریر مولانا کی تقریر اس قدر شیریں روان اور دلکش تھی کہ سامعین گھنٹوں سنتے تھے اسپر بھی اکتا نہیں جاتے تھے [illegible] کو سیری نہیں ہوتی تھی تقریر کا ایسا اثر تھا کہ سامعین دو چار منٹوں کے اندر متاثر ہو جاتے تھے۔ ابتک لوگ کہا کرتے ہیں کہ مولانا مرحوم کی تقریر سننے کے بعد ہمیں کوئی تقریر پسند نہیں

---

[۱] ترجمہ۔ روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ستائیس جھوٹے دجال ہونگے اون میں سے چار عورتیں ہونگی اور بیشک میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی میرے بعد۔ روایت کیا اسکو امام احمد نے اپنے مسند میں پانچویں جلد میں صفحہ ۳۹۶ (ابو سعید)

غنیۃ
کا اردو
مشہور امام العار
رحمۃ اللہ علیہ کی
کا سلیس اردو
قیمت سے
فتوح الغ
علیہ الرحمۃ کی تص
اردو میں کیا گ
قرآن مجید مت
خاشدہ قیم
قرآن مجید
قیمت عہ
معجز نما جید
اپنی طرز کی بے
صنعت رکھ
سطریں بنا کر
سے شروع
اسی حرف
اسی طرح دو
علی ہذا القیا
دوسرے صف
ہے قیمت
الہم عط
کردہ

آتی ہے ع قبولِ خاطر ولطفِ سخن خداداد ست۔

شاعری مولانا کے مکاتیب واشعار اون کے فرزند مولوی محمد صمصام الحق معروف بہ مولا بخش جوجمع کر رہے ہیں۔ وہ انشاء اللہ مستقل رسالہ کی صورت میں "ترکۂ خلیل" کے نام سے شائع کئے جاوینگے آپ اردو۔ فارسی اور عربی زبان کے شاعر تھے۔ آپ کا شاعرانہ تخیل اعلیٰ درجہ کا تھا چونکہ یہ موقع آپ کی شاعری پر ریویو کرنے کا نہیں ہے اسلئے اس کو نظرانداز کیا گیا۔

مناظرہ مرشد آباد اور مولانا مرحوم مناظرہ مرشد آباد کے بانی آپ ہی تھے۔ مولوی عبدالحق مرحوم حنفی ساکن شیخ گرام مرشد آباد سے موضع رامیشرپور میں مولانا کا اولاً زبانی مناظرہ ہوا۔ اس میں مولوی مذکور ہار گئے اور اپنی خفت مٹانے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ مناظرہ قائم کیا۔ خدا کے فضل سے اور مولانا کی کوشش سے اہلحدیث کی طرف سے بھی کافی انتظام ہوا۔ اور میدان اہلحدیث کے ہاتھ میں رہا۔ مناظرہ مرشد آباد کے بعد ہندوستان میں کہیں ایسا بڑا مناظرہ نہیں ہوا۔ منشی عماد الدین مرحوم رئیس مرشد آباد انتظامی کمیٹی کے صدر اور مولانا سکرٹری تھے۔ ایام مناظرہ میں مولانا علیل تھے اس لئے خود مناظرہ نہ کر سکے۔

خاص محاسن ملنے والے آجتک علی الاتفاق کہتے ہیں کہ مولانا ایسے ذی اثر تھے کہ آپ کے حکم کے سامنے ہر شخص سر تسلیم خم کئے رہتا تھا۔ آپ کی مہمان نوازی کا یہ حال تھا۔ کہ آپ کے مکان پر روزانہ ایک مختصر سی تقریب کا لطف رہتا تھا آپکی وجہ سے مرشد آباد اور اوس کے اردگرد اضلاع کے مخالف علماء سر اٹھا نہیں سکتے تھے مولنا مرحوم ہر اُس شخص کے ساتھ جو خلاف شریعت چلتا تھا خواہ وہ کیسا ہی دولتمند اور امیر ہو کسی قسم کے مراعات کو روا نہیں رکھتے تھے اور دینی امور میں بہت ہی صاف گو تھے۔

مرض آپکو دق کا عارضہ ہو گیا تھا۔ بہت علاج کرایا لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا اور دن بدن صحت خراب ہوتی گئی۔ آپ تصنیف وتالیف کرنیکی خواہش رکھتے تھے۔ چنانچہ آپنے ایک رسالہ نہ معلوم کس فن میں لکھنا شروع کیا تھا۔ لیکن آپکے انتقال کے بعد تلاش کرنے سے اس کا کچھ پتہ نہ ملا۔ آپ کے بڑے بڑے حوصلے تھے لیکن اس مہلک مرض نے ایک بھی پورا نہ ہونے دیا۔ آپنے علالت کے زمانہ میں چند اشعار کہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

ہو رہے ہیں ان دنوں امراض کے پامال ہم
حسب خاطر حبیب، خامہ کو رواں کیونکر کریں

مولانا ابو محمد ابراہیم صاحب مرحوم آروی نے ایک دفعہ آپ کے لئے ایک حکیم صاحب کے پاس سفارشی خط لکھا جس کے بعض جملے یہ ہیں "آدمی بڑے ذہین اور ذی علم ہیں۔ ہر فن میں اپنے امثال میں تفوق رکھتے ہیں۔ اہل بنگال کے مقتدا ہیں سب لوگ اون سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ یہ ایک ایسے سخت مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ اپنے دردمندوں کو گھبرا دیا اور مجھے اونکی صحت کی تمنا ہی نہیں بلکہ سخت ضرورت ہے کیونکہ اونکی ذات سے دینی امور میں میری بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔"

وفات ہائے سب امیدیں خاک میں ملگئیں۔ اور سب تدبیریں بیکار ثابت ہوئیں اور آخر کار وہی ہوا جس میں خدا کی رضا تھی یعنی سنہ ۱۳۵۵ ہجری ۱۲ ربیع الثانی یوم چہارشنبہ بوقت طلوع صبح صادق مولانا نے عین شباب میں اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت لیلی اور ہدایت کا آفتاب النہار موضع پولندہ جامع مسجد کے سامنے کھلی جگہ میں غروب ہو گیا مولانا کی زندگی میں آپکے شاگرد مولوی اسیر الدین کا انتقال ہو گیا تھا اسپر مولانا نے بے حد غم سے متاثر ہو کر مرثیہ لکھا تھا میں انہیں سے چند اشعار خود مولانا کے مرثیہ میں صدائے بازگشت کیطرح دہراتا ہوں وہ یہ ہیں

انقلاب جانگزا بنمود دور آسمان!
آہ در برج زمین ما ہے منور شد نہاں
جوئے خون بکشاد ہر مژگانم از سوز فراق
حسرت دیدار نوک نیشتر آمد بجان
باد صرصر یافتہ طرز خرام از زندگی!
برق در دیدہ نمودہ سرعت از عمر رواں
ہمچو نقش آب دیدم خاک این دار فنا
چون حبابے یافتم الحق شکل آسمان

اولاد مولانا مرحوم کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئے۔ لڑکی اور ایک لڑکا مولانا کی زندگی ہی میں صغرسنی میں فوت ہو گئے۔ خدا کے فضل سے دوسرا لڑکا جس کی عمر مولانا کے انتقال کے وقت ڈیڑھ سال تھی زندہ ہے۔ اور دارالعلوم لندوۃ العلماء میں تعلیم پانے کے بعد مولانا عبدالنور صاحب کی خدمت میں حدیث کی تحصیل کر رہے ہیں۔ فقط

(الراقم خادم العلماء محمد تبارک اللہ عفی عنہ ساکن پولندہ ڈاکخانہ بھولہ۔ مرشد آباد)

اطلاع آئندہ پرچے میں علماء اہلحدیث کے مشہور ترین عالم مولنا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ترجمہ شائع ہوگا انشاء اللہ کیا اچھا ہو کہ دیگر علماء کیا دہلوی۔ گجراتی۔ غزنوی وغیرہ کے پسماندگان بھی اپنے بزرگوں کے حالات لکھکر جلدی بھیجدیں۔

حضرت باہو کا مذہب

پنجاب میں ایک بزرگ سلطان باہو گذرے ہیں ناواقف لوگ اُن سے بھی وہی برتاؤ کرتے ہیں جو اور فقرا کے ساتھ کرتے ہیں مضمون ہذا میں راقم مضمون نے ان لوگوں کی اصلاح کو مدنظر رکھا ہے۔ جزاہ اللہ (ایڈیٹر)

توحید اور حضرت باہو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی موجود معبود خالق۔ رازق۔ واحد۔ سمیع۔ بصیر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے امید کے حاصل کرنے کی التجا کرنا کفر و شرک کا باعث ہے جو چیز اللہ تعالیٰ از روئے رحمت انسانوں کے لئے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۴ر پیج

کھول دے۔ اسے کوئی نہیں بند کر سکتا۔ اے اللہ جسے تو عطا فرمائے اوسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جسے تو روکے اوسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ (نور الہدےٰ مصنفہ حضرت باہو ص ۱۴۴)

سنت اور حضرت باہو

اذا رأیت رجلًا یطیر فی الهواء ویاکل النار ویمشی علی الماء وترك سنة من سنتی فاضربه بالنعلین (حجۃ الاسرار مصنفہ حضرت باہو ص ۱۷) یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے آگ کھا لیتا ہے اور دریا پر چلتا ہے باوجود اس کے اگر اس نے میری کوئی سنت ترک کردی تو اسے تم جوتیوں سے مارو۔ اے مومن! تجھے واضح رہے کہ طلب حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہدے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پیار کریگا۔ پس جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بغیر اپنی شیخ زادگی کے غرور سے راہبری اور پیشوائی کریگا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کریگا۔ جیسا کہ جنید اور شبلی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں اذا رأیت صوفیاء ولم یکن بین یدیه تفسیر وعلی یمینه احادیث وعلی شماله کتب الفقه فاعلم انه شیطان فما صدر عنه مکر واستدراج یعنی جب تو کسی صوفی کو دیکھے اور اس کے سامنے تفسیر دائیں ہاتھ میں حدیث اور بائیں ہاتھ میں فقہ کی کتابیں نہ ہوں تو تو سمجھ لے کہ وہ شیطان ہے اور جو کچھ اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ مکر اور استدراج ہے۔ یعنی ایک فعل بھی شرع محمدی کے برخلاف ہے تو وہ صوفی نہیں بلکہ شیطان ہے (کشف الاسرار مصنفہ حضرت باہو ص ۱۹)

بدعت اور حضرت باہو

البدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں پہونچائیگی۔ (محبت الاسرار مصنفہ حضرت باہو ص ۶)

بدعت کی باتوں سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ قہر الٰہی اور جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناخوشی کا سبب ہیں (حجۃ الاسرار ص ۳۶ مصنفہ ایضاً)

فقیر میں بدعت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اسمیں خدا کا قہر اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نارضامندی ہے (حجۃ الاسرار ص ۳۶)

المبتدعون کلاب النار۔ بدعتی دوزخ کے کتے ہیں (محکم الفقراء ص ۷ مصنفہ ایضاً)

علم اور حضرت باہو

قولہ تعالیٰ والراسخون فی العلم وہ لوگ جو علم میں پکے ہیں قولہ تعالیٰ اوتوا العلم درجات ان کو علم کے درجے دئیے گئے۔

من تزهد بغیر علم جن فی آخر عمره او مات کافرا۔ جو شخص زہد بغیر علم کے کرے وہ دیوانہ یا کافر ہو کر مرتا ہے۔ لم یتخذ الله ولیا جاهلا اللہ تعالیٰ جاہل کو ولی نہیں بناتا۔ (نور الہدیٰ ص ۶ مصنفہ حضرت باہو)

پھر فرماتے ہیں "مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو نارسیدہ پارساؤں کو ان الله یحب الفقراء کے خزانے کا تصرف بخشتے ہیں۔ لیکن اس راہ میں عالم کا ہمراہ اور رفیق علما ہونا چاہئے۔ کیونکہ عالم کی نگاہ ہر وقت علم پر رہتی ہے اس واسطے کہ جہالت کفر ہے۔ اور جاہل گمراہ اور علم مونس جان ہے اور بے علم زاہد دیوانہ اور شیطان ہے۔ جو قرآن و حدیث کا معتقد نہیں وہ خبیث ہے اوس کی کوئی بات قابل یقین نہیں ہے (اورنگ شاہی ص ۱۳)

اور فرماتے ہیں ؎

باجھ علموں جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو
بے سو ورہیاں کرے عبادت اللہ کنوں بیگانہ ہو

راگ اور حضرت باہو

سرود اور راگ یہ عادت کفار سے ہے کہ وہ اپنے بتوں کے سامنے گاتے اور بجاتے ہیں (حجۃ الاسرار ص ۳۵)

سرود کافروں کی بنا ہے کہ بتوں کے روبرو گاتے ہیں (محبت الاسرار ص ۳۳ مصنفہ حضرت باہو)

سرود سننا کفر ہے کیونکہ سرود کفار اہل زنار کی رسم وراہ ہے کہ بت خانوں میں بتوں کے آگے سرود کرتے ہیں۔ اور اس وقت لعنت نازل ہوتی ہے پس سرود والے لعنتی اور حق الیقین سے محروم ہیں۔ (محکم الفقراء ص ۱۵ مصنفہ ایضاً)

پھر فرماتے ہیں "بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرود سے ذکر قلبی زیادہ ہوتا ہے وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ حق کی تلاش نہیں کرتے۔ ان کا قلب بے معرفت ہے اور باطل طلب ہیں۔ نہ ان کو لو کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ اہل بدعت خدا سے دور ہیں۔ کیونکہ سرود سماع اور رقص شرع محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے برخلاف ہے۔ اور اس واسطے بھی کہ سرود کی ابتدا کافروں سے ہے اور انہی کی یہ رسم ہے۔ کہ بت خانوں میں بتوں کے سامنے سرود کرتے ہیں اور سرود کا انجام دجال ہے ؎

گر سرود بر دلت ہست سر نفس ہوا!
این ہوا را اے برادر کے خدا دار روا

(کتاب نور الہدےٰ ص ۱۰۶ مصنفہ حضرت باہو)

حضرت باہو اور بے نماز فقیر

نماز کے تارک فقیر کو حق تعالےٰ کی معرفت کی بو بھی نہیں پہونچتی خواہ وہ تجھے چاند سے لیکر مچھلی تک سب کچھ دکھا سکے یہ محض استدراج اور گمراہی ہے ؎

از ہر حدیث و آیتی تو بشنوی
مرد عارف آن بود بر دین قوی

(محکم الفقراء ص ۲۹ مصنفہ حضرت باہو)

بعض لوگ اپنے تئیں قلبی ذاکر کہلاتے ہیں اور دم کو بند کرکے ناک کی راہ خارج کرتے ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ تو ایسے بدمذہب کا منہ بھی نہ دیکھے کیونکہ دم بند کرنا کافروں اور اہل دوزخ

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر ۳۰ نمبر

کا کام ہے ایسے گروہ سے ہزار بار استغفار کرنی چاہیئے (کشف الاسرار ص مصنفہ حضرت باہو)

تقلید اور حضرت باہو

بعض لوگ تفکر اور ذکر قلب سے دل کو پیٹ میں پھراتے ہیں. اور سینے کی طرف کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں اور ایسا کرنا بالکل بے فائدہ ہے. کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور (یعنی اتباع) سے خود بخود ذکر جاری ہوجاتا ہے. پھر تقلید اور حبس دم کی کوئی ضرورت نہیں رہتی" (کشف الاسرار ص)

صاحب نفس امارہ بظاہر مخلوق کو دکھانے کے لئے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور منہ پر کپڑا ڈال کر مراقب بنتے ہیں. اگرچہ بے ہوش اور بے خبر ہوجاتے ہیں. لیکن درحقیقت اہل تقلید ہوتے ہیں. نہ اہل تحقیق و توحید (کلید التوحید ص مصنفہ حضرت باہو)

"جو یہ توحید کی راہ ہے تقلید سے حاصل نہیں" (کشف الاسرار ص (مصنفہ حضرت باہو)

(اہلحدیث تو تقلید کو شرک فی الرسالت کہتے ہیں لیکن حضرت باہو صاحب تو شرک فی التوحید بتاتے ہیں)

شیطان اور حضرت باہو

سب سے پہلے نفس امارہ کی پیروی کر کے شیطان دنیا میں داخل ہوا. اور یہاں آکر اس نے جو تین آوازیں دیں. تمام ارواح کے دس حصوں میں سے (۹ حصوں) نے اس کی آواز کو سنا. اور اس کی خوش آواز کو سنکر اس کے پاس مجتمع ہوگئے. سب سے پہلا آواز راگ و سرود ہی تھا اور اسی میں طنبور. دف. گانا بجانا. تالی بجانا وغیرہ نازیبا افعال و حرکات شامل ہیں. (کلید التوحید ص۱۳ مصنفہ حضرت باہو)

مجھے ان مرشدان خام ناتمام پر بڑا تعجب اور افسوس آتا ہے جو طالبوں کو سرود شیطانی اور طرز نفسانی میں مبتلا کرتے ہیں جسکا نہ کہیں قرآن مجید میں ذکر اور حدیث شریف میں پتہ اور نہ کسی مفسر و محدث اور فقیہ و عالم نے بتایا. جو شخص کہ راگ سنتا ہے اسکا دل مردہ اور نفس زندہ ہوتا ہے. صاحب راگ و سرود روز ازل سے معرفت الٰہی. فقر فاقہ. وصال و حال و احوال. راز و نیاز. روزہ نماز سے محروم ہوکر راہ خدا سے دور رہتے ہیں" (گنج الاسرار ص مصنفہ حضرت باہو)

شیطان نے جب آوازیں دیں تو بعض روحیں شیطان کی مرید ہوگئیں انہی میں سرود اور راگ رنگ کے متعلق چیزیں ہیں جیسے طنبور. رباب. سرنائے. دف. ڈھولک وغیرہ" (شمس العارفین ص مصنفہ حضرت باہو)

یہ ہے حضرت باہو صاحب کا مذہب. میں نے اس پر کچھ حاشیہ نہیں چڑھایا. صرف انہی کے لفظ انہی کی تصنیفات سے نقل کئے ہیں. آجکل کے فقیر بھی اس طرف غور کریں. والسلام.

(خاکسار نور الحسین. گھر جاکھی)

* * *

ایک مُلا کی چالاکی!

ناظرین اہلحدیث غالباً مُلا امام الدین حنفی کوٹلی سیومنور سے واقف ہونگے کیونکہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۲۴ جون میں انکے ایک فتوے پر اڈیٹر صاحب اہلحدیث مدظلہ نے خوب روشنی ڈالی تھی. وہی صاحب اہلحدیث مطبوعہ ۳ جون کے ایک فتوے پر جو تراویح میں دعا سبحان ذی الملک والملکوت پڑھنے کے ثبوت کے متعلق تھا بھڑک اٹھے اور اہلحدیث کے اس جواب پر کہ "جو طریقہ حنفیوں میں مروّج ہے حدیثوں سے ثابت نہیں" بڑے جوش میں آگئے. اسی گھبراہٹ میں میری طرف ایک خط لکھ دیا جسمیں کہا گیا کہ اڈیٹر اہلحدیث نے جواب غلط دیا ہے. وہ تو کچھ علم ہی نہیں رکھتا بھلا تمہاری تسلی کیسے کر سکتا تھا. تم اخبار الفقیہ منگوایا کرو بڑا مفید پرچہ ہے ایسا ہے ویسا ہے..... خیر میں نے بھی اسکا جواب لکھا اور مولانا اڈیٹر اہلحدیث زاد لطفہ کی ذات پر اور فرقہ اہلحدیث پر جو اعتراض کئے تھے انکا حرف بحرف جواب دیا. جب ملاجی نے سمجھا کہ یہ شکار تو ہاتھ نہیں آئیگا تو ہوش سنبھالا اور لکھا کہ اچھا تم مجھ سے بحث کر لو. ادھر سے جواب دیا گیا بہت اچھا آئیے اور سب سے پہلے یہی سبحان ذی الملک والملکوت والی دعا حدیث نبوی سے ثابت کر دکھائیے کیونکہ اصل نزاع اسی میں ہے. اب کیا تھا کہنے لگے تم بڑے متعصب ہو اپنے امام ثناء اللہ کیطرح خطوں میں شعر لکھتے ہو یہ کرتے ہو وہ کرتے ہو. میں نے کہا ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

پھر تو ملاجی نے خط و کتابت بھی روک لی. ہم نے سمجھا کہ شائد ناراض ہوگئے مگر نہیں نہیں وہ تو درپردہ کچھ اعتراض جمع کر رہے تھے چنانچہ ۲۰ جولائی کے الفقیہ میں انہوں نے اپنے اعتراضوں کا بھرا بھرایا تھیلا پھاڑ دیا اور سمجھا کہ شائد اس سے وہ دب جائینگے لیکن افسوس کہ وہ غلط سمجھے اور اب انہیں زبان حال سے کہنا پڑیگا

ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اصل مسئلہ کی طرف تو چند فقہی حوالے دیکر چشم پوشی و پہلو تہی کر گئے (بھلا اس دعا کا حدیث شریف سے ثابت کرنا یا کم از کم امام صاحبؒ تک ہی جیسے یہ مقلد ہیں پہنچا دینا آسان تھوڑا ہی تھا) ہاں ایک کمال ضرور کیا کہ اہلحدیث کا فلاں فتویٰ غلط ہے فلاں غلط ہے اسیطرح ایک لمبی فہرست تیار کر دی. زاں بعد مولانا ثناء اللہ کے خطاب شیر پنجاب پر کچھ غصہ کھایا کہ اُسے شیر پنجاب کیوں کہتے ہو وہ تو سیالکوٹ میں آریوں کی تاب نہ لاسکا. حافظ آباد میں مقابلہ کی تاب نہ لا سکا. یہانتک کہ میرپور اور بدھوآنہ کے مناظرہ میں بھی بھاگ نکلا اور وزیر آباد میں ایکدفعہ میرے سامنے آنے سے بھی انکار کر دیا (سبحان اللہ)

ملاجی! قلم آپکے ہاتھ میں ہے الفقیہ بھی تمہیں جیسے نامہ نگاروں کے بل بوتے پر جی رہا ہے لکھنا آپکو آتا ہی ہے جتنے کاغذ چاہو سیاہ کر دو ہمارے پاس تو نہ اتنا وقت ہے کہ آپ جیسے ملاؤں کا جواب لکھتے رہیں اور نہ ہی اہلحدیث اپنے قیمتی کالم ان لایعنی جھگڑوں سے پُر کر کے اپنے ناظرین کی حق تلفی کرنا چاہتا ہے.

ہاں آپکی ساری رام کہانی اور داستان (امیر حمزہ) کا مختصر جواب یہ ہو سکتا ہے کہ تاوقتیکہ آپ پہلے اس دعا کو بسند صحیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچا دیں (کیونکہ اہلحدیث کے اس قول پر کہ "جو طریقہ حنفیوں میں مروّج ہے وہ حدیثوں سے ثابت نہیں" آپ طیش کھا گئے

ہے تیری کبریائی کی ؛ (عبدہٗ عبدالمجید از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

متفرقات

تقریظات "نور العینین" ہمارے ناظرین حضرت شیخ حسین محدث یمنی نزیل بھوپال مرحوم سے واقف ہونگے، مرحوم علمائے متاخرین میں ایک بڑے پائے کے عالم حدیث تھے آپکے فتاوے حدیثیہ کی پہلی جلد جمع کیگئی ہے یہ فتاوے محض عربی عبارت میں ہیں۔ علماء اور طلباء کے لئے معلومات کا ذخیرہ ہیں قیمت جلد اول عہ محصول علاوہ۔ پتہ:۔ مولوی خلیل عرب بنگسال ڈھاکہ۔ بنگال۔

تجارت کی پہلی کتاب تجارت کی تعلیم۔ طریق اور ہدایات و دیگر معلومات مفیدہ سے لبریز کتاب ہے۔ آجکل ایسی کتاب بہت کچھ ملک کو مفید ہو سکتی ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی قیمت ۱۲ پتہ: مینجر صاحب دارالاشاعت دہلی۔

اسلام اور گرنتھ صاحب سکھوں کے گرو بابا نانک جی کے متعلق دعوے کیا گیا ہے کہ وہ اپنی تعلیم میں مسلمان تھے قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ:۔ ماسٹر عبدالرحمن بی۔ اے (قادیان)

پیغامیوں کا رد قادیانی مرزائی کیطرف سے لاہوری مرزائیوں کی ناکافی تردید۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ ماسٹر عبدالرحمن (ایضاً)

تائید مذہب السلف عربی زبان میں از تصنیف شیخ سلیمان حنبلی، تائید سلف میں ہے اس میں دعوے کیا گیا ہے کہ مذہب سلف ہر حال میں خلف سے بہتر ہے۔ قیمت ۸ر پتہ:۔ حافظ عبداللہ بن فقیر اللہ امرتسر کٹرہ روغن منڈی مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔

کاشف مغالطہ قادیانی مرزا قادیانی نے شاہ نعمۃ اللہ مرحوم کے چند اشعار اپنی تعریف میں نقل کئے تھے اونکی اور انکے بعض دیگر دعاوی کی تردید میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے قیمت ۴ر پتہ:۔ سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

بہی خواہوں سے درخواست یہ تو آپکو معلوم ہوگا کہ زمانہ کی رَو سیاسیات کی طرف زیادہ ہے اس لئے کسی مذہبی اخبار یا دینی کتاب کی اشاعت کافی نہیں ہو سکتی اسکا نتیجہ صاف ہے کہ اہلحدیث کی ترقی رک گئی بلکہ تنزل ہو رہا ہے۔ اس لئے اسکے اصل بہی خواہ جو اسکا زندہ اور بارونق رہنا مفید سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے پر فرض جانیں کہ کم سے کم ایک خریدار مہیا کریں۔ ورنہ صاف مشورہ دیں کہ اخبار بند کر دیا جائے

قیمت کی بابت بارہا لکھا گیا کہ ڈاکخانہ کی سستی سے دفتر ہذا کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ۲ ر جسٹری بھی دیئے جاتے ہیں تاہم قیمت وصول ہونے میں دقت ہے اس کیلئے ایک ہی مثال کافی ہے کہ خاص امرتسر کے ایک خریدار محمد دین کو اپریل میں ویلو گیا (جو در اصل نہ جاتا تو قیمت وصول ہو جاتی) جو آجتک وصول نہیں ہوا۔ اسیطرح اور کئی ایک ہیں اسلئے خریداروں سے باربار درخواست کیجاتی ہے کہ براہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ چنانچہ ماہ اگست کے لئے فارم منی آرڈر بھی بھیجے گئے ہیں جن صاحبوں کو فارم منی آرڈر ملیں وہ فوراً پر کر کے بھیجدیں۔ دونوں فریق کو آسانی ہوگی۔

مسجد اہلحدیث لاہور کیلئے اس ہفتہ بھی کوئی چندہ نہیں آیا۔ احباب کرم توجہ فرماویں۔

ایک دوسرا دار العلوم دہلی میں مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ بفضلہ تعالیٰ قائم ہو گیا۔ دوسرا بمقام سکونت مولنا شمس الحق صاحب مرحوم ڈیانواں ضلع پٹنہ میں جاری ہوا ہے۔ متعدد مدرس ہیں۔ طلباء کی حاضری کافی ہے عمارت بنانے کا خیال پختہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ راست لاوے اور ان مدارس سے توحید و سنت کی اشاعت کرائے۔ آمین۔

غریب فنڈ میں از مقام کیپ جنوبی افریقہ بتحریک قاضی عبدالرحیم صاحب مرسلہ محمد حسین صاحب پنکر جنرل سکرٹری ۱۶ع وصول ہوئے جزاہم اللہ

اخبار کی جلد کس تاریخ سے شروع ہوئی مولوی نور محمد صاحب میانوی نے تحریک کی تھی۔ اس ہفتہ بھی جتنی تائیدیں آئی ہیں وہ محرم کی ہیں۔

قادیان کی خدمت ہر مسلمان پر فرض ہے اہلحدیث کانفرنس نے اس خدمت کے انجام دینے کیلئے ایک واعظ مستقل (مولوی عبدالرحیم ولد سید محبوب شاہ فیروزپوری) کو قادیان گرد و نواح کے لئے مامور کیا ہے۔ قادیان کے اردگرد کے جن احباب کو مولوی صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو وہ انکو بلا سکتے ہیں۔ خط و کتابت کا پتہ:۔ ناظم دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی۔ یا۔ دفتر اہلحدیث امرتسر۔

یاد رفتگان جناب حافظ عبدالرحیم صاحب بنارسی کے صاحبزادہ حافظ محمد سعید انتقال کر گئے اناللہ۔ مرحوم بڑی خوبی کے آدمی اور اپنے باپ کے پورے قائم مقام تھے۔

ایضاً میری بیوی ہیضہ سے فوت ہو گئی اناللہ۔ (شیخ عبداللہ از پر لا کھڑی)

ایضاً شاہ الٰہی بخش بستوی [illegible] کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ (فخر ٹانڈوی)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللّٰھم اغفرلہم وارحمہم۔

دعاء صحت ہماری بستی میں اور چاروں طرف ہیضہ پھیل رہا ہے ناظرین دعاء خیر کریں (محمد عبداللہ از مدنپور ضلع گیا)

(اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو محفوظ رکھے)

رسالہ تعلیم القرآن کے متعلق اخبار سیاست کی رائے:۔ "شیر پنجاب مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری جیسے فاضل اجل کے نام سے کونسا مسلمان ہے جو واقف نہیں۔ آپنے اس رسالہ میں جو عمدہ کاغذ پر حسن کتابت و طباعت سے آراستہ ہوکے شائع ہوا ہے تعلیم قرآنی کو بالاختصار نہایت خوبی سے بیان فرمادیا ہے۔ ہدیہ ۳ر ملنے کا پتہ: مینجر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر۔ ۹ پائی محصول کل ۳ر

درخواست کتب میں نومسلم ہوں کوئی صاحب ریاض الصالحین مترجم اور بلوغ المرام مترجم لے دیں تو خدا سے اجر پاویں۔ (شیخ عبداللہ نومسلم از دینا نگر ضلع گورداسپور)

ملکی مطلع

۱۵ جون ۱۸۹۷ء اور یکم اگست ۱۹۲۱ء کا مقابلہ

قابل توجہ

اہل الرائے بالخصوص مدبران حکومت

ـــہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ؎ یہ ایک عاشقانہ مصرعہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جوشِ جنون میں علاج کرنا مرض کا مؤید ہوتا ہے عشقی کیفیت بجائے خود ہے آج ہم ملکی تحریک کو بھی اسی قسم میں پاتے ہیں ابھی کل کا ذکر ہے کہ مسٹر تلک کو ۱۵ جون ۱۸۹۷ء کے روز گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا سزا ہوئی سزا بھگت کر نکل آئے پھر ۱۹۰۸ء میں مقدمہ چلایا گیا جسمیں چھ سال قید ہوئے۔ ان دونوں سزاؤں کے موقع پر سوائے معمولی اخباری اطلاعات کے پنجاب وغیرہ ممالک میں کوئی خاص اثر نہ ہوا۔ مہاراشٹر کی ہم کہتے نہیں۔ آخر وہ کوہ وقار پوری چھ سال قید بھگت کر ۱۹۱۴ء کو میدان کارزار میں آنکلا مگر آن بان وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان سزاؤں سے حکومت کو کیا غرض مدنظر تھی؟ اسمیں کیا شک کہ اس سے دو غرضیں مدنظر ہونگی۔ (الف) مسٹر تلک کا راست ہو جانا (ب) رعایا کا اونکے زہریلے اثر سے بچ جانا۔ امر اول کی بابت تو ہم بتا چکے ہیں کہ مسٹر تلک پر ان سزاؤں کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ وہ اس شعر کا مضمون ہمیشہ سناتے رہے۔ ؎

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے۔ اور ذوقِ گناہ یاں سزا کے بعد

رہا پبلک کا اون کے زہریلے اثر سے بچے رہنا اسکا ثبوت یکم اگست سنہ رواں کا دن دے رہا ہے جو مسٹر تلک کی وفات کا دن ہے۔ ہندوستان میں کوئی شہر کوئی قصبہ خالی نہ رہا ہوگا جہاں اونکی برسی منا کر اونکی یاد تازہ نہ کی گئی حکومت نے بڑے خرچ سے رولٹ کمیٹی کو بلایا سفر کرایا کئی مہینوں کی محنت شاقہ سے حالات جمع کر کے رپورٹ مرتب کرائی چھپوائی۔ اب ذرہ واقعات صحیحہ کو سامنے رکھکر فلسفیانہ نظر سے دیکھئے کہ حکومت کی کوشش در بارہ مٹانے سیاسی تحریک کے کارگر ہوئی یا وہی ہوا جو مصرعہ مذکورہ کا مطلب ہے ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ؎

یہ واقعات بتا کر ہم حکومت کے موجودہ طریق عمل پر نظر ڈالتے ہیں۔ آجکل حکومت کا طریق عمل بالکل اوسی نوع کا ہے جو مسٹر تلک کی گرفتاری کے وقت ۱۹۰۸ء میں تھا۔ بلکہ اوس سے بھی سخت ترین۔ اسوقت ایک تلک کی ہی گرفتاری ہوئی تھی۔ اب کئی ایک تلک گرفتار ہیں۔ نہ صرف ملکی لیڈر بلکہ مذہبی پیشوا اور تارک دنیا سادھو بھی۔ سینکڑوں ہزاروں کی آبادی جیل میں جا بسی ہے۔ سینکڑوں شرفاء، وکیل اور بیرسٹر ہیں۔ حالانکہ مسٹر تلک کی گرفتاری پر اون کے دوستوں نے ہائیکورٹ بلکہ پریوی کونسل تک بریت کیلئے زور مارا تھا مگر آج تک حکومت سے ناراضگی میں یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ مقدمات میں پیروی کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے اور جو انہیں پیروی کرنے کو کہتے ہیں اونکو جواب ملتا ہے کہ حکومت کا ارادہ قید ہی کرنے کا ہے تو پھر پیروی سے کیا فائدہ؟ مسٹر شروانی بیرسٹر علیگڈھ جیسے نوجوان جنٹلمین کامیاب بیرسٹر بلا حیل و حجت جیل میں جاتے ہیں تو آخر کس بھروسہ پر؟ صرف یہی کہ ؎

قرض کی پیتے ہیں مے دل میں سمجھتے ہیں کہ ہاں
رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ہم بحیثیت وقائع نگار ارکان حکومت کو بار بار متوجہ کرتے ہیں کہ وہ واقعات کی رفتار کو حکومت کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ فلسفیانہ نگاہ سے دیکھیں کہ واقعات کی رفتار کیا ہے؟ کیا اس مرض کا یہ علاج ہے یا تائید۔ ہم ارکان حکومت کو اس سے بھی مطلع کئے دیتے ہیں کہ جن لوگوں کو قید کر کے اون کی صلاحیت کی امید رکھی جاتی ہے اون کا قول یہ ہے۔ ؎

گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یوں سہی
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا!
خانہ زاد زلف ہیں زنجیر سے بھاگینگے کیوں
ہیں گرفتار بلا زنداں سے گھبرائینگے کیا؟

قربان البقر

عید قربان سر پر آئی ہے چاروں طرف سے مختلف آوازیں آرہی ہیں سب سے پہلی اور معقول آواز گاندھی جی کی ہے جو بہت نرمی سے ہندوں کو سمجھاتے ہیں کہ تم لوگ مسلمانوں پر قربان البقر چھڑانے میں کسی قسم کا زور نہ ڈالو۔ نہ اپنی وفاداری یا ملاپ کا معاوضہ مانگو۔ بلکہ بلا معاوضہ تم مسلمانوں سے ملکر مسئلہ خلافت میں ان سے ہمدردی کرو۔ یہ مقصد تمہیں خود بخود مل جائیگا۔

ہمارے خیال میں گاندھی جی کی یہ آواز اپنے اندر بہت سے راز رکھتی ہے اور غور سے دیکھا جائے تو فطرت انسانی اور مسلمانوں کی عادت کو ملحوظ رکھکر یہ آواز اٹھائی گئی ہے مسلمان احسان فراموش قوم نہیں بلکہ وہ احسان دوست ہے۔ ہاں وہ ہندوؤں سے چونکہ سالہا سال کے ملے ہیں بلکہ اوپر جاکر وہ ہندوؤں کے خون میں بھی شریک ہیں۔ اس لئے جیسے ہندو اون کی خو بو سے واقف ہیں تو وہ اون سے واقف ہیں۔

ہماری رائے میں ہندوؤں سے صرف ایک غلطی ہوئی ہے جسکا اظہار ہم کئی مرتبہ کر چکے ہیں۔ افسوس ہے وہ غلطی بار بار ہوتی ہے وہ یہ کہ ہندو حفاظت گاؤ کے مسئلہ کو ملکی رنگ میں بیان کر کے خواہ مخواہ مسلمانوں کو اس پر بحث کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ اگر وہ اسکو صرف اپنا دھرمی مسئلہ بتا کر مسلمانوں سے ہمدردی کی خواہش کریں تو اتنی دیر غالبا نہ ہو۔

مثلاً ہندو کہتے ہیں کہ قحط سالی میں ذبح البقر کو بہت کچھ دخل ہے۔ دودھ گھی اس سے سستا ہوگا وغیرہ۔ یہ طریق گفتگو دراصل ملکی مساوات کا ہے اس لئے مسلمانوں کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ اس گفتگو پر بطور ایک رزولیوشن کے بحث کریں۔ چنانچہ وہ کرتے ہیں۔

سچا واقعہ

چندروز کا ہمارے محلے کا واقعہ ہے کہ ایک گوجر دو گائیں جنمیں سے ایک

بہت بڑی عمر کی اور ایک اندھی بھی ہندوؤں کی نظر بچاکر پونچھ خانہ میں لے چلا مگر ہندوؤں کو خبر ہوگئی۔ انہوں نے کچھ گرمی کچھ نرمی سے کچھ روپیہ دیکر ان دونوں گائیوں کو خرید کر اپنی حفاظت میں کرکے پنجراپول میں یا جہاں مناسب سمجھا بھیجدیا۔ ہم اس فعل کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اگر ہمکو صرف یہی کہا جاتا کہ ہمارے دہرم کا حکم ہے کہ گائے کی حفاظت کرو لیکن جب ہمکو یہ سنایا جاتا ہے کہ گائے کی حفاظت سے دودھ اور اناج کے قحط پر اچھا اثر پڑتا ہے تو اس قسم کے واقعات ہمکو اس رزولیوشن سے انکار کرنے کا موقع پیدا کردیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دو گائیں دو ہی نہیں بلکہ اس قسم کی سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں ملک بھر میں مفت کھاتی ہیں جن سے اونکی اس زندگی میں تو ملک کو کچھ فائدہ ہونے کی امید نہیں ہو سکتی بلکہ محض خدمت گذاری کا ایک فرض ہے۔ ہم نے جاکر بچشم خود امرتسر کے پنجراپول کو دیکھا ہے جہاں بہت سی گائیں ایسی رکھی ہیں جنکی جسمانی صورت کہہ رہی ہے کہ شبے ماند شب دیگرے ماند۔ یقیناً اون سے ملک کو نہ دودھ کا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ دودھ دیتی ہی نہیں نہ کھیتی کا فائدہ۔ کیونکہ اون میں طاقت ہی نہیں۔ نہ اولاد کا فائدہ کیونکہ وہ اس قابل ہی نہیں ہاں ہمارے اندازہ میں اونکا خرچ فی راس ایک روپیہ ماہوار ضرور ہے پھر اس خرچ اور اس تنگ و دو کو اگر محض مذہبی خوش اعتقادی نہ کہیں تو ملکی اور اقتصادی صورت میں مفید ہم کیونکر مان لیں۔

علاوہ اس کے گرانی اور قحط اگر ذبح البقر سے ہے۔ تو ہندو ریاستوں۔ پٹیالہ نابھہ جموں۔ کشمیر میں بھی قحط کی یہی صورت کیوں ہے۔ حالانکہ ان ریاستوں میں ذبح البقر اتنا جرم ہے کہ فی راس سارا خاندان سات سات بلکہ دس دس سال جیل میں سڑتا ہے بلکہ بعض اوقات اونکی تمام جائداد بھی ضبط کیجاتی ہے تاہم قحط بدستور موجود ہے۔

یہ سارے سوال وجواب اس لئے کئے ہیں کہ ہندو اس کو ملکی رزولیوشن کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمارا مشورہ مانیں اور اس کو مذہبی صورت میں پیش کریں تو اس قسم کے سوالات میں سے کوئی سوال پیدا نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے کہ اگر آپ کے نزدیک حفاظت بقر ایک مذہبی حکم ہے تو آپ بخوشی کیجئے۔ نہ آپ مسلمانوں کو مذہبی حکم کی ادائیگی میں مزاحم ہوں نہ وہ آپکو مانع ہوں۔ ما بخیر و شما بسلامت۔

ہاں اس صورت میں ایک سوال باقی رہیگا کہ حفاظت بقر ہندوؤں کا اصلی دہرمی حکم ہے یا مسلمانوں کے تعزیوں کی طرح محض ایک رسمی۔ اس کے لئے آسان صورت یہ ہے کہ پراچین گرنتھ (پرانی کتابیں) دیکھی جائیں۔ دگر ہیچ۔

آخری رائے ہماری یہ ہے کہ عید قربان کے موقع پر ہندوؤں کو مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کا میل دل میں نہ لانا چاہئیے اور بڑی محبت سے ان کو اون کے حال پر چھوڑ دینا چاہئیے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں اور مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہئیے کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ساری عمر میں گائے کی قربانی صرف ایک دفعہ کی ہے[1]۔ باقی قربانیاں بھیڑ بکری کی۔ اس لئے وہ ان دونوں قربانیوں میں تمیز اون کے واقعات سے کر لیا کریں۔ والسلام۔

جمعیۃ العلماء کا اعلان

اخبارات میں بدلائل یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ حکومت انگورہ و یونان کی آویزش میں برطانیہ یونان کے لئے سہولتیں بہم پہونچا رہی ہے اور اسی ضمن میں اوس کی امداد کر رہی ہے۔ خود ہندوستان میں علماء اور رہنمایان ملک وملت کے ساتھ سخت گیری ومظالم کئے جارہے ہیں۔ ان تمام باتوں کو ہر مسلم ہستی دیکھ دیکھ کر مضطرب وبے قرار ہے۔ کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے یہ خیال یقین کے درجہ تک پہونچتا ہے کہ یورپ بالخصوص برطانیہ کی مسیحیت اسلام ہی کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے جمعیت علمائے ہند عنقریب ایک مجلس شوریٰ کا انعقاد کرنے والی ہے تاکہ آئندہ کے لئے راہ عمل کا تعین کرکے مسلمانوں کو مذہبی احکام سے مطلع کرے فی الحال مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ بارگاہ احدیت میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ غازی اسلام مصطفیٰ کمال کی فتح ونصرت اور اعدائے اسلام کی شکست وہزیمت کے لئے دعا کریں۔ اور جیسا کہ مولانا عبد الباری صاحب نے اپنی تحریر میں فرمایا ہے کلام اللہ اور بخاری شریف کا ختم کرائیں[2] گناہوں سے توبہ کریں اور ترک موالات کے پروگرام کو نہایت مستعدی اور سرعت کے ساتھ کامیاب بنائیں اگر ضرورت ہو تو مطبوعہ دعائیں دفتر جمعیت سے طلب کریں۔ نیز اوس فیصلہ کا انتظار کریں۔ جو جمعیت علماء عنقریب مسلمانان ہند کے نام شائع کرنے والی ہے فقط (احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند)

مولوی نثار احمد کو سزا

اس ہفتے کی قومی نقصان کی سخت رنجیدہ خبر یہ ہے کہ کانپور کے مشہور استاد مولانا احمد حسن صاحب مرحوم معقولی کے خلف مولوی حافظ نثار احمد صاحب جو تحریک خلافت میں سرگرم ممبر تھے آپکو متھرا کے حاکم نے کسی تقریر پر ۲½ ماہ قید کی سزا دی۔ موصوف نے حسب دستور زمانہ نہ گواہوں پر سوال کئے نہ اپنی صفائی پیش کی بلکہ بالکل خاموشی اور بڑی متانت سے سزا کا حکم سنا اور صبر و وقار کے ساتھ آپ جیل میں چلےگئے ہمیں ممدوح کیساتھ ہر طرح سے ہمدردی ہے خدا اونکو استقامت دے اور جلد سے جلد نجات دیکر متعلقین سے ملائے اور اون کے پسماندگان اور متعلقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین؛

---

[1] جو لوگ مولوی بلکہ حافظ کہلاکر قربانی البقر سے انکار کرتے ہیں۔ انکی حالت وہی ہے جو قرآن شریف میں ہے (اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ وَاِنْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ) کہ وہ دنیاوی غرض میں آلودہ ہیں خدا اونکو ہدائت ہدائت کرے اور اگر وہ سرکشی میں حد سے بڑھ گئے ہیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو سرکشوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ علیہم دائرۃ السوء (اہلحدیث)

[2] ان دونوں کتابوں پر عمل بھی کریں۔ (اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۲۰۷ عشر فرض ہے یا نہ؟ ایک عالم کہتے ہیں کہ عشر فرض ہے جیسے زکوٰۃ۔ اگر عشر نہ ادا کرے تو وہ شخص گنہگار ہوگا۔ اور ایک عالم کہتے ہیں کہ ادا نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ ان دونوں میں کون سچا ہے؟ (محمد عبد اللہ لال باغ دیناپور)

ج نمبر ۲۰۷ سوال صاف نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عشر سب فرض کہتے ہیں انگریزی خراج کو بعض لوگ قائم مقام عشر کا خیال کرکے سقوط عشر کا حکم دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ مطلق وجوب عشر کے منکر ہیں۔ اگر کوئی منکر ہے تو وہ سخت غلطی پر ہے اور جو خراج انگریزی سے عشر کا سقوط لکھتا ہے وہ بھی غلط کہتا ہے۔ عشر عبادت اور زکوٰۃ زراعت ہے اور انگریزی خراج نہ عبادت ہے نہ نیت عبادت۔ نہ اسکے مصارف، مصارف زکوٰۃ ہیں۔ البتہ جس اراضی پر انگریزی محصول [illegible] گا۔ وہ عشری سے نصف عشری ہو جائیگی۔ لاجل المؤنۃ۔ اللّٰہ اعلم

س نمبر ۲۰۸ قبل الجمعہ جو چار رکعت نفل پڑھتے ہیں اسکا ثبوت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو معہ حوالہ کتب تحریر فرماویں۔ یہ چار رکعت سوائے تحیۃ المسجد کے ہیں۔ (؍ ؍)

ج نمبر ۲۰۸ بطور سنت سوائے تحیۃ المسجد کے اور کوئی رکعت نہیں بطور نفل جتنی چاہے پڑھے فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ تفصیل اسکی سفر السعادت میں ہے۔

س نمبر ۲۰۹ ایک شخص کسی کو روپیہ دیتا ہے اس شرط پر کہ میں تم سے فلاں وقت میں غلہ لونگا۔ اس وقت جو بھاؤ ہوگا اس بھاؤ سے پانچ سیر یا دس سیر زیادہ لونگا۔ اب اسکو بھاؤ سے زیادہ لینا حلال ہے یا حرام؟ تحریر کریں (؍ ؍)

ج نمبر ۲۰۹ یہ صورت ناجائز ہے بھاؤ مقرر کرلے۔ بازاری بھاؤ سے واقع میں کم ہو یا زیادہ تو جائز ہے۔ (۹ پائی داخل غریب فنڈ)

نوٹ یہ سوال مدت کے آئے ہوئے ہیں بوجہ گم ہو جانے کے درج ہونے سے رہ گئے۔

س نمبر ۲۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو خوان نازل کرنیکی دعا کی تھی کسی صحیح روایت سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ وہ خوان آسمان سے نازل ہوا یا وہ لوگ خوف زدہ ہوکر رہ گئے؟ اور خوان نہیں نازل ہوا۔ (سائل یکے از غازیپور)

ج نمبر ۲۱۰ میرے ناقص علم میں کوئی روایت اس مضمون کی نہیں آئی اس لئے مفسرین میں اختلاف ہے کہ مائدہ (خوان) اترا بھی تھا یا نہیں۔ (۱؍ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۱۱ عینک کی کمانی اگر جرمن سلور کی ہو جسکی قیمت اس وقت بوجہ سخت گرانی کے آٹھ روپیہ ہو۔ عینک میں لگاکر استعمال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور جرمن سونا مثل ہندوستانی سونے کے شمار ہوتا ہے کہ نہیں؟ (سید وجاہت حسین خریدار ۲۹۸۸)

ج نمبر ۲۱۱ چشمہ کی کمانی مذکور سونے کی نہیں ہوتی بلکہ ورق طلا پیتل پر ایسی خوبی سے چسپاں کیا ہوتا ہے کہ اکھڑتا نہیں۔ سونے کی ہو تو اتنی قیمت سے نہ آسکے۔ لہٰذا جائز ہے میں نے خود اس قسم کی کمانی دار عینک مولنا رحیم آبادی مرحوم کے سامنے خریدا اور لگاتا رہا۔

س نمبر ۲۱۲ از روئے قرآن و حدیث مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس کس امر میں مفصل طور پر معہ حوالہ کتاب داؤدی وغیرہ کے تحریر فرمائیں۔ خطبات قادری میں لکھا ہے کہ جو عورت چادر کے بغیر نماز پڑھے۔ اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ چادر سے کیا مراد ہے؟ چادر کتنی ہونی ضروری ہے؟ اور کہاں سے کہاں تک عورتوں کو نماز کے وقت اپنے بدن کو چھپانا ضروری ہے؟ چادر اوڑھنے کی علت غائی کیا ہے؟ جو عورتیں گھر کے کاروبار اور کھیتی پیشہ کرتی ہیں جب نماز پڑھیں تو کیا انکے لئے بھی سر سے پاؤں تک بدن کا چھپانا ضروری ہے؟ (سائلہ جزائر انڈمان میں توحید و سنت کی آواز کو بلند کرنے والی اور شرک و بدعت کو زندہ درگور کرنیوالی مستورات میں سے پہلی اہلحدیث مسمات رحمت بی بی)

ج نمبر ۲۱۲ از روئے قرآن و حدیث مرد و عورت کی نماز میں فرق نہیں ہاں عورت کو سر سے پیروں تک بدن ڈھانپنا چاہئے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔ حدیث میں ایسا آیا ہے۔ (ابوداؤد)

نوٹ خدا تعالیٰ تمہاری سعی مشکور فرمائے آمین۔

س نمبر ۲۱۳ جس وقت انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اسکو نیت زبان یا دل سے کرنی چاہئے؟ اگر دل سے کرنی چاہئے تو کیا اسی طرح جسطرح بعض حنفی زبان سے کرتے اور کہتے ہیں کہ "چار رکعت نماز فرض وقت ظہر منہ بطرف قبلہ پیچھے اس امام کے" برائے مہربانی اس مسئلہ کا پوری طرح جواب بحوالہ مکمل حدیث یا حوالہ حدیث پورا درج فرماویں۔ (عبد الرحمٰن خریدار ۵۸۴۴ [illegible])

ج نمبر ۲۱۳ نیت دل کا فعل ہے۔ زبان سے الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اس میں کسی مذہب کا اختلاف نہیں۔ حنفی اہلحدیث سب یہی کہتے ہیں۔ (داخلہ غریب فنڈ ندارد)

س نمبر ۲۱۴ عورتیں نماز میں جب سجدہ میں جاویں تو عضو کو ایک دوسرے سے کسطرح ملاویں؟ کیا کہنیاں پسلیوں سے ملا رکھے یا کسطرح کریں اور کہنیاں زمین سے کتنی اونچی رکھیں مثل مردوں کے یا اور طرح؟ (خریدار ۲۹۰۰)

ج نمبر ۲۱۴ مثل مردوں کے کہنیاں پسلیوں اور رانوں سے ہٹائے رکھیں فرق کی کوئی دلیل نہیں۔

اطلاع ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں۔ (مفتی)

لغات القرآن۔ قرآنی الفاظ کے معانی معہ مختصر قواعد صرف و نحو قیمت عہ منیجر

انتخاب الاخبار

امرتسر مسلم لیگ

نے ایک رزولیوشن کی نقل ہمارے پاس بھیجی ہے کہ سودیشی تحریک کے لئے ایک کالم وقف کیجئے اس لئے ہم بھی اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (سودیشی تحریک) دیسی اشیا کے استعمال کے فوائد پر مضامین بھیجا کریں۔

آہ موت

ہمارے ناظرین منشی لعل محمد خاں مدراسی مقیم کلکتہ کو جانتے ہونگے جو نہ جانتے ہوں وہ اتنا جان لیں کہ آپ حضرت بریلوی کے سچے خلیفہ تھے۔ آپکی جامع مانع تعریف یہ ہے کہ آپ اہلحدیث اور دیوبندیوں کے سخت ترین دشمن تھے۔ آہ موت نے بہت فرصت نہ دی۔ ۱۲ جولائی کو تپ دق سے انتقال کر گئے۔ خدا اون کے متعلقین کو صبر اور ہدایت دے۔

پنجاب میں

سلسلۂ بارش بہت اچھا جاری ہے۔ افسوس ام بہت جلد ختم ہو گئے۔ انا للہ۔

ترکوں کی پسپائی

اس ہفتہ رپورٹر نے پیٹ بھر کر ترکوں کی پسپائی کی خبریں دی ہیں۔ یہانتک چوتھائی فوج اور قریبًا سارا سامان جنگ ختم کر چکے۔

سرحدی جنگ

مسعود اور وزیریوں کی انگریزوں سے جنگ ہنوز جاری ہے کبھی کبھی نقصان کی خبر آجاتی ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی

بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ ہندی مسلمان امسال بھی گذشتہ سال کیطرح قربانی البقر نہ کریں۔

قبائل سرحد

گورنر جلال آباد (افغانستان) وادی کونیر کا دورہ کر رہا ہے اس لئے جرگوں میں کئی قبیلوں سے ملاقات کی ہے۔ دیگر قبائل ملاقات کیلئے طلب کئے گئے ہیں تورنگ زئی کا مشہور حاجی مسلمانوں کو یہ ترغیب دینے میں بڑی سرگرمی دکھا رہا ہے کہ گورنر جلال آباد کی دعوت منظور کر لی جائے۔ جن قبائل نے یہ دعوت منظور کی ہے اون کو بڑی فیاضی سے روپیہ تقسیم کیا گیا ہے اور وہ بڑے خوش خوش آئے ہیں۔

وزیرستان میں بارش

وزیرستان میں اچھی خاصی بارش ہو گئی ہے۔ اس سے وہاں فصلوں کا مستقبل اچھا ہو گیا ہے۔ لیکن انگریزی سڑکوں کو بہت نقصان پہونچا ہے بارش کی ابھی بہت ضرورت ہے۔

افغانستان میں روس کا نیا ایلچی

پائنیر کو معلوم ہوا ہے کہ ایم سورٹز روسی ایلچی کابل سے علالت کے باعث روس کو واپس چلا گیا ہے۔ اس کی بجائے ایم راس کو نیکو ایلچی بنکر آیا ہے۔ عبد الہادی افغان ایلچی بخارا سے واپس آ گیا ہے۔

عراق عرب کا بادشاہ

ایسوسی ایٹڈ پریس کا خاص نامہ نگار بغداد سے عراق عرب میں امیر فیصل کے استقبال کی کیفیت لکھتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ تمام عراق سے مختلف جماعتوں کے وفد امیر کے پاس گئے ہیں۔ عراق عرب کی کونسل صدر یعنی نقیب بغداد کی تحریک پر اتفاق رائے سے امیر فیصل کو عراق عرب کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔

یونانی جہاز غرق کر دیا گیا

اخبار ترجمان حقیقت کا بیان ہے کہ ایک عثمانی اسٹیمر نے یونانی اسٹیمر "ارکاڈیہ" کو جو سامان جنگ اور اسلحہ سے بھرا ہوا تھا اور یونانی سپاہ کی طرف جا رہا تھا۔ بحر ابیض متوسط میں غرق کر دیا

عطیۂ سلطانی

جلالۃ السلطان وحید الدین خان خلد اللہ ملکہ نے دس لاکھ پونڈ اناطولیہ کے زخمیوں کی امداد میں عطا فرمائے ہیں۔ حرم سلطانی سے بھی ایک ہزار پونڈ کی امداد اس مد میں انگورا بھیجی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے

کہ ترکوں اور بالشویکوں کے باہمی تعلقات بہت گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ جنرل برسیلاف انگورا اور جنرل نیکل ڈاف سیورس میں پہونچ گئے ہیں

روسی مسلمان اناطولیہ کو

سوویٹ پیروان کمال کی مدد کے لئے اناطولیہ بھیجنے کی غرض سے مسلمان سپاہیوں کو چن رہی ہے۔

یونانی پسپائی عسکی شہر کیطرف

ایک ترکی ذریعے سے اعلان کیا گیا ہے کہ سیوری حصار کے محاذ پر یونانی ترک کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی خبر ہے کہ یونانی فوج عسکی شہر کیطرف پسپا ہو رہی ہے۔

ترکی کمانڈر یونانی محاذ کو

کاظم قرابکر پاشا کمانڈر انچیف کوہ قاف رمزی پاشا کمانڈر انچیف کردستان اور صلاح الدین کمانڈر انچیف سلیشیا کو حکم ہوا ہے کہ کمک لے کر یونانی محاذ کو جائیں۔

مجلس

نے فیصلہ کیا ہے کہ جبتک موجودہ جنگ ختم نہ ہو جائے اتحادیوں سے مداخلت کیلئے نہ کہا جائے۔

اطلاع تعطیل!

آئندہ ہفتہ کے وسط میں عید ہوگی۔ وہی ایام اخبار چھپنے اور شائع ہونے کے ہیں۔ اس لئے آئندہ پرچہ نہیں نکلیگا۔ اوس کے بعد ۲۱ ذی الحجہ کے دو نمبر نکلینگے انشاءاللہ۔

عید آنہ فنڈ

اہلحدیث کے ناظرین اپنی کانفرنس کے لئے عید آنہ فنڈ کا خیال رکھیں

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے ابتدائی سل اور دق۔ درد کمانی ریزش اور کمزوری سینہ کیلئے نہایت مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۳ معہ محصولڈاک ممالک غیر سے محصول علاوہ

شہادات ماہ جولائی ۱۹۳۱ء

جناب سید محمد حیات صاحب چک ۲۴ ضلع لائلپور سے لکھتے ہیں۔ پیشتر ازیں چودھری محمد علی نائرہ کیواسطے جو مومیائی میں نے منگوائی ہے وہ واقعی اچھی ہے۔ اب ایک چھٹانک محمد حسن کے نام وی پی بھیجدیں مہربانی ہوگی (۲۱-جولائی)

جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بڑھنی بازار سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپکے ہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی جو زیر استعمال ہے واقعی بہت مفید ثابت ہوئی ہے اب میرے کئی دوست خواہشمند ہیں۔ تین چھٹانک اور بھیجدیں (۲۳-جولائی)

پتہ:- **مینیجر دی میڈیکن ایجنسی" امرتسر** (پنجاب)

علم دوست اصحاب کیلئے خوشخبری!

تاریخ بیت اللہ شریف خانہ خدا زادہ اللہ شرفا کی مفصل و مکمل تاریخ۔ ہر مسلمان کے پڑھنے کے لائق۔ لکھائی چھپائی خوبصورت ۱۲

بابل قرآن شریف کی آیت ببابل ہاروت وماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل حالات اوسکے عجائبات اور باقیات کا بیان۔ آج سے ہزاروں برس پہلے کی تمدنی تہذیب کا فوٹو موجودہ تحقیقات کا نچوڑ سلسلہ عجائبات عالم کی پہلی کتاب ۸

شداد اور اسکا بہشت اسمیں شداد اور اسکے بہشت کی مفصل تحقیق اور حیرت انگیز انکشافات سلسلہ عجائبات عالم کی دوسری کتاب ۳

انجام دنیا۔ اس دنیا کا انجام کیونکر ہوگا۔ قیامت کیسے آئیگی علماء سائنس کا کیا خیال ہے اور قرآن حکیم کیا ارشاد فرماتا ہے۔ مزیدار کتاب ۳

اسلام اور علماء فرنگ۔ مذہب اسلام کی تائید میں علماء یورپ امریکہ کی رائیں ۱

سید الشہداء۔ حضور سرور کائنات کے عم مکرم حضرت امیر حمزہ کی سوانحعمری ۳

سوانح بلقیس۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حرم محترم بلقیس ملکہ سبا کی دلچسپ سوانحعمری قیمت ۴

پتہ:- **خالد برادرس امرتسر** (پنجاب)

اشتہار کتب مفیدہ

کتب دینیہ مذہبیہ نہایت ارزاں قیمت پر۔ اصل قیمت سے تخفیف یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء تک حسب ذیل ہوگی اس تاریخ کے بعد کوئی صاحب رعایت لینے کی تکلیف گوارا نہ کریں (۱) مفید الاحناف حصہ اول ۳ حصہ دوم موسوم بہ تلفیع الاخیار، رکعات التراویح ۵ العماد الحسنی فی سنیۃ المصافحۃ الیمنی ۳ استقامت ۲۔ ان پانچ رسالوں کی پوری قیمت لکھی گئی ہے یکم ماہ محرم ۱۳۵۰ھ کے قبل جو حضرات خریدار ہونگے ان سے حسب ذیل رعایت ہوگی ہر ایک کتاب کی پانچسو جلد یکمشت یا بذریعہ کے خریدار کو فی کتاب ایک پائی پر ڈھائی سو کے خریدار یکمشت کو چار آنہ فی روپیہ تخفیف ۳۰ نسخے کے خریدار کو ۳ فی روپیہ کی اس سے کم کیلئے ۲ فی روپیہ رعایت دیجائیگی بمناظرہ مرشد آباد ۲۔ ہر پانچسو یکمشت کے خریدار کو نصف قیمت پر ڈھائی سو کے خریدار کو ۶ فی روپیہ کمیشن اور سو کے یکمشت خریدار کو چار فی روپیہ اس سے کم کے خریدار کو ۳ فی روپیہ دیا جائیگا محصول ذمہ خریدار۔ ان چھ رسالوں کی کل تعداد کو جو صاحب یکمشت خریدنا چاہیں تو محصول بھی معاف ہوگا (۲) قافلہ مسجد عربی۔ اردو انگریزی تین زبانوں میں ایک ساتھ چھپا ہے ۸ فتویٰ متعلق مساجد ۲۔ رفع الغواشی عن وجوہ الترجمۃ والحواشی ۸ ان تین کتابوں کو یکمشت خریدار پچاس جلد کو فی روپیہ ۸ اس سے کم کے خریدار کو فی روپیہ ۳ کمیشن ملیگا۔ انوار اللغۃ کامل ۱۵ میعاد رعایت کے اندر ۱۲ (۳) **بلا رعایت و بلا تخفیف کتابیں۔** تفسیر ترجمان القرآن کامل مجلد ۶۰ تفسیر احسن التفاسیر کامل مجلد ۲۲ بلوغ المرام عربی محشی بحواشی جدیدہ و معلومات مجیبہ مؤلفہ مولانا مولوی احمد حسن مرحوم مؤلف تفسیر احسن التفاسیر ۸ مجموعہ فتاوی مولانا استاذنا سید نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی کامل در دو جلد ۱۲ الحیات بعد الممات یعنی سوانحعمری حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مجلد ۲ غیر مجلد ۱ عین المانت فی تحقیق تکرار الجماعت ۳ اصلاح التمدن ۳ نصیحت مانی فی عذاب الزانیۃ والزانی ۳ اعلان المہتدی فی القرأۃ المقتدی قرأۃ فاتحہ خلف الامام میں ایک عجیب و نئی کتاب مؤلفہ مولنا نوازش علی دربھنگوی ۵ البرہان العجاب قرأۃ فاتحہ خلف الامام مؤلفہ مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم ۸ رسائل اول ۵ تک اور ۶ ۷ ۸ و ۹ کے متعلق مفصل اعلان اشتہار کلاں میں چھپا ہے ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے سے وہ کلاں اشتہار مفت ملیگا۔ رحمۃ للعالمین ۲

اگر اغنیاء و مالدار اصحاب ان کتب کو خرید کر ان کے مستحقین غربا کو مفت تقسیم کردیں تو ان کو دوہرا اجر ملیگا۔ انشاء اللہ۔

ملنے کا پتہ

ضیاء الرحمن۔ کلکتہ۔ کولوٹولہ نو سرکا لین ۲۶ جدید مسجد اہلحدیث

SAKHANA GUJRANWA

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی یہ متبرک انگوٹھیاں نہایت خوشنما خوبصورت اور بینظیر [illegible] تعجب خیز حیرت انگیز اور دلفریب ہیں علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں انگوٹھی ۱ اسکے نگینہ کے مقام پر حیرت انگیز طریقے سے قرآنی [illegible] جگہ پر تمام سورۃ الحمد شریف ایسی صفائی اور خوشخطی سے تحریر کی گئی ہے کہ [illegible] ہرگز یقین نہ لائے باوجود [illegible] ہر ایک لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے حفاظت خوشنمائی اور خوبصورتی کیلئے نگینہ کے اوپر بجلی شیشہ جڑ دیا گیا ہے ہدیہ فی عدد نمبر ۲ انگوٹھی [illegible] اسپر قل ھو اللہ شریف کی انگوٹھی کا ہدیہ [illegible] نمبر ۳ انگوٹھی [illegible] کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہدیہ صرف [illegible] نمبر ۴ انگوٹھی [illegible] آیت کریمہ لکھی ہوئی انگوٹھی ہدیہ [illegible] ۔ اگر یہ انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس فرماکر قیمت منگالیں۔ پتہ :-

شیخ حبیب احمد۔ پانی پت۔ محلہ انصار

فتح اسلام

یعنی جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان کی روداد جسمیں علماء پنجاب ہندوستان کی قادیان میں اپنے معرکۃ الآراء مواعظ و تقریریں کرنے و رجاعت کے اپنے مقامات کی قفل بندی کر کے خود محصور ہو جانیکے حالات درج ہیں قیمت قسم اول ۵ [illegible] دوم ۲ - فوٹ اسکے خریدار [illegible] کے ٹکٹ پیشگی بھیجیں۔

محرم کی بدعتیں ۔ ایام محرم میں کسقدر مشرکانہ رسوم ادا کی جاتی ہیں اور انکا انسداد کسقدر ضروری ہے یہ سا [illegible] مخفی نہیں۔ صاحبان خیر و برکت سے درخواست ہے کہ وہ اسکی متعدد کاپیاں منگا کر محرم سے پہلے مسلمانوں میں تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں فی جلد ۳ - ۱۰ کیلئے ۵ کیلئے [illegible]

ذخیرہ معلومات ۔ نہایت مفید کار آمد صنعتی تراکیب طبی مجرب نسخہ جات اور کشتہ جات اور کھانے پکانے کی ترکیبوں کا بہترین مجموعہ ہے جسکے مطالعہ سے بیشمار فائدے حاصل ہوتے ہیں رعایتی قیمت ۸ / ملنے کا پتہ :-

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب مالک اخبار اتحاد و اتحاد پریس امرتسر

چند مفید کتابیں

حیدر آباد دکن کا طبع قیمتی پارے قیمت فی پارہ عہ مشکوۃ شریف مترجم [illegible] مطبع انوار الاسلام عـہ بلوغ المرام مجلد چرمی ۱۲ منیۃ المصلی [illegible] قدوری فارسی ۸ / قدوری عربی ۸ / [illegible] حجۃ اللہ [illegible] مجلد عہ گنجینہ صنعت جاپان و امریکہ ۱۲ / میزان الطب فارسی مجلد [illegible] طب احسانی و دار الشفاء [illegible] [illegible] تفسیر [illegible] سے سورۃ یٰسین تک مجلد چرمی [illegible] خطبہ صدارت مولانا [illegible] خلافت کے جملہ مسائل اسمیں درج ہیں [illegible] الہ آبادی مجلد [illegible] اخبار اہلحدیث کے گذشتہ فائل جلد ۱۱ سے لیکر جلد [illegible] تک فی جلد [illegible] انواع محمدی مجلد چرمی [illegible] تفسیر محمدی جلد اول مجلد چرمی [illegible] ایضاً جلد ۲ دوم ایک جلد میں چرمی [illegible] ہماری آنکھوں کا عزیز سرمہ [illegible] فوٹ جو شخص پانچ روپیہ کی کتابیں طلب کریگا اسکو [illegible]

المشتہر :- **حاجی فضل دین عبد العزیز** مقام [illegible] چک ڈاکخانہ لالہ موسیٰ - ضلع گجرات (پنجاب)

انسانی ہمدردی سچا مشورہ

(۱) اگر آپ جریان سرعت۔ احتلام۔ کمزوری سستی کا شکار ہیں یا (۲) اگر آپ کی مستورات امراض مخصوصہ مثل حیض کی کمی بیشی۔ اسقاط سیلان اور بے اولادی کی شکایات میں مبتلا ہیں یا آپکے پیارے بچے تکلیف اٹھا رہے ہیں یا (۳) آپ کسی دیگر کہنہ (یوسی) امراض سے تنگ آگئے ہیں تو آپ [illegible] حالات۔ عمر۔ مزاج وغیرہ سے [illegible] آپکی حالت پر غور و خوض کر کے مجرب [illegible] نسخہ ارسال کر دیا جائیگا جس سے [illegible] آپ [illegible] کامیابی اٹھائینگے [illegible] ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال فرماویں ورنہ تعمیل سے مجبوری ہوگی۔ ہر ایک کو کتابچہ گلدستہ صحت مفت روانہ کیا جائیگا۔

آپکا ادنےٰ خادم

منیجر شفاخانہ معین الصحت بٹالہ

روغن درد

یہ روغن جملہ امراض یعنی گٹھیا بائرس۔ لوہنہ یعنی لنگڑا پن جوڑ کا درد نیا ہو یا پرانا اور ہر قسم کے بادی درد کیلئے انشاء اللہ نافع ہے (سوائے چوٹ کے) اور بین رسیدہ و گٹھیا والوں کے لئے مفید۔ یوں تو میں دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ اچھا کرنا نہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے [illegible] اشتہار [illegible] کیطرح مدح سرائی نہیں کرتا میری خاص غرض لوگوں کو فائدہ پہونچانے کی ہے۔

قیمت فی شیشی عہ

پتہ

انوار الحق دستار بند محلہ باقر گنج

ڈاکخانہ لہریا سرائے۔ دربھنگہ

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار پر تاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (مثل فالج لقوہ [illegible] رعشہ تشنج۔ زکام نزلہ کھانسی لرزہ ڈبہ الطفال۔ درد سینہ درد جگر۔ سوختگی آتش۔ مار عرقی گلٹی نیش عقرب درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] اونس عہ آدھ اونس ۱۲/ - اونس [illegible] اور فی سیر [illegible] علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- **حکیم محمد [illegible]**

ڈاکخانہ [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱۸ نمبر ۴۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے

(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عہ
رؤساء و عام جاگیرداران سے سالانہ ہے
عام خریداران سے سالانہ ہر
ششماہی عا ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط وکتابت و ترسیل زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث
امرتسر
ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ع یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

تکفیر المومنین	صفحہ ۱
دفع افترا	؍ ۴
ایک ہزار انعام حج کراؤ	؍ ۵
قادیانی مشن (مولوی محمد علی امیر احمدی جماعت لاہوری کا انگریزی قرآن نمبر ۵)	۵
احمدیہ وفد کی موت	۷
چیلنج مباہلہ	۸
قصاب مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی	؍
محکمہ ڈاک کے کرشمے	؍ ۹
ملکی مطلع	؍ ۱۰
متفرقات	؍ ۱۲
فتاوے	؍ ۱۳
انتخاب الاخبار	؍ ۱۴
اشتہارات	؍ ۱۵

تکفیر المومنین

خدا بخشے مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

بڑی ہے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے واعظوں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ!

آجکل مسلمانوں کو جس بات کی ضرورت ہے عیاں راچہ بیان۔ چاروں طرف سے آواز آرہی ہے کہ خلافت مٹ گئی۔ ممالک اسلامیہ لٹ گئے۔ مقامات مقدسہ پائمال اغیار ہوگئے۔ اسپر بھی فتنہ انگیزوں کو چین نہیں۔ چند روز پہلے ایسے ہی لوگ بطور فخر بلکہ بطور دلیل کہا کرتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب اسلئے سچا ہے کہ حرمین شریفین (مکہ اور مدینہ) جو دونوں اسلام کے اصلی گھر ہیں وہاں پر ہماری ہی حکومت ہے۔ لیکن جب سے اون کے سردار حاکم حرمین نے وہ حرکت کی جو تمام دنیا کو معلوم ہے کہ دشمنوں کی مدد کرکے واحد سلطنت اسلامیہ عثمانیہ کو فنا تک پہونچایا۔ تو ہم سمجھے تھے کہ ایسے لوگ اب چندے بالکل خاموش رہکر مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کا پھل کھانے دینگے مگر بحکم ع

مقتضاء طبیعتش این ست

ایک شخص ملا ملتانی وزیر آباد سے اٹھا اور اس نے اپنے ایک سابق قاضی فضل احمد[1] کی تقلید کرکے

---

[1] قاضی فضل احمد لدھیانوی نے ایک اشتہار لکھا تھا جس میں بزعم خود عقائد وہابیہ یعنی بقول خود اہلحدیث اور برادران خود جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد لکھے تھے جسپر ایک مسلمان ڈپٹی کمشنر نے قاضی صاحب کو مذہبی پاگل (ص) (ص) کا خطاب دیا تھا جسپر ہم قاضی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ منہ

لال شیم پریس ہال کی لاہور میں باہتمام لالہ کرم چند صاحب پرنٹر چھپا۔ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مالک) پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا۔

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ۔ دونوں مضمونوں کا بیان۔ توحید اسلامی کی تائید۔ شرک بدعت کی تردید پنجابی نظم میں مصنفہ مولوی میر محمد جالندھری۔ قیمت عہ منیجر

انہی عقائد کو ایک طویل اشتہار کی صورت میں نقل کیا ہے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ نیوگ کا حکم خاص آریوں میں ہے۔ مگر ان مُلا صاحب نے جنہوں نے دوسرے کے اس مضمون کو اپنا دکھا کر جہلاء عوام میں اپنی مولویت کا ثبوت دیا ہے اشتہار مذکور شائع کر کے ثابت کیا کہ نیوگ کا مسئلہ اون کے نزدیک بھی قابل تعریف ہے۔

صحیح فرمایا۔

يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ٭

لدھیانوی قاضی کے عقائد وہابیہ کا جواب انہی دنوں شائع ہو چکا تھا۔ آج ہم وزیر آبادی عقائد کفریہ کا جواب دیتے ہیں۔ بحول و قوتہ۔ اور دل میں نادم ہیں کہ آج ہم کیا کام کرتے اور کس کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ جس کو جواب دینے سے شیخ سعدیؒ جیسے بزرگوں نے منع فرمایا ہوا ہے۔ مگر کیا کریں جن لوگوں کو اس قسم کی زہریلی تحریروں سے نقصان کا اندیشہ ہو اُن کی فرمائشات سے مجبور ہیں۔

ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ نہ قاضی لدھیانوی عالم ہیں نہ مُلا ملتانی وزیر آبادی مولوی۔ ان کا کل سرمایہ بریلوی تصنیفات یا بچہ قسم اُردو رسالجات ہیں بلکہ یہاں تک بھی ہمارا دعویٰ ہے جس کا ثبوت ہم کافی رکھتے ہیں کہ ان دونوں بھلے آدمیوں نے اون کتابوں کو ہرگز نہ دیکھا ہوگا جن سے یہ عقائد وہابیہ نقل کرتے ہیں۔

نوٹ گو ہم اہلحدیث وہابی نہیں بلکہ وہابی کا لفظ ہم اپنے لئے موجب ہتک جانتے ہیں لیکن اس خیال سے کہ ان لوگوں کے حسب زعم اس لفظ سے ہم اہلحدیث مراد ہیں۔ اس لئے انکی ہدایت اور تفہیم کے لئے اون کو جواب دیا جاتا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ مُلا ملتانی نے بزعم خود یا بتقلید اسلاف خود عقائد کفریہ وہابیہ کے ۵۳ نمبر لکھے ہیں مگر انکو خبر نہیں کہ اون میں سے ایک بھی عقیدہ کفریہ نہیں بلکہ یہاں تک بے خبر ہیں کہ اگر وہ عقیدہ کفریہ ہیں تو خود اون کے بڑے بڑے اکابر فرقہ اور بڑے امام بھی وہابیوں کے شریک حال ہیں۔ مثال کے لئے سنئے آپ عقیدہ کفریہ ۲۳ یوں بتلاتے ہیں:-

(۲۳) اجماع اُمت جسکی سند معلوم نہو حجت شرعی نہیں۔ (معیار الحق صفحہ ۱۷۱)

یعنی مُلا صاحب اور اون کے پیش رو کے نزدیک بے سند اجماع کو حجت شرعی نہ جاننا کفر ہے اور اس کا قائل صرف مصنف معیار الحق حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی (معروف حضرت میانصاحب) مرحوم ہیں۔

دیکھئے ہم اسی ایک مثال سے ان پیرو پیرزو کی بے علمی اور سخت غباوت کا ثبوت دیتے ہیں اور پبلک کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف تو کیا (خدا کرے غلط ہو) شاید ان کو خدا پر ایمان بھی نہیں۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

پس سنئے!

میں حضرت میانصاحب مرحوم کی اصل عبارت سامنے رکھے دیتا ہوں۔ ناظرین للہ اسے غور سے دیکھیں اور ان مفتریوں کے حق میں دعا کریں۔ حضرت ممدوح مرحوم فرماتے ہیں:-

"ایسا اجماع بے سند کہ جس پر اتفاق تمام مجتہدین منحصر کا نہ پایا جاوے اور نہ کوئی سند اسکی کتاب و سنت سے پائی جاوے۔ باوجود اسکے ایسے اجماع کو منجملہ ادلہ شرعیہ سے جاننا اور حکم اجماع شرعی میں شمار کرنا سراسر کج فہمی اور نادانی بلکہ ایسا اجماع حکم میں ما وجدنا علیہ آبائنا کے شامل ہوگا کہ جس پر خدا تعالیٰ نے الزام دیا ہے اور غصہ فرمایا توضیح اور تلویح کی عبارت نقل کی جاتی ہے اما الخامس ففی السند الناقل جمعہما فی بحث واحد لانہما سببان فالاول سبب ثبوت الاجماع والثانی سبب ظہورہ والجمہور علی انہ لا یجوز الاجماع الا عن سند من دلیل او امارۃ لان عدم السند یستلزم الخطاء" (معیار الحق صفحہ ۱۳۶)

اس عبارت میں حضرت ممدوح نے جو دعوےٰ کیا ہے کہ بے سند اجماع قابل حجت نہیں۔ اسکی دلیل اصول فقہ حنفیہ کی معتبر اور درسی کتاب تلویح توضیح سے نقل کی ہے۔ پھر اس میں کیا شک ہے کہ ان لوگوں کو نہ اپنے مذہب کا علم ہے نہ مخالف کی کتابوں کا جن سے عبارتیں بزعم خود عقائد کفریہ کی نقل کرتے ہیں یہ انکو بھی نہیں دیکھتے۔ بھلا اگر بے سند اجماع کو شرعی حجت نہ ماننا کفر ہے تو تم ہی بتاؤ تمہارے علماء اصول کیا ہوئے۔ اور سنئے! حضرت استاذ الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں:-

لم یجوزوا القول بالاجماع الذی لیس مستندا الی احدہما (حجۃ اللہ مصری جلد اول صفحہ ۱۳)

علماء اصول فقہ اُس اجماع کو نہیں مانتے جسکی سند قرآن یا حدیث پر نہو

حضرات ناظرین! یہ ہیں وہ حضرت جو حیرت سے اپنے ہاتھ اپنے قلم سے اپنا نام یوں لکھا کرتے ہیں "مولانا نظام الدین ملتانی وزیر آبادی" (دیکھو اخبار الفقیہ ۲۰ اگست [illegible] کالم ۱)

کیا سچ ہے ؏

چوں زن پستان خود مالد حظ نفس کے یابد

یہ تو ہے ایک مثال ان حضرت کے علم و دیانت کی۔ اب ہم نمبروار عقائد کا جواب دیتے ہیں:-

"**عقیدہ کفریہ ۱** خداوند کریم جھوٹ بولنے پر قادر ہے" (حیانۃ الایمان صفحہ ۸ بحوالہ تحقیق و براہین قاطعہ صفحہ ۲)

جواب حیانۃ الایمان کی طرف سے جواب تو اوس وقت ہم دینگے جب تم وہ دکھا دوگے۔ ہاں براہین قاطعہ سے جواب سنئے!

یہ کتاب مولانا خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی تصنیف ہے۔ تمام ملک کو معلوم ہے کہ مولانا حنفی المذہب کے عالم ہیں ان معنے سے ہمارے مُلا ملتانی صاحب کے ہم مذہب بلکہ بزرگ ہیں۔ لہذا اس الزام کا جواب دینا مُلا جی کے ذمہ ہے ہم اہلحدیثوں پر نہیں۔ تاہم مولانا مصنف ہی کے اصل الفاظ سنائے دیتے ہیں۔

٭ ترجمہ:- یہ لوگ چاہتے ہیں کہ انکی تعریف ہو ان کاموں پر جو درحقیقت انہوں نے نہیں کئے۔

مباحثہ خورجہ - آریوں اور مسلمانوں کا مباحثہ بمقام خورجہ کی تفصیل ۶ پیج

اس مسئلہ کا نام ہے امکان کذب۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو کافروں اور مشرکوں کے حق میں خبر دی ہے کہ ان کو نہیں بخشونگا۔ اس خبر کے بعد اون کو بخشنا اس کی قدرت میں ہے۔ یعنی وہ چاہے تو ان سب کو بخش دے مگر وعدہ اسکا سچا ہے اسکے متعلق مولانا خلیل احمد صاحب حنفی فرماتے ہیں :-

"امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف فی الوعید جائز ہے یا نہیں۔ چنانچہ رد المحتار میں ہے ۔۔ ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ صفحہ"

آہ! ملاجی! شیخ سعدی مرحوم سے ملتے۔ تو وہ آپکو بتا دیتے ؎

اگر در دہد یک صلائے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

عقیدہ کفر نمبر۲ خداوندکریم عرش پر بیٹھا ہے کرسی پر پاؤں رکھے ہوئے ہیں کرسی چرچر کرتی ہے (قرآن مجید مترجم مولوی وحید الزمان حاشیہ آیۃ الکرسی)"

جواب ۲ یہ بھی بہتان ہے۔ مولوی وحید الزمان مرحوم نے جو لکھا ہے وہ روایتوں کا محض ترجمہ ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو ایسا کفر سب کو مبارک ہو۔ پہلے ہم مولوی صاحب مرحوم کی اُردو عبارت نقل کرتے ہیں پھر وہ حدیثیں نقل کرینگے۔ سنئے!

"ایک حدیث میں ہے کہ کرسی پر اللہ تعالیٰ کے قدم مبارک ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو وہ اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے سبحان اللہ جلت قدرتہ وعظمتہ"

دیکھئے جن روایتوں کا مولوی صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے وہ یوں ہیں :-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرسیہ موضع قدمیہ + + ان کرسیہ وسع السموات والارض وانہ لہ اطیطا کاطیط الرحل الجدید من ثقلہ" (تفسیر ابن کثیر زیر آیت وسع کرسیہ)

جاؤ اپنے علماء سے پوچھو کہ ان حدیثوں کا ترجمہ کیا ہے! یہ بھی پوچھ آنا کہ مولوی وحید الزمان کے ترجمہ کرنے میں کیا کفر ٹھہرا ہے۔ پھر تم سے ہم سائیں بُلّھے شاہ مرحوم کے اس قول کا مطلب پوچھینگے :-

"بلّیا! تینوں کافر کافر کہندے تُو آہو آہو کہہ"

عقیدہ عس خداوندکریم کے صفات حادث ہیں۔ (اقامۃ البرہان عبد الاحد خانپوری) اور ایک قسم کا خدا کا علم حادث بھی ہے جسکو علم تفصیلی بھی کہتے ہیں (ازاحۃ العیب صفحہ)"

جواب ۳ یہ بھی بہتان ہے ازاحۃ العیب تو تمہارے حنفی مولودی بھائی کی ہے۔ اوس سے پوچھئے۔ اقامۃ البرہان کی طرف سے جواب دینا ہم پر فرض ہے۔ جس کی بابت ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ملاجی نے اقامۃ کی عبارت نہ دیکھی ہوگی اور نہ سمجھی ہوگی۔ سنئے! تم نے تو حوالہ نہیں دیا۔ ہم ہی تم کو حوالہ بھی دیتے ہیں کہ اقامۃ البرہان کے صفحہ ۸۱ پر یہ مضمون مرقوم ہے اور اسی میں تمہارے اس بہتان کا جواب ہے بلکہ اس میں خدا کی صفات (علم۔ قدرت وغیرہ) کو حوادث کہنے والوں کو بالفاظ شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ بدعتی لکھا ہے۔ مگر ہاں وہ عبارت عربی ہے جس کے سمجھنے میں آپکو اور آپکے پیشرو کو دقت ہوگی اور مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور کی منت کرنی پڑیگی۔

عقیدہ کفر عم خداوندکریم آسمان زمین بنانے سے پہلے ہوا کے درمیان رہتا تھا (فتاویٰ محمدیہ ترجمہ دُرر بہیہ صفحہ سطر ۲۳)

جواب ۴ ہمکو یہ عبارت نہیں ملی۔ پہلے یہ عبارت دکھاؤ پھر جواب لو۔

عقیدہ عہ رسول کریم خاتم النبیین نہیں ہیں کیونکہ اس میں الف لام عہد خارجی کا ہے دیکھو جامع الشواہد بحوالہ نصر المومنین صفحہ ۱۲۲ مؤلفہ صدیق حسن خان پشاوری"

جواب ۵ بالکل بہتان ہے۔ جامع الشواہد کا مصنف اہلحدیث کے حق میں تم (ملّا ملتانی اور قاضی لدہانوی) سے زیادہ الدّ الخصام (سخت ترین دشمن) تھا۔ اس کی شہادت کسی طرح معتبر نہیں۔ نصر المومنین پیش کرو۔ ختم نبوت کے منکر کو ہم مرزائی جانتے ہیں۔

سنو! تمہارا صدّیق حسن پشاوری تو خدا جانے کون تھا۔ ہم تو اس کو جانتے نہیں حنفی تھا یا مرزائی شیعی تھا یا بدعتی۔ اللہ اعلم۔ مگر مشہور زمان مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی مرحوم کی شہادت تمکو سناتے ہیں اور تم کو نہیں ناظرین کو باور کراتے ہیں کہ ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ نواب صاحب زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں :-

"والمعنی ختم اللہ بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ ولا معہ (تفسیر فتح البیان سورہ احزاب)"

یعنے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم پر نبوت ختم کر دی پس اون کے بعد اور ان کے زمانہ میں اون کے ساتھ بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ کفر ع۶ تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں۔ جامع الشواہد بحوالہ کتاب رد تقلید بکتاب المجید صفحہ ۱۲ مطبوعہ صدیقی بار اول مولفہ صدیق حسن خاں)"

جواب ۶ یہ بھی بہتان ہے مؤلف جامع الشواہد الدّ الخصام ہے۔ اصل کتاب پیش کرو۔ ہمارا عقیدہ معلوم کرنا ہو تو ہماری "تازہ کتاب "عصمت نبوۃ" مصنفہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مطالعہ کرو۔ سنو! ہم اللہ کو اور اس کی تمام مخلوق میں سے ہر ایک سننے والے کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تمہارا یہ الزام ہم پر سراسر بہتان ہے۔

عقیدہ عے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی "تاریخی "سگ" اور وفات "پرسگ کم جہاں پاک" (دیکھو الجرح علی ابی حنیفہ مولفہ سعید بنارسی)"

جواب ۷ اس مصنف نے اپنا عقیدہ یہ نہیں لکھا بلکہ تمہارے ایک رکن مذہب مولوی عبد الکریم پنجونی نے امام بخاری کے حق میں مخالفوں کے اقوال نقل کر کے سب وشتم کیا اور اپنی کتاب کا نام رکھا "الجرح

[illegible] العجائب ـ قرآۃ فاتحہ خلف الامام کا ثبوت قابل دید ۱۲ ار منیجر

روئداد جلسہ بنارس کے صفحہ ۹ پر تھا۔

مد جناب قاضی محمد خان صاحب آنریری مجسٹریٹ منڈلہ نے تقریر شروع کی۔

صاحبان! آپنے سنا ہوگا کہ جبلپور کا مباحثہ اس خادم کی تحریک پر ہوا تھا۔ ہمارے بھائی احناف نے زور ڈالا کہ مناظرہ کرایا جائے چنانچہ مختلف مقامات پر مناظرین کے نام خطوط لکھے گئے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب میر مناظر مقرر کئے گئے۔ مباحثہ ہوا اور بحمداللہ اسلام کی فتح ہوئی۔ ہمیں مباحثہ سے اسلام کی صداقت ظاہر ہونے پر جسقدر خوشی ہوئی وہ محتاج بیان نہیں لیکن مولوی ابورحمت صاحب نے جوکسی وجہ سے اس کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائیں۔ انکی ہمیں امید نہ تھی آریوں نے جو کچھ لکھا وہ پُر اغلاط ہے عنقریب مباحثہ شائع ہوکر آپکو معلوم ہوگا کہ ہمارے مناظر نے کیس خوبی سے مخالفین کو ساکت کیا۔ اس کے علاوہ ایک اور دلخراش بات ہم نے دیکھی۔ وہ یہ کہ امرتسر سے کبھی حکیم ابوتراب صاحب نامی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے کہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرائی۔ اور پھر آریوں سے بغلگیر ہوئے۔ صاحبان! یہ محض اتہامات ہیں میں قسمیہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل افترا ہے۔ نہ مولوی صاحب نے توہین کرائی نہ بغلگیر ہوئے۔ میں آپکے بالکل پہلو بہ پہلو رہا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ابوتراب کا ایسا کہنا کیوں ہے؟ اور کس نیت سے ایسا کہا گیا ہے۔ افسوس" (صفحہ ۹)

بس میں اس شہادت پر اس قصے کو ختم کرکے معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وھو خیر الفاصلین واحکم الحاکمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

~~~~~~

مباحثہ جبلپور } آریوں سے بڑے زور کا مباحثہ ۲۱ء میں ہوا تھا۔ قابل دید ہے قیمت ۶ ر (مینیجر)

ایک ہزار انعام جمع کراؤ

اخبار الفقیہ مؤرخہ ۲۰ اگست میں ایک نوٹ منجانب عبدالعزیز سوداگر کوہاٹی از میسور نکلا ہے جسکا مضمون ہے کہ حافظ جماعت علی شاہ نے (بقول راقم مضمون) جو پیشگوئی مرزا صاحب قادیانی کی موت کی بابت کہی تھی۔ جس کا ذکر شاہ صاحب نے بڑے فخر سے جلسہ لائلپور میں کیا تھا۔ اس کے متعلق راقم مذکور کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وہابی اور مرزائی دونوں معترضوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہابی معترض ثابت کرے کہ حضرت ممدوح (شاہ صاحب) نے مطابق قول وہابی جھوٹ بولا ہے اور جامع مسجد لاہور میں حضور (شاہ صاحب) نے پیشگوئی کے الفاظ نہیں فرمائے تھے۔ تو ایسے معترض کو مبلغ ایکہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ یہ بھی بتائے کہ جب یہ پیشگوئی شائع ہوئی تھی اسوقت ان معترضوں کو کیوں سانپ سونگھ گیا تھا" (صفحہ ۷)

اہلحدیث ہم کو آپکی یہ معقول شرط بھی منظور ہے مگر جناب یہ تو آپکو اور ہر ایک صاحب فہم سلیم کو معلوم ہوگا کہ کسی دعوے کا ثبوت نہ مدعی کے کہنے سے ہوسکتا ہے نہ مدعا علیہ کی تسلیم سے بلکہ اس کے لئے کسی تیسرے فیصلہ کن کی حاجت ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے کوئی بےتعلق غیر جانبدار سمجھدار معاملہ فہم منصف مقرر کریں۔ دوم یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ بعد فیصلہ اگر حق مدعی ہوا اور روپیہ مدعا علیہ کے پاس رہا تو ممکن ہے مدعا علیہ روپیہ دینے میں تامل کرے اور مدعی کو نالش کی تکلیف کرنی پڑے جسپر خرچہ خرچہ کے علاوہ مسئلہ عدم تعاون بھی مانع ہے۔ اس لئے انعامی رقم بھی کسی معتبر مسلمہ طرفین امین کے پاس جمع کرادیں جو دونوں فریقوں کو اس مضمون کی رسید لکھ دے کہ:۔

"مبلغ ایک ہزار روپیہ ازجانب عبدالعزیز سوداگر کوہاٹی میرے پاس اس غرض سے امانت ہے کہ فلاں امر میں فریقین (فلاں اور فلاں) میں سے جس کے حق میں مسلمہ منصف فیصلہ دینگے یہ رقم اسکو بلاحیل وحجت دیدیگا۔"

ان دونوں مراتب کے تصفیہ کے بعد ہم مجلس مقررہ میں بموجودگی منصف اپنا ثبوت اور آپکا جواب دینے کو حاضر ہوجائینگے۔ اگر آپ نے یہ دونوں مرتبے طے نہ کئے یعنی نہ انعامی رقم امانت رکھوائی نہ منصف منظور کیا بلکہ ادہر اُدہر کی کوئی بات کی تو سمجھا جائیگا کہ آپکا انعامی اشتہار بھی مرزائی اشتہارات کی قسم سے ہے دکھی بہ لکم قد دۃ

نوٹ منیجر یا اڈیٹر الفقیہ سے امید ہے کہ وہ آپ تک ہمارا جواب پہونچا دینگے۔

~~~~~~

قادیانی مشن!

مولوی محمد علی صاحب امیر احمدی جماعت لاہوری کا انگریزی قرآن

(۵)

مولوی صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۲۴۱ پر بذیل آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (الی) وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا (پ ۶ رکوع ۲) یہ بیان تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صَلَبُوْہُ سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے۔ اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے۔ مگر وہاں وہ فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے مرچکے ہیں مولوی صاحب مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاریٰ کے مقلد ہیں اور انکی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں۔ مولوی صاحب نے قرآن کی چار آیات ذیل کو بالکل نظر انداز

مرقع قادیانی - مرزا قادیانی کے خیالات اور مقالات کا عجیب وغریب جواب ۸ ر منیجر

کر کے قرآن فہمی کے ایک اعلیٰ اصول کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

(ا) وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (پ ۳ رکوع ۱۳) یعنے فرشتوں نے مریم کو بطور خوشخبری کے سنایا کہ مسیح دنیا اور آخرت ہر دو میں باعزت ہوگا اور خاص الخاص بندوں میں سے ہے۔

(ب) وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ (پ ۳ رکوع ۱۳) یعنے یہود نے مسیح کے بارہ میں بری تدبیر سوچی اور اللہ نے بھی تدبیر سوچی اور اللہ سب تدبیر کرنیوالوں پر غالب رہتا ہے۔

(ج) وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ (پ ۷ رکوع ۵) یعنے اے مسیح تم اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمکو بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے بچالیا۔

(د) وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ (پ ع ۵) اور حضرت مسیح علیہ السلام نے بالہام ربانی مہد میں کہا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں رہوں۔

اگر کوئی باانصاف عربی سمجھنے والا مذکور بالا چار آیات کی صحیح مراد پر غور کرے تو ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اس امر کے قبول کرنے کیواسطے تیار ہوگا کہ یہود نے حضرت مسیح پر قابو پالیا اور اون کو پکڑ کر ذلیل بھی کیا اور آخر صلیب پر چڑھا کر کیل کانٹے اون کے ہاتھوں اور پیروں میں ٹھونک دیئے۔ مولوی صاحب نے چار آیات مذکورہ میں سے صرف دوسری آیت کی تاویل اسطرح کی ہے۔ کہ یہود کا مکر یہ تھا۔ کہ وہ مسیح کو صلیب پر لعنتی موت سے ماریں اور اللہ تعالیٰ کا یہ مکر تھا کہ مسیح کو لعنتی موت سے بچالیا۔ مولوی صاحب احادیث مرفوعہ کے رد کرنے میں تو مولوی عبد اللہ کے قریباً ہم پلے ہی مگر نصوص قرآنی کو بھی رد کر کے اون کی ایسی تاویل کرنے کے عادی ہیں جس کی دیگر آیات مانع ہیں۔ نہیں معلوم اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز خاکسار کو مولوی صاحب کی قرآنی تفسیر کی تردید پر بالخصوص کیوں مامور کیا ہے جب ملک میں خاکسار سے بڑھکر انگریزی اور عربی دان مسلم اصحاب موجود ہیں جنکی شاگردی کو میں اپنا فخر خیال کرتا ہوں۔ مجھکو اس میں یہی حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن فہمی میں میرا خاص معاون ہونا پسند کرتا ہے۔ ناظرین ایک کرشمہ قدرت کی مثال اس کے متعلق ملاحظہ فرما کر میرے حق میں دعا کریں۔ تاکہ آئندہ بھی اس اسلامی خدمت کو خلوص باطنی سے انجام دیتا رہوں۔ وہ کرشمہ قدرت یا رحمت الٰہی یہ ہے کہ تدبر سے قرآن کی ایک ایسی آیت میرے سامنے لائی گئی ہے جو مذکورہ چاروں آیات کی پوری اور صحیح تفسیر ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی مردود تاویل کا پورا قلع قمع کر دیتی ہے۔ قرآن شریف کے پارہ ۹ رکوع ۱۸ میں آیت ذیل نے ہر قسم کی باطل تفسیر بالرائے کو رد کر دیا ہے۔ اور مسیح علیہ السلام کو یہود کے قابوں میں ہرگز نہیں دیا اور جب یہود کو اون پر قابو ہی نہیں دیا تو اون کی گالوں پر طمانچے مارنا۔ منہ پر تھوکنا اور کانٹوں کا تاج پہنانا اور آخر سولی پر چڑھا کر کیل کانٹے ہاتھوں اور پاؤں پر ٹھوک دینا کیونکر لائق تسلیم ہے؟ وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ یعنے اے محمد علیک السلام ہمارے احسان کو یاد کرو جس وقت کافروں نے تمہارے گرفتار کرنے یا قتل کرنے یا شہر سے نکالدینے کی تدبیر کی۔ اور وہ تدبیر کرتے تھے اور اللہ بھی تدبیر کرتا تھا۔ اور اللہ سب کی تدبیروں پر غالب آنے والا ہے۔ اس جگہ تعجیل سے شاید کوئی میرا بھائی اسطرح نہ کہہ دے کہ یہ آیت تو جناب سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت مسیح سے اسکا کیا تعلق ہے؟ ہاں تعلق تو ایک طرف رہا بلکہ بعینہٖ یہی آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی حفاظت کے متعلق نازل ہوئی ہے اگر فرق ہی تو صرف یہ ہے کہ مسیح کا زمانہ چونکہ قرآن کے نزول کے وقت گذر چکا تھا۔ اس واسطے اوس آیت میں ہر دو افعال ماضی میں ہیں اور جناب رسول اللہ صلعم کے متعلق جو مذکورہ آیت ہے اوس کے ہر دو افعال مضارع میں ہیں۔ کیونکہ آپ نزول آیت کے وقت موجود تھے۔ نحو فَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ہر دو آیات کے اخیر میں مساویانہ مذکور ہے۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ یعنے آیت نمبر ب اور آیت وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ مذکورۃ الصدر ایک ہی قبیل اور مفہوم کے ماتحت ہیں۔ اور تمام قرآن میں صرف دو دفعہ یہ آیت واقع ہوئی ہے۔ اور صرف دو پیغمبروں کے واسطے۔ اب خاکسار کو ظن غالب ہے کہ اہلسنت سلمان تو ایک طرف رہے۔ لاہوری اور قادیانی مرزائی ہر دو فریق بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریم صلعم پر کفار قریش قابو نہ پاسکے۔ جب انہوں نے ایک رات آپکے مکان کا محاصرہ گرفتاری یا قتل کے ارادہ سے کر لیا تھا۔ مگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی چارپائی پر لٹا کر بہمراہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ چپکے سے الوپ ہوکر غار ثور میں جو مکہ شریف کے قریب ہی مدینہ کے راستہ پر واقع تھا جا چھپے تھے اور محاصرین اس غیبی اور اعجازی فرار کو معلوم کرکے باوجود گرما گرم تعاقب کے آپکو گرفتار کرنے میں سخت ناکام اور مایوس رہے تھے۔ یہ ایک متواتر تاریخی واقعہ ہے جس سے انکار کرنا گویا اللہ تعالےٰ کی غالب تدبیر کو جسکا اظہار اور ثبوت (خیر الماکرین) میں موجود ہے بالکل باطل کردینے کے مساوی ہے۔ اب اہل باطل کی کل تاویلات باطلہ کو اس آیت نے بالکل ہباءً منثورًا کر دیا ہے۔

نہایت تعجب اور حیرت ہے کہ وہی آیت جب حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے واسطے وارد ہو تو وہاں یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ کفار کے قبضہ میں بموجب وعدہ الٰہی ہرگز نہ آسکے لیکن

الخبر الصحیح۔ مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی ۳ر منیجر

جب بعینہٖ وہی آیت حضرت مسیح میں وارد ہو تو یہ نتیجہ برآمد کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ ابن مریم کو گرفتار کر لیا۔ راستہ میں ہر طرح کی ناگفتنی بے عزتی بھی کی۔ اور آخر سولی پر چڑھا کر اون کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے بھی ٹھونک دیئے (نعوذ باللہ من ہذہ البہتان العظیم) ایک ہی قسم کی ہر دو آیات سے دو مختلف نتیجے پیدا کرنا اہل حق اور اہل علم کی شان سے نہایت بعید ہے۔ اب خاکسار اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا راز بیان کرتا ہے کہ اس نے صرف دو پیغمبروں کے واسطے ہی کیوں ایک ہی قبیل کی آیت نازل فرمائی؟ عالم الغیب جلّ جلالہ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں سے بھی ایک فرقہ کسی وقت بتقلید اہل کتاب حضرت مسیح علیہ السلام جیسے برگزیدہ پیغمبر کو بھی باوجود مذکور پانچ آیات اون کی شان میں پڑھنے کے اون کی تاویل باطلہ کر کے حضرت مسیح کو یہود کے حوالہ کر کے بڑی بے آبروئی سے آخر صلیب پر چڑھائیگا اور اون کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے ٹھونک دینا تسلیم کر کے کم علم مسلمانوں کو گمراہ کریگا جب سے مرزائی فرقہ کا ظہور ہوا ہے اور اہل سنت نے اوس سے مناظرے بھی کئے۔ اوس کی تاویلات باطلہ کی اپنی اکثر تصانیف میں خوب قلعی بھی کھولی۔ مگر جناب رسول خدا صلعم کے متعلق خیر الماکرین والی مذکورہ آیت کو حضرت مسیح کے متعلق خیر الماکرین والی آیت سے تطبیق دیکر اس مرزائی فرقہ پر کسی نے ابتک حجت پوری نہیں کی۔ جناب سرور کونینؐ کے متعلق خیر الماکرین والی آیت ہمیشہ قرآن میں ہر زمانہ میں زیر تلاوت رہی سلف کے علماء اور مفسرین کو حضرت مسیح والی خیر الماکرین کی آیت سے تطبیق دیکر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی اس واسطے ضرورت محسوس نہ ہوئی کہ اون کے عہد میں مرزائی خیالات کی اسقدر چرچا نہ تھی۔ انہوں نے دیگر آیات محولہ صدر کو مسیح علیہ السلام کے عدم صلیب اور عدم ذلت پر کافی نصوص خیال کیا چنانچہ ہے۔ اہل سنت کے ایک بھی باعلم مصنف یا مفسر نے حضرت مسیح کا یہود سے گرفتار ہو کر صلیب پر چڑھایا جانا تسلیم نہیں کیا۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح ابن مریم بنانے کی خاطر جدید عقائد کی بنیاد ڈالی۔ اور قرآنی آیات کی تاویلات باطلہ کا دروازہ ایسا فراخ کر دیا کہ بموجب پیشگوئی حضرت مسیح علیہ السلام اچھے لکھے پڑھے بعض مسلمان بھی اس چار دیواری میں داخل ہو گئے۔ خاکسار بالفعل احادیث صحیحہ کو نظر انداز کر کے جنکی رو سے مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہیں بن سکتے۔ ہر دو لاہوری اور قادیانی جماعت کو اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہے وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (پ ۹ ع ۱۸) یہ آیت متعلق جناب رسول اللہ صلعم حضرت مسیح علیہ السلام والی آیت وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (پ ۳ ع ۱۳) کی مرادف ہے۔ اندریں صورت خاکسار نہایت اشتیاق سے اس امر کا منتظر رہیگا کہ ہر دو مرزائی جماعتوں میں کوئی فرد باانصاف قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کا بے مثل بلیغ کلام یقین کر کے اس قرآنی نص کے سامنے جو کسی تاویل کی متحمل نہیں۔ اپنے تعلیمی عقیدہ سے توبہ کر کے اہل سنت کے زمرہ میں شامل ہونے کے واسطے آمادہ ہے یا نہیں

مگر ابوجہل از کعبہ آید و ابراہیم از بت خانہ
کار با عنایت است باقی بہانہ"

(خاکسار ماسٹر غلام حیدر پنشنر مقیم سرگودہ پنجاب)

احمدیہ وفد کی موت

مثل مشہور ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگا کرتا ہے۔ اسی طرح احمدیہ تبلیغی وفد بھاگا ہوا ہانپتا کانپتا میرٹھ پہونچا ۱۳۔ اگست سنہ رواں کو لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۴۔ اگست کو ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک کا وقت اپنے مشہور منہ زور نبرد آزما غلام رسول آف راجیکی کو دیا۔ مناظرہ کا وقت رکھا مضمون مناظرہ متعلق دعاوی مرزا قادیانی مقرر ہوا۔ ادہر سے ہم نے سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے وقت کی تعین کی بابت تحریری مطالبہ کیا۔ جواب ملا تشریف لے آئیں غیر احمدی علماء کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ وقت رکھا گیا ہے جواب آتے ہی جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدرس اوّل مدرسہ دارالحدیث میرٹھ اور جناب حافظ عبدالجبار صاحب (ملا فاضل) مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مع دیگر احباب کے جلسہ گاہ میں ٹھیک ۹ بجے جا پہونچے مولوی ابراہیم بقاپوری صداقت دعاوی مرزا قادیانی پر گوہر افشانی فرما رہے تھے۔ تقریر کیا تھی ماشاء اللہ جعفر زٹلی اور ملا دوپیازہ بھی پھڑک اٹھتے۔ ہر ہر لفظ لوہے کے قلم سے نوٹ کرنے کے قابل تھا سب کچھ ہوا مگر افسوس ع

دل کی ہی دل میں رہی بات ہونے پائی

چند منٹ بعد گھبرا کر بیٹھ گئے اور فوراً ہی زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر صیغہ تالیف واشاعت قادیان وغیرہ وغیرہ نے بحیثیت صدر حسب پروگرام مناظرین کی تحریک کی۔ سب سے پہلے سہارنپور۔ دیوبند اور مظفرنگر کے مسلمانوں کے اخلاق پر ناجائز حملے کئے۔ پھر ہمیں مخاطب کر کے وقت کی تقسیم کے متعلق یوں گویا ہوئے کہ آپ لوگ اپنا اعتراض یا سوال پیش کریں مولوی غلام رسول آف راجیکی اسکا جواب دینگے۔ لیکن اون کے واسطے وقت کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ سائل کی نسبت مجیب کو زیادہ وقت کی ضرورت ہے" ہماری طرف سے کہا گیا کہ شروع مناظرہ میں ہم لوگوں کو یقیناً بحیثیت ایک سائل کے کم وقت کی ضرورت ہے لیکن جس وقت ہم جواب الجواب کے لئے کھڑے ہونگے تو ہمیں اون سے زیادہ وقت کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ ہر دو فریق کو برابر وقت یعنی ۵۔ ۵ منٹ دیئے جائیں۔ ہر مناظرہ اور مباحثہ میں فریقین کو

الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کے الہامات کی تردید قابل دید ۱۲ صفحہ

برابر وقت دیا جاتا ہے۔ امرتسر کے مباحثہ میں جو مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی فاتح قادیان اور غلام رسول آف راجیکی کے درمیان اسی مضمون پر ہوا تھا اس میں بھی فریقین کو برابر کا وقت دیا گیا تھا ہماری انجمن اہلحدیث میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر ہم نے آپ لوگوں کو اپنے برابر وقت دیا تھا۔ بعض اوقات ایک دو منٹ میں جواب دیکر اپنا باقی وقت بھی آپ لوگوں کو دیا تھا۔ علاوہ اس کے آپ نے اپنے دعوتی رقعہ میں تین گھنٹہ میں سے ڈیڑھ گھنٹہ ہمارے لئے رکھا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم کو برابر کا وقت دیا جائیگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حسب وعدہ ہمکو برابر کا وقت نہیں دیا جاتا۔ مختصر یہ کہ بہت زور دیا۔ بے حد حوالے دیئے۔ مگر مرزائی صدر نے جو کہ اپنے مناظر کی کمزوری سے خوب آگاہ تھے ایک نہ مانی۔ اور اسی پر اڑے رہے کہ ہم اپنے وقت کو محدود نہیں کرسکتے۔ ہم نے کہا کہ اگر آپ ہم کو اپنے برابر وقت نہیں دیسکتے تو ہم تیار ہیں کہ ہم کو سو منٹ دیئے جائیں اور آپ پانچ منٹ لیں۔ مگر صدر صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جب ہم نے اور زور دیا تو فرمانے لگے کہ ہم پبلک کو منصف مانتے ہیں۔ جسطرح پبلک طے کرے ہمیں منظور ہے۔ یہ سنتے ہی جناب مولٰنا عبد الوہاب صاحب مدظلہ نے پبلک کو مخاطب کیا سب نے بآواز بلند ایک زبان ہوکر کہا برابر وقت ملنا چاہیئے۔ مرزائی فرار کرتے ہیں۔ حیلے کرتے ہیں۔ جھوٹے ہیں وغیرہ۔ یہ باتیں سنکر مرزائی بہت گھبرائے۔ اب مولٰنا عبد الوہاب صاحب مدظلہ نے مرزائی صدر کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہیئے اب کیا دیر ہے پبلک نے اپنی رائے دیدی۔ مناظرہ شروع کیجئے۔ ہر چند تقاضا کیا۔ مگر مرزائی صدر کی وہ حالت ہوئی کہ فبہت الذی کفر کا جلوہ صاف صاف عیاں ہوگیا بالکل ساکت اور مبہوت ہوگئے تقاضے پر تقاضا کیا مگر وہاں کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ گویا سانپ سونگھ گیا۔ ناطقہ بند اور قافیہ تنگ ہوگیا۔ ادھر مرزائی مناظر کی حالت متغیر ہونے لگی اور دل دل میں کہنے لگے ؎

قفس میں لاکے ڈالا ہے مجھے صحن گلستاں سے
کہاں سے کھینچ لائی ہے میری قسمت کہاں مجھکو

وفد کی بے کسی اور جان کنی کی حالت دیکھکر تمام حاضرین کی درخواست پر جناب مولانا صاحب موصوف نے پھر تقاضا کیا مگر وہ اپنی ہٹ سے کب ہٹتے تھے۔ صم بکم کا نقشہ کھنچ گیا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا جلوہ عیاں ہوا۔ گویا مرزائی وفد زبان حال سے بہشتی مقبرہ کی طرف نہائت بے کسی اور مایوسی کی حالت میں آنسو بھر کر درد بھرے دل سے اپنے مسیح موعود سے یوں کہتا تھا ؎

ترے بیمار فرقت کو اجل تسکین سناتی ہے
مسیحا بے خبر مرنے کے ساماں ہوتے جاتے ہیں

مگر وہاں کیا تھا۔ خود ہی اپنے کذبات اور مزخرفات کی بدولت مقہور اور مقید ہیں۔ جائے دم زدن نہیں بالآخر مرزائی وفد نے یونہی تڑپ تڑپ کر جان دی۔ اور تمام مجمع نعرۂ اللہ اکبر لگا کر رخصت ہوا۔ ہم لوگ نہائت کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے ۞ فللہ الحمد۔

(خاکسار محمد عبد الکریم از میرٹھ)

چیلنج مباہلہ

میں نے مرزائیوں کو مباہلہ کے واسطے چیلنج دیا تھا۔ اُن کے مالیر کوٹلہ والے چیلنج کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ جس جگہ چاہو اور جن شرائط کے ساتھ چاہو مرزا کے متعلق مباہلہ کرلو۔ صرف پانصد روپیہ بعد از دعا دینا ہوگا جو کہ خلافت فنڈ میں دیا جائیگا مولوی غلام رسول آف راجیکی نے جواب دیا کہ ہمارے خلیفہ صاحب کو لکھو۔ ہم علیحدہ علیحدہ مباہلہ نہیں کرتے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھو کہ تمہیں اپنے ساتھ شامل کرلے۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ راہ گریز اختیار کی۔ آپ براہ مہربانی اپنے اخبار گہربار میں میری طرف سے چیلنج مباہلہ کے متعلق چھاپ دیں یا کم سے کم اس واقعہ کا ذکر کردیں فقط والسلام۔ (مولوی عزیز الرحمٰن خاں بی۔ اے از لاہور۔ لکڑ منڈی)

اہلحدیث مرزا صاحب نے ساری عمر میں ایک ہی دفعہ مباہلہ مولوی عبد الحق غزنوی مرحوم سے کیا تھا۔ جس میں وہ بیچارے نامراد رہے۔ اور اپنے مدمقابل کے سامنے دنیا سے سدھارے اور وہ اون کے بعد عرصہ تک زندہ رہا۔ اس لئے مرزائی آپکو مباہلہ کرنے سے ٹلادیں تو آپ بھی اون کو معذور جانیں کیا ضرورت ہے کہ آپ "بدرا بدر باید رسانید" پر عمل کریں۔ بھلا کوئی ان حضرت سے پوچھے کہ ایک گریجوایٹ تعلیم یافتہ نوجوان آپ سے مباہلہ طلب کرتا ہے۔ تو آپ اس کو دوسروں سے شریک ہونے کو کہتے ہیں۔ کیا مولوی عبد الحق غزنوی اکیلے کے ساتھ آپکے پیر و مرشد مرزا صاحب نے مباہلہ نہ کیا تھا؟ پھر آپ کیوں کسی اکیلے کے ساتھ نہیں کرتے ؎

کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

نصاب مدرسہ حضرت میاں صاحب

مرحوم۔ دھلی

(منجانب مولوی سید ابو الحسن صاحب مہتمم مدرسہ دہلی)

عموماً دنیائے اسلام میں موجودہ نصاب کے آسان تر مکمل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ علمائے اہلحدیث بھی اس طرف توجہ کررہے ہیں (خدا کرے اسکا جلد فیصلہ ہو) چونکہ جماعت اہلحدیث کا نصاب اپنے مقصد کے لحاظ سے جدا ہے اسلئے سردست درس نظامیہ کے آٹھ درجے کئے گئے

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث قیمت ہر سہ حصہ [illegible]

ہیں جنمیں سے اول چار درجوں ر چھٹے درجہ کی کتابیں یہ ہیں۔ دیوان متنبی ادب میں۔ میبذی فلسفہ میں۔ شرح عقائد علم کلام میں۔ ملا حسن منطق میں۔ مختصر معانی علم بیان ومعانی میں۔ شرح وقایہ علم فقہ میں۔ نورالانوار اصول فقہ میں۔ نسائی شریف علم حدیث میں۔ شرح نخبہ اصول حدیث میں۔ باقی درجوں میں طالب علم کو اختیار دیا گیا ہے چاہے اپنے سلسلہ کو اخیر تک پہونچائے یا ضروریات دین صحاح ستہ پڑھکر دین کی خدمت کرے

اطلاع بعض بعض کا مدرسہ ہذا کی نسبت خیال ہے کہ حدیث تفسیر کی تعلیم بند ہوگئی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے بلکہ اہلحدیث کے نصب العین کے مطابق برابر حدیث تفسیر کے اسباق جاری ہیں اور یہی مقصد اصلی مد نظر ہے طالبعلم کا امتحان لیکر داخل کیا جاتا ہے منجانب مدرسہ ہر دو قسم کے طالبعلم کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔ حدیث تفسیر وغیرہ کی سند بھی مدرسہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ والسلام (سید ابوالحسن مہتمم مدرسہ مذکور)

نوٹ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کی بابت استفسار آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ

محکمہ ڈاک کے کرشمے

داڑھی سے مونچھ دراز

انگریزی حکومت ایک علمی حکومت ہے اس کا فرض تھا کہ یہ اشاعت علم کی رکاوٹیں دور کرتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل گورنمنٹ کا محکمہ ڈاک سے اشاعت علم میں جس قدر رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں کسی اور سے نہیں۔ مثال کے طور پر سنئے رسالہ "تعلیم القرآن" کی قیمت ۳ر ہے ویلو منگانے والے کو ۸ر رکھا جاتا ہے۔ ار محصولڈاک وغیرہ ۲ر رجسٹری ۲ر فیس ویلو۔ کل ۸ر یعنی اصل قیمت سے خرچ قریبا دگنا۔ نتیجہ صاف ہے۔ زیادتی خرچ ہو کر سابق کی نسبت مزید آرام ہوتا تو گلہ نہ تھا لطف تو یہ ہے کہ ایک طرف خرچ زیادہ دوسری طرف تکلیف مزید۔ نہ پیسہ اخبار اور خطوط وقت پر پہونچیں اور نہ منی آرڈر آدیں نہ ویلو وصول ہوں ہمارے ایک ظریف نامہ نگار نے کیا عجیب لطیفہ لکھا ہے۔

محکمہ ڈاک اور اخبارات

غالباً آجکل کوئی کاروباری خصوصاً اخبار ایسا نہیں ہے جو محکمہ ڈاک کی معشوقانہ ستم آرائیوں کا شاکی نہ ہو۔ ڈاکخانہ میں جب شکایت کیجئے۔ تو افسر صاحب سے جواب ملتا ہے کہ "جناب کا شکایتی خط ملا تدارک کی جائیگی" لیکن تحقیقات یا تدارک کیا ہوئی شیطان کی آنت کمبخت ختم ہی نہیں ہوتی۔ میرے خیال میں تمام اخبارات اور کاروباریوں کو چاہیئے کہ ڈاکخانہ میں شکایتی خط بھیجنے کو طلاق دیں اور اس سے کبھی شکایت نہیں کریں۔ یا ہڑتال (سٹرائک) کردیں اور خریداروں کے شکایتی خط ملنے پر بجائے معذرت وغیرہ کے شکریہ بھیجدیں۔

یہ جو اہلحدیث مورخہ ۲۲ جولائی ۳۶ء میں لکھا گیا ہے کہ "تاریخ روانگی اور اپنے ہاں کے ڈاکخانہ کی مہر میں تاریخ دیکھکر حساب لگائیں۔ اگر وقت زیادہ (یعنے دیر ہوئی) ہو۔ تو اپنے صوبہ کے (بڑے) ڈاکخانہ میں شکایت کریں"

مولانا! آپ خاطر جمع رکھیں ڈاکخانہ والے چغلخور نہیں رکھتے۔ جو آپ کے سامنے چغلی (شکایت) کرکے ڈاکخانہ کی توہین کریں۔ اُسے بھی خوف ہے کہ ڈاکخانہ اُس پر ازالہ حیثیت عرفی کا کہیں دعوےٰ نہ کر بیٹھے۔

ڈاکخانہ کے مہر کنندہ حضرات مہر ایسا لگاتے ہیں کہ شائد ہی دس بیس میں ایک آدھ مہر پورے داب کے ساتھ لگتا ہو۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں چار بڑے فائدے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ مہر ٹھیک لگانے سے تاریخ معلوم کرکے لوگ بقول آپ کے ڈاکخانہ میں شکایت کرینگے۔ دوم محنت۔ سوم وقت۔ چہارم ڈاکخانہ کی سیاہی کم خرچ ہوگی۔ زیادہ والسلام (محمد طہ وفا بہاری عفی عنہ از ۳۸ کمیس اسٹریٹ کلکتہ)

لطیفہ ڈاکخانہ ایک ایسا محکمہ تھا جہاں ذرہ سی شکایت پر کان لگائے جاتے اور تدارک ہوتا تھا۔ آجکل اس میں یہ کیفیت ہے کہ دفتر اہلحدیث کے ہمراہ ہیں متعدد ویلو گم ہوجاتے ہیں۔ شکایت پر شکایت ارسال کیا جاتا ہے مگر جواب تسلی بخش نہیں آتا۔ مثلاً ایک ویلو بنام عبدالقیوم سنگھا بھوم (بنگال) ۴ر فروری ۳۶ء کو گیا جس کی بابت شکایت کیگئی۔ جواب آیا کہ ۱۰ فروری ۳۶ء کو وہ واپس وصول ہوگیا۔ حیرانی ہوئی کہ سینکڑوں میلوں کا فاصلہ اور دو روز میں گیا اور آیا اور وصول بھی ہوگیا۔ آخر اس جواب کی شکایت پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کی خدمت میں لکھی گئی۔ ۱۶ جولائی کی شکایت کا جواب آج (۲۸ اگست) تک تو نہیں آیا آئندہ واللہ اعلم۔

بتائیے ایسی صورت میں بجز اس کے کیا کیا جائے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تمہارے حاکم ایسے ہونگے کہ اپنے حقوق تم سے لینگے اور خود حقوق ادا نہ کرینگے تو تم نے خدا سے بہتری کی دعا مانگنا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نازک موقع پر اپنی بہتری کے لئے خدا ہی سے دعا مانگیں۔

تفسیر ثنائی (اردو) بہت سستی قیمت پر

شائقین جلد طلب فرمائیں۔ دوسری اور پانچویں وچھٹی تین جلدیں باقی ہیں۔ جنکی قیمت صرف [illegible] روپیہ کردی گئی ہے تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

پتہ:-
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

آئندہ دور میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ

قابل توجہ جمعیتہ العلماء، مسلم لیگ اور مرکزی خلافت کمیٹی

کچھ شک نہیں کہ ہندوستان جس جد وجہد میں مصروف ہے بحکم فی الحرکۃ برکۃ۔ اس کا نتیجہ کامیابی نظر آتا ہے۔ وہ زمانہ (دور ہے یا نزدیک اللہ اعلم) آنے والا ہے کہ ہندوستان کی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہوگی۔ لیکن اوس وقت خاص مسلمانوں کے حقوق کی کیا کیفیت ہوگی، اس کی بابت ہمیں ابھی سے سوچ لینا چاہیئے۔

آئندہ زمانہ میں ہندوستان کی نیابتی حکومت کا نمونہ آجکل نیشنل کانگرس ہے۔ جس طریق سے اوس میں تجویزات پاس ہوتی ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔ ہر امر کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ تعداد کے لحاظ سے مسلم سے غیر مسلم زیادہ ہیں اسلئے مسلمانوں کے حقوق خاصہ کی حفاظت اسطرح تو ممکن نہیں کہ جو تجویز پیش ہو۔ اس پر کثرت کو دیکھا جائے اس امید پر چھوڑا جائیگا تو انجام معلوم! ہم نہیں کہتے کہ غیر مسلم۔ مسلمانوں کی حق تلفی دانستہ کرینگے نہیں بلکہ یہ خیال رکھتے ہیں کہ فطرۃً مسلم حقوق کے غیر مسلم محافظ نہیں ہوسکتے کیونکہ اون کو ان کا درد نہیں ہوگا۔ ان حفاظت کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ کانگرس میں ایک اصول موضوعہ مقرر ہو جائے۔ ہر قوم اپنے مذہبی فرائض اور احکام ادا کرنے میں اوسی طرح آزاد ہے جسطرح اوس کو اوس کے مذہب نے آزاد رکھا ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو مندرجہ ذیل حقوق پورے حاصل ہونے چاہئیں:

(الف) مسلمانوں کے شرعی احکام کے لئے الگ شرعی محکمجات ہوں۔ جس کے ادنیٰ حاکم (قاضی) سے اوپر (قاضی القضات) تک سب حاکم مسلمان ہوں۔

(ب) شرعی احکام نکاح، طلاق، خلع، وراثت وغیرہ کے مقدمات انہی عدالتوں میں جائیں

(ج) مسلمان زانی، شرابی، چور، ڈاکو، وغیرہ کو شرعی سزائیں دیجائیں۔

(د) زکوٰۃ۔ صدقات وغیرہ اسی محکمے کی معرفت جمع ہو کر حسب تعلیم شرع تقسیم ہوں۔

(ھ) اسلامی حکومتوں کے ساتھ حسب موقع مثلاً بتقریب عیدین یا بتقریب خاص اظہار محبت مخلصانہ کا حق مسلمانوں کو ہوگا۔ اس رسم کو قاضی القضاۃ ادا کریگا۔

مختصر یہ کہ دینی کام میں اپنے شرعی قوانین کے ماتحت رہینگے۔ باقی امور میں ملکی مجلس کے قوانین جیسے غیر مسلموں پر جاری ہونگے ان پر بھی ہونگے۔

یہ ہیں وہ حقوق جنکی حفاظت مسلمانوں کو جان کی حفاظت سے عزیز تر ہے۔ ان کی بابت بذریعہ نیشنل کانگرس ابھی سے فیصلہ ہو جانا ضرور ہے۔

مسلمانوں کے حقوق کی محافظ اس وقت ہندوستان میں تین جماعتیں ہیں۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ۔

(۲) جمعیتہ العلماء دہلی۔

(۳) مرکزی خلافت کمیٹی۔

اس لئے ہم تینوں جماعتوں کو اس ضروری کام پر توجہ دلاتے ہیں کہ آئندہ جلسہ کانگرس میں اس مضمون کا ایک رزولیوشن پاس کرانے میں سعی کریں۔

* * *

دائرہ اہلحدیث

اس وقت اسلامی ہند میں امام شریعت کی تجویز زیر غور ہے۔ بلکہ بعض صوبوں میں اس پر عمل بھی شروع ہوگیا ہے۔ یہ امیر شریعت کیا کریگا اور اس کے حقوق اور اختیارات کیا ہونگے؟ اس کی تفصیل میں ابھی تک یہی بتایا گیا ہے کہ وہ کسی کے مذہبی عقائد و اعمال میں دخیل نہ ہوگا۔ بلکہ امور عامہ اسلامیہ کا انتظام کریگا۔ صوبۂ بہار میں امیر شریعت شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین پھلواری بنائے گئے۔ جن کے بنائے جانیکی کیفیت مولوی ابو الکلام صاحب آزاد نے دہلی کی مجلس جمعیتہ العلماء میں یوں بیان کی۔ کہ تین سو علماء نے جنمیں علماء اہلحدیث مثل مولانا کفائت حسین وغیرہ بھی تھے بالاتفاق بیعت کی۔ مولانا کفائت حسین صاحب کا مراسلہ اہلحدیث مورخہ ۲۲ جولائی میں چھپ چکا ہے جس میں موصوف نے اس بیعت کی کیفیت مفصل لکھی تھی۔ ہمیں اس موقع پر ایک خاص مطلب ظاہر کرنا ہے جو یہ ہے۔

کچھ شک نہیں کہ امیر شریعت کی تحریک کی یہ نیت ظاہر کی جاتی ہے کہ اسلامی حقوق کا تحفظ ہو۔ اسی نیت اور اسی غرض سے بہت ضروری ہے کہ سردار اہلحدیث کی تحریک کو بھی کامیاب کیا جائے تاکہ اہلحدیث کے مخصوصہ حقوق کی حفاظت ہوسکے۔ جماعت اہلحدیث نے خدانخواستہ اس موقع پر غفلت کی تو اندیشہ ہے کہ مستقبل میں اہلحدیث غالب تعداد میں اوسی طرح مدغم ہو جائینگے جسطرح بزمانِ سابق ہندوستان میں مدغم ہو کر قریب عدم کے پہونچ گئے تھے جس کے بعد مجددین سنت کی تحریک سے پیدا ہوئے تو ناواقف لوگوں نے سمجھا کہ یہ فرقہ جدیدہ ہے۔ پس ضرور ہے کہ اہلحدیث کا کوئی سردار ہو۔ جو اوس قومی تحریک میں اپنے صنفی حقوق کی حفاظت کرسکے

لغات القرآن۔ جملہ الفاظ قرآنی کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو۔ عہ منیجر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۸
نمبر ۴۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی۔ پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند بشرط محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ	ـے
عام خریداران سے سالانہ	عـہ
ششماہی	۲/
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مطبوعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

تکفیر المومنین ۳ .. .. صفحہ ۱
قادیانی مشن (دیوبند میں مرزائی بند) .. ۳
امرتسر میں تین لکچر ۴
تہافت مرزا ۵
رسالہ خیر الکلام اور مولوی عبدالوہاب صاحب آروی ۷
تاکید نماز ۹
فتاوے ۱۰
ملکی مطلع ۱۱
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
.. .. .. ۱۶

تکفیر المومنین

۳

گذشتہ پرچہ میں اس کے متعلق ہم لکھ چکے ہیں کہ ملا عطائی وزیرآبادی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں عقائد وہابیہ کفریہ لکھے ہیں۔ انہیں سے آٹھ نمبروں کا جواب گذشتہ پرچہ میں دیا گیا۔ آج نمبر ۹ سے شروع ہوتا ہے۔ (اڈیٹر)

عقیدہ نمبر ۹ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ (بلفظ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ سطر ۱۵ مؤلفہ اسمٰعیل شہید)

جواب ۹ یہ بہت پرانا کانٹا ہے جو اہل بدعت کو ہمیشہ سے کھٹکتا چلا آیا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس کو ذرہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں پہلے اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

"قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (ترجمہ) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ لقمان میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اس کو اے بیٹے میرے مت شریک بتا اللہ کا بیشک شریک بتانا بڑی بے انصافی ہے۔" ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲)

مضمون بالکل صاف ہے مگر کم فہموں کے سمجھانے کے لئے تفصیل کی ضرورت ہے۔ ہر دو شخصوں میں کوئی نسبت ضرور ہوتی ہے یعنی باوجود مغائرت کے کسی نہ کسی حصے میں

احکام اسلام کی فلاسفی
[illegible] پیارے نبی کے پیارے حالات۔ نایاب و بے نظیر کتاب [illegible] ہمراہ کتاب [illegible]

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) پبلشر و مالک نے امرتسر سے شائع کیا

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ۔ دونوں مضمونوں کا بیان توحید اسلامی کی تائید شرک و بدعت کی تردید پنجابی نظم میں۔ مصنفہ مولوی میر محمد جان جانبازی۔ قیمت ۲/۔ منیجر

شریک ہوتے ہیں مثلاً زید اور بکر جو دو شخص ہیں اگرچہ وہ بالکل اجنبی اور ایک دوسرے سے الگ ہیں تاہم وہ حیوانیت اور انسانیت میں شریک ہیں۔ اسی طرح انسان مثلاً زید اور ایک پتھر بالکل جدا جدا ہیں۔ تاہم دونوں جسمیت میں شریک یعنی دونوں کی جنس عالی جسم ہے وغیرہ ٹھیک اسی طرح بادشاہ کے مقابلہ میں چمار کیسا ہی ذلیل ہے لیکن انسانیت میں اسکا شریک ہونے کی وجہ سے بادشاہ کا شریک فی الماہیت ہونے سے بھائی ہے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ چمار کبھی بادشاہ بن جائے چنانچہ تاریخ دنیا میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ چمار جیسے ادنیٰ درجہ سے ترقی کرکے بعض اشخاص بادشاہ بنگئے۔ مولنا شہید نے توحید کی تمثیل میں بادشاہ کے ساتھ چمار کا ذکر کیا تو انکو خیال آیا اور آنا ہی چاہئے تھا کہ چمار گو بادشاہ کے مقابلہ میں ذلیل اور کم درجہ ہے مگر آخر انسانیت میں تو اس کا شریک ہے۔

کیا خدا کے سامنے بھی مخلوق ایسی ہے؟ کیا مخلوق اپنے خالق سے ذات اور ذاتی صفات میں شریک ہے؟ ہے تو پھر قرآن مجید میں کیوں ارشاد ہے

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
(خدا کا ہم کفو کوئی نہیں)

تو اس سوال کو مولنا شہید نے خود ہی محسوس کیا اور ترقی کرکے فرمایا کہ:۔

"ہر مخلوق خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"

یعنی جو نسبت چمار کو بادشاہ کے ساتھ انسانیت کی وجہ سے اتحاد کی ہے۔ مخلوق میں سے خدا کے ساتھ کسی ایک کو بھی حاصل نہیں۔ اس لئے سب مخلوق چمار کی نسبت سے بھی درجے میں بہت نیچے ہے۔ یہ مضمون عارفانہ رنگ میں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ صوفی کہلا کر ایسے متصوفانہ مضامین پر معترض ہوتے ہیں اور خود نہیں جانتے کہ ان کے صوفیا نے کیا کہا ہے مولانا جامی فرماتے ہیں ؎

او چو جان است و جہان چوں کالبد
کالبد [illegible] پذیرد آلبد

خدا زندگی ہے اور تمام جہان بے جان تن ہے

صوفیاء کے مایہ ناز مولانا روم مرحوم فرماتے ہیں ؎

تیغ لا بر فرق غیر خود براند!
در نگر زاں پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت!
شاد باش اے عشق وحدت سوز رفت

(منقول در مکتوبات امام ربانی رح)

یعنی لا الٰہ الا اللہ میں جو کلمہ نفی ہے۔ یہ ایک تلوار ہے جس کو خدا نے اپنے غیر (کل مخلوق) کی گردن پر رکھکر قتل کر دیا اس لا کے بعد ذرہ دیکھو تو سہی کیا رہا؟ اللہ ہی اللہ رہا باقی سب فنا۔" کیسی زبردست توحید ہے۔ جل جلالہ وعم نوالہ۔ ان حوالجات میں ان بزرگوں نے مخلوق کو خالق کے سامنے کیا رتبہ دیا؟ ذرہ سوچکر جواب دینا۔ نادان لوگ آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ شہید مرحوم نے اولیاء اور انبیاء کو چوہڑے چمار بنا دیا۔ واقعی اگر ایسا کیا ہوتا تو ہم بھی اس کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے مگر جس بناء پر مولانا شہید نے یہ فقرہ کہا اسکو نہ سمجھکر الزام دینا اس شعر کا مصداق بنتا ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

عقیدہ ۱۰ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات النبی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں ملگئے (تقویۃ الایمان)"

جواب ۱۰ اس الزام میں بھی معترض نے اپنے نقصان فہم کا ثبوت دیا ہے۔ پہلے اصل عبارت نقل ہے ملاحظہ ہو۔ مولانا شہید نے ایک حدیث نقل کی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے:۔

"مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ لائق ہے کہ سجدہ کیجئے انکو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تمکو تو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اسی ذات پاک کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو۔ نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار۔ پھر مر کر خدا نہیں بنگیا ہے بندہ ہی ہے" (تقویۃ الایمان ص ۵۹)

قرآن مجید میں صاف لفظوں میں مذکور ہے

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

(اے نبی تو بھی مرنے والا ہے اور تیرے مخالف بھی مرنے والے ہیں)

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ حضور علیہ السلام پر موت وارد ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپکو غسل دیکر زیر زمین دفن کیا گیا (صلے اللہ علیہ وسلم)

ہاں یاد رہے کہ موت کے معنے ہیں روح کا جسم سے الگ ہو جانا۔ ان معنی سے تو حضور پر موت وارد ہوئی۔ جو اس کا منکر ہے وہ الد الخصام اور معاند ہے۔ باوجود اس کے ہم مانتے ہیں کہ آپکو روحانی حیوٰۃ اعلیٰ درجہ کی حاصل ہے جسمیں آپکو خدا کے بتانے سے دنیا کے بعض احوال کا علم ہوتا رہتا ہے۔ کہو کیا کہتے ہو؟ اچھا آگے چلو۔

عقیدہ ۱۱ ان السفر الی قبرہ صلعم ومشاہدہ و مساجدہ و آثارہ وقبر نبی او ولی وسائر الاوثان وغیرھا شرک اکبر (ترجمہ)

آنحضور علیہ السلام کے روضہ کیلئے سفر کرنا بھی شرک ہے

بیشک سفر کرنا آنحضورؐ کی قبر کی خاطر اور ان کے مشاہد اور مساجد اور آثار کیطرف یا کسی اور نبی، ولی کی قبر کی طرف یا باقی اوثان کیطرف یہ سب کام شرک اکبر ہے (ص ۱۱۱ و کتاب التوحید ص ۱۳۳ مؤلفہ محمد بن عبد الوہاب)

آنحضور علیہ السلام کا مقبرہ سفر کرکے دیکھنا ایسا گناہ ہے جیسا بتوں کا دیکھنا ہے۔ دیکھو کتاب التوحید ص ۱۳۳ تصنیف محمد بن عبد الوہاب)

تقلید شخصی اور سلفی۔ دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث۔ تقلید کی تردید قابل دید۔ قیمت ۲؍ مینیجر

جواب ۱۱ یہ مضمون ہمکو شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب توحید میں نہیں ملا۔ مہربانی کرکے ذرہ اصل کتاب میں دکھادیں۔ ہاں ہمکو اصل کتاب میں یوں مضمون ملا ہے کہ شیخ ممدوح نے حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

لاتتخذوا قبری عیدًا
(میری قبر کو عید مت بنانا)

اس حدیث سے بہت سے مسائل مستنبط کئے ہیں منجملہ ایک مسئلہ یوں لکھا ہے۔

الرابعۃ نہیہ عن زیارۃ قبرہ علی وجہ مخصوص مع ان زیارتہ من افضل الاعمال

(ص۱۲۳ در مجموعہ توحید مطبوعہ انصاری دہلی)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر مبارک کی زیارت خاص طریق سے منع فرمائی ہے جسمیں بار بار آنا ہے۔ ورنہ روضہ مبارک کی محض زیارت کرنا افضل کام ہے۔

ناظرین! غور کریں کہ شیخ موصوف کیا کہتے ہیں اور معترض کیا کہتا ہے۔ اسکی وجہ سوائے عناد اور عدم علم کے کوئی ہوسکتی ہے؟

عقیدہ ۱۳ نبی علیہ السلام کو علم غیب خدا کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے (تقویۃ الایمان ص۲۶-۲۷ سطر ۹ و کتاب التوحید)

جواب ۱۳ تمہارا حوالہ تو غلط ہے البتہ ہم ہی شہید مرحوم کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں مولانا شہید زیر حدیث بخاری لکھتے ہیں :-

یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ بات مجمل ہے اور اس سے زیادہ معلوم کرلینا اور اسکی تفصیل دریافت کرنی ان کے اختیار سے باہر ہے" (ص۲۲)

سبحان اللہ! کیا نورانی کلام ہے۔ اس مختصر اقتباس سے معترضین کا افترا بیخ سے اکھڑ جاتا ہے۔ مولانا مرحوم کو صاف لفظوں میں اقرار ہے کہ خدا اپنے مقبول بندوں کو غیب کی خبر دے تو صحیح ہے۔ یہ ہرگز نہیں لکھا کہ انبیاء کو خدا کا دیا ہوا علم بھی ماننا کفر ہے۔ ملاجی کا ایسا کہنا محض افترا ہے اور صریح بہتان ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۴ آنحضور علیہ السلام کی ذات کا نماز میں خیال آنا بیل اور گدھے سے بھی بدتر ہے دیکھو صراط مستقیم ص۹۳ سطر ۲ مؤلفہ اسمٰعیل شہید"

جواب ۱۴ اے کاش! تم اور تمہارے اسلاف یہ کتاب (صراط مستقیم) کسی فہمیدہ استاد اور مرشد کامل سے سمجھ لیتے تو پکے صوفی بنجاتے۔ یاد رکھو یہ کتاب تصوف کی بہترین کتاب ہے اس میں معارف اور حقائق شرعیہ ایسے بھرے ہیں کہ سبحان اللہ۔ مگر ؎

قدر این بادہ ندانی بخدا تا نچشی

افسوس ہے تم سلطان باہو جیسے صوفی صافی کی طرف منسوب ہوکر ایسی متصوفانہ کتاب اور اسکے پاک انفاس مصنف (قدس سرہ) پر بہتان لگاتے ہو۔ واللہ تمہیں اس جرات سے ڈرنا چاہئے۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں دہد

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جو الزام تم نے اس پاک مقدس بزرگ پر لگایا ہے۔ سراسر غلط اور بہتان ہے۔ تم اگر اپنے آپکو سچا جانتے ہو تو مجلس میں اصل کتاب سے دکھاؤ تو ہم جواب دینگے ورنہ یاد رکھو ایک دن آنیوالا ہے جس میں مفتریوں اور کاذبوں کو ضرور سزا ملیگی۔

عقیدہ نمبر ۱۵ آنحضور علیہ السلام کا روضہ منورہ قابل گرا دینے کے ہے۔ لوقدرت علی ہدم الحجرۃ النبویۃ لہدمتہا یعنی اگر طاقت پاؤنگا تو روضہ نبی کو گرادونگا کتاب دمغ البراہین بحوالہ رد ضلالی وغیرہ تصنیف محمد بن عبد الوہاب"

جواب ۱۵ بالکل بہتان ہے۔ کتاب سے اصل عبارت نقل کرو اور اصل کتاب دکھاؤ تو جانیں۔

عقیدہ ۱۶ عصانا ہذہ خیر من محمد ینتفع بہا فی قتل الحیۃ ونحوہا میری لاٹھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے میں نفع لیا جاتا ہے۔ اور محمد مرگئے ہیں باقی نہیں رہا اس میں نفع۔ کتاب دمغ البراہین ص۱۲ بحوالہ تاریخ سید احمد دحلان منقولہ ابن عبد الوہاب"

جواب ۱۶ محض بہتان کسی تمہارے جیسے کا افترا ہے۔ اصل کتاب سے دکھاؤ۔

عقیدہ نمبر ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ انبیاء و اولیاء ناکارہ ہیں (تقویۃ الایمان ص۲۹/۲۴ سطر ۱۸)

سب انبیاء و اولیاء اوس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویۃ الایمان ص۵۴ سطر ۱۴)

انبیاء و اولیاء کچھ قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ سکتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۲۳/۲۹)

نبی علیہ السلام کی نظیر اور نبی بھی پیدا ہونا ممکن ہے اور یا رسول اللہ کہنا شرک ہے (تقویۃ الایمان ص۱۳ و کتاب التوحید)

جواب نمبر ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ معترض مفتری کی تو عادت ہے کہ نہ عبارت نقل کرتا ہے نہ حوالہ صحیح دیتا ہے بلکہ حوالہ دے اور دکھا بھی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم اختصار کے ان چاروں نمبروں کے جواب میں مولانا شہید قدس سرہ کا ایک صحیح حوالہ اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور اسی کو سب جوابوں میں کافی جانتے ہیں مولانا زیر آیت قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِی فرماتے ہیں :-

دیکھئے سب انبیاء و اولیاء کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی۔ تو اسی لئے انہیں کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال

لوگوں کے آگے صاف بیان کریں تاسب لوگوں کا حال معلوم ہو جاوے۔ سو انہیں نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کرسکوں اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا۔ اور اگر بھلا معلوم ہوتا تو اس میں ہاتھ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہیکو اس میں قدم رکھتا۔ غرض کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور نہ کچھ خدائی کا دعوے نہیں رکھتا۔ فقط پیغمبری کا دعوے ہے اور پیغمبری کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے" (ص ۲۱/۲۲)

اسی کی تائید میں ایک اور حوالہ بھی سن لیجئے۔ زیر آیت يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مولانا فرماتے ہیں:۔

"ترجمہ:۔ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نحل میں اور پوجتے ہیں ورے اللہ کے ایسوں کو کہ نہیں اختیار رکھتے انکی روزی کا آسمانوں سے اور نہ زمین سے کچھ اور نہیں طاقت رکھتے

ف یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہیں ایسے لوگوں کی کہ ان کا کچھ اختیار نہیں اور ان کی روزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے۔ نہ آسمان سے مینہ برسا دیں نہ زمین سے کچھ اگا دیں اور انکو کسی نوع کی کچھ قدرت نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء و امام و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر اور اس کے ادب سے دم نہیں مارتے۔ اگر چاہیں تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں لیکن شرع کی تعظیم کر کے چپ بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں" (ص ۲۵)

اللہ اللہ! کیا تعلیم ہے کہ ہر بات میں قرآن وحدیث کی شہادت ساتھ ہے مگر جن کے دلوں میں توحید کا رخت جاگزیں نہیں جو جی میں آئے وہ کہیں۔

آہ! آج سید الصوفیاء مولانا جامی ہوتے تو ان مشرکوں کو ہدایت کرتے ہوئے فرماتے کہ اللہ کی توحید نہ پہچاننے والو! خدا کی ذات صفات سے بے خبر لوگو! سنو! ؎

بایار بگلزار شدم رہ گذری
بر گل نظرے فگندم از بے خبری
دلدار بطعنہ گفت شرمت بادا
رخسار من اینجاست تو در گل نگری

تصوف کی سچی چاشنی رکھتے ہو تو اس رباعی کو سمجھو تو معلوم ہو جائیگا کہ مولانا شہید کے الفاظ مولانا جامی سے بہت نرم ہیں۔ (باقی باقی)

قادیانی مشن

دیوبند میں مرزائی بند

کسی استاد کی رباعی ہے ؎

محفل رنداں میں واعظ جو کبھی آئے گئے
خو سے لاچار تھے کچھ وعظ بھی فرمائے گئے
آخرش اسطرح سے وہ واں سے نکلوائے گئے
پابدستِ دگرے دست بدستِ دگرے

اسی طرح مرزائی وفد کو جوش تبلیغ ہوا تو انہوں نے (شائد جلسہ قادیان کا بدلہ لینے کو) دیوبند کا قصد کیا۔ سب سے پہلے ریل سے اترتے ہی قلیوں اور یکہ والوں نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کی تصدیق کی۔ جو حضرت ممدوح نے فرمایا ہے۔

انی مہین من اراد اہانتک

(اے مرزا جو تجہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کریگا۔ میں خدا اس کو ذلیل کرونگا)

کسی نے ان کا اسباب نہ اٹھایا نہ کسی یکے والے نے سوار کیا۔ شہر میں گئے تو ایک مرزائی کی کوشش سے ایک مکان میں رہے۔ الفضل شاکی ہے کہ علماء دیوبند نے ہو شتم من تحت ادیم السماء میں اپنی شرارت کا ثبوت دیا کہ ہمارے دروازہ پر ایک گدہا بھیجدیا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ نہ وعظ میں کسی کو آنے دیا وغیرہ۔

وفد مبلغین کی اس ہتک میں ہمکو ہمدردی ہے ہمارا خیال ہے کہ علماء دیوبند نے تو گدہا نہیں بھیجا ہوگا انکو کیا دردسری البتہ کسی شہری نے سنا ہوگا کہ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو جو الہام ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں انگریزی ولائت میں گیا ہوں اور سفید سفید چڑیاں میں نے شکار کی ہیں۔ مرزا صاحب کے مریدین ولائت میں جاکر جو تبلیغ کر کے انگریزوں کو اپنا بنا رہے ہیں یہی مطلب ہے مرزا صاحب کے خواب کا یعنی مریدین کا کام درحقیقت پیر کا ہوتا ہے۔ اس واقعہ سے کسی سمجھدار کو غلط فہمی ہوئی کہ حضرت عیسیٰ جو گدہے کی سواری کیا کرتے تھے جسکی بابت مشہور ہے ؎

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود
چوں بیاید ہنوز خر باشد

اس لئے عیسیٰ زمان مرزا صاحب قادیان کے مرید بھی شاید گدہے کی سواری پسند کرتے ہوں پس بطور تواضع ایسا کیا ہوگا۔ ایسا کرنے میں اہل دیوبند سے اگر کچھ غلطی ہوئی ہے تو اجتہاد اور فہم کی غلطی ہے۔ شائد کسی بدنیتی سے نہیں لہذا قابل معافی ہے۔ باوجود اس کے ہم کو قادیانی وفد کی ہتک میں ہمدردی ہے۔

امرتسر میں تین لکیریں

اس ہفتے امرتسر میں ایک تاریخی واقعہ ہوا ہے۔ بتاریخ ۲۹ ش ۳۱ عصر مغرب کے درمیان ایک احمدی جنٹلمین وجیہ صورت گوری چٹی شکل جماعت احمدیہ میں کسی اچھے عہدے کے افسر شیخ خیر الدین مرحوم کی جامع مسجد میں آنکلے۔ دیکھتے ہی ایک طالبعلم نے دست بوسی نہیں بلکہ بازوگیری کر کے نہایت ترش لہجے میں کہا "تم یہاں کیوں آئے؟" احمدی مذکور

عصمت النبی۔ جو عیسائیوں کے اعتراض کہ رسول اللہ صلعم نے ایک زن غیر کی تعریف کی تھی" کا جواب۔ مصنفہ مولنا ابراہیم سیالکوٹی۔ ۳ر منیجر

نے بڑی نرمی اور منت سے کہا میں نماز پڑھنے آیا ہوں" طالب علم مذکور نے جلسۂ قادیان میں انکی زیارت کی ہوئی تھی۔ کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے؟ تم مرزائیوں کا یہاں کیا کام؟" احمدی جنٹلمین نے خوف اور رعب سے مرعوب ہو کر کانپتے ہوئے کہا "پھر آپ کیا کہتے ہیں؟" اچھا طالب علم بولا ہم چاہتے ہیں کہ تم ناک سے تین لکیریں زمین پر نکالو تو چھوڑ دینگے احمدی جنٹلمین نے نہایت شرافت سے پوچھا کہ منہ کدھر کو کروں۔ طالب علم نے کہا جنوب کو۔ چنانچہ جوتوں کی مسند پہ ناک سے تین لکیریں نکلوا کر جنٹلمین کو چھوڑا۔

آپ اس واقعہ پہ شہر امرتسر میں مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ عام رائے میں کہا جاتا ہے کہ جنٹلمین مذکور نے کمال درجہ بزدلی دکھائی بیٹے مر جاتے مگر یہ ذلت گوارا نہ کرتے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ الزام کچھ بے جا ہے۔ احمدی جنٹلمین نے اپنی کمال شرافت کا ثبوت دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ امرتسر میں ہال بازار ایسی جگہ ہے جہاں حضرت مرزا صاحب کی بھی خاطر ہوئی تھی جسکو وہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں مرتے دم تک نہیں بھولے۔ اور ان سے بعد ان کے صاحبزادہ میاں محمود سے بھی سنت آبائی ادا ہوئی۔ کہ لیکچر دیتے ہوئے مولوی عطاء اللہ (نجاہ اللہ) نے روک دیا اور سخت مقابلہ کیا۔ ان واقعات کا نقش جنٹلمین مذکور کے دل میں ہوگا۔ پھر کیوں کہا جائے کہ انہوں نے بزدلی کی بلکہ وقت شناسی سے کام لیا۔ جو ابن الوقت کا فرض ہے۔

ہاں اس بزدلی نے ایک بڑی مثال قائم کردی اس واقعہ سے تیسرے روز ایک اور مرزائی آنکلا تو اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا گیا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا الہام ہے لا نبقی لک من المخزیات ذکرا (مرزا ہم (خدا) کوئی واقعہ تیری بے عزتی کا نہ چھوڑینگے)

احمدی دوستو! یہ واقعہ اس الہام کے خلاف تو نہیں

نوٹ | یہ احمدی صاحب کون تھے؟ اسکا جواب ہمارے سعدی دوست منشی قاسم علی صاحب دیں کہ یہ جنٹلمین مذکور ہی تھے یا کوئی اَور؟

تہافت مرزا

(بقیہ از اہلحدیث ۱۹ اگست)

اس مضمون میں قابل نامہ نگار نے مرزا صاحب کے اختلافات دکھلائے گئے ہیں جنہیں سے بعض پرچہ مذکور میں درج ہو چکے ہیں اور بعض درج ذیل ہیں"

(۶) گرو نانک صاحب کے چولہ کی بابت صفحہ ست بچن پر لکھتے ہیں:-

"درحقیقت وہی آسمانی چولہ قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ازلی ہادی کے فضل سے ان کو ملا تھا" اور فرماتے ہیں ؎

ہوا غیب سے ایک چولہ عیاں
خدا کا کلام اس پہ تھا بے گماں
(صفحہ ۲۳ درثمین)

لیکن صفحہ ۲۰۳ نزول المسیح پر یوں رقمطراز ہیں:-

"اسلام میں چولہ رکھنا اس زمانہ میں فقیروں کی ایک رسم تھی۔ پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ باوا صاحب کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولہ ان کو دیا تھا"

اور صفحہ ۲۰۶ پر یوں لکھتے ہیں کہ:-

"باوا صاحب کا اپنے چولہ پر یہ لکھنا کہ اسلام کے بغیر کسی جگہ نجات نہیں اگر سکھ لوگ اسی ایک فقرہ پر توجہ کرتے تو وہ مدت سے وہی پاک رنگ اختیار کر لیتے"

(۷) پادری آتھم کی بابت حاشیہ صفحہ ۱۹ استفتا پر لکھتے ہیں:-

"پادریوں نے یہ تدبیریں بھی کیں کہ کسی طرح آتھم نالش کر کے عدالت ذریعہ سے مجھکو سزا دلائے لیکن چونکہ آتھم درحقیقت حق کے رعب سے مرچکا تھا اس لئے اس نے اسطرف رخ نہ کیا"

اور صفحہ ۱۹۲ نزول المسیح پر یوں رقمطراز ہیں:-

"چنانچہ میں نے آتھم سے ایک دستخطی تحریر بھی اس غرض سے لیلی تھی تا وہ پیشگوئی کے وقت تمام عیسائیوں کی طرح میری آزاردہی کے لئے کسی عدالت کی طرف نہ دوڑے"

(نہ معلوم اس اقرارنامہ میں کیا کیا لکھوا لیا ہوگا)

(۸) طاعون کی نسبت لکھتے ہیں:-

"حمامۃ البشریٰ میں میں نے لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی"

صفحہ ۲۳۴ حقیقۃ الوحی اور صفحہ ۱۸۵ ایام الصلح پر لکھتے ہیں:-

"بیچارہ درشناز پنجگانہ دعا میکنم حق تعالیٰ شانہ این بلا را از سر مردم رفع کند"[1]

(۹) صفحہ ۱۵ دافع البلاء پر حضرت عیسیٰ کی بابت فرماتے ہیں:-

"خدا تو بیشک اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے"

لیکن صفحہ ۳۵۳ ازالہ حصہ اول پر فرماتے ہیں:-

"اور اگر یہ کہا جاوے کہ وہ اس لئے اس تنزل کی حالت میں بھیجے جاوینگے کہ بعض لوگوں نے انہیں ناحق خدا بنایا تھا۔ تو یہ انکا قصور نہیں۔ کہ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ ماسوا اس کے .... قرآن شریف حضرت مسیح کی طرف سے یہ عذر پیش کرتا ہے کہ عیسائیوں نے جو انہیں اپنے زعم میں خدا بنا دیا تو اس

---

[1] سنیے اسکا جواب تو آسان ہے۔ مرزا جی نے ابتدا میں طاعون کی دعا کی کہ میرے مخالفوں پر آئے لیکن جب بحکم لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ انکے مریدوں کو بھی ہڑپ کرنے لگا تو پھر اس کے دفعیہ کے لئے بھی دعا کی۔ آپ جیسے معترض انتہا نہ مانیں۔ ابن الوقتی کے اصول سے تو بالکل موافق ہے۔ (اڈیٹر)

شہادۃ القرآن۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ اور دلائل متعلقہ وفات مسیح کا جواب مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ عہ۔ منیجر

مسیح پر کوئی الزام نہیں۔ کیونکہ وہ اس ضلالت کے زمانہ سے پہلے فوت ہو چکا تھا۔"

(۱۰) صفحہ ۲۳ برکات الدعا مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ پر لکھتے ہیں:

"اور یہ بات کہ گو وہ قادر ہو مگر کرنا نہیں چاہتا یہ عجیب بیہودہ الزام ہے جبکہ اسکی صفات میں کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ بھی داخل ہے اور ایسے تصرفات کہ پانی سے برودت دُور کر کے یا آگ سے خاصیت احراق زائل کر دیوے اسکی صفات کاملہ اور مواعید صادقہ کے منافی نہیں ہیں"

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر ہے:۔

"اللہ جلشانہ قادر ہے کہ آگ سے پانی کا کام لیوے یا پانی سے آگ کا"

اور صفحہ ۱۴۹ توضیح مرام پر لکھتے ہیں:۔

"سب ذرات اپنے رب کریم کی آواز سنتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انکو حکم دیا گیا ہو"

اور صفحہ ۲۲ کشتی نوح پر لکھتے ہیں کہ:۔

"تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور انکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں"

لیکن صفحہ ۸ ازالہ حصہ اول پر لکھتے ہیں:۔

"نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اسی خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہونچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر ثابت ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں"

ناظرین! اہلحدیث مورخہ ۱۹ اگست بھی سامنے رکھکر غور فرماویں کہ:۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے دم سے کفار کا ہلاک ہونا جو حدیث شریف میں آیا ہے وہ غلط ہے اور خود مسیح بننے کے لئے فرماتے ہیں کہ مراد اس سے دلیلوں اور حجتوں سے قائل کرنا ہے۔ جو مذہبی معاملہ میں ناممکن نہیں تو اس سے دوم درجہ پر ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

گر باستدلال کار دیں بدے
فخر رازی راز دار دیں بدے

لیکن مولوی احمد حسن صاحب کو لکھتے ہیں کہ میرا طاعونی دم امروہہ تک بھی پہونچیگا۔

(۲) عیسائیوں پر ایک بالکل بے وقعت اور صرف جہلا کو خوش کرنے والا اعتراض جڑ دیا کہ چونکہ روح القدس حضرت عیسیٰ پر کبوتر جیسے کمزور جانور کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس لئے اس مذہب پر شیطان کا تسلط ہو گیا۔ لیکن مریدوں کو ہدایت ہے کہ تم کبوتر بنو۔

(۳) بدیہی نشان دیکھنے کے بعد جو ایمان لایا جائے اُسے ایمان نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آنحضرت نے اسلام نشانوں کے ذریعہ پھیلایا۔

(۴) ملکہ معظمہ کو لکھتے ہیں کہ آپ کے مسیح کے ہاتھ سے لوگوں نے ہمیشہ کی زندگی اور سچی نجات حاصل کی۔ نہیں کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے (خواہ وہ کوئی بھی تھے) مر گئے۔ لیکن میرے ہاتھ کا جام پینے والے ہمیشہ زندہ رہینگے۔

(۵) تفرقہ پسند کرنے والوں کو لعنتی کہتے ہیں لیکن اسی زبان سے مریدوں کو ہدایت ہے کہ متردد مسلمانوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنا قطعی حرام ہے۔ یعنی ایسے مسلمان کے پیچھے جو مرزا جی کی نسبت ابھی تردد میں ہے۔ نہ اُس نے ابھی ان کو قبول کیا اور نہ انکا انکار کیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ تفرقہ پسند کرنے والا لعنتی کس کو کہتے ہیں

(۶) گرو نانک صاحب کا چولہ پہلے قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا آسمان سے اُترتا ہے۔ پھر مرشد کا عطیہ قرار دیا جاتا ہے اور آخر میں گرو صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا۔ یہ حال ہے حَکَم عدل صاحب کے حافظہ اور ایمان کا۔

(۷) پادری آتھم صاحب سے عدالت میں نہ جانے کا اقرار نامہ بھی لکھوا لیتے ہیں اور پھر اُس کے عدالت میں نہ جانے کو اپنا معجزہ بھی قرار دیتے ہیں کہ "درحقیقت وہ مر چکا"۔

(۸) مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق اگر عقیدہ رکھیں کہ امام مہدی قرب قیامت تشریف لاکر گمراہوں کو ہدایت بخشیں گے۔ منکروں اور مفسدوں کے ساتھ جنگ کرینگے تو ایسے مہدی کا نام مرزا جی خونی مہدی رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلعم تک اسکی زد پہونچنے سے حیا نہیں کرتے اور تفرقہ پسند لوگوں پر لعنت بھیجنے والے امن کے شہزادے صاحب گورنمنٹ کو لکھتے ہیں کہ مسلمان باغی ہیں اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ لیکن جس طاعون نے خدا کے لاکھوں بندوں کو بلالحاظ نیک و بد۔ پیر و جوان۔ مرد و زن۔ مسلم غیر مسلم مرزائی غیر مرزائی۔ معصوم غیر معصوم۔ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اسکو آپ اپنے مستجاب الدعوات ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اور ان بندگان خدا کی ہلاکت کی علت اپنی ذات شریف کو قرار دیتے ہیں کہ طاعون میری دعا سے آیا اور طرفہ یہ کہ پچیس سو (۲۵۰۰) روپیہ مریدوں سے وصول کر کے طاعون کے علاج کی دکان کھول بیٹھتے ہیں اور یہ سمجھکر کہ آخر طاعون کبتک رہیگا۔ سال دو سال چار سال کے بعد اس کو رفع ہو جانا چاہیئے لوگوں کو کہتے ہیں کہ میں پانچ وقت نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ یہ بلا لوگوں کے سر سے رفع ہو جاوے مدعا یہ تھا کہ اَن پڑھ ہی نہیں لکھے پڑھے جاہل یاد کر لیں کہ طاعون آپکی ہی دعا سے پڑا اور آپکی دعا سے ہی رفع ہوا مگر پچھلی کارروائی نے پہلے دعوے کی بھی قلعی کھولدی۔ یعنی ثابت کر دیا کہ جس کام کے واسطے مستجاب الدعوات ہونے کے مدعی صاحب نے سترہ ہزار نو سو پندرہ دفعہ دعا مانگی (تاریخ طبع ایام الصلح اگست سنہ ۱۸۹۸ء تاریخ وفات مستجاب الدعوات صاحب ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ۳۵۸۳ دن رات کی نمازیں) اور مانگتے مانگتے قبر میں تشریف لیگئے یا یوں کہو کہ اپنے الہام کرنے والے اور دعائیں قبول کرنیوالے کی

[illegible]

گرو میں جا بیٹھے اور اس پر تیرہ سال اور بھی گذر گئے لیکن طاعون ابتک رفع نہیں ہؤا۔ حالانکہ بعث اول میں جو عرب میں ہؤا آپ فرمایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اب اس سے بڑھکر جہالت اور دیوانگی کیا ہوگی۔ کہ ہم یہ باور کریں کہ طاعون مرزاجی صاحب کی دعا سے آیا۔ کیا اس میں کچھ شک ہے کہ طاعون نے اس پنتھ کے ساتھ ساتھ ترقی کی۔ اور اب اُسی کے ساتھ ساتھ تنزل کیا ہے۔

(۹) دافع البلاء میں تو حضرت عیسیٰ کی کونچیں کاٹنے کو مرزاجی انکو اسقدر فتنہ انگیز یا باعثِ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ اون کے دوبارہ دنیا میں لانے کی خدا میں سکت (طاقت) ہی نہیں رہی مرزاجی کو پرواہ نہیں کہ اسطرف غور کریں کہ مفسد جو دنیا میں آتے ہیں خدا ہی اونکو لاتا ہے یا خدا کی لاعلمی میں اُس سے چھپکر خود بخود چلے آتے ہیں لیکن ازالہ اوہام میں اپنا ایک دوسرا مطلب سدھ کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بالکل بے قصور تھے اور خدا ایک کے قصور میں دوسرے کو نہیں پکڑتا۔

(۱۰) خدا قادر مطلق ہے۔ ہر وقت ایک نئے رنگ میں ہے۔ یعنے یہ نہیں کہ جو پہلے نہیں کیا وہ بعد میں نہ کرے۔ ہر ایک ذرہ پر اسکا تصرف ہے۔ فلسفیوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ خدا آگ سے پانی کا کام اور پانی سے آگ کا کام لے سکتا ہے مگر جونہی حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا سوال آتا ہے مرزاجی اپنے ان سب اقوال سے رجوع کرتے ہیں۔ اگر کوئی مرزائی صاحب آنحضرتؐ کی کلام میں ایسا تناقض یا تخالف ثابت کردینگے تو ہم مان لینگے کہ مرزاجی کا وجود درمیان نہ تھا بلکہ آنحضرتؐ ہی غلام مرتضیٰ کے گھر پیدا ہوئے تھے۔

(الراقم یکے از کوہاٹ)

رسالہ خیر الکلام اور مولوی

عبدالوہاب صاحب آروی

ناظرین اہلحدیث سے پوشیدہ نہ رہے کہ داڑھی منڈانا یا کتروانا اس طرح کہ ایک مشت تک بچا دے یا مونچھیں بڑھانا اس زمانہ کے نوجوانوں میں خوش وضعی سمجھی جاتی ہے۔ خواہ اہلحدیث کی اولاد ہوں یا دیگر فرق کی اسکو خوب پسند کیا جاتا ہے بلکہ ان کو اگر تنبیہ نہ کی جاوے تو یہ لوگ نعوذ باللہ رفتہ رفتہ اسلام ہی کو جواب دے بیٹھینگے اس زمانہ کے اکثر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اپنے افعال اختراعیہ کے اسقدر پابند ہیں کہ فرض وواجب کے چھوٹ جانیکا غم نہو مگر داڑھی کٹانے میں رائی برابر کمی نہ ہونے پاوے اور خسر الدنیا والآخرہ کے مستوجب ہوتے چلے جاتے ہیں چونکہ ہر کہ ومہ اس داڑھی کے ستیاناس کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اس لئے اسکی بُرائی ان کے دلوں میں برائے نام بھی نہیں ہے۔ بلکہ داڑھی منڈانا بعض کے نزدیک اچھا ہے۔ اور اپنے فعل کو حق سمجھتے ہیں ایسے وقت میں مسلمانوں پر زجر و توبیخ نہایت انسب تھا۔ اس لئے خاکسار نے ایک رسالہ خیر الکلام لکھکر شائع کیا وہ بوساطت جناب مولوی عبدالوہاب صاحب سوداگر چرمہ کلکتہ ہمارے مکرم جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی حالمقیم میرٹھ زاداللہ محبتہٗ کی خدمت اقدس میں پہنچا جس پر ہمارے مکرم نے اچھی طرح سے دل کھولکر تنقید فرمائی جزاہ اللہ تعالیٰ۔

یہ مضمون اہلحدیث میں ۲ جنوری ۱۲ء کو شائع ہو چکا ہے۔ مگر اخبار کا یہ نمبر مجھکو نہیں ملا تھا اور نہ علم ہؤا۔ بعد مدت کے دیکھنے میں آیا۔ میرے مکرم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب نے خوب جانفشانی فرمائی۔ اونکی ساعی جمیلہ سے کون انکار کرسکتا ہے۔ بہت اچھا کیا۔ عالم کو صفائی کرانے پر عامل بنا دیا۔ میرا دل تو نہیں چاہتا تھا کہ اس کے متعلق قلم اٹھاؤں۔ مگر طبیعت نے مجبور کیا اور لکھنا پڑا۔ پس اب مَیں مولوی صاحب کی تحریر کا جواب دو طرح سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اول اجمالی۔ دوم تفصیلی۔ مولویصاحب موصوف کی جملہ تحریر کا لب لباب صرف اتنا ہے کہ بقدر قبضہ داڑھی رکھکر بقیہ فاضل داڑھی کو کٹوانا درست ہے۔ جس کے اثبات کے لئے آثار صحابہ نقل فرمائے ہیں۔ اور جو روائتیں مرفوع وموقوف آپس میں متعارض تھیں۔ ان کی تطبیق کے لئے حافظ ابن حجر کی عبارت نقل فرمائی۔ اور رسالہ خیر الکلام کی اون روایات کو جو طحاوی وشرح قنیہ وغیرہ سے نقل کیگئی تھیں۔ اون میں وضع کی علامت بیان کرکے موضوع ٹھیرایا۔ اور یہ ساری کوشش محض اس لئے ہے کہ تا مدار قبضہ داڑھی کٹوانا ثابت کریں۔ خیر اس کا مجمل جواب اولاً تو یہ ہے کہ داڑھی بڑھانے اور مونچھوں کے کتروانے کی جتنی روائتیں ہیں وہ مرفوع صحیح ہیں اور اسکے خلاف جو ہیں وہ موقوف۔ جیساکہ معترض کی نقل کردہ عبارت سے خوب واضح ہے اور مرفوع کے ہوتے ہوئے موقوف حجت نہیں۔ شرح نخبہ کی عبارت اس مدعا میں مفید نہیں جیساکہ تفصیل میں بیان ہوگا۔ ثانیاً اگر حجت بھی مان لیا جاوے تو داڑھی کتروانے کا مسئلہ ہر زمانے میں ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف حج کے ایام میں فافہم۔ حافظ ابن حجر کی تطبیق اس جگہ آپ کے لئے مفید نہیں۔ رہی طحاوی وغیرہ کی روائتیں۔ سو وہ قابل قبول نہیں۔ وجہ مقبولیت تفصیل میں ملاحظہ ہو۔

آب تفصیلی جواب سنئے! ہمارے مولانا صاحب آروی بھی صحیحین کی حدیث کو نقل فرماکر داڑھی کے بڑھانے کو واجب ثابت کر چکے ہیں اور یہ بھی تحریر فرما چکے ہیں کہ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ اور یہ بھی مسطور فرما چکے ہیں کہ داڑھی کا بڑھانا تمام انبیاء علیہم السلام کی سُنت ہے۔ پس اب بغور سنئے کہ اول تو داڑھی بڑھانے کی جو روائتیں

مرقع قادیانی۔ مرزا قادیانی کے خیالات اور مقالات متفرقہ کا عجیب وغریب جواب ۸ر مجلد

لہٰذا وہ مرفوع ہیں اور جو بقدر قبضہ رکھکر بقیہ کٹانیکی روائتیں ہیں وہ موقوف۔ اور محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک موقوف حجۃ نہیں۔ مرفوع و موقوف کا جب تعارض ہوتا ہے تو مرفوع کو ترجیح دیجاتی ہے ملاحظہ ہو الفیہ عراقی۔ اور صاحب مجمع البحار کی یہ عبارت جو تذکرہ میں ہے ملاحظہ کریں۔ والموقوف ما روی من الصحابی من قول او فعل متصل او منقطع وھو لیس بحجۃ۔ یعنی موقوف وہ ہے جو روائت کی جاوے صحابی سے قول ہو یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ حجت نہیں ہے۔ اس کی مرفوعیت دکھلانے کیلئے مولوی صاحب نے شرح نخبہ کی جو روائت نقل فرمائی ہے وہ اس جگہ مفید نہیں ہے کیونکہ اس کا مبنیٰ صرف اس بات پر ہے کہ صحابی کا قول حکم میں مرفوع کے برابر ہوتا ہے۔ مگر آنجناب نے بلا تحقیق منگھڑت بات لکھدی۔ یہ نہ دیکھا کہ اقوال صحابی کے مختلف ہوتے ہیں۔ اور کونسا قول رفع کا حکم رکھتا ہے۔ اور کونسا وقف کا اس لئے میں اولا اس شق کو اختیار کرکے جس کو آپ کے اون روایات کے مفہوم سے تعلق ہو جنکو آپ نے نقل فرمایا ہے۔ قول صحابی کی تفصیل لکھدوں اوس کے بعد دیکھوں کہ جو قول رفع کا حکم رکھتا ہے۔ آیا وہ اون میں پایا جاتا ہے یا نہیں؟ بس غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ اگر صحابی اسطرح پر خبر دے کہ کنا نفعل یا یوں کہے کہ کانوا یفعلون یا یوں کہے کنا نری۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ عہد نبوی کا ذکر بھی کردے تو ایسا قول رفع کا حکم رکھتا ہے اور اگر عہد نبوی کا ذکر نہیں کیا ہے تو اس قسم کا قول رفع کا حکم نہیں رکھتا ہے بلکہ وہ موقوف ہی ہوتا ہے ملاحظہ ہو الفیہ عراقی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جو جو موقوف روائتیں آنجناب نے نقل فرمائی ہیں اون میں سے کسی میں عہد نبوی کا ذکر ہے یا نہیں۔ میں نے بغور دیکھا مگر کسی میں نہ پایا۔ پس اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ صحابی کا قول مجرد از ذکر عہد نبوی رفع کا حکم نہیں رکھتا ہے۔ اور یہ بھی خیال فرمائیے کہ صحابی کا قول وہیں حجت ہوتا ہے کہ جہاں دوسری سنت انکار نہ کر رہی ہو اور جہاں بلا توقیت صریح انکار موجود ہو وہاں بھی صحابی کا قول حجت ہو سکتا۔ اپنی یہ تحریر بھی ملاحظہ فرمائیے اور وقت بھی معین نہیں فرمایا یعنے ہر زمانہ میں داڑہی کٹوانا منع ہے جب بقول آپ کے داڑہی کٹوانیکا انکار صریح موجود ہے تو ایسے وقت میں صحابی کا قول حجت ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں

تنبیہ:۔ شرح نخبہ کی عبارت اخرج ابو داؤد من حدیث جابر حسن کنا نعفی السبال الا فی حجۃ وعمرۃ کی تحت میں پیش کرنا صریح غلطی ہے بلکہ شرح مذکور کی اس عبارت کی تحت میں مناسب تھا ومثال المرفوع من التقریر ان یخبر الصحابی انہم کانوا یفعلون الخ فافہم۔ بہرحال داڑہی کٹوانے کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہرگز نہیں ہے اور اگر علی سبیل الانحطاط و التنزل صحابی کا قول حجت تسلیم کرکے مان لیا جاوے کہ فاضل از قبضہ داڑہی کٹوانا درست ہے تو یہ منحصر رہیگا ایام حج میں نہ ہر زمانہ میں۔

حافظ ابن حجر کی جو تطبیق آپنے نقل فرمائی ہے جس سے ہر زمانہ میں داڑہی کے کٹوانے کا جواز ثابت ہوتا ہے وہ مسلم نہیں ہے۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ مرفوع روائت سے جو داڑہی بڑہانے کا حکم ثابت ہوتا ہے وہ عام ہے ہر زمانہ کیلئے مگر اس عموم سے ایام حج مستثنیٰ ہیں وجہ استثنا روایات موقوفہ ہیں اور اس ہمارے مدعا کے مؤیدہ الفاظ ہیں جو ان روایات کے ساتھ لگے ہوئے ہیں جیسے کنا نعفی السبال الا فی حجۃ وعمرۃ یا اذا حلق فی حجۃ وعمرۃ یا حتے یحج یا اذا حج او اعتمر پس ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کا اخذ لحیۃ فاضل از قبضہ صرف ایام حج میں تھا نہ مطلقاً جیسا کہ آپ کا صنیع تحریر بتلاتا ہے تنبیہ کے تحت میں جو مذہب آپ نے نقل فرمائے ہیں۔ اون میں سے اول تو بلا خلاف مسلم ہے۔ دوسری کی اصل صحابہ رضہ کا فعل ہے۔ مگر تیسرا بے بنیاد ہے۔ اسکی کوئی اصل نہیں اس لئے وہ قابل قبول و عمل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی طحاوی وغیرہ کی روایتوں کے متعلق جو تین وجہوں سے آپنے کلام کیا ہے اوس کیلئے وجہ اول و دوم کے متعلق یہ عرض ہے کہ گو ان میں روائتیں بلا سند منقول ہیں یا ان میں رطب و یابس موجود ہیں مگر جب ان کے علاوہ اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے اس حکم کا ثبوت وجوبی صورت میں ہو چکا ہے تو ان روایتوں کو محض سوء احتمال سے قابل رد سمجھا جاوے کسی طرح مناسب نہیں۔ آنجناب نے جو یہ حدیث نقل فرمائی ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار۔ اگر اس وعید کا مستحق آپ مصنفین طحاوی شرح قنیہ وغیرہ کو ٹھیرانا چاہتے ہیں تو یہ ظن المومنین خیرا کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے کہ ممکن ہے کہ اون کو سند پہونچی ہو مگر وہ خبر کتابت میں نہ لائے ہوں۔ ملا علی قاری کی عبارت اگر آپ بغور ملاحظہ فرماتے تو ہرگز اس کے نقل کی جرات نہ کرتے اور اگر اس سے میں مراد ہوں تو میں نے اپنے رسالہ میں اپنے طور سے کہیں نہیں کہا ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ صاحب کتاب کی عبارت جہاں سے لی ہے نقل کر دی ہے اور بس۔

وجہ سوم میں جو علامت وضع کی آنجناب نے لکھی ہے وہ ان میں ہرگز نہیں پائی جاتی کیونکہ مدار اس علامت کا امر کا حقیر ہونا ہے۔ مگر مولانا یہ کسی نے آپ سے کہدیا کہ داڑھی کٹوانا امر حقیر ہے۔ آپ پہلے تو اپنی تحریر میں لاچکے ہیں کہ داڑہی بڑہانا واجب ہے۔ اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے داڑہی بڑہانا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے بھلا تمام انبیاء علیہم السلام کی مخالفت میں واجب کے چھوڑ دینے

لغات القرآن۔ جملہ الفاظ قرآن کی معانی معہ مختصر قواعد صرف و نحو اردو دانوں کو بہت مفید۔ مجلد عہ

میں خداوند کریم غضبناک نہو گا۔ تو جو امر خداوند کریم کو غضبناک کردینے والا ہو جو ترک واجب کو لازم ہو جو تمام انبیا علیہم السلام کی روشش کے خلاف ہو وہ حقیر امر ہے۔ مولانا یاد رکھئے اور خوب یاد رکھئے کہ یہ حقیر نہیں ہے۔ بلکہ بہت ہی بڑا امر ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ آنجناب کو اسکا احساس نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میں حتمی طور سے نہیں کہہ سکتا ہوں۔ کہ عدم احساس کی کیا وجہ ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہونگا۔ کہ آپ کی تحریر سے ترشح ہوتا ہے کہ آپ خود اس فعل شنیع کے مرتکب ہیں اور ضرور ہیں۔ اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو بلاشبہ اس کا احساس آپکو نہ ہوگا۔ کیونکہ جب آدمی ایک دفعہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ تو اس کو بڑا امر بھی حقیر معلوم ہونے لگتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون فقط۔ و

انا العبد الضعیف محمد بن عبد اللہ الدیکاوی النزیل الآن فی مجھول من مضافات گونڈا:

تاکیدِ نماز

اخبار اہلحدیث میں نماز کمیٹی کے حالات پڑھکر ازحد باعث خوشی ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم جملہ مسلمانان کو نیک ہدایت دے۔ اور خدا اور اس کے پاک رسول صلعم کے سچے احکام کے تابعدار ثابت ہوں۔ اس کمیٹی کے معاملات پر میں ابھی زیادہ کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا جبتک کہ آپکی طرف سے ان معاملات کے متعلق اسلام کے روشن احکام بذریعہ اخبار درج نہوں۔ مگر تاہم مفصلہ ذیل معاملات آپ اور جملہ علماء اسلام کی توجہ طلب ضرور ہیں۔

مذہب اسلام میں جسقدر بھی علماء دین اور امامانِ مساجد ہیں وہ اپنے آپکو حضرت رسول کریم کے منبر اور گدی کا وارث تصور کرتے ہیں۔ اس مضمون میں میرا روئے سخن عام امام مسجدوں کی طرف ہے۔ درخت کی جبتک جڑہ مضبوطی کیساتھ قائم نہو۔ اس وقت درخت بھی قائم نہیں رہ سکتا یہی حال امام مسجدوں کا ہے اگر یہ مذہب اسلام کے پورے پورے پابند ہوں تو مذہب اسلام کو کبھی بھی ان مصائب سے جو آئے دن پیش آتی رہتی ہیں۔ کسی قسم کا بھی خطرہ نہیں پہونچ سکتا۔ عام امام مسجد جوکہ موجودہ حالت میں ہیں وہ مذہب اسلام کی اصلاح میں کافی مدد دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ خالص اسلامی درد سے خود کام شروع کریں۔ پھر دیکھیں کسطرح خانہ خدا آباد نہیں ہوتے۔ آجکل کے امام مسجدوں کی مفصلہ ذیل صفتیں ہیں جن سے عام حضرات واقف ہونگے۔ طمع۔ بغض۔ کینہ۔ حسد۔ بے نمازوں۔ شرابیوں اور زانیوں وجوئے بازوں کے ساتھ کھانا یا انکے گھر کا کھانا یا ان کا نکاح وجنازہ پڑھنا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں کیونکہ ان حضرات نے خداوند کریم کو روزی رسان تصور نہیں کیا ہوا اگر یہ حضرات آج صدق دل سے توبہ کرکے مذکورہ بالا حضرات کی تقریبات میں شامل نہوں تو بہت جلدی خانۂ خدا نمازیوں سے معمور ہو سکتے ہیں اور مذہب اسلام کی بھی خدمت کرسکتے ہیں مگر جب انکے جملہ کام شریعت کی تابعداری سے باہر رہکر انجام پاسکتے ہیں تو ان کو اسلام اور شریعت کی پابندی کرنے کی کیا ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان ہر جگہ کمزور اور بے دست و پا ہیں اگر آج مذہبی تعلیم سے یہ آراستہ ہوتے تو کبھی بھی یہ نوبت نہ آتی۔ جوکہ آج ترکِ موالات سے سرانجام دے رہے ہیں جب کسی کو مذہب اسلام کی خبر نہ ہو اور شریعت پر عمل نہ کرتا ہو تو اسکے لئے مذہب اسلام اور کفر ایک ہی ہیں۔ اب میں علماء دین کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ کیا مذکورہ بالا صفات کے امام مسجد اس لائق ہیں کہ ان سے نکاح۔ جنازہ۔ نماز عیدین و جمعہ اور دیگر احکام شرعی پورے کرائے جائیں

یعنے ان کے پیچھے نماز جنازہ وغیرہ ہو سکتا ہے؟ اگر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب اس معاملہ پر ذرا وضاحت سے قلم اٹھائیں تو نماز کمیٹی اور مذہب اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دینگے جسکا اجران کو درگاہ باری تعالیٰ ہی سے مل سکتا ہے۔ براہ مہربانی اہلحدیث و اہلسنت مذہب کی رو سے خامہ فرسائی کریں تاکہ ہر دو مذہب کے مسلمان انکے موافق اندازہ کرلیں کہ کہانتک یہ مذہب اسلام کی پیروی کررہے ہیں ایک ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت برائے نکاح خوانی ایک امام مسجد لاہور کی خدمت میں حاضر ہوئے امام صاحب کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے کہ مبلغ بیس روپیہ براہ نکاح خوانی دو تب نکاح ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ لاچار وہ غریب مفلوک الحال وہاں سے واپس چونی منڈی کی طرف گئے اور کسی امام مسجد سے نکاح پڑھوایا۔ کیا مذہب اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ روپیہ لیکر نکاح پڑھو۔ ورنہ زانیوں کیطرح زندگی بسر کرو۔ ایک اور امام مسجد صاحب ہیں وہ مہتروں کا نکاح پڑھاتے ہیں اور جس کتاب میں عام مسلمانوں کے نکاح کا اندراج ہوتا ہے اسی کتاب میں انکے نکاح کا بھی اندراج کرلیتے ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ اسکی وجہ کیا ہے؟ تو جواب ملتا ہے کہ ہم تھوڑے عرصہ کے لئے انکو مسلمان کرلیتے ہیں اور نکاح پڑھا دیتے ہیں۔ بعد ازاں پھر وہ مہتر کے مہتر ہی رہتے ہیں اور سب مہتروں کیساتھ یہی سلوک جاری رہتا ہے کیا مذہب اسلام کی یہی تعلیم ہے؟ امید ہے کہ عالمانِ دین اس کے متعلق مفصل حالت بذریعہ اخبار اہلحدیث بھیجکر مشکور فرمادینگے تاکہ باحمیت مسلمان مغالطہ سے بچیں:

(دعاگو عبد اللہ خاں احقر محلہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

اہلحدیث تاکید نماز کے لئے آپ علماء اور امامان مساجد کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں یہ صحیح ہے لیکن شریعت اور قرآن مجید ہر ایک مسلمان کو تبلیغ احکام کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ برخلاف اس کے آپ حیرت سے سنینگے کہ جب سے تاکید نماز اور نماز کانفرنس اور نماز کمیٹیوں کی آواز اٹھی ہے ……سوائے ابتدائی شور کے نہ کسی عالم نے تائید کی ہے نہ کسی لیڈر نے۔ نہ کسی خادم خلافت نے نہ حامی رسالت نے۔ الی اللہ المشتکیٰ:

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان۔ یہ رسالہ چھپکر شائع ہوگیا ہے قیمت ۲ر محصول ۹ پائی (دفتر اہلحدیث امرتسر)

فتاوے

س نمبر ۲۲۳ سب ذکروں میں افضل ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس ذکر کو بہت سے ذکر کرنے والے کہتے ہیں کہ اسطرح خالی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے کیا۔ وہ اسکی ترکیب یوں بیان کرتے ہیں۔ لَا کو نیچے سے اِلَّا کو اوپر داہنے بازو سینے پر نگاہ کرتے ہوئے اللّٰہ کو بائیں بازو سینے پر نفس پر گرانا۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا حدیث سے اسکا اسطرح ذکر کرنا معلوم ہوتا ہے یا صحابہؓ اسطرح کرتے تھے؟ یا تابعین تبع تابعین یا سلف کے اولیائے عظام وغیرہ کسی سے اسکا ثبوت ہے؟ اگر ہے اور افضل طریقہ یہی ٹھیرا ہے۔ تو کیا اگر اسطرح ذکر نہ کرتے ہوئے سادے طریقہ سے ہی کیا جاوے تو کیا ثواب سے محروم رہیگا؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۵۹۹۵)

ج نمبر ۲۲۳ یہ طریق زمانہ رسالت میں نہ تھا، نہ صحابہؓ میں مروج تھا۔ بلکہ پچھلے لوگوں کی ایجاد ہے۔ اس زمانہ میں ذکر زبان سے دل کی توجہ کیساتھ تھا۔ بس ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (۱۰ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۴ قربانی کے لئے کیا حکم ہے؟ ایک جانور یعنی ایک بکرا کتنے آدمی کی طرف سے کیا جا سکتا ہے؟ اور ایک گائے اور اونٹ کیلئے کیا حکم ہے؟

(محمد نوح۔ مظفرپور)

ج نمبر ۲۲۴ ایک گھرانے سے ایک بکرا کافی ہے جسکو زیادہ کی توفیق ہو اور وہ ایک ہی کرے تو بھی ایک ہی کافی ہے حدیث شریف کا یہی حکم ہے۔ گائے میں سات اور اونٹ میں دس شریک ہوں تو بھی کافی ہے۔ بلا شرکت ایک کرے تو کافی سے زیادہ موجب ثواب ہے۔ اللّٰہ اعلم (۵ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۵ زید قاضی نکاح خوان ہے۔ اسنے لاعلمی سے اندر عدت کے ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ کر دیا۔ اب عنداللّٰہ وعندالرسول اس شرکت پر جملہ اہل مجلس اور قاضی اور شاہد و وکیل اور دونوں میاں بیوی اور جو کوشش کرنیوالے طرفین کے ولی یا والدین ہیں کیا حکم ہے؟ اور جو حق نکاح پڑھانے میں روپیہ ملا ہے اوسکا کیا حکم ہے؟ (عبدالسلام قصبہ رچھا روڈ)

ج نمبر ۲۲۵ اور کسی کو عدت کا علم ہو یا نہ ہو مگر عورت کو تو ہوگا کہ میری عدت ابھی نہیں گذری پس وہ سخت مجرم ہے اسلئے عدت والی عورتوں کو خاص حکم ہے لَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْ اَرْحَامِھِنَّ۔ اس کے علاوہ ماں باپ کو بھی یقیناً علم ہوگا کہ عدت ہنوز پوری نہیں ہوئی۔ رسمی طور پر نکاح خوان اور حاضرین مجلس بھی دریافت کیا کرتے ہیں۔ پھر نہیں معلوم یہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ لاعلمی سے ایسا ہوا۔ مفتی کے سامنے فرضی صورت بنا کر لاعلمی پر فتوے حاصل کرنے سے خدا کے نزدیک اس جرم سے بری نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید میں عدت کے اندر نکاح تو کیا پیغام نکاح دینے سے بھی سخت منع فرمایا ہے۔ ایسے نکاح میں میاں بیوی والدین۔ ولی۔ گواہ اور نکاح خوان سب مجرم ہیں۔ ان سب کو علی الاعلان توبہ کرنی لازم ہے ورنہ سخت عذاب میں مبتلا ہونگے۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۶ ایک شخص نے کسی بازاری طوائف سے ایک بکرا قربانی کیواسطے خرید کیا جو حرام کی کمائی سے پلا ہوا تھا۔ اوسکا بھائی اس کو کہتا ہے کہ ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے اس کا جواب وہ یہ دیتا ہے کہ مسلمان شیر فروش اکثر دودھ طوائفوں سے خرید کرتے ہیں جسکو سب مسلمان پیتے ہیں اگر دودھ اسطرح پینا جائز ہے تو اسطرح کا بکرا قربانی میں ذبح کرنا کیوں ناجائز ہے۔ جواب قرآن وحدیث سے مطلوب ہے۔ (عبدالرحمن از سرگودہا)

ج نمبر ۲۲۶ بکرا مذکور یقیناً حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے پلا ہو وہ آگ ہی کے لائق ہے۔

دودھ طوائفوں سے خرید کرنا سمجھ میں نہیں آیا۔ البتہ طوائفوں کے پاس بیچ کیا کرتے ہیں۔ اگر خرید بھی ہوتا ہو تو وہ بھی حرام ہے۔ پھر حرام پر کیونکر قیاس صحیح ہو سکتا ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۷ مسمی زید کا مسمات ہندہ سے جسکا خاوند زندہ ہے ناجائز تعلق تھا۔ اس عرصہ میں مسمات مذکورہ کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کو ہندہ کسی مصلحت سے یا شاید درحقیقت زید سے کہا کرتی تھی کہ تمہارے نطفے سے پیدا ہوا ہے کیا اس لڑکے کا نکاح مسمی زید مذکور کی لڑکی سے جائز ہو سکتا ہے؟

(راقم یکے از ناظرین از ریاست پٹیالہ)

ج نمبر ۲۲۷ صورت مذکورہ میں قدیم سے اختلاف چلا آیا ہے حنفیہ کرام کے نزدیک جائز نہیں، دوسرے فرقے اس لڑکے کو شرعی اولاد نہیں سمجھتے۔ اسلئے حرمت نکاح کا فتوے نہیں دیتے۔ تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ نکاح نہ کیا جاوے گو جائز ہے۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۸ زید ایک گھوڑا گاڑی کے ذریعہ سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سینڈھی کے پیپے جس میں سینڈھی بھری ہوتی ہے ایک مقام سے دوسرے مقام کو لیجایا کرتا ہے جواب طلب صرف یہ بات ہے کہ از روئے شرع اسکی مزدوری جائز ہے یا ناجائز؟ (خریدار نمبر ۱۲۹۴)

ج نمبر ۲۲۸ سینڈھی اگر نشہ آور ہے تو اسکی حمالی کرنا یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا حرام ہے۔ حدیث شریف میں اسپر لعنت ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

عصمت و نبوت۔ پادری مزو کی کتاب "عدم معصومیت محمدؐ" کا عالمانہ جواب از مولنا سیالکوٹی ۶ر مجلد

ملکی مطلع

گاندھی جی کا کون بے فرمان ہے!

یہ بات تسلیم لیگئی ہے کہ ہندوستانی جس نظر سے گاندھی جی کو دیکھتے ہیں اس کا مقتضا تو یہ ہونا چاہئے کہ اُن کی ہدائتوں کو مانا جائے اون کے مشورے کو تسلیم کیا جائے خاصکر ہندو برادری کا تو مقدم فرض ہونا چاہئے کہ گاندھی جی کی ہدائتوں پر عمل کریں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو قوم باوجود گاندھی جی کو مہاتما بلکہ اوتار کہنے کے بھی اپنے جوش میں انکی ہدائتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ گاندھی جی نے بارہا اعلان کیا ہے اور ہندوؤں کو خاصکر ہدائت کی ہے کہ قربانی کے موقع پر مسلمانوں پر زیادتی نہ کرو۔ بلکہ اون کے کار خلافت میں ملکر کام کریں۔ تو اس کا اثر خود بخود تمہارے حسب منشا ہوگا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو اس ہدائت کی پرواہ نہ کرکے اپنا جوش بے طرح نکالنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں جس سے ہندوستانی قومیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ ایک مراسلہ آمدہ از عظیم آباد پٹنہ درج ذیل ہے:۔

"عدو شود سبب خیر
گر خدا خواہد

موضع کمہرار جو حوالی شہر عظیم آباد قریب محلہ تکیہ شاہ ارزاں لب ریلوے سڑک شہر سے [illegible] کیطرف واقع ہے۔ وہاں اکثر متوسط الحال لوگ رہا کرتے ہیں۔ انہیں ایک گھر رئیس بستی کا ہے وہ دو بھائی ہیں۔ مولوی محمد منظور الحق و مولوی محمد عزیز الحق اور ان کے دو برادر زادے ہیں جسمے مولوی محمد رضی الحق و مولوی محمد انیس الحق۔ یہ لوگ باہم متفق الرائے ایک جا رہتے ہیں اور سارا انتظام یکجائی ہے۔ ان کے یہاں برابر ہر سال ۳-۴ گائیں قربانی ہوا کرتی ہیں۔ (دیو تمام بستی کی گائیں حساب کی جائیں تو دو ڈھائی تک نوبت آجائے) حسب معمول قدیم مولوی محمد رضی الحق صاحب نے گائیں منگوائیں اور زنانہ مکان میں انکو بند کر دیا ایسی حفاظت کیگئی کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی۔ کہ کدہر سے گائیں آئیں اور کدہر چھپ گئیں۔ ۱۱ ذی الحجہ کو ۸ بجے صبح قربانی کا سامان کیا گیا۔ دو قصاب آئے۔ قریب ہے کہ بسم اللہ اللہ اکبر ہو کہ بستی و اطراف بستی کے ہنود قوم کوتری وگوالی جمعیت سے ہر طرح تیار ہوکر آئے۔ اور اس مکان کا محاصرہ کر لیا جس میں گائیں تھیں۔ چونکہ مکان کے دروازے بند تھے۔ اندر گھس جانے کا انکو موقع نہیں ملا۔ مگر درزوں سے تاک جھانک کر گائے کی کھر دیکھ لی۔ اور مولوی محمد منظور الحق صاحب پر زور دیا کہ گائے ہمارے حوالے کیجئے۔ اسی قدر ہماری غرض ہے اور قصابوں کو اپنے قبضہ میں لینا چاہا۔ اور جبر و تشدد کرنا شروع کیا مگر مسلمانان بستی اس وقت جمع ہوگئے اور قصاب کو ان کے بس میں نہ جانے دیا۔ اور فریقین میں تلخ گفتگو شروع ہوئی۔ ہندوؤں کا گائے کا مطالبہ تھا۔ ادہر سے انکار تھا۔ ہندوؤں کی سخت کلامیوں اور بے عنوانیوں سے قریب تھا کہ فریقین اپنے اپنے ہاتھ کی صفائی دکھائیں لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے پاس چھری بھی نہیں۔ اس وقت بمشورت یہ رائے قائم ہوئی کہ جلد تھانہ میں اطلاع دو پولیس سے اپنی قوت بڑھا کر قربانی کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ دفعدار صاحب کو (جو کسی وقت جمعدار تھے اب پنشن پاتے ہیں نہایت تجربہ کار مسلمان آدمی ہیں) اطلاع ہوئی۔ انہوں نے فوراً اپنی تجربہ کار عقل سے کام لیا۔ پولیس میں اطلاع بیجا کرائی۔ داروغہ تھانہ سلطان گنج نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو خبر دی۔ اور تھانوں میں اطلاع دی۔ پھر کیا تھا۔ آناً فاناً تمام شہر میں شہرت ہوگئی۔ ہندو مسلمان دونوں بکثرت جمع ہوگئے۔ اب احتمال دنگہ و فساد زیادہ ہوا۔ کراتے میں چند کانسٹبل معہ جمعدار از قوم ہنود آئے اور یہ بھی ہندوؤں کا پاٹ لئے ہوئے آئے۔ مولوی محمد منظور الحق صاحب کو مبالغہ کہنا شروع کیا۔ گائے کہاں ہے نکالئے اور میری حفاظت کو پہرے میں دیجئے مگر مولوی موصوف تجربہ کار جہاندیدہ۔ وہ کب اسکی ہوا بندی میں آتے۔ جواب دیا گائے نہایت حفاظت اور پہرے میں ہے ویسی نگرانی تم جیسے پانچ چار آدمیوں سے نہیں ہوسکتی۔ اسی اثنا میں بعض شخصوں نے خبر دی یہ ہندو جمعدار کل روز بقرعید سے یہاں حفاظت کو آیا ہوا ہے اور ہندوؤں کو اُبھارا ہے۔ ہرگز ہرگز گائے اسکے قبضہ میں نہ دینا۔ لیکن یہاں تو پہلے ہی جواب معقول دیدیا گیا تھا۔ اب ہندوؤں نے بالائی امداد سے کچھ قوت پکڑ لی اور فساد پر تل گئے۔ مگر مسلمانان کی خموشی بھی قابل داد ہے کہ سب خاموش بیٹھے ہیں اور انتظار ہے کہ پولیس آجائے تو ان کا جواب قربانی سے دیا جائے۔ فوجداری کرکے مقدمہ میں زیر بار ہونا خلاف عقل ہے اور اس سکوت سے ہنود زیادہ سخت کلامی سے کام لینے لگے۔ کہ گوبند بھگت گوالہ (جو مدت سے مولوی محمد منظور الحق وغیرہ سے سخت مخالفت رکھتا تھا) آیا اور ہندوؤں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اے برادران ہنود! تم نے گاندھی جی کی کیوں مخالفت کی۔ کس لئے انکا حکم نہ مانا کس نے تمکو رائے دی کہ صدہا سال سے جہاں قربانی گاؤ ہوتی ہو اُسے روکو اور ناحق آفت میں مبتلا ہو۔ دوسروں کو فساد میں ڈالو۔ جیلخانہ بھرو۔ چلو چلو یہاں سے چلو۔ الغرض ہندوؤں کو نہایت متانت سے فہمائش کرکے واپس لے گیا۔ ابھی مجمع پورے طور سے منتشر نہیں ہوا تھا کہ داروغہ تھانہ سلطانگنج معہ ایک جمعدار مسلمان و چند کانسٹبل ہندو پہنچے۔ مطلع صاف دیکھا فوراً حکم دیا کہ آپ لوگ اپنا کام کیجئے (یعنی قربانی گاؤ) میں اسطرف گوبند بھگت سے باتیں کرتا ہوں۔ پھر دیر کیا تھی چھری چلگئی۔ ابھی قربانی ہو رہی تھی کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مولوی خلیل صاحب تشریف لائے۔ بس ان کا

قرآن اور دیگر کتب۔ دیگر الہامی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کو ترجیح - ۲ [illegible]

آنا تھا کہ مسلمان بہت خوش ہوئے کہ ہمارے مذہب کا جلیل القدر صاحب مسلمان آیا۔ تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کیا اور داروغہ سلطان گنج کا بھی شکریہ ادا کیا کہ باوجود ہندو ہونے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا

ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ابھی یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ داروغہ صاحب و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اس کے متعلق کیا کارروائی کی اور مقدمہ کس عنوان سے چلایا ہے جب اسکا پتہ چلیگا۔ انشاءاللہ اطلاع دونگا۔

فقط (راقم محمد شریف محمد عظیم آبادی)"

* * *

موپلا قوم کون ہے؟

آجکل ہندوستان کے اس سرے سے اوس سرے تک موپلاؤں کی شورش کا شور ہے۔ یہ قوم مالابار میں رہتی ہے۔ دین کے لحاظ سے مسلمان ہے۔ سنا ہے مذہب کے لحاظ سے شافعی ہیں لیکن ان کے کارناموں سے حیرت ہوتی ہے کہ ان کو سامان جنگ اتنا کہاں سے میسر ہوگیا۔ انکی شورش امرتسر۔ لاہور۔ کی طرح معمولی شورش نہیں بلکہ فوج سے باقاعدہ مقابلہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اون کے مقابلہ کی کیفیت مندرجہ ذیل خبروں سے معلوم ہو سکتی ہے :۔

موپلاؤں کا فساد عظیم

۲۷ اگست کی ۶ بجے شام تک کی حالت کے متعلق جو رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی گئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ کالی کٹ کے جنوب میں ریلوے لائن ۳۸۶ میل تک کھل گئی ہے۔ ۲۰ تاریخ کو ایچ۔ ایم الیس کا ایک فوجی دستہ بھیجا گیا۔ فساد کی روک تھام کے لیئے ۲۲ تاریخ کو کنانور گریزن نے کوئیلنڈی میں ایک فوجی دستہ بھیجا ۲۲ تاریخ ۴ بجے صبح کو کنی لورم سے بھی ایک دستہ روانہ کیا گیا۔ گیلوڑین بھی ایک پلٹن کو بھیجا ہے تاکہ وہ سڑک کی حفاظت کرے اور اگر ضرورت ہو تو خیلگری اور دیانمدین کا شتکاروں کو جمع کرے۔

یورپینوں کا مزید قتل

کالی کٹ میں یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک یورپین کی لاش جسکے جسم پر گودنے کے نشانات تھے۔ بٹرور کے قریب دریائے پوراپویا میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ ابھی تک اسکا پتہ نہیں چلا کہ یہ لاش کس کی تھی۔ آرنڈ میں ایک اور یورپین مسٹر براؤن کو دہوکہ دیکر بے رحمی سے قتل کر ڈالا گیا۔ مخبری ایک غیر مصدق خبر موصول ہوئی ہے کہ ملاپورم کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس قتل کر ڈالے گئے ریلوے اور ٹیلیگراف لائن کو صرف فوج کے واسطے درست کر لیا گیا ہے

پانچ گھنٹہ کی مسلسل لڑائی

مدراس گورنمنٹ کی پریس کمیونک مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملابار اور افسر کمانڈنگ مدراس کی طرف سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ فوج اور سپیشل پولیس کا جو ایک دستہ کالی کٹ سے ملاپورم کو برائے امداد روانہ ہوا تھا۔ اس پر موپلاؤں کے ایک زبردست ہجوم نے بمقام پکوٹر حملہ کردیا۔ موپلا ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ اُن کے پاس بندوق تلوار اور جنگی چاقو تھی انہوں نے اپنی روایتی بے رحمی اور موت کی خواہشمندی کا اظہار کیا۔ اور پانچ گھنٹہ کی لڑائی کے بعد آخرکار مغلوب ہوگئے۔ چار سو موپلاؤں کے قتل ہونے کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ دو انگریز سپاہی مقتول اور ایک افسر اور پانچ اشخاص مجروح ہوئے۔ مسٹر لنکسٹر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک گولی لگی جس کی وجہ سے وہ فوت ہوگئے۔ بعد کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ برٹش سپاہیوں کا ایک دستہ موٹر کار اور لاریوں میں ملاپورم جارہا تھا ہزار سے زاید موپلاؤں نے جو خندق میں چھپے ہوئے تھے موگم کے قریب اسپر حملہ کردیا کہا جاتا ہے کہ باغیوں نے منتشر حملے کئے تھے جس میں مسٹر لنکسٹر اور دو سو موپلا مقتول ہوئے اور ریزرو پولیس نیز برٹش فوج کے چھ سپاہی زخمی ہوئے بہت سے موپلا بھی قتل ہوئے

ایکسو سے زائد بندوقیں موپلاؤں سے چھین لیگئیں پکوٹر کی لڑائی کے متعلق جو جدید رپورٹ موصول ہوئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ باغیوں نے خندق سے زبردست لڑائی شروع کی تھی موپلاؤں کے نقصان کا اندازہ چھ سو سے اوپر کیا جاتا ہے مقتولین میں ایک موپلا عورت تھی جو تلوار اور خنجر لئے ہوئے مردانہ لباس میں لڑ رہی تھی۔

موپلاؤں کے زبردست نقصانات

پیٹھی کی لڑائی میں تقریباً ۵ سو موپلا قتل ہوئے لڑائی اسطرح شروع ہوئی کہ جس وقت فوج ریلوے لائن پہ پہرہ دے رہی تھی اسوقت کچھ موپلا پہونچے اور ریلوے لائن کو اکھاڑنا چاہا جب اون سے ہٹ جانے کو کہا گیا تو انہوں نے اس کی تعمیل سے انکار کردیا جبپر فوج نے فیر کرنے شروع کئے۔ تھوڑی دیر بعد یہ لوگ اپنے مقتول اور زخمیوں کی لاش کو اٹھا کر وہاں سے چلیگئے ٭ (ہمدم)

اِن خبروں کی تہ میں جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ موپلا قوم شائد ہندوستانیوں کیطرح بے ہتھیار نہیں ہے بلکہ غالباً پنجاب کی سرحدی اقوام کی طرح مسلح ہیں۔

احباب مدراس مطلع کریں۔

اس مسئلہ میں معلومات صحیحہ حاصل کرنے کے لئے ہم اصحاب مدراس کو تکلیف دیتے ہیں کہ وہ ان موپلاؤں کی مقامی حیثیت اور قومی پوزیشن سے مطلع فرماویں۔ اس سے بھی آگاہ کریں کہ موپلا قوم ملکی ہے یا مثل پٹھانوں کے یک نسلی ہے۔ ہندوستانی ہے یا عربی الاصل؟ ان کا مذہب کیا ہے؟ ان کا تمدن کیسا؟ وغیرہ ٭

مولوی ابوالکلام

صاحب آزاد ۲۷ اگست سے ۴ ستمبر تک مولوی صاحب موصوف کا دورہ پنجاب کے مختلف شہروں میں رہا۔ مختلف لیکچروں میں آپنے دیسی کپڑے کے استعمال اور غیر دیسی کپڑے کے ترک پر پُرزور لیکچر دیئے ؛

کلمہ طیبہ ۔ کلمہ شریف کی تفسیر ۔ قابل دید ۔ ۳؍ منیجر

متفرقات

خریداران پرچہ

بار ہا اظہار کیا گیا کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ وی پی بھیجنے میں بڑی مشکلات ہو رہی ہیں۔ اب تو منی آرڈر فارم بھی بھیجے جاتے ہیں جنکی تعمیل بعض اصحاب کرتے ہیں۔ باقی اصحاب بھی توجہ کریں۔ (مینیجر)

علماء ہند کا فتویٰ

ترکِ موالات پر جمعیۃ علماء ہند کا متفقہ فتویٰ جس پر سینکڑوں علماء کے دستخط ہیں۔ اس کا ٹکٹ بھیجکر حسب ذیل پتہ سے جلد طلب فرمائیے۔ پتہ صاف تحریر کیجئے۔ ہر مسلمان کو پاس رکھنا چاہیئے۔ (سکرٹری خدام خلافت کمیٹی۔ محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ)

تکفیر المومنین

جسکا دوسرا نمبر اس پرچہ میں درج ہے اور تیسرا آئندہ انشاءاللہ درج ہوگا۔ جسپر ختم کیا جائیگا۔ جہاں جہاں کے برادران کو ضرورت ہو وہ یا تو خود چھپوالیں یا درخواست بھیجیں اور تعداد بھی لکھیں کہ انکو کتنے عدد چاہئیں۔ قیمت آئندہ شائع کیجائیگی ؛

سروتہ خُرد

پان خوروں کے لیے سروتہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نفاست پسندوں کے لئے یہ سروتہ بہت پسند ہوگا۔ پیتل کا خوشنما۔ نہائت خوبصورت مضبوط و دلفریب ہے۔ قیمت کلاں ۱۲؎ خورد ۱۰؎ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ :۔ شیخ حبیب احمد پانی پت محلہ انصار ضلع کرنال ؛

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

کی بابت جو صاحب دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نصاب تعلیم کیا بناہے اور انکی خواہش ہے کہ مدرسہ مذکور کا نصاب خاص خوبی کا ہو۔ اون کو مطلع رہنا چاہیئے کہ ۵ اگست کو ہمیں مع مولانا ابراہیم صاحب بانیان مدرسہ حاجی عبدالرحمن عطاء الرحمن صاحبان سے ملکر یہ ذکر کیا تھا۔ موصوفین نے ہماری خواہش کے مطابق ایک کمیٹی مبصرین علما کی منظور فرمائی جو نصاب تعلیم مقرر کرے اور آئندہ نگران بھی رہے۔ موسم برسات ختم ہونے پر یہ کمیٹی اپنا کام شروع کریگی انشاء اللہ۔

یادِ رفتگان

"ایک بڑے عالم کا انتقال" پنجاب کے علاقہ ریاست جموں میں موضع بڑہنہ ہے۔ یہاں ایک عالم مولوی علیم اللہ صاحب پرانے مبتلا سرگرم آزمودہ کار بزرگ تھے۔ آپ کی تعلیم اور جانکاہی سے اس نواح میں توحید و سنت کا چرچہ ہوا ہے۔ قریب سو سال کی عمر کے فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ شکر ہے آپکا خلف الصدق مولوی عبدالحی سلمہ کام کرنے کے قابل ہیں۔ خدا ان سے اپنے دین کی خدمت لے۔ آمین۔

ایضاً

"این ماتم سخت ست کہ گویند جواں مرد" مولوی عبدالستار محرر دفتر اہلحدیث کانفرنس و اڈیٹر رسالہ "ہمدرد اہلحدیث" دہلی عین عالم شباب میں بمرض ہیضہ ۲۶۔ ذی الحجہ کو فوت ہو گئے۔ مرحوم کی ایک بچی اور ایک بوڑھا باپ زندہ ہے۔ انا للہ

ایضاً

میاں محمد شاہ صاحب ۲۵۔ ذالحجہ کو فوت ہو گئے۔ انا للہ (محمد فخر الحسن از ٹانڈہ فیض آباد)

ایضاً

میرا بیٹا عبداللہ عمر تیرہ سال بعارضہ بخار فوت ہو گیا انا للہ۔

ایضاً

میری والدہ مکرمہ ایک ہفتہ علیل رہکر فوت ہو گئیں انا للہ (محمد عبداللہ کڈپہ مدراس)

ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہم وارحمہم۔ امرتسر میں بروز جمعہ جنازہ پڑھا گیا۔

نوٹ

جہاں جہاں اخبار اہلحدیث جاتا ہے وہاں والوں کو چاہئے کہ اخبار پہونچنے سے اگلے جمعہ میں بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھا کریں۔

دفع الزام

میرے بھائی عبدالقادر نے جو مرزائی فرقہ اور لاہوری پارٹی میں داخل ہے۔ میری شہرت اپنے ساتھ ہم عقیدہ ہونے کی اڑائی اور ساری جماعت کی رائے سے مجھے وہ سبز باغ دکھائے جو شائد ہو نکل کے سوری پیر بھائی بھی نہ دکھا دیں۔ اور وہ کاری حربہ مجھ پر چلایا جس کے زخم پر مرہم عیسےٰ کا لگانا بھی زہر قاتل ثابت ہوا مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے اس فرقہ باطلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ نفرت اور بیزاری ہے۔ اور آئندہ اگر ان کی ملازمت یا کوئی اور کام بھی کروں تو لعنتی ہونگا۔ یعنے مجھے ساری کی ساری مرزائی جماعت سے نفرت اور بیزاری ہے اور سخت بے تعلقی۔

ایک عمدہ کتاب اپنی بیتی عنقریب چھپوا کر پبلک میں شائع کرونگا۔ اس سے پہلے کی تمام تحریرین کالعدم سمجھی جاویں۔ (بندہ محمد عبداللہ ولد مولوی گنج بخش صاحب سکنہ جنڈیالہ ڈاکخانہ والہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

فسادات مالابار

سرکاری خبر ہے کہ مدراس سے کل رات کی آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ سفوک رجمنٹ کیساتھ موپلوں کی لڑائی ہوئی جو جلپور سے آئی ہے تیرورنگاوی سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ وہاں ۳۱۔ اگست کو جو کاروائی ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ موپلوں کی ایک جماعت جو مسجد میں پناہ گزین تھی باہر نکل آئی۔ اس جماعت کے تمام آدمی مارے گئے یا گرفتار کر لئے گئے اس لڑائی کا نتیجہ بھی ہوا کہ علی مسالیر کو جو ایک سرکردہ ہے گرفتار کر لیا گیا۔ سرکاری نقصان یہ ہوا کہ ڈورسٹ رجمنٹ کا ایک سپاہی مارا گیا اور ۲ زخمی ہوئے تیرورنگادی میں جو لڑائی ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ علی مسالیر کو مع چالیس آدمیوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ یہ لڑائی کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ کہاجاتا ہے کہ تقریباً ۸۰ موپلے مارے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو فوجی سپاہی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے۔ یہ خبر بھی ہے کہ موپلے تیز ہتھیار اور پھینکنے والی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ متعدد بندوقیں۔ چھریاں۔ تلواریں وغیرہ ہمارے ہاتھ آئیں۔ . . . قیدیوں کو تیرور میں لایا گیا تانور سے بھی ایک مسالیر (امام) اور کئی ایک موپلوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور تیرور میں لایا گیا ہے ؛

انتخاب الاخبار

امرتسر
میں بارش کم ہے۔ بلحاظ مہینہ بھی بہت کم ہے۔

سلطان نجد
امیر ابن سعود کو انگریزی حکومت نے سلطان نجد کا خطاب دیا

ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ یہ خطاب امیر نجد کے حق شاہ حجاز کی طرح ماتحتی کی علامت ہے انا للہ۔

ترک دشمن کو تباہ کرینگے
ٹائمز آف لندن کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے رقمطراز ہے کہ ترکان احرار نے انگورا میں سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ یورپین اقوام کی مصالحت کی کوشش سے فائدہ نہیں اٹھائینگے اور یہ کہ وہ اس وقت تک لڑینگے جبتک دشمن (یونان) تباہ نہ ہوجائیگا۔ انگورا کے جنوب مغرب میں شدید جنگ جاری ہے۔

قسطنطنیہ
کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ کاظم بے محکمہ عدل و انصاف سے اور توفیق پاشا مجلس عالیہ کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

یونانی افواج خطرہ میں
اناطولیہ کے محاذ پر حالات تاریکی میں ہیں۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ دریائے کے مشرقی کنارے سے پر ترکان احرار نے یونانی افواج کو روک دیا ہے۔ دریائے سکاریا پر ترکی صفیں مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور ان کے پاس بے شمار ملکی افواج ہیں۔ اب تک جنگ معمولی پیمانہ پر تھی مگر جب یونانیوں نے دریائے سکاریا عبور کرنے کی کوشش کی تو ترکان احرار نے خوب مقابلہ کیا اس وقت تک پورا یقین نہیں کہ ترک دریائے اسکاریا پر قائم رہینگے یا انگورہ کی طرف ہٹ جائینگے۔

روس
کی تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس وقت تین کروڑ روسی قحط زدہ ہیں۔ اور انہیں نوے لاکھ بچے ہیں۔ ساٹھ لاکھ روسی چھکڑوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں کیونکہ انہیں کوئی پناہ نظر نہیں آتی ہے۔

ہسپانوی چوکیوں پر اہل مراکش کا قبضہ
طیطوان کا تار مظہر ہے کہ اہل مراکش کی ایک عظیم جمعیت نے ایک ہسپانی چوکی پر ناگہانی حملہ کیا اور تیز جنگ کے بعد بڑہی ہوئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

۷۰ ہزار سے زیادہ ترکی افواج
سمرنا کا ایک تار مظہر ہے کہ یونانیوں کو دریائے سکاریہ پر روک دیا گیا ہے۔ جہاں ترکوں کی جمعیت جنہیں کوہ قاف اور سلیشیا سے کمک پہونچگئی ہے بیان کیا جاتا ہے ۹۰ ہزار پیادہ افواج ہے جبکہ انہوں نے ضلع ادالیہ میں بھی اور ۱۲ ہزار فوج جمع کی ہے۔

آئرلینڈ میں ریلوے ہڑتال
یونین کی ہدایت کے خلاف بلفاسٹ ریلوے کی لوکو کے آدمیوں نے ہڑتال کر دی ہے جسکا اندیشہ ہے کہ ڈبلن اور ڈنڈے تک پھیل جائیگی۔ گاڑیوں کی آمدورفت بالکل رک گئی ہے۔ بلفاسٹ کے بازاروں میں ریوالوروں کی جنگ پھر ہوئی۔ ٹرام گاڑیوں کے مسافروں نے فرش پر لیٹ کر اپنی جانیں بچائیں۔ ایک ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

کرنل رالنسن ترکی قید میں
معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کرنل رالنسن صحیح سلامت ہے۔ مگر ارض روم کے ترکی جیل میں قید ہے۔ اسے ایک گھنٹہ ورزش کرنیکی اجازت ہے اور ہفتہ میں ایک دفعہ فوجی پہرہ کی نگرانی میں غسل کرایا جاتا ہے۔

گرانی اجناس کے باعث لوٹ مار
کاس گنج کا ایک تار مظہر ہے کہ اجناس خوردنی کی سخت گرانی کے باعث آج غلہ کی لوٹ کی چند واقعات سول وارڈ کے نواح میں ہوئی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اس لوٹ مار میں ریلوے ملازموں کا ہاتھ تھا جو اس نواح میں رہتے ہیں۔ تحصیلدار، پولیس سب انسپکٹر اور چند اہل شہر نے لٹا ہوا غلہ واپس لانیکی بہت کوشش کی ہے۔ حالت ابھی تک غیر یقینی ہے ہر وقت خطرناک واقعات کے ظہور پذیر ہونے کا اندیشہ ہے۔

جعفر طیار پاشا
کی فوج جو بیشتر اتحادیوں سے برسر جنگ تھی۔ اس کا ایک ایک دستہ بلغاری شکاری کشتیوں کے ذریعہ اناطولیہ پہونچکر افواج احرار سے ملگیا ہے جنرل بنجیل کی فوج کے تین اعلیٰ افسر جو جنرل کے عہدہ پر مقرر تھے کمالی فوج کی کمان کرنے کے لئے کمالی فوج میں پہونچگئے ہیں۔ خبر ملی ہے کہ سلطان المعظم سیاحت کو قسطنطنیہ سے روانہ ہونیوالے ہیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا
نے استادان فن اور اعلیٰ درجہ کے مفتیوں کو اسلامبول سے انگورہ آنیکی دعوت دی ہے۔

۱۵ ہزار یونانی مارے گئے
رائٹر کی ایک یونانی سرکاری خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک پیچھے ہٹ رہے ہیں لیکن بعد کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے ۵ محاذوں پر جوابی حملے کئے اور اس کا نتیجہ نہایت حسب دلخواہ ہوا۔ ایک اخبار کیپیچ کا نامہ نگار پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ یونانیوں کو سخت نقصان جان اٹھانا پڑا ہے ان کے ۱۵ ہزار آدمی صرف قیالیہ اور افیوم قرہ حصار میں مقتول ہوئے۔ قسطنطنیہ کے اخبارات قتالیہ اور بسکی شہر پر یونانیوں کے قبضوں کو نہایت غیر اہم سمجھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ کمالی نہایت ترتیب کیساتھ قلعوں اور محفوظ مقاموں کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ فیصلہ کن جنگ کی تیاری کرینگے۔

ایک روپیہ (عہ) کی کتابیں صرف تین (۳ر) آنہ میں

آخری اعلان یہ کتابیں جو ہر ایک پہلو سے نہایت سبق آموز۔ عمدہ اور ملک کے ہر حصہ میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ صرف تھوڑے عرصہ کے لئے رعایتی قیمت پر دی جائیں گی۔ بعد میعاد گذرنے پوری قیمت لی جائے گی۔ اتنی عظیم الشان رعایت آج تک کسی کتب خانہ کی طرف سے نہیں ہوئی۔ کتب فروشوں کو اکٹھا سٹاک منگوا کر رکھ لینا چاہیئے۔ جو کتاب ختم ہو جائے گی۔ جتنی موجود ہوں گی۔ اتنی ہی روانہ کی جائیں گی۔ جلدی کیجئے۔ ورنہ پھر ایسا نادر موقع نہ ملے گا۔ ایک روپیہ سے کم کتب کا آرڈر ارسال نہیں کیا جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
مسٹریز آف انڈیا ہر دو حصہ	للعہ	۱۲ر
زبردستی کی شادی	۸ر	۱۰ر
ناکام محبت	عمہ	۴ر
شرح حروف	عہ	۳ر
گیش ضعفی	۸ر	۶ر
سوانح عمری جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ ہند	عہ	۳ر
مذہبی قربانی	۱۲ر	۲ر
گستاخ عورت	عہ	۱۰ر
ناول نیلاوتی	عمہ	۴ر
لندن کی اصلی لیڈی	عمہ	۴ر
لاہور گائیڈ	۰	۴ر
سوانح عمری گورو گوبند سنگھ جی	عمہ	۶ر
سوانح عمری گورو نانک دیو جی	عمہ	۶ر
ناول انارکلی کلاں	عمہ	۶ر
کریم اللغات	۸ر	۱۰ر
عبرت انگیز ناول	۸ر	۱۰ر
مسٹریز آف افریقہ	عمہ	۴ر
چنڈال بچھو	عہ	۳ر
عقل کی مشین	۸ر	۱۰ر
شاہی جاسوس	۰	۱۲ر
ہیرے کی انگوٹھی	۰	۱۰ر
خوبصورت بھودن	۰	۱۰ر
سندر لیلا کا خون	۰	۳ر
مسٹریز آف پنجاب	عمہ	۴ر
ہنسی کا گول گپا	۰	۸ر
انگریزی اردو بول چال	۰	۴ر
محبوبہ کشمیر	عمہ	۴ر
عیار نامہ	۱۲ر	۲ر
مرقع اقوام عالم	عہ	۳ر
موت پر فتح	عمہ	۴ر
جوہر آدم	عمہ	۴ر
موتیوں کی لڑی	عمہ	۴ر
امرت کے گھونٹ	عہ	۳ر
ہنسانے کی کل	۸ر	۱۰ر
سوال و جواب علم الہٰی	ہے	۹

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
مسٹریز آف سمرقند	۸ر	۱۰ر
لنگڑا قاتل	۶ر	۱ر
خوبصورت مالن	۸ر	۱۰ر
بے صبر عورت	۱۲ر	۲ر
ایک عورت چار خاوند	۱۲ر	۲ر
عالمگیر کی پیاسی بیٹی زیب النساء	۴ر	۱ر
دھوکے یا کمالات انگلستان	للعہ	۱۲ر
سری کرشن جی مہاراج	عمہ	۴ر
سری رامچندر جی	عہ	۳ر
فاتح بنگال	عہ	۷ر
ایک انوکھی عورت	۸ر	۶ر
ہم خرما ہم ثواب	عہ	۴ر
جمیل و شکیلہ	عہ	۳ر
انگلستان کا سفینہ غلام	عہ	۳ر
خون دلربا ناٹک	عہ	۳ر
دلفروش ناٹک	عہ	۳ر
مہاتما جی کے درشن	۱۲ر	۲ر
بھارت کی مشہور دیویاں	۸ر	۱۰ر
مسٹریز آف پولیس	عہ	۳ر
حسن کشمیر	۸ر	۶ر
قزاق کی بیٹی	۱۲ر	۲ر
داستان آتش غم	۱۲ر	۲ر
محبوبہ کا قاتل	۸ر	۱۰ر
چالاکیوں کا مرقع	۱۲ر	۲ر
مہارانا پرتاپ سنگھ	عمہ	۴ر
ہیر وارث شاہ کلاں	عمہ	۴ر
حالات مارشل لا	۰	۷ر
مسٹریز آف انگلینڈ	۰	۸ر
نظارہ کشمیر ناول	عہ	۳ر
میرے خاوند کا راز	عہ	۳ر
جنٹلمین بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی	عہ	۳ر
رسم و رواج	عہ	۳ر
طلسمی ڈبیہ	عہ	۳ر
وصل ممتاز	عہ	۳ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
مسٹریز آف کابل	عہ	۳ر
سوہنی مہیوال بطرز ناول	عہ	۳ر
معلم ہارمونیم	عہ	۳ر
کٹورہ بھر خون	عہ	۳ر
اسرار حسن	عہ	۳ر
آغاز عالم	عہ	۳ر
دولتمندی کے راز	عہ	۳ر
گلدستہ پارسائی	عہ	۳ر
نتیجہ عشق	عہ	۳ر
عاشق صادق	عہ	۳ر
چالاک مرد	عہ	۳ر
نل دمینتی	عہ	۳ر
مسٹریز آف دہلی	عمہ	۶ر
ہفت عجائبات عالم	عہ	۴ر
آئینہ عشق	عہ	۳ر
پھر تو آج سے میری زوجہ نہیں	عہ	۳ر
اشکوک پولیس	عہ	۳ر
انمول ہیرا	عہ	۳ر
یوسف زلیخا ناول	عہ	۳ر
نظارہ عبرت	عہ	۳ر
نقلی بابو	عہ	۳ر
بنگالی جنٹلمین	عہ	۳ر
گل بکاؤلی ناول	عمہ	۴ر
ہیر رانجھا ناول	عمہ	۴ر
قطب الدین بختیار	عمہ	۳ر
بدقسمت معشوقہ	عہ	۳ر
شہنشاہ بابر	عہ	۳ر
حیات ٹیپو سلطان	۱۲ر	۲ر
دو جوروں کا شوہر	عہ	۳ر
شہید ادا	عہ	۳ر
جان اسیر	عہ	۳ر
شالامار باغ کی سیر	عہ	۳ر
دنیا کی سیر	عہ	۳ر
حیات زیب النساء بیگم	عہ	۳ر
نیم حکیم خطرہ جان	عمہ	۴ر
نیرنگ دنیا	عہ	۳ر
من موہنی	عہ	۳ر
حیات اورنگ زیب	عہ	۳ر
ملک عدم کی خبریں	عہ	۳ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
وہ عورت جس نے کرکے دکھایا	عہ	۳ر
دیا لشاہ ناٹک	عہ	۳ر
شہید وفا ،،	عہ	۳ر
مرد بیوفا ،،	عہ	۳ر
اٹھتا جنازہ ،،	عہ	۳ر
گلرو زرینہ ،،	عہ	۳ر
بھول بھلیاں ،،	عہ	۳ر
ستارہ گردش ،،	عہ	۳ر
حقیقت سائے دہریہ ،،	عہ	۳ر
راجہ بھرتری ،،	عہ	۳ر
اسیر حرص ،،	عہ	۳ر
کنک تارا ،،	عہ	۳ر
علاج بلا ڈاکٹر	عہ	۳ر
قارون کا خزانہ	عہ	۳ر
میوہ جات ہندوستان	عہ	۳ر
گلشن بہار رنگین سخن	عہ	۳ر
سیر اکھیل	عہ	۳ر
شعرا کی ارکنیاں	عہ	۳ر
گلشن معانی	عہ	۳ر
ترانہ دلسوز	عہ	۳ر
حالات تان سین	عہ	۳ر
فریبی عورت ناول	عہ	۳ر
گردش تقدیر	عمہ	۴ر
آہ مظلوم	عمہ	۴ر
مرنے کے بعد کیا ہوگا	عہ	۳ر
خوبصورت اولاد	عہ	۳ر
مہارانا امر سنگھ	عہ	۳ر
جنتر درپن	۱۲ر	۲ر
بندوق باز بابو	عہ	۳ر
خون عاشق	عہ	۳ر
سفید ڈاکو	عہ	۳ر
انجام ستم	عہ	۳ر
عبداللہ مہر النساء	عہ	۳ر
احمد خاں کابلی	عہ	۳ر
تحفہ حیرانیاں	عمہ	۴ر
عورت کا قاتل	عہ	۳ر
کشتہ محبت	عہ	۳ر
ناول فرہاد	عہ	۳ر
رنج و ملال	عہ	۳ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
گنجینہ سخن	۱۲ر	۲ر
حکیم صاحب	۸ر	۱۰ر
شیر دل راجکماری	۱۲ر	۳ر
جوانی دیوانی	۱۲ر	۳ر
انجام الفت	۱۲ر	۲ر
انجام عشق	۱۲ر	۲ر
آئینہ عصمت	۸ر	۱۰ر
پُراسرار سوسائٹی	۸ر	۱۰ر
بارہ مصالحہ کی چاٹ	۱۲ر	۲ر
آسمان کی سیر	۶ر	۱ر
آسمان کے عجائبات	۸ر	۱۰ر
انجام محبت	۸ر	۱۰ر
بنارس کا کامل جوتشی	۰	عہ
انجنا کماری	۱۲ر	۲ر
اسرار جہانات	۱۲ر	۲ر
نزاکت حسن	۸ر	۱۰ر
شادی خانہ بربادی	۸ر	۱۰ر
عمر پاشا	للعہ	۱۲ر
سائیکلوپیڈیا ہر دو حصہ	عہ	۱۵ر
عزیز بانو	۸ر	۱۰ر
مسعود جمیلہ	۸ر	۱۰ر
سنہری چڑیا	۸ر	۱۰ر
جنت الفردوس	ہے	۹ر
بائیسکل کا شوقین	۱۲ر	۲ر
عشرت نزاکت	۸ر	۱۰ر
تانتیا بھیل	عہ	۳ر
خون مظلوم	عالر	۶ر
ستونتا	۴ر	۶ر
وفادار عورت	۸ر	۱۰ر
بیزار خاوند	۱۲ر	۲ر
روح فروشی	۸ر	۱۰ر
جوہر زندگی	۱۲ر	۲ر
ممتاز ناول	۱۲ر	۲ر
قتل انگریز شدہ	۱۲ر	۲ر
سچی قربانی	۸ر	۱۰ر
شیر پنجاب	عہ	۳ر
انتقام ہر دو حصہ	للعہ	۱۲ر
شادی کا غم	للعہ	۱۲ر
عیار قلندر	۱۲ر	۲ر
شہنشاہ جہانگیر	۱۲ر	۲ر

افریقہ کا جادو

باب اول ہمزاد کو تسخیر کرنے اور قابو میں لاکر اس سے غلام کیطرح کام لینے کی مکمل ترکیب کھولکر بیان کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں کئی قانون ایسے جنکے ذریعہ انسان غیب کی باتیں معلوم کر سکتا ہے گذشتہ ہوا اور آئندہ کا حال بیان کر سکتا ہے۔ باب سوئم میں جنتر منتر۔ تنتر اور باب چہارم میں نقش و تعویذ ہیں جنکے ذریعہ دوسرے آدمی اپنی محبت کے جال میں آسانی سے پھنسائے جا سکتے ہیں۔ یعنی مطیع ہو جاتا ہے اسیطرح تیرہ باب ہیں جنمیں بیشمار شعبدات و سحر و طلسم درج ہیں۔ اصل قیمت صرف (عہ) رعایتی (عہ)

انگلش ٹیچر

یہ کتاب اردو دانوں کو بلا استاد گھر بیٹھے انگریزی سکھلاتی ہے۔ اصل قیمت (عہ) رعایتی (۱۲ر)

بنگال کا جادو

اسمیں اول سے اخیر تک عملیات جنتر منتر تنتر سحر طلسم وغیرہ درج ہیں۔ جو ایک بھی خطا نہیں کرتے۔ اصل قیمت (۱۰ر) رعایتی (۸ر)

بالتصویر اصلی کوک شاستر

اس کوک شاستر میں مشک اشنو برشپ مرگ۔ چار قسم کے مردوں کا بیان اور پدمنی چترنی ہستنی سنکھنی چار قسم کی عورتوں کی قسمیں اور شناخت چاند کے بڑھنے گھٹنے میں بدن عورت کے بیچ کے سنگار کا حال خوبصورت ہونہار اولاد پیدا کرنا ہر ایک سے قوت کے عجیب ترکیبیں۔ سوانح عمری مستورات۔ اصل قیمت (عہ) رعایتی (عہ)

مہاتما گاندھی کا فرمان

مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں۔ کہ جب تک آپ سودیشی صنعت و حرفت کو ترقی نہ دیں تب تک ملک کی حالت نہیں سدھر سکتی اسلئے آپ کا فرض ہے کہ مفصلہ ذیل کتاب منگوا کر ان پر عملدرآمد شروع کر دیں۔

شہنشاہ تجارت

جیسا نام ویسا کام۔ یہ کتاب تجارت کی شہنشاہ ہے جو اپنی فیاضی سے سوداگروں اور تاجروں کو مالا مال کر دیتی ہے۔ ایک غریب معمولی شخص بھی امیر بن سکتا ہے کیونکہ یہ کتاب رہنمائے تجارت ہے۔ اور تجارت کے رازوں کا خزانہ ہے اسمیں تجارت کی کامیابی کے بڑے بڑے راز بتائے گئے ہیں۔ اور تمام ہندوستان کے سوداگروں۔ آڑھتیوں۔ کمیشن ایجنٹوں۔ دلالوں و کارخانجات والوں کے مالکان کے نام بتلائے گئے ہیں۔ اور یہ نہایت فصاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ تجارت کی ہر پیداوار و دیگر اشیاء کس شہر کس قصبہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کس ذریعہ سے منگوائی یا فروخت کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے ہر ایسے شہر اور قصبہ کے حالات ترتیب وار درج ہیں۔ جسے تجارت و صنعت سے خاص تعلق ہے۔ اور ہر شہر کے تاریخی صنعتی حالات۔ وہاں کی مشہور عمارتیں۔ تاجروں۔ ایجنٹوں۔ دلالوں۔ آڑھتیوں۔ ویدوں حکیموں کے ایڈریس اصلی پتے۔ اہل ہنود و اسلام کے مقدس مقامات کے تفصیلی حالات میلوں و عرسوں کی تاریخیں و مقام درج ہیں۔ اسکے ذریعہ سے ملکی پیداوار اور صنعت کا پتا ہندوستان کے ہر حصہ میں کیا جاسکتا ہے۔ ایک خوبی اور ہے کہ غیر ملکوں کے ساتھ تجارت کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں گویا کہ ایسی مکمل کتاب آجتک نہیں چھپی۔ حجم ۵۰۰ صفحہ۔ اصل قیمت (للعہ) رعایتی دو روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

تسخیر کھیچری

(معروف بہ چین ور سما کا جادو) یہ وہی تسخیر کھیچری ہے جسکی بدولت زمانہ سابق کے لوگ کشف و کرامات کا جھنڈا ریتے ہوئے تھے جنکی روایتیں اور داستانیں ہم آپ اکثر حیران ہوا کرتے تھے۔ اب وہ حیرانی دور ہوگئی یعنی تسخیر کھیچری اردو زبان میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ جو اپنے ڈھنگ کی سب سے پہلی لاثانی کتاب ہے۔ اسمیں عملیات تسخیر کئی قسم کے درج ہیں۔ جو بلا تکلیف حل ہو سکتے ہیں بالخصوص کھیچری کو ہی مندرجہ منتروں کے ذریعہ سے سدھ کر لیں تو وہ گھر بیٹھا ہی کشمیر کے سیب کابلی انگور۔ قندھار کے انار و دیگر مقامات کے عجیب و غریب تحفہ جات اسی وقت منگوا سکتا ہے۔ اور کھیچری ہمیشہ کیلئے محکوم بنکر رہتی ہے۔ اور ہر طرح کی خواہش کو پورا کرتی ہے۔ ہزار انسان کی خوراک ایک چھوٹے سے برتن سے بہم پہنچانا ہر ایک انسان کو اپنا مطیع و حلقہ بگوش بنانا۔ پردیس گئے ہوئے رشتہ داروں کو واپس بلانا نجوم و علم کا عالم ہونا۔ ذرا سی راکھ دیکر تمام امراض کا قلع و قمع کرنا سب کچھ اس کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے علاوہ ازیں ایک جگہ سے دوسری جگہ ہزار کوس کی مسافت چند منٹ میں طے کرنا۔ تمام مخلوق کو دیکھنا۔ اور خود کسی کو نظر نہ آنا۔ ہزار ہا دشمن پر اکیلے ہی غالب آنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اصل قیمت (عمہ) رعایتی (عہ)

مردہ روحوں سے ملاقات

اگر آپ مردہ روحوں سے ملاقات کرکے انکے حالات دریافت کرنا چاہو۔ تو ہماری کتاب اسرار مسمریزم منگوا کر دیکھو جو ایک عامل کو بلا کسی تکلیف کے پورے طور پر مسمریزم سکھلا سکتی ہے۔ اسمیں گزشتہ آئندہ کے حالات دریافت کرنا ہر ایک سوال کا جواب باثواب دینا دوسرے کو قابو میں لانا دور دراز مقامات سے اپنے پاس بلانا لکھائی ہوئی چیز بتلا دینا صندوق یا جیب کے اندر کی چیز بتانا دوسرے کے دل کا بھید جاننا۔ چھڑی کا سانپ اور آلو خام کا انار و سیب بنا دینا ہر ایک امراض کا علاج کرنا وغیرہ وغیرہ کئی قسم کی باتیں درج ہیں۔ اصل قیمت (عہ) رعایتی (۱۲ر)

ملنے کا پتہ
کے۔ آر مہرہ برادرس بک ڈپو نمبر ۱۱ شاہ عالمی گیٹ لاہور

ملنے کا پتہ
کیشو رام بک سیلر نمبر ۱۱ شاہ عالمی گیٹ لاہور

SAKHANA
GUJRANW

فتح اسلام

یعنی جلسہ اسلامیہ منعقدہ قادیان کی روئداد جس میں علمائے پنجاب وہندوستان نے قادیان میں آکے معرکۃ الآراء مواعظ و تقریریں کرنے اور جماعت قادیانی کے اپنے مقامات کی قلعبندی کر کے خود محصور ہو جانے کے حالات درج ہیں قیمت قسم اول ۵ قسم دوم ۴، ۲ کے خریدار ٹکٹ پیشگی بھیجیں۔

محرم کی بدعتیں۔ ایام محرم میں کس قدر مشرکانہ رسوم ادا کی جاتی ہیں اور [illegible] توحید سے مخفی نہیں۔ صاحبان خیر و برکت سے درخواست ہے کہ وہ اسکی متعدد کاپیاں منگا کر محرم سے پہلے مسلمانوں میں تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں فی جلد ۲ ۱۰ کیلئے عہ ۵۰ کیلئے ہے

ذخیرہ معلومات۔ نہایت مفید کارآمد صنعتی تراکیب طبی مجرب نسخہ جات او کشتہ جات اور کھانے پکانے کی ترکیبوں کا بہترین مجموعہ ہے جسکے مطالعہ سے بیشما فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ رعایتی قیمت ۸ ملنے کا پتہ:۔

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب مالک اخبار اتحاد و اتحاد پریس امرتسر

انسانی ہمدردی سچا مشورہ

(۱) اگر آپ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ کمزوری سستی کے شکار ہیں یا (۲) اگر آپ کی مستورات امراض مخصوصہ مثل حیض کی کمی بیشی۔ اسقاط۔ سیلان اور بے اولادی کی شکایت میں مبتلا ہیں یا آپکے پیارے بچے تکلیف اٹھا [illegible] تنگ آگئے ہیں تو واپسی ڈاک ہمیں حالات عمر مزاج وغیرہ سے اطلاع دیں۔ آپکی حالت پر پورا غور و خوض کر کے مجرب سہل اور کم خرچ نسخہ ارسال کر دیا جائیگا۔ جس سے بفضل خدا آپ پوری کامیابی اٹھائینگے۔ حالات کے ساتھ ایک ۱ آنہ کا ٹکٹ ارسال فرما دیں ورنہ تعمیل سے مجبوری ہوگی۔ ہر ایک کو کتاب گلدستہ صحت مفت ملیگی۔ (آپکا ادنی خادم)

منیجر شفاخانہ معین الصحت بٹالہ

ہندوستانی ممبر کا شکر

سال ہوئے کہ ایک رحمت الٰہی کے طریقہ پر میرے ہاتھ آگیا جو ایک روحانی راز کی طرح مدت دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ میں نے صدہا مریضوں پر اسکا تجربہ کیا اور بفضلہ وہ اچھے ہوئے۔ جن شکایتوں میں اسوقت تک کامیابی ہو چکی ہے حسب ذیل ہیں۔ ضعف بصارت۔ دھند غبار۔ پپوٹوں کی سوزش۔ آنکھوں میں خون کی چھینٹ۔ گوہانجنی [illegible] علاوہ امراض بالا کے تندرست آنکھوں میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔ سندیں جتنی کہئے پیش کر دی جائیں مگر بجز طوالت کے ان سے کچھ فائدہ نہیں اس سے زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ جن صاحبوں کو ضرورت ہو یا آزمانا چاہیں ایک کارڈ پتہ ذیل پر بھیج دیں انکو بغیر اسکے کہ کچھ قیمت یا خرچہ روانگی کا دینا پڑے میں اپنی صرفہ سے ایکا شیشہ بھیجدونگا وہ اپنی اور اپنے اعزہ و احباب پر آزمالیں مفید ثابت ہونے پر عہ فی تولہ علاوہ خرچہ طلب فرمائیں

پتہ **ڈاکٹر نبی محمد خاں** مہتمم اودھ فارمیسی
و اودھ سٹیم فلور ملز۔ ہردوئی۔

تجرید بخاری مترجم ۱/۱۲

صحیح بخاری بعد کلام اللہ اصح الکتب تسلیم کی گئی ہے لیکن تکرارات اور سلسلہ رواۃ کی تطویل سے اسے اتنا طویل کر دیا کہ فی ہزار ایک مسلمان کو بھی عبور نہیں۔ الحمد للہ کہ اس مشکل کو علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے حل فرمایا کہ صحیح بخاری سے ہر ایک مضمون کی متصل و مفصل حدیثیں دو حصوں میں ترتیب دیکر اس تلخیص کو تجرید بخاری کے نام سے موسوم کیا جسے علماء عرب و شام نے اپنی سندوں سے مستند کر دیا۔ اردو تجرید [illegible] مسلمانوں کو اس در بیبہا کی خریداری میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرنا چاہئے۔ قیمت صرف ۱۲ ایک روپیہ ہمراہ درخواست آنا چاہیے

پیاری آنکھوں کا عزیز سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ خارش۔ پانی گرنا اور سرخی و ضعف البصر کیواسطے خصوصیت سے مفید ہے فی تولہ ۸ بے مثل خضاب سفید بالوں کو سیاہ کرنیوالا ۵ پتہ
حاجی فضل دین عبد العزیز مقام تونی چک ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات (پنجاب)

اکسیر اعظم ۵/۱۲

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار بے نظیر روغن ہے جس کے اعجاز نما اثر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہتر امراض مثل فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ ڈبہ اطفال۔ درد سینہ درد کمر۔ سوختگی آتش۔ طاعونی گلٹی۔ نیش عقرب دردہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ۔ آٹھ اونس عہ۲۔ ۱۲ اونس عہ فی سیر ہے۔ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ **حکیم محمد نجم الدین**
ڈاکخانہ مرادپور۔

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام مفید انام قیمت فی تولہ صرف عہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ

غنیۃ الطالبین

کا اردو ترجمہ۔ مشہور عالم [illegible] شیخ عبد القادر جیلانی رح کی کتاب غنیۃ الطالبین کا سلیس اردو ترجمہ ضخیم کتاب ہے قیمت ہے

فتوح الغیب یہ کتاب بھی امام صاحب موصوف کی تصنیف ہے جسکا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے قیمت ۱۰/

ایم عطاء اللہ رضاء اللہ کڑھا امرتسر

A